۷۲۷۵

احادیث و معارف نبوی ﷺ کا سدا بہار گلشن

تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صحیح البخاری

امیر المؤمنین فی الحدیث ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دار العلوم دیو بند

جلد سوم ○ حصہ دوم

کتاب اللباس — کتاب الادب — کتاب الاستیذان

کتاب الدعوات — کتاب الرقاق — کتاب التقدیر

کتاب الایمان — کتاب النذور

دار الاشاعت

اردو بازار ایم اے جناح روڈ

کراچی پاکستان 021-2213768

وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا

۷۲۷۵

احادیث و معارفِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سدا بہار گلشن،

تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صحیح البخاری

جلد سوم

امیر المومنین فی الحدیث ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دارالعلوم دیوبند

دار الاشاعت

مقابل مولوی مسافر خانہ ○ اردو بازار، کراچی ۱

طبع اوّل دارالاشاعت
طباعت: شکیل پرنٹنگ پریس
ناشر:- دارالاشاعت کراچی ۱

ملنے کے پتے:

دارالاشاعت اردو بازار۔ کراچی ۱
مکتبہ دارالعلوم۔ کورنگی۔ کراچی ۱۴
ادارۃ المعارف کورنگی۔ کراچی ۱۴
ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی، لاہور ۲

باب	عنوان	صفحہ
	کتاب اللباس	۳۱۷
۴۵۴	کس نے زینت کو حرام کیا ہے؟	〃
۴۵۵	بغیر تکبر کے	〃
۴۵۶	کپڑا سمیٹنا	۳۱۸
۴۵۷	جو ٹخنوں سے نیچے ہو	〃
۴۵۸	تکبر کی وجہ سے کپڑا گھسیٹنا	〃
۴۵۹	جھالردار تہبند	۳۲۰
۴۶۰	چادر	〃
۴۶۱	قمیص پہننا	۳۲۱
۴۶۲	قمیص کا گریبان سینے پر	۳۲۲
۴۶۳	تنگ آستینوں کا جبّہ پہننا	۳۲۳
۴۶۴	غزوہ میں اون کا جبّہ	〃
۴۶۵	قبا اور ریشمی فروج	〃
۴۶۶	پاجامے	۳۲۴
۴۶۷	چوغے یا کرتے	〃
۴۶۸	عمامے	۳۲۵
۴۶۹	سر ڈھکنا	〃
۴۷۰	خود	۳۲۶
۴۷۱	دھاری دار چادر	〃
۴۷۲	کساء اور خمیصہ	۳۲۸
۴۷۳	اشتمال صماء	۳۲۹
۴۷۴	ایک کپڑے سے کمر اور پنڈلی باندھنا	۳۳۰
۴۷۵	کالی چادر	۳۳۱
۴۷۶	سبز کپڑے	〃
۴۷۷	سفید کپڑے	۳۳۲
۴۷۸	ریشم پہننا	۳۳۳

باب	عنوان	صفحہ
۴۷۹	بغیر پہنے ریشم چھونا	۳۳۵
۴۸۰	ریشم بچھانا	۳۳۶
۴۸۱	قیمتی کپڑا پہننا	〃
۴۸۲	خارش کی وجہ سے ریشم کا استعمال	〃
۴۸۳	ریشم عورتوں کے لیے	۳۳۷
۴۸۴	لباس اور بستروں کے معاملے میں	〃
۴۸۵	نیا کپڑا پہننے والا کیا دعا کرے؟	۳۳۹
۴۸۶	مردوں کے لیے زعفران کا استعمال	۳۴۰
۴۸۷	زعفران سے رنگا ہوا کپڑا	〃
۴۸۸	سرخ کپڑا	〃
۴۸۹	سرخ میثرہ	〃
۴۹۰	دباغت والے اور بغیر دباغت کے چمڑے کے پاپوش	۳۴۱
۴۹۱	داہنے پاؤں میں پہلے جوتا پہنے	۳۴۲
۴۹۲	پہلے بائیں پیر کا جوتا نکالے	〃
۴۹۳	صرف ایک پاؤں میں جوتا پہن کر نہ چلے	•
۴۹۴	دو تسمے ایک چپل میں	〃
۴۹۵	چمڑے کا سرخ خیمہ	۳۴۳
۴۹۶	چٹائی پر بیٹھنا	〃
۴۹۷	کپڑا جس میں سونے کی گھنڈی لگی ہو	۳۴۴
۴۹۸	سونے کی انگوٹھیاں	〃
۴۹۹	چاندی کی انگوٹھی	۳۴۵
۵۰۰	باب ۵۰۰	〃
۵۰۱	انگوٹھی کا نگینہ	۳۴۶
۵۰۲	لوہے کی انگوٹھی	〃
۵۰۳	انگوٹھی پر نقش	۳۴۷
۵۰۴	چھنگلیا میں انگوٹھی	۳۴۸
۵۰۵	مہر لگانے کے لیے انگوٹھی	۳۴۸
۵۰۶	انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھنا	〃
۵۰۷	انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں	〃
۵۰۸	کوئی شخص اپنی انگوٹھی پر نقش نہ کھدوائے	۳۵۰
۵۰۹	عورتوں کے لیے انگوٹھی	〃
۵۱۰	عورتوں کے لیے ہار	〃
۵۱۱	ہار عاریت لینا	〃
۵۱۲	بالیاں	〃
۵۱۳	بچوں کے لیے ہار	۳۵۱
۵۱۴	عورتوں کی چال ڈھال کے مرد	〃
۵۱۵	ایسے مردوں کو گھر سے نکالنا	〃
۵۱۶	مونچھ کا کم کرانا	۳۵۲
۵۱۷	ناخن ترشوانا	۳۵۳
۵۱۸	داڑھی بڑھانا	〃
۵۱۹	بڑھاپے کے متعلق روایتیں	۳۵۴
۵۲۰	خضاب	۳۵۵
۵۲۱	گھونگریالے بال	〃
۵۲۲	بالوں کو جمانا	۳۵۷
۵۲۳	بیچ سے مانگ نکالنا	۳۵۸
۵۲۴	گیسو	۳۵۹
۵۲۵	قزع	〃
۵۲۶	عورت کا اپنے شوہر کو خوشبو لگانا	۳۶۰
۵۲۷	سر اور داڑھی میں خوشبو	〃
۵۲۸	کنگھا کرنا	〃
۵۲۹	حائضہ عورت کا کنگھا کرنا	〃
۵۳۰	کنگھا کرنا	۳۶۱
۵۳۱	مشک کے بارے میں روایات	〃
۵۳۲	کس طرح کی خوشبو پسندیدہ ہے	〃
۵۳۳	جس نے خوشبو سے انکار نہیں کیا	۳۶۱
۵۳۴	ذریرہ	۳۶۲
۵۳۵	حسن کے لیے دانتوں کی کشادگی	۳۶۲
۵۳۶	بالوں میں الگ سے مصنوعی بال لگانا	〃
۵۳۷	چہرے سے بال اکھاڑنے والیاں	۳۶۴
۵۳۸	مصنوعی بال جوڑنے والی	〃
۵۳۹	گودنے والی	۳۶۵
۵۴۰	گودوانے والیاں	۳۶۶
۵۴۱	تصویریں	〃
۵۴۲	تصویریں بنانے پر عذاب	۳۶۷
۵۴۳	تصویروں کو توڑنا	〃
۵۴۴	تصویروں کو روندنا	۳۶۸
۵۴۵	تصویر پر بیٹھنے کو ناپسند کیا	〃
۵۴۶	تصویروں کے ساتھ نماز پڑھنا	۳۶۹
۵۴۷	فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے	〃
۵۴۸	ایسے گھر میں نہ جانا جس میں تصویر ہو	۳۷۰
۵۴۹	تصویر بنانے پر لعنت بھیجنا	〃
۵۵۰	جو تصویر بنائے گا	〃
۵۵۱	سواری پر پیچھے بٹھانا	۳۷۱
۵۵۲	ایک سواری پر تین افراد	〃
۵۵۳	سواری کے مالک کا سواری پر آگے بٹھانا	〃
۵۵۴	باب ۵۵۴	۳۷۲
۵۵۵	سواری پر عورت کا مرد کے پیچھے بیٹھنا	〃
۵۵۶	چت لیٹنا	۳۷۳
	کتاب الادب	
۵۵۷	باب ۵۵۷	〃
۵۵۸	اچھے معاملے کا مستحق؟	〃

باب	عنوان	صفحہ
۵۵۹	والدین کی اجازت کے بغیر جہاد	۳۷۴
۵۶۰	کوئی شخص والدین کو برا بھلا نہ کہے	″
۵۶۱	جس نے والدین سے نیک معاملہ کیا	″
۵۶۲	والدین کی نافرمانی	۳۷۶
۵۶۳	مشرک والد سے صلہ رحمی	۳۷۷
۵۶۴	عورت کو والدہ کے ساتھ صلہ رحمی	″
۵۶۵	مشرک بھائی کے ساتھ صلہ رحمی	۳۷۸
۵۶۶	صلہ رحمی کی فضیلت	″
۵۶۷	قطع رحم کرنے والے کا گناہ	۳۷۹
۵۶۸	جس کے رزق میں کشادگی کی گئی	″
۵۶۹	جس نے صلہ رحمی کی	۳۷۹
۵۷۰	صلہ رحمی سے رحم کی سیرابی ہوتی ہے	۳۸۰
۵۷۱	بدلہ دینا صلہ رحمی نہیں ہے	″
۵۷۲	جس نے شرک کی حالت میں صلہ رحمی کی	۳۸۱
۵۷۳	دوسرے کے بچے کو اپنے ساتھ کھیلنے دیا	″
۵۷۴	بچے کے ساتھ رحم	″
۵۷۵	رحمت کے سو حصے بنائے گئے	۳۸۳
۵۷۶	اولاد کو روزی کے خوف سے قتل کرنا	۳۸۴
۵۷۷	بچے کو گود میں لینا	″
۵۷۸	بچے کو ران پر رکھنا	″
۵۷۹	مراسم اور تعلقات کو نبھانا	۳۸۵
۵۸۰	یتیم کی پرورش کرنے والے کی فضیلت	″
۵۸۱	بیواؤں کے لیے کوشش کرنیوالا	″
۵۸۲	مسکین کے لیے کوشش کرنیوالا	۳۶۸
۵۸۳	انسانوں اور جانوروں پر رحم	″
۵۸۴	پڑوسی کے بارے وصیت	۳۸۷
۵۸۵	جس کے پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہوں	۳۸۸

باب	عنوان	صفحہ
۵۸۶	پڑوسن کے لئے کسی چیز کو حقیر نہ سمجھے	۳۸۸
۵۸۷	اللہ اور آخرت پر ایمان	۳۸۹
۵۸۸	پڑوسی کا حق	″
۵۸۹	ہر بھلائی صدقہ ہے	″
۵۹۰	شیریں کلام	۳۹۰
۵۹۱	معاملات میں نرمی	″
۵۹۲	مومنوں کا باہمی تعاون	۳۹۱
	پچیسواں پارہ (۲۵)	
۵۹۳	اچھی سفارش اور بری سفارش	۳۹۲
۵۹۴	آپؐ فاحش نہ تھے	″
۵۹۵	حسن خلق اور سخاوت	۳۹۳
۵۹۶	اپنے گھر والوں میں رہنے کا طریقہ	۳۹۵
۵۹۷	محبت اللہ کی طرف سے ہے	″
۵۹۸	محبت اللہ کے لیے ہے	۳۹۶
۵۹۹	کوئی جماعت دوسری کو تمسخر نہ کرے	″
۶۰۰	گالی گلوچ سے پرہیز	۳۹۷
۶۰۱	کسی کو لانبا یا ٹھگنا کہنا	۳۹۹
۶۰۲	غیبت کرنا	″
۶۰۳	انصار میں سب سے بہتر گھر	۴۰۰
۶۰۴	مفسد کی غیبت	″
۶۰۵	چغلخوری کبیرہ گناہ ہے	″
۶۰۶	چغلخوری کی کراہت	۴۰۱
۶۰۷	جھوٹ کہنے سے بچو	″
۶۰۸	دو رُخا پن	″
۶۰۹	ساتھیوں کے بارے	۴۰۲
۶۱۰	کونسی مدح مکروہ ہے	″

باب	عنوان	صفحہ
۶۱۱	اپنے بھائی کی تعریف کرنا	۴۰۳
۶۱۲	قرابتداروں کا حکم	″
۶۱۳	حسد اور غیبت کی ممانعت	۴۰۴
۶۱۴	بدگمانی سے بچو	″
۶۱۵	کونسا گمان کیا جا سکتا ہے	۴۰۵
۶۱۶	اپنے گناہوں پر پردہ ڈالنا	″
۶۱۷	تکبر اور غرور	۴۰۶
۶۱۸	ترک ملاقات	″
۶۱۹	ترک ملاقات کس سے جائز ہے	۴۰۸
۶۲۰	اپنے دوست کی ملاقات	″
۶۲۱	ملاقات کرنا	۴۰۹
۶۲۲	وفود کی آمد پر زیبائش	″
۶۲۳	بھائی چارہ	۴۱۰
۶۲۴	ہنسی اور مسکراہٹ	۴۱۱
۶۲۵	اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو	۴۱۴
۶۲۶	خوش اطواری	۴۱۵
۶۲۷	تکلیف پر صبر	۴۱۶
۶۲۸	لوگوں کی طرف متوجہ نہ ہونا	″
۶۲۹	کسی مسلمان کو کافر کہنا	۴۱۷
۶۳۰	کافر نہ کہنے والے	″
۶۳۱	احکام میں سختی	۴۱۹
۶۳۲	غصے سے بچنا	۴۲۰
۶۳۳	شرم و حیاء	۴۲۱
۶۳۴	اگر شرم و حیاء نہ ہو تو جو چاہے کر	۴۲۲
۶۳۵	دینی مسئلہ میں شرم نہیں	″
۶۳۶	آسانی کرو سختی نہ کرو	۴۲۳
۶۳۷	ہنسی خوشی سے پیش آنا	۴۲۴
۶۳۸	رواداری	۴۲۵

باب	عنوان	صفحہ
۶۳۹	مومن کون ہے	۴۲۶
۶۴۰	مہمان کا حق	״
۶۴۱	مہمان کی عزت وخدمت کرنا	۴۲۷
۶۴۲	مہمان کا کھانا تیار کرنا	۴۲۸
۶۴۳	مہمان پر غصہ گناہ ہے	״
۶۴۴	مہمان اگر میزبان کو کھانے میں شریک کرے	۴۲۹
۶۴۵	بڑوں کے حقوق	۴۳۰
۶۴۶	شعر و رجز وغیرہ	۴۳۱
۶۴۷	مشرکین کی ہجو کرنا	۴۳۴
۶۴۸	شعر گوئی اگر علم وقرآن سے روک دے	۴۳۵
۶۴۹	آپؐ کے ارشاد کی تشریح	״
۶۵۰	'زعموا' کے بارے روایت	۴۳۶
۶۵۱	ویلک کہنا کیسا ہے؟	۴۳۷
۶۵۲	اللہ کی محبت کی نشانی	۴۴۰
۶۵۳	یہ کہنا کہ دور ہوجا	۴۴۱
۶۵۴	کسی کو مرحبا کہنا	۴۴۲
۶۵۵	لوگ باپوں کے نام سے پکارے جائیں گے	״
۶۵۶	کوئی شخص ایسا نہ کہے	۴۴۳
۶۵۷	زمانے کو برا نہ کہو	״
۶۵۸	کرم مومن کا دل ہے	۴۴۴
۶۵۹	فداک ابی وامی کہنا	״
۶۶۰	اللہ مجھ کو تم پر فدا کرے کہنا	״
۶۶۱	محبوب ترین نام	۴۴۵
۶۶۲	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اور کنیت کو اکٹھا نہ کرو	״

باب	عنوان	صفحہ
۶۶۳	حزن نام رکھنا	۴۴۶
۶۶۴	نام بدلنا	״
۶۶۵	انبیاء کے نام پر نام	۴۴۷
۶۶۶	ولید بن ولید کا نام	۴۴۸
۶۶۷	نام کم کرکے پکارنا	۴۴۸
۶۶۸	بچہ کی کنیت قبل پیدائش	۴۴۹
۶۶۹	ابوتراب کنیت رکھنا	״
۶۷۰	سب سے برا نام	۴۵۰
۶۷۱	مشرک کی کنیت رکھنا	۴۵۰
۶۷۲	صراحت سے بات نہ کہنا	۴۵۲
۶۷۳	یہ چیز نہیں ہے کہنا؟	۴۵۳
۶۷۴	آسمان کی طرف دیکھنا	۴۵۳
۶۷۵	پانی اور کیچڑ میں لکڑی مارنا	۴۵۴
۶۷۶	زمین سے کریدنا	۴۵۵
۶۷۷	تعجب پر تکبیر کہنا	״
۶۷۸	کنکری پھینکنے کی ممانعت	۴۵۶
۶۷۹	چھینکنے والا الحمد للہ کہے	״
۶۸۰	چھینک کا جواب	۴۵۷
۶۸۱	چھینک کا بہتر ہونا	״
۶۸۲	چھینکنے والے کو جواب کیسے دیا جائے؟	״
۶۸۳	چھینکنے والے کو کب جواب نہ دے	۴۵۸
۶۸۴	جمائی آئے تو منہ پر ہاتھ رکھے	״
	کتاب الاستیذان	
۶۸۵	سلام کی ابتداء	״
۶۸۶	کسی کے گھر میں داخل ہونا	۴۵۹
۶۸۷	سلام اللہ کا نام بھی ہے	۴۶۰
۶۸۸	کم کا زیادہ کو سلام کرنا	۴۶۱

باب	عنوان	صفحہ
۶۸۹	سوار پیدل کو سلام کرے	۴۶۱
۶۹۰	چلنے والا بیٹھنے والے کو	״
۶۹۱	چھوٹا بڑے کو	״
۶۹۲	سلام کا عام کرنا	۴۶۲
۶۹۳	جاننے والا نہ جاننے والے کو	״
۶۹۴	آیت پردہ کا نزول	״
۶۹۵	اجازت مانگنا	۴۶۴
۶۹۶	اعضاء کا زنا	۴۶۵
۶۹۷	سلام سے اجازت طلب کرنا	״
۶۹۸	بلایا ہوا بھی اجازت لے	۴۶۶
۶۹۹	بچوں کا سلام	״
۷۰۰	مرد عورتوں کو اور عورتیں مردوں کو سلام کہیں؟	״
۷۰۱	جب کوئی کہے کہ کون؟	۴۶۷
۷۰۲	جواب میں علیک السلام کہنا	״
۷۰۳	فلاں تجھے سلام کہتا ہے	۴۶۸
۷۰۴	اگر مجلس میں غیر مسلم بھی ہوں	״
۷۰۵	مرتکب گناہ	۴۶۹
۷۰۶	ذمیوں کو سلام کا جواب؟	۴۷۰
۷۰۷	خط کو دیکھنا کب جائز ہے	״
۷۰۸	اہل کتاب کو خط	۴۷۲
۷۰۹	خط کی ابتدا کن الفاظ سے کی جائے	״
۷۱۰	سردار کے لیے کھڑا ہونا	״
۷۱۱	مصافحہ کرنا	۴۷۳
۷۱۲	دونوں ہاتھ تھام لینا	״

باب	عنوان	صفحہ
	چھبیسواں پارہ (۲۶)	
۱۳	معانقہ کرنا	۴۷۵
۱۴	لبیک وسعدیک سے جواب دینا	״
۱۵	کسی کو بیٹھنے کی جگہ سے نہ اُٹھائے	۴۷۷
۱۶	مجلس میں کشادگی پیدا کرنا	״
۱۷	جو مجلس میں کھڑا ہو گیا	۴۷۸
۱۸	ہاتھ سے احتباء کرنا	״
۱۹	ٹیک لگا کر بیٹھنا	۴۷۹
۲۰	تیز چلنا	״
۲۱	تخت	״
۲۲	جس کے لیے گدا بچھایا گیا	۴۸۰
۲۳	جمعہ کے بعد قیلولہ	۴۸۱
۲۴	مسجد میں قیلولہ	۴۸۱
۲۵	کسی کے ہاں قیلولہ	״
۲۶	سہولت کے مطابق بیٹھنا	۴۸۳
۲۷	سرگوشی کرنا	״
۲۸	چت لیٹنا	۴۸۴
۲۹	ایک کو چھوڑ کر دو کا آپس میں سرگوشی کرنا	״
۳۰	راز داری	۴۸۵
۳۱	اگر تین سے زیادہ افراد ہوں	״
۳۲	دیر تک سرگوشی کرنا	״
۳۳	سوتے وقت کی تدابیر	۴۸۶
۳۴	رات کو دروازہ بند کرنا	״
۳۵	بڑے ہو کر ختنہ کرنا	۴۸۷
۳۶	کھیل جو عبادت سے غافل کر دے	۴۸۸

باب	عنوان	صفحہ
۳۷	عمارت کے بارے میں	۴۸۸
	کتاب الدعوات	
۳۸	اللہ کو پکارو	۴۸۹
۳۹	سب سے بہتر استغفار	״
۴۰	دن رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا استغفار	۴۹۰
۴۱	توبہ	״
۴۲	دائیں پہلو لیٹنا	۴۹۱
۴۳	طہارت میں رات گذارنا	۴۹۲
۴۴	سوتے وقت کیا پڑھا جائے	״
۴۵	دایاں ہاتھ	۴۹۳
۴۶	دائیں کروٹ پر سونا	״
۴۷	رات کو جاگنے کے وقت دعا	۴۹۳
۴۸	سوتے وقت تکبیر	۴۹۵
۴۹	سوتے وقت اعوذ باللہ پڑھنا	״
۵۰	باب ۵۰	״
۵۱	آدھی رات کے وقت دعا کرنا	۴۹۶
۵۲	بیت الخلاء کے لیے	״
۵۳	صبح کے وقت کیا کہے؟	״
۵۴	نماز میں دعاء	۴۹۷
۵۵	نماز کے بعد دعاء	۴۹۸
۵۶	ان کے لیے دعاء کیجئے	۴۹۹
۵۷	سجع کی رعایت	۵۰۱
۵۸	عزم و یقین سے دعاء کرنا	۵۰۲
۵۹	اگر بندہ جلد بازی نہ کرے	״
۶۰	دعا میں ہاتھ اُٹھانا	״

باب	عنوان	صفحہ
۶۱	بغیر قبلہ رو کے دعا	۵۰۳
۶۲	قبلہ رو ہو کر دعا کرنا	״
۶۳	طول عمر اور مال کے لیے دعا	״
۶۴	پریشانی کے وقت کی دعا	۵۰۴
۶۵	سخت مصیبت سے پناہ	״
۶۶	نبی کریمؐ کی دعاء	۵۰۵
۶۷	موت اور زندگی کی دعا	״
۶۸	برکت کی دعاء	۵۰۶
۶۹	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا	۵۰۷
۷۰	کیا آپؐ کے سوا بھی دوسرے پر درود بھیجا جا سکتا ہے	۵۰۸
۷۱	اگر میرے سے کسی کو کوئی تکلیف پہنچی ہو	״
۷۲	فتنوں سے پناہ مانگنا	۵۰۹
۷۳	لوگوں کے غلبہ سے پناہ	״
۷۴	عذاب قبر سے پناہ	۵۱۰
۷۵	فتنوں سے پناہ	۵۱۱
۷۶	گناہ اور قرض سے پناہ	״
۷۷	بزدلی سے پناہ	۵۱۲
۷۸	بخل سے پناہ	״
۷۹	ناکارہ عمر سے پناہ	״
۸۰	دعا وبا کو دور کرتی ہے	״
۸۱	دنیا کی آزمائش سے پناہ	۵۱۳
۸۲	مالداری کے فتنہ سے پناہ	۵۱۴
۸۳	محتاجی سے پناہ	״
۸۴	مال کی زیادتی کی دعا	۵۱۵
۸۵	استخارہ کی دعاء	״

باب	عنوان	صفحہ
۷۸۶	وضو کے وقت کی دُعاء	۵۱۶
۷۸۷	گھاٹی پر چڑھنے کی دُعاء	״
۷۸۸	وادی میں اترتے وقت کی دُعاء	۵۱۷
۷۸۹	سفر کے ارادہ کے وقت کی دُعاء	״
۷۹۰	شادی کرنے والے کے لیے دُعاء	״
۷۹۱	جب بیوی کے پاس آئے	۵۱۸
۷۹۲	اے ہمارے رب دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما	״
۷۹۳	دنیا کی آزمائش سے پناہ	״
۷۹۴	بار بار دُعاء کرنا	۵۱۹
۷۹۵	مشرکین کے لیے بددعا	״
۷۹۶	مشرکین کے لیے دعا	۵۲۱
۷۹۷	مغفرت کی دُعا	״
۷۹۸	جمعہ کی خاص گھڑی میں دُعا	۵۲۲
۷۹۹	یہود کے بارے دعائیں	۵۲۳
۸۰۰	آمین کہنا	״
۸۰۱	لا الٰہ کی فضیلت	״
۸۰۲	سبحان اللہ کی فضیلت	۵۲۵
۸۰۳	ذکر اللہ کی فضیلت	״
۸۰۴	لا حول ولا قوۃ کہنا	۵۲۶
۸۰۵	اللہ کا خاص نام	۵۲۷
۸۰۶	وقفہ کے ساتھ وعظ	״
۸۰۷	دل میں نرمی کی دُعاء	״
۸۰۸	آخرت میں دنیا کی مثال	۵۲۸
۸۰۹	دنیا میں مسافر کی طرح رہو	۵۲۹
۸۱۰	درازی امید	״
۸۱۱	ساٹھ سال کی عمر	۵۳۰
۸۱۲	اللہ کی خوشنودی	״
۸۱۳	دنیا کی زینت	۵۳۱
۸۱۴	اللہ کا وعدہ حق ہے	۵۳۲
۸۱۵	نیکوں کے گذر جانے کے بارے میں	״
۸۱۶	مال اور اولاد آزمائش ہے	۵۳۵
۸۱۷	مال سرسبز وخوشگوار ہے	۵۳۶
۸۱۸	جو موت سے پہلے خرچ کر دیا گیا	۵۳۷
۸۱۹	کم مایہ کون ہے؟	״
۸۲۰	مجھے یہ پسند نہیں الخ	۵۳۹
۸۲۱	سرمایہ داری کیا ہے؟	۵۴۰
۸۲۲	فقر کی فضیلت	״
۸۲۳	صحابہ کرام رضؓ کی زندگیاں	۵۴۲
۸۲۴	عمل پر مداومت	۵۴۵
۸۲۵	خوف کے ساتھ اُمید	۵۴۶
۸۲۶	صبر کا اجر	۵۴۷
۸۲۷	توکل الی اللہ	۵۴۸
۸۲۸	قیل وقال	״
۸۲۹	زبان کی فضیلت	۵۴۹
۸۳۰	اللہ کی خشیت سے رونا	۵۵۰
۸۳۱	اللہ کا خوف	۵۵۱
۸۳۲	گناہوں سے باز رہنا	۵۵۲
۸۳۳	اگر تمھیں معلوم ہو جاتا	״
۸۳۴	خواہشات نفسانی	۵۵۳
۸۳۵	جنت کی مثال قرب	״
۸۳۶	نیچے درجے کا خیال رکھو	״
۸۳۷	جس نے صرف ارادہ کیا	۵۵۴
۸۳۸	گناہوں کو ہلکا جاننا	״
۸۳۹	اعمال کا اعتبار	״
۸۴۰	گوشہ نشینی	۵۵۵
۸۴۱	امانت کا اٹھ جانا	۵۵۶
۸۴۲	ریا اور شہرت	۵۵۷
۸۴۳	اللہ کی راہ میں لگانا	״
۸۴۴	تواضع	۵۵۸
۸۴۵	قیامت کا معاملہ	۵۵۹
۸۴۶	باب ۸۴۶	״
۸۴۷	اللہ کی ملاقات کو محبوب جاننا	۵۶۰
۸۴۸	جان کنی	۵۶۱
	ستائیسواں ۲۷ پارہ	۵۶۳
۸۴۹	صور پھونکنا	۵۶۳
۸۵۰	زمین اللہ کے قبضہ میں ہوگی	۵۶۴
۸۵۱	حشر کا بپا ہونا	۵۶۵
۸۵۲	قیامت کا زلزلہ	۵۶۷
۸۵۳	وہ لوگ اٹھائے جائیں گے	۵۶۸
۸۵۴	قیامت میں قصاص لینا	״
۸۵۵	حساب میں تفتیش	۵۶۹
۸۵۶	ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے	۵۷۱
۸۵۷	جنت اور دوزخ کی حالت	۵۷۲
۸۵۸	صراط جہنم کا پل ہے	۵۸۰
۸۵۹	حوض کوثر	۵۸۲
	کتاب القدر	

باب	عنوان	صفحہ
٨٦٠	تقدیر	٥٨٧
٨٦١	قلم اللہ کے علم پر	〃
٨٦٢	اللہ جانتا ہے	٥٨٨
٨٦٣	اللہ کا حکم معین ہے	٥٨٩
٨٦٤	عمل خاتمے پر موقوف ہے	٥٩٠
٨٦٥	نذر اور بندہ	٥٩١
٨٦٦	گناہ سے بچنے کی توفیق	〃
٨٦٧	معصوم کون ہے؟	٥٩٢
٨٦٨	جس جگہ یا شہر کو ہم ہلاک کرنا چاہیں	〃
٨٦٩	ہم نے تمہیں خواب دکھایا	٥٩٣
٨٧٠	آدم اور موسیٰ علیہما السلام کی مناجات	〃
٨٧١	جو اللہ دے	٥٩٤
٨٧٢	برائی سے اللہ کی پناہ	〃
٨٧٣	دل میں حائل ہوتا	〃
٨٧٤	جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے لکھ دیا	٥٩٥
٨٧٥	ہدایت اللہ کی ہے	〃
	کتاب الایمان و النذور	
٨٧٦	اللہ لغو قسموں پر مواخذہ نہ کرے گا	٥٩٦
٨٧٧	خدا کی قسم	٥٩٨
٨٧٨	آپؐ کا قسم کھانا	〃
٨٧٩	آباء کی قسم نہ کھاؤ	٦٠٤
٨٨٠	غیر اللہ کی قسم نہ کھاؤ	٦٠٥
٨٨١	بغیر کہے قسم کھانا	〃

باب	عنوان	صفحہ
٨٨٢	دوسرے مذہب کی قسم کھانا	٦٠٦
٨٨٣	ایسا نہ کہے	〃
٨٨٤	ارشاد الٰہی	〃
٨٨٥	اللہ کو گواہ بنانا	٦٠٨
٨٨٦	اللہ کا عہد	〃
٨٨٧	اللہ کی ذات وصفات کی قسم	٦٠٩
٨٨٨	لعمر اللہ کہنا	〃
٨٨٩	یمین لغو کے بارے	٦١٠
٨٩٠	بھول کر قسم کے خلاف کرنا	〃
٨٩١	یمین غموس	٦١٣
٨٩٢	اللہ کے عہد کو بیچنا	٦١٤
٨٩٢	ملکیت نہ ہو، پھر قسم کھائے	٦١٥
٨٩٣	آج بات نہ کروں گا	٦١٦
٨٩٤	بیوی کے پاس مہینہ نہ جانے کی قسم	٦١٧
٨٩٥	نبیذ نہ پینے کی قسم	〃
٨٩٦	سالن نہ کھانے کی قسم	٦١٨
٨٩٧	قسموں میں نیت	٦١٩
٨٩٨	اپنا مال نذر کے طور پر دینا	〃
٨٩٩	کھانے کی چیز کو حرام کرنا	〃
٩٠٠	نذر پوری کرنا	٦٢٠
٩٠١	جو نذر پوری نہ کرے	٦٢١
٩٠٢	طاعت میں منت ماننا	〃
٩٠٣	جاہلیت میں قسم	〃
٩٠٤	مرنے والے پر جو نذر واجب ہو	٦٢٢
٩٠٥	معصیت کی نذر	〃
٩٠٦	دنوں کے روزے کی نذر	٦٢٣

باب	عنوان	صفحہ
٩٠٧	قسموں کی تفصیل	٦٢٤
٩٠٨	قسموں کے کفارے	٦٢٥
٩٠٩	اللہ تعالیٰ کا ارشاد	〃
٩١٠	کفارے میں مدد کرنا	٦٢٦
٩١١	مسکینوں کو دینا	〃
٩١٢	مدینہ کے صاع میں برکت کی دعاء	٦٢٧
٩١٣	غلام کو آزاد کرنا	٦٢٨
٩١٤	کفارہ میں آزاد کرنا	〃
٩١٥	کفارہ میں غلام آزاد کرے	〃
٩١٦	قسم میں انشاء اللہ کہنا	٦٢٩
٩١٧	قسم توڑنے سے پہلے کفارہ	٦٣٠

باب ۴۵۳ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي الْإِنَاءِ

۷۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ مَوْلَى بَنِي تَيْمٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ مَوْلَى بَنِي زُرَيْقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ شِفَاءً وَفِي الْآخَرِ دَاءً

باب ۴۵۳۔ جب مکھی برتن میں پڑجائے۔

۷۲۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی۔ ان سے بنی تیم کے مولا عتبہ بن مسلم نے، ان سے بنی زریق کے مولا عبید بن حنین نے اور ان سے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مکھی تم میں سے کسی کے برتن میں پڑجائے تو پوری مکھی کو برتن میں ڈبو دے اور پھر اسے نکال کر پھینک دے، کیونکہ اس کے ایک پر میں شفا ہے اور دوسرے میں بیماری ہے

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ اللِّبَاسِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لباس

باب ۴۵۴ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا وَاشْرَبُوا وَالْبَسُوا وَتَصَدَّقُوا فِي غَيْرِ إِسْرَافٍ وَلَا مَخِيلَةٍ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلْ مَا شِئْتَ وَالْبَسْ مَا شِئْتَ مَا أَخْطَأَتْكَ اثْنَتَانِ سَرَفٌ أَوْ مَخِيلَةٌ

۴۵۴۔ اللہ تعالی کا ارشاد "کس نے اللہ تعالی کی زینت کو حرام کیا ہے جو اس نے بندوں کے لیے (زمین سے) نکالی ہے" (جیسے روئی وغیرہ) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ اور پیو اور پہنو اور صدقہ کرو لیکن بغیر فضول خرچی اور بغیر تکبر کے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا (شریعت کے احکام کی حدمیں) جو چاہو پہنو، بشرطیکہ دو چیزیں نہ ہوں۔ فضول خرچی اور تکبر۔

۷۲۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ وَزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ يُخْبِرُونَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ

۷۲۹۔ اسمٰعیل، مالک، نافع وعبداللہ بن دینار وزید بن اسلم، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی اس کی طرف (قیامت کے دن) نظر نہیں کرے گا جو اپنا کپڑا غرور کے سبب سے زمین پر گھسیٹ کر چلے۔

باب ۴۵۵ مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ مِنْ غَيْرِ خُيَلَاءَ

۷۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَحَدَ شِقَّيْ إِزَارِي يَسْتَرْخِي إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذَلِكَ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۴۵۵۔ بغیر تکبر کے اپنا تہمد گھسیٹتا چلے۔

۷۳۰۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے سالم بن عبداللہ نے اور ان سے ان کے والد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص تکبر کی وجہ سے تہمد گھسیٹتا ہوا چلے گا، اللہ اس کی طرف قیامت کے دن نظر بھی نہیں کرے گا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ، میرے تہمد کا ایک حصہ لٹکتا رہتا ہے۔ البتہ اگر خاص طور سے اس کا خیال رکھا کروں (تو اور بھی رکھ سکتا ہوں) حضور اکرم نے فرمایا، آپ ان لوگوں میں نہیں ہیں، جو ایسا تکبر کی

يَسْتَهُ مِمَّنْ يَصْنَعُهُ خُيَلَاءَ ؛

۷۳۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خُسِفَتِ الشَّمْسُ وَنَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ يَجُرُّ ثَوْبَهُ مُسْتَعْجِلًا حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ وَثَابَ النَّاسُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَجُلِّيَ عَنْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا وَقَالَ : إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَصَلُّوا وَادْعُوا اللَّهَ حَتَّى يَكْشِفَهَا ؛

راہ سے کرتے ہیں۔

۷۳۱۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالاعلیٰ نے خبر دی، انھیں یونس نے، انھیں حسن نے اور ان سے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ سورج گرہن ہوا تو ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، آنحضور جلدی میں کپڑا گھسیٹتے ہوئے اٹھے اور مسجد میں تشریف لائے، لوگ بھی جمع ہو گئے آنحضور نے دو رکعت نماز پڑھی گرہن ختم ہو گیا تھا آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، اس لیے جب تم نشانیوں میں سے کوئی نشانی دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ سے دعا کرو یہاں تک وہ ختم ہو جائے۔

بَابُ ۴۵۶ التَّشْمِيرِ فِي الثِّيَابِ ؛

۴۵۶۔ کپڑا سمیٹنا

۷۳۲۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ : فَرَأَيْتُ بِلَالًا جَاءَ بِعَنَزَةٍ فَرَكَزَهَا ثُمَّ أَقَامَ الصَّلَاةَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي حُلَّةٍ مُشَمِّرًا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ إِلَى الْعَنَزَةِ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّونَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ وَرَاءِ الْعَنَزَةِ ؛

۷۳۲۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں ابن شمیل نے خبر دی، انھیں عمر بن ابی زائدہ نے خبر دی، انھیں عون بن ابی جحیفہ نے خبر دی، ان سے ان کے والد ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے دیکھا کہ بلال رضی اللہ عنہ ایک نیزہ لے کر آئے اور زمین میں گاڑ دیا، پھر نماز کے لیے تکبیر کہی میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک حلہ پہنے ہوئے باہر تشریف لائے جسے آپ نے سمیٹ رکھا تھا، پھر آپ نے نیزہ کے سامنے کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھائی۔ اور میں نے دیکھا کہ انسان اور جانور (جب آنحضور نماز پڑھ رہے تھے) آنحضور کے سامنے نیزہ کے پرے پرے گذر رہے تھے۔

بَابُ ۴۵۷ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ ؛

۴۵۷۔ جو ٹخنوں سے نیچے ہو وہ جہنم میں ہوگا

۷۳۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فَفِي النَّارِ ؛

۷۳۳۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید مقبری نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تہمد کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہو وہ جہنم میں ہوگا۔

بَابُ ۴۵۸ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ ؛

۴۵۸۔ جو تکبر کی وجہ سے اپنا کپڑا گھسیٹتا ہوا چلے

۷۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا ؛

۷۳۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابوالزناد نے، انھیں اعرج نے اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اپنا تہمد غرور کی وجہ سے گھسیٹتا چلے گا اللہ قیامت کے دن اس کی طرف نظر بھی نہیں کرے گا۔

۷۳۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ

۷۳۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی،

بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ أَوْ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي حُلَّةٍ تُعْجِبُهُ نَفْسُهُ مُرَجِّلٌ جُمَّتَهُ إِذْ خَسَفَ اللهُ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ٭

ان سے محمد بن زیاد نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ نبی یا یہ بیان کیا کہ) ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص ایک حلہ میں کبر و غرور میں سرمست، سر کے بال لٹکائے ہوئے چل رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے دھنسا دیا۔ اب وہ قیامت تک اسی طرح دھنستا رہے گا۔

۷۳۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ خُسِفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلَّلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ: تَابَعَهُ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَرْفَعْهُ شُعَيْبٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ٭

۷۳۶۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبدالرحمن بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سالم بن عبداللہ نے اور ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک شخص غرور میں اپنا تہمد گھسیٹتا چل رہا تھا کہ اسے دھنسا دیا گیا اور وہ اسی طرح قیامت تک زمین میں دھنستا رہے گا۔ اس کی متابعت یونس نے زہری کے واسطہ سے کی، اور شعیب نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسے مرفوعاً نہیں بیان کیا۔

۷۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ عَمِّهِ جَرِيرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَلَى بَابِ دَارِهِ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ ٭

۷۳۷۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی، انھیں ان کے والد نے خبر دی، ان سے ان کے چچا جریر بن زید نے بیان کیا کہ میں سالم بن عبداللہ بن عمر کے ساتھ ان کے گھر کے دروازے پر تھا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی طرح۔

۷۳۸۔ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ لَقِيتُ مُحَارِبَ بْنَ دِثَارٍ عَلَى فَرَسٍ وَهُوَ يَأْتِي مَكَانَهُ الَّذِي يَقْضِي فِيهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي فَقَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مَخِيلَةً لَمْ يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقُلْتُ لِمُحَارِبٍ أَذَكَرَ إِزَارَهُ قَالَ: مَا خَصَّ إِزَارًا وَلَا قَمِيصًا. تَابَعَهُ جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ وَزَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ. وَتَابَعَهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَقُدَامَةُ

۷۳۸۔ ہم سے مطر بن فضل نے حدیث بیان کی۔ ان سے شبابہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے محارب بن دثار سے ملاقات کی، آپ گھوڑے پر سوار تھے اور اس مکان (عدالت) میں آ رہے تھے جس میں آپ فیصلہ کیا کرتے تھے (آپ قاضی تھے) میں نے ان سے یہی حدیث پوچھی تو انھوں نے مجھ سے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو آپ اپنا کپڑا غرور کی وجہ سے گھسیٹتا چلے گا قیامت کے دن اس کی طرف اللہ تعالیٰ نظر بھی نہیں کرے گا۔ (شعبہ نے کہا کہ) میں نے محارب سے پوچھا، کیا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے تہمد کا ذکر کیا تھا؟ انھوں نے فرمایا کہ تہمد یا قمیص کسی کی انھوں نے تخصیص نہیں کی تھی۔ اس روایت کی متابعت جبلہ بن سحیم، زید بن اسلم اور زید بن عبداللہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کی اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔ اور لیث نے بیان کیا، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر

بن موسى عن سالم عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم من جر ثوبه.

رضی اللہ عنہ نے اسی طرح، اور اس کی متابعت موسیٰ بن عقبہ، عمر بن محمد اور قدامہ بن موسیٰ نے سالم سے کی، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو غرور میں اپنا کپڑا گھسیٹتا ہوا چلا۔

باب ۴۵۹ الإزار المهدب. ويذكر عن الزهري وأبي بكر بن محمد وحمزة بن أبي أسيد ومعاوية بن عبد الله بن جعفر أنهم لبسوا ثيابا مهدبة.

۴۵۹۔ جھالردار تہمد۔ اور زہری، ابوبکر بن محمد، حمزہ بن ابی اسید اور معاویہ بن عبداللہ بن جعفر کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ آپ حضرات نے جھالردار کپڑا پہنا ہے۔

۷۳۹۔ **حدثنا** أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري أخبرني عروة بن الزبير أن عائشة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت: جاءت امرأة رفاعة القرظي رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا جالسة وعنده أبو بكر فقالت يا رسول الله إني كنت تحت رفاعة فطلقني فبت طلاقي فتزوجت بعده عبد الرحمن بن الزبير وإنه والله ما معه يا رسول الله إلا مثل هذه الهدبة وأخذت هدبة من جلبابها. فسمع خالد بن سعيد قولها وهو بالباب لم يؤذن له قالت فقال خالد: يا أبا بكر ألا تنهى هذه عما تجهر به عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فلا والله ما يزيد رسول الله صلى الله عليه وسلم على التبسم فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلك تريدين أن ترجعي إلى رفاعة لا حتى يذوق عسيلتك وتذوقي عسيلته فصار سنة بعد.

۷۳۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں عروہ بن زبیر نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رفاعہ قرظی رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں، میں بھی بیٹھی ہوئی تھی اور آنحضور کے پاس ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ انھوں نے کہا، یا رسول اللہ! میں رفاعہ کے نکاح میں تھی، لیکن انھوں نے مجھے طلاق دی اور طلاق مغلظ دی۔ اس کے بعد میں نے عبدالرحمن بن زبیر سے نکاح کر لیا۔ اور وہ بخدا ان کے ساتھ، یا رسول اللہ! صرف اس جھالر جیسا ہے، انھوں نے اپنی چادر کی جھالر اپنے ہاتھ میں لے کر اشارہ کیا۔ خالد بن سعید رضی اللہ عنہ، جو دروازے پر کھڑے تھے اور انھیں بھی اندر آنے کی اجازت نہیں ہوئی تھی، اس نے بھی ان کی بات سنی، بیان کیا کہ خالد رضی اللہ عنہ (وہیں سے) بولے، ابوبکر! آپ اس عورت کو روکتے نہیں کہ کس طرح کی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھول کر بیان کرتی ہے۔ لیکن واللہ، اس بات پر حضور اکرم کا تبسم اور بڑھ گیا۔ آنحضور نے ان خاتون سے فرمایا غالباً تم دوبارہ رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہو؟ لیکن ایسا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک وہ (تمھارے دوسرے شوہر عبدالرحمن بن زبیر رضی اللہ عنہ) تمھارا مزہ نہ چکھ لیں۔ اور تم ان کا مزا نہ چکھ لو۔ پھر بعد میں یہی قانون بن گیا۔

باب ۴۶۰ الأردية. وقال أنس: جبذ أعرابي رداء النبي صلى الله عليه وسلم.

۴۶۰۔ چادر۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر کھینچی۔

۷۴۰۔ **حدثنا** عبدان أخبرنا عبد الله أخبرنا يونس عن الزهري أخبرني علي بن حسين أن حسين بن علي أخبره أن عليا رضي الله عنه قال: فدعا النبي صلى الله عليه وسلم بردائه

۷۴۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے، انھیں زہری نے، انھیں علی بن حسین نے خبر دی، انھیں حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، ذکر حمزہ رضی اللہ عنہ نے حرمت شراب سے پہلے شراب کے نشہ میں جب ان کی اونٹنی ذبح کر دی،

ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنُوا لَهُمْ۔

اور انھوں نے آنحضور ؐ سے آکر اس کی شکایت کی تو آنحضور ؐ نے اپنی چادر منگوائی اور اسے اوڑھ کر تشریف لے چلنے لگے، میں اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے پیچھے تھے۔ آخر آپ اس گھر میں پہنچے جس میں حمزہ رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ نے اندر آنے کی اجازت مانگی اور انھوں نے آپ حضرات کو اجازت دی۔

بَابُ ۴۶۱ لُبْسِ الْقَمِيصِ۔

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى حِكَايَةً عَنْ يُوسُفَ: اذْهَبُوا بِقَمِيصِي هَذَا فَأَلْقُوهُ عَلَى وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا۔

۴۶۱ ۔ قمیص پہننا

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد، یوسف علیہ السلام کے دوبارہ بیان میں "اب تم میری اس قمیص (پیراھن) کو لے جاؤ اور اس کو میرے والد کے چہرے پر ڈال دو تو ان کی آنکھیں روشن ہو جائیں گی۔"

۷۴۱ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ مَا هُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْكَعْبَيْنِ۔

۷۴۱ ۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ ایک صاحب نے عرض کی یا رسول اللہ، محرم کس طرح کا کپڑا پہنے گا؟ آنحضور ؐ نے فرمایا کہ محرم قمیص، پاجامہ، برنس (ٹوپی یا سر پر پہننے کی کوئی چیز) اور موزے نہیں پہنے گا، البتہ اگر اسے چپل نہ ملیں تو (چمڑے کے) وہ موزے پہن سکتا ہے جو ٹخنوں سے نیچے تک ہوں۔

۷۴۲ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ قَبْرَهُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ وَوُضِعَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

۷۴۲ ۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عیینہ نے خبر دی، انھیں عمرو نے اور انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی (منافق) کے پاس، جب اسے قبر میں داخل کیا جا چکا تھا، تشریف لائے۔ پھر آپ کے حکم سے اس کی لاش نکالی گئی اور حضور اکرم ؐ کے گھٹنوں پر اسے رکھا گیا، آنحضور ؐ نے اس پر دم کیا اور اپنی قمیص پہنائی، اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے (کہ آنحضور ؐ نے ایسا کیوں کیا تھا)[1]۔

۷۴۳ ۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ جَاءَ ابْنُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطِنِي قَمِيصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَأَعْطَاهُ قَمِيصَهُ وَقَالَ إِذَا فَرَغْتَ فَآذِنَّا فَلَمَّا فَرَغَ

۷۴۳ ۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انھیں یحییٰ بن سعید نے خبر دی، ان سے عبیداللہ نے بیان کیا، انھیں نافع نے خبر دی، ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب عبداللہ بن ابی کی وفات ہوئی تو اس کے لڑکے (عبداللہ رضی اللہ عنہ نے، جو مخلص اور اکابر صحابہ میں تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! اپنی قمیص مجھے عطا فرمائیے تاکہ میں اپنے باپ کو اس کا کفن دوں اور آپ ان کی نماز جنازہ پڑھا دیں اور ان کے لیے دعاءِ مغفرت

[1] بعض روایتوں میں آتا ہے کہ عبداللہ بن ابی نے حضور اکرم ؐ کے چچا عباس رضی اللہ عنہ کو اپنی قمیص ایک موقع پر پہنائی تھی، اس لیے اس کے بدلہ کے طور پر آنحضور ؐ نے بھی اپنی قمیص ایسے موقع پر دی جب اسے آنحضور ؐ کے کسی بھی تبرک کی سب سے زیادہ ضرورت ہو سکتی تھی۔

اذنه فجاء ليصلي عليه فجذبه عمر فقال: أليس قد نهاك الله أن تصلي على المنافقين؟ فقال: "استغفر لهم أو لا تستغفر لهم إن تستغفر لهم سبعين مرة فلن يغفر الله لهم" فنزلت: "ولا تصل على أحد منهم مات أبدا". فترك الصلاة عليهم.

* * *

باب ۴۶۲ جيب القميص من عند الصدر وغيره

۷۴۴. حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا أبو عامر حدثنا إبراهيم بن نافع عن الحسن عن طاوس عن أبي هريرة قال: ضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل البخيل والمتصدق كمثل رجلين عليهما جبتان من حديد قد اضطرت أيديهما إلى ثديهما وتراقيهما فجعل المتصدق كلما تصدق بصدقة انبسطت عنه حتى تغشى أنامله وتعفو أثره، وجعل البخيل كلما هم بصدقة قلصت وأخذت كل حلقة بمكانها، قال أبو هريرة: فأنا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بإصبعه هكذا في جيبه فلو رأيته يوسعها ولا تتوسع. تابعه ابن طاوس عن أبيه وأبو الزناد عن الأعرج في الجبتين. وقال حنظلة سمعت طاوسا سمعت أبا هريرة يقول جبتان. وقال جعفر عن الأعرج جنتان.

باب ۴۶۳ من لبس جبة ضيقة الكمين في السفر

۷۴۵. حدثنا قيس بن حفص حدثنا عبد الواحد حدثنا الأعمش قال حدثني أبو الضحى قال

کریں۔ چنانچہ آنحضورؐ نے اپنی قمیص انھیں عطا فرمائی اور فرمایا کہ نہلا دھلا کر مجھے اطلاع دینا۔ چنانچہ جب نہلا دھلا لیا تو آنحضورؐ کو اطلاع دی۔ آنحضورؐ تشریف لائے تاکہ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو پکڑ لیا اور عرض کی یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین کی نماز جنازہ پڑھنے سے منع نہیں کیا ہے؟ اور ارشاد فرمایا ہے کہ "ان کے لیے مغفرت کی دعا کرو یا مغفرت کی دعا نہ کرو۔ اور اگر تم ستر مرتبہ بھی ان کے لیے مغفرت کی دعا کرو گے تب بھی اللہ انھیں ہرگز معاف نہیں کرے گا"۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ "اور ان میں سے کسی پر بھی جو مر گیا ہو ہرگز نماز نہ پڑھیے۔ اس کے بعد آنحضورؐ نے ان کی نماز جنازہ پڑھنی بھی چھوڑ دی۔

۴۶۲۔ قمیص وغیرہ کا گریبان سینے پر

۷۴۴۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابراہیم بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے، ان سے طاؤس نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال بیان کی کہ دو افراد جیسی ہے جو لوہے کے جبے ہاتھ، سینہ اور حلق تک پہنے ہوئے ہیں۔ صدقہ دینے والا جب بھی صدقہ کرتا ہے تو اس کے جبہ میں کشادگی ہو جاتی ہے اور وہ اس کی انگلیاں تک بڑھ جاتا ہے اور قدم کے نشانات کو بھی ڈھک لیتا ہے اور بخیل جب بھی صدقہ کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا جبہ اسے اور چمٹ جاتا ہے اور ہر حلقہ اپنی جگہ پر جم جاتا ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ حضور اکرمؐ اس طرح اپنی مبارک انگلیوں سے اپنے گریبان کی طرف اشارہ کر کے بتا رہے تھے۔ کہ تم دیکھو گے کہ وہ اس میں وسعت پیدا کرنا چاہتا ہے لیکن وسعت پیدا نہیں ہو گی۔ اس کی متابعت ابن طاؤس نے اپنے والد کے واسطہ سے کی۔ اور ابو الزناد نے اعرج کے واسطہ سے کی "دو جبوں" کے ذکر کے ساتھ۔ اور حنظلہ نے بیان کیا کہ میں نے طاؤس سے سنا۔ انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے فرمایا "جبتان"، اور جعفر نے اعرج کے واسطہ سے "جنتان" بیان کیا۔

۴۶۳۔ جس نے سفر میں تنگ آستینوں کا جبہ پہنا

۷۴۵۔ ہم سے قیس بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو الضحیٰ نے

حَدَّثَنِي مَسْرُوقٌ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ فَتَلَقَّيْتُهُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْ كُمَّيْهِ فَكَانَا ضَيِّقَيْنِ فَأَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَعَلَى خُفَّيْهِ۔

حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مسروق نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قضا حاجت کے لیے تشریف لے گئے، پھر تشریف لائے تو میں پانی لے کر حاضر تھا، آپ نے وضو کی۔ آپ شامی جبہ پہنے ہوئے تھے، آپ نے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا، اور اپنا چہرہ دھویا پھر آپ اپنی آستینیں چڑھانے لگے لیکن وہ تنگ تھی، اس لیے آپ نے اپنے ہاتھ جبہ کے نیچے سے نکالے اور انھیں دھویا اور سر پر اور موزوں پر مسح کیا۔

باب ۴۶۴ جُبَّةِ الصُّوفِ فِي الْغَزْوِ۔

۷۴۶ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي سَفَرٍ فَقَالَ أَمَعَكَ مَاءٌ قُلْتُ نَعَمْ فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَمَشَى حَتَّى تَوَارَى عَنِّي فِي سَوَادِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَأَفْرَغْتُ عَلَيْهِ الْإِدَاوَةَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا حَتَّى أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا۔

۴۶۴ - غزوہ میں اون کا جبہ

۷۴۶ - ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے، ان سے عروہ بن مغیرہ نے اور ان سے ان کے والد مغیرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ایک رات سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آنحضور نے دریافت فرمایا، تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کی کہ جی ہاں۔ آنحضور اپنی سواری سے اترے اور چلتے رہے، یہاں تک کہ رات کی تاریکی میں آپ چھپ گئے۔ پھر واپس تشریف لائے تو میں نے برتن کا پانی آپ کو استعمال کرایا۔ آنحضور نے اپنا چہرہ دھویا، ہاتھ دھوتے، آنحضور اون کا جبہ پہنے ہوئے تھے جس کی آستین چڑھانی آپ کے لیے دشوار تھیں چنانچہ آپ نے اپنے ہاتھ جبہ کے نیچے سے نکالے اور بازوؤں کو کہنیوں تک دھویا۔ پھر سر پر مسح کیا۔ پھر میں بڑھا کہ آنحضور کے (چمڑے کے) موزے اتار دوں، لیکن آنحضور نے فرمایا کہ رہنے دو، میں نے طہارت کے بعد انھیں پہنا تھا چنانچہ آپ نے ان پر مسح کیا۔

باب ۴۶۵ الْقَبَاءِ وَفَرُّوجِ حَرِيرٍ وَهُوَ الْقَبَاءُ وَيُقَالُ هُوَ الَّذِي لَهُ شَقٌّ مِنْ خَلْفِهِ۔

۷۴۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَقَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي قَالَ فَدَعَوْتُهُ لَهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ خَبَأْ

۴۶۵ - قبا اور ریشمی فروج، یہ بھی قبا ہی ہے۔ کہتے ہیں کہ فروج اس قبا کو کہتے ہیں جس کا گریبان پیچھے ہو۔

۷۴۷ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند قبائیں تقسیم کیں اور مخرمہ رضی اللہ عنہ کو کچھ نہیں دیا۔ مخرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا، بیٹے، ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چلو، چنانچہ میں اپنے والد کو ساتھ لے کر چلا۔ انھوں نے مجھ سے کہا کہ اندر جاؤ اور آنحضور سے میرا ذکر کر دو۔ میں نے آنحضور سے مخرمہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تو آپ باہر تشریف لائے۔ آنحضور انھیں قباؤں میں سے ایک قبا لیے ہوئے

هٰذَا لَكَ - قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ

تھے، آپؐ نے فرمایا کہ میں نے تمہارے ہی لیے رکھ چھوڑی تھی۔ مسور نے بیان کیا کہ مخرمہ رضی اللہ عنہ نے آنحضورؐ کی طرف دیکھا تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ مخرمہ خوش ہو گئے!

۷۴۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوجُ حَرِيرٍ فَلَبِسَهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا كَالْكَارِهِ لَهُ ثُمَّ قَالَ: لَا يَنْبَغِي هٰذَا لِلْمُتَّقِينَ - تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ عَنِ اللَّيْثِ وَقَالَ غَيْرُهُ فَرُّوجٌ حَرِيرٌ

۷۴۸ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے ابوالخیر نے اور ان سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشم کی فروج (قبا) ہدیہ میں دی گئی۔ آنحضورؐ نے اسے پہنا (ریشم کے مردوں کے لیے حرمت کے حکم سے پہلے) اور اسی کو پہنے ہوئے نماز پڑھی۔ پھر آپؐ نے اسے بڑی تیزی کے ساتھ اتار ڈالا۔ جیسے آپؐ اس سے ناگواری محسوس کرتے ہوں۔ پھر فرمایا کہ یہ متقیوں کے لیے مناسب نہیں ہے۔ اس روایت کی متابعت عبداللہ بن یوسف نے کی، ان سے لیث نے۔ اور غیر عبداللہ بن یوسف نے کہا کہ "فَرُّوجٌ حَرِيرٌ"۔

بَابُ ۴۶۶ الْبَرَانِسِ

وَقَالَ لِي مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ رَأَيْتُ عَلَى أَنَسٍ بُرْنُسًا أَصْفَرَ مِنْ خَزٍّ

۴۶۶ - برانس مجھے مسدد نے کہا کہ ہم کو معتمر نے بتایا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا فرماتے تھے میں نے انس رضی اللہ عنہ پر برنس زرد رنگ کا دیکھا جو خز کا تھا۔

۷۴۹ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا الْوَرْسُ

۷۴۹ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ! محرم کس طرح کا کپڑا پہنے گا؟ آنحضورؐ نے فرمایا، (محرم کے لیے) کہ قمیص نہ پہنو، نہ عمامے نہ پاجامے نہ برنس اور نہ موزے البتہ اگر کسی کو چپل نہ ملیں تو وہ (چمڑے کے) موزوں کو ٹخنہ سے نیچے تک کاٹ کر انہیں پہن سکتا ہے، اور نہ کوئی ایسا کپڑا پہنیں جس میں زعفران یا ورس لگایا گیا ہو۔

بَابُ ۴۶۷ السَّرَاوِيلِ

۴۶۷ - پاجامے

۷۵۰ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ

۷۵۰ - ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے جابر بن زید نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (محرم کے بارے میں) فرمایا، جسے تہمد نہ ملے وہ پاجامہ پہنے اور جسے چپل نہ ملیں وہ موزے پہنیں۔

۷۵۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ إِذَا أَحْرَمْنَا

۷۵۱ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے کھڑے ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! احرام باندھنے کے بعد ہمیں

قَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ وَالسَّرَاوِيلَ وَالْعَمَائِمَ وَالْبَرَانِسَ وَالْخِفَافَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ، وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ۔

کس چیز کے پہننے کا حکم ہے؟ فرمایا کہ قمیص نہ پہنو، نہ پاجامے، نہ عمامے نہ برنس اور نہ موزے پہنو۔ البتہ اگر کسی کے پاس چپل نہ ہوں تو وہ چمڑے کے ایسے موزے پہنے جو ٹخنوں سے نیچے ہوں، اور کوئی ایسا کپڑا نہ پہنو جس میں زعفران اور ورس لگا ہوا ہو۔

باب ۴۶۸ الْعَمَائِمِ۔

۴۶۸۔ عمامے

۷۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْهُمَا فَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ۔

۷۵۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زہری سے سنا، کہا کہ مجھے سالم نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ محرم قمیص نہ پہنے، نہ عمامہ پہنے، نہ پاجامہ، نہ برنس اور نہ کوئی ایسا کپڑا پہنے جس میں زعفران اور ورس لگا ہو اور نہ موزے پہنے، البتہ اگر کسی کو چپل نہ ملیں تو موزوں کو ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ دے (اور پہنے)

باب ۴۶۹ التَّقَنُّعِ۔

۴۶۹۔ سر ڈھکنا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ وَقَالَ أَنَسٌ عَصَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور سر مبارک پر سیاہ پٹی بندھی ہوئی تھی۔ اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرمؐ نے اپنے سر پر چادر کا کنارہ باندھا تھا۔

۷۵۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: هَاجَرَ إِلَى الْحَبَشَةِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى رِسْلِكَ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَوَ تَرْجُوهُ بِأَبِي أَنْتَ؟ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصُحْبَتِهِ وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ۔ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَيْنَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوسٌ فِي بَيْتِنَا فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ فَقَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ هَذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِدًا لَهُ بِأَبِي وَأُمِّي وَاللهِ

۷۵۳۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں معمر نے، انھیں زہری نے، انھیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بہت سے مسلمان حبشہ ہجرت کر کے چلے گئے، اور ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی ہجرت کی تیاریاں کرنے لگے۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابھی ٹھہر جاؤ کیونکہ مجھے بھی امید ہے کہ مجھے (ہجرت کی) اجازت دی جائے گی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، کیا آپ کو بھی امید ہے؟ میرے باپ آپ پر قربان۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہاں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ آں حضورؐ کے ساتھ رہنے کے خیال سے رک گئے، اور اپنی دو اونٹنیوں کو ببول کے پتے کھلا کر چار مہینے تک انھیں تیار کرتے رہے۔ عروہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ ہم ایک دن دوپہر کے وقت اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر ڈھکے ہوئے تشریف لا رہے ہیں اس وقت عموماً آنحضورؐ ہمارے یہاں تشریف نہیں لاتے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا، میرے ماں باپ آنحضورؐ

إِنْ جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا لِأَمْرٍ. فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ حِينَ دَخَلَ لِأَبِي بَكْرٍ أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ قَالَ إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ قَالَ فَالصُّحْبَةُ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ نَعَمْ، قَالَ فَخُذْ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ إِحْدَى رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالثَّمَنِ قَالَتْ فَجَهَّزْنَاهُمَا أَحَثَّ الْجِهَازِ وَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِي جِرَابٍ فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ نِطَاقِهَا فَأَوْكَتْ بِهِ الْجِرَابَ وَلِذَلِكَ كَانَتْ تُسَمَّى ذَاتَ النِّطَاقِ ثُمَّ لَحِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ بِغَارٍ فِي جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ ثَوْرٌ فَمَكُثَ فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَبِيتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ لَقِنٌ ثَقِفٌ فَيَرْحَلُ مِنْ عِنْدِهِمَا سَحَرًا فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ فَلَا يَسْمَعُ أَمْرًا يُكَادَانِ بِهِ إِلَّا وَعَاهُ حَتَّى يَأْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذَلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ وَيَرْعَى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ مِنْحَةً مِنْ غَنَمٍ فَيُرِيحُهَا عَلَيْهِمَا حِينَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَيَبِيتَانِ فِي رِسْلِهِمَا حَتَّى يَنْعِقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ يَفْعَلُ ذَلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلَاثِ.

پر قربان ہوں۔ آنحضورؐ ایسے وقت کسی وجہ ہی سے تشریف لا سکتے ہیں آنحضورؐ نے دکان پر پہنچ کر اجازت چاہی اور ابوبکر صدیقؓ نے انھیں اجازت دی۔ آنحضورؐ اندر تشریف لائے اور اندر داخل ہوتے ہی ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جو لوگ تمھارے پاس اس وقت ہیں انھیں اٹھا دو۔ ابوبکر صدیقؓ نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یا رسول اللہؐ! یہ سب آپؐ کے گھر ہی کے افراد ہیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔ ابوبکر صدیقؓ نے عرض کی، پھر یا رسول اللہؐ مجھے رفاقت کا شرف حاصل رہے گا، آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہاں عرض کی، یا رسول اللہؐ! میرے باپ آپ پر قربان ہوں۔ ان دو اونٹنیوں میں سے ایک آپ لے لیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا لیکن قیمت سے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر ہم نے بہت جلدی جلدی سامان سفر تیار کیا اور سفر کا ناشتہ ایک تھیلے میں رکھا۔ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے اپنے پٹکے کے ایک ٹکڑے سے تھیلے کے منہ کو باندھا۔ اسی وجہ سے انھیں "ذات النطاق" (پٹکے والی) کہنے لگے۔ پھر آنحضورؐ اور ابوبکر صدیقؓ ثور نامی پہاڑ کی ایک غار میں جا کر چھپ گئے اور تین دن تک اسی میں ٹھہرے رہے۔ عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ رات آپ حضرات کے پاس ہی گذارتے تھے، وہ نوجوان ذہین اور سمجھدار تھے صبح تڑکے میں وہاں سے چل دیتے تھے اور صبح ہونے تک مکہ قریش میں پہنچ جاتے تھے۔ جیسے رات میں بھی یہیں رہے ہوں۔ مکہ معظمہ میں جو بات بھی ان حضرات کے خلاف ہوتی اسے محفوظ رکھتے اور جوں ہی رات کا اندھیرا چھا جاتا غار ثور میں ان حضرات کے پاس پہنچ کر تمام تفصیلات کی اطلاع دیتے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مولا عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ دودھ دینے والی بکریاں چرانے تھے اور جب رات کا ایک حصہ گذر جاتا تو ان بکریوں کو غار ثور کی طرف ہانک لاتے تھے۔ آپ حضرات بکریوں کے دودھ پر رات گذارتے اور صبح کی پو پھٹتے ہی عامر بن فہیرہ وہاں سے روانہ ہو جاتے۔ ان تین راتوں میں انھوں نے ہر رات یہی معمول رکھا۔

بَابُ ۴۷۰ الْمِغْفَرِ

۷۵۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ.

۴۷۰ ۔ خود ۔

۷۵۴ ۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال (مکہ معظمہ میں) داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود تھی۔

بَابُ ۴۷۱ الْبُرُودِ وَالْحِبَرَةِ وَالشَّمْلَةِ وَقَالَ

۴۷۱ ۔ دھاری دار چادر، یمنی چادر اور اونی چادر۔ خباب رضی اللہ

خُبَّابٌ: شَكَوْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ.

نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (مشرکین مکہ کی اذیتوں کی) شکایت کی، آنحضورؐ اس وقت اپنی ایک چادر سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

۷۵۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيدَةً حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللهِ الَّذِي عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ.

۷۵۵۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا۔ آنحضورؐ کے جسم مبارک پر (یمن کے) نجران کی بنی ہوئی دبیز حاشیے کی ایک چادر تھی۔ اتنے میں ایک اعرابی آگیا اور اس نے آنحضورؐ کی چادر پکڑ اتنی زور سے کھینچی کہ میں نے حضور اکرمؐ کے شانے پر دیکھا کہ اس کے زور سے کھینچنے کی وجہ سے نشان پڑ گیا تھا۔ پھر اس نے کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے اس مال میں سے دیئے جانے کا حکم کیجئے جو آپ کے پاس ہے آنحضورؐ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور مسکرائے، اور آپ نے اسے دیئے جانے کا حکم فرمایا۔

۷۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ بِبُرْدَةٍ قَالَ سَهْلٌ هَلْ تَدْرِي مَا الْبُرْدَةُ؟ قَالَ نَعَمْ هِيَ الشَّمْلَةُ مَنْسُوجٌ فِي حَاشِيَتِهَا، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي نَسَجْتُ هٰذِهِ بِيَدِي أَكْسُوكَهَا فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا لَإِزَارُهُ. فَجَسَّهَا رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اكْسُنِيهَا قَالَ نَعَمْ، فَجَلَسَ مَا شَاءَ اللهُ فِي الْمَجْلِسِ، ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَاهَا ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَا أَحْسَنْتَ سَأَلْتَهَا إِيَّاهُ وَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ سَائِلًا فَقَالَ الرَّجُلُ! وَاللهِ مَا سَأَلْتُهَا إِلَّا لِتَكُونَ كَفَنِي يَوْمَ أَمُوتُ۔

قَالَ سَهْلٌ: فَكَانَتْ كَفَنَهُ.

۷۵۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک عورت بردہ لے کر آئیں سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ بردہ کیا ہے؟ پھر فرمایا کہ یہ وہ اونی چادر (شملہ) ہے جس کے حاشیوں پر جھالر بنا دی جاتی ہے۔ ان خاتون نے حاضر ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ! یہ چادر میں نے خاص آپ کے اوڑھنے کے لیے بُنی ہے۔ حضور اکرمؐ نے وہ چادر ان سے اس طرح لی گویا آپؐ کو اس کی ضرورت ہے۔ پھر آنحضورؐ اسے تہمد کے طور پر پہن کر ہمارے پاس تشریف لائے، جماعت صحابہ میں سے ایک صاحب (عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) نے اس چادر کو چھوا اور عرض کی، یا رسول اللہ، یہ مجھے عنایت فرما دیجئے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اچھا جتنی دیر اللہ نے چاہا آپ مجلس میں بیٹھے رہے۔ پھر تشریف لے گئے اور اس چادر کو لپیٹ کر ان صاحب کے پاس بھجوا دیا۔ صحابہؓ نے اس پر ان سے کہا تم نے اچھی بات نہیں کی کہ آنحضورؐ سے وہ چادر مانگ لی، تمہیں معلوم ہے کہ آنحضورؐ کبھی سائل کو محروم نہیں کرتے۔ ان صاحب نے کہا، واللہ، میں نے تو صرف آنحضورؐ سے یہ چادر اس لیے مانگی ہے کہ جب مروں تو یہ میرا کفن ہو۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، چنانچہ وہ چادر ان صاحب کے کفن ہی میں استعمال ہوئی۔

۷۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ

۷۵۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هِيَ سَبْعُونَ أَلْفًا تُضِيءُ وُجُوهُهُمْ إِضَاءَةَ الْقَمَرِ، فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيُّ يَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ قَالَ ادْعُ اللَّهَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَكَ عُكَّاشَةُ.

زہری نے بیان کیا، ان سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضورؐ نے فرمایا، میری امت میں سے جنت میں ستر ہزار کی ایک جماعت داخل ہوگی، ان کے چہرے ماہتاب کی طرح چمک رہے ہوں گے عکاشہ بن محسن اسدی رضی اللہ عنہ اپنی دھاری دار چادر سنبھالتے ہوئے اٹھے[۱] اور عرض کی یا رسول اللہ! میرے لیے بھی دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی انھیں میں سے بنا دے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اے اللہ، عکاشہ کو بھی انھیں میں سے بنا دے۔ اس کے بعد قبیلہ انصار کے ایک صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے بنا دے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ عکاشہ تم سے بازی لے گئے۔

۷۵۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قُلْتُ لَهُ أَيُّ الثِّيَابِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ الْحِبَرَةُ.

۷۵۸۔ ہم سے عمرو بن عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس طرح کا کپڑا زیادہ پسند تھا۔ بیان کیا کہ حبرہ (یمن کی بنی ہوئی سوتی چادر)

۷۵۹۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَهَا الْحِبَرَةُ.

۷۵۹۔ مجھ سے عبداللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کپڑوں میں حبرہ سب سے زیادہ پسند تھا۔

۷۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ سُجِّيَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ.

۷۶۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی انھیں زہری نے کہا کہ مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کی نعش مبارک کو حبرہ چادر سے ڈھکا گیا تھا۔

بَابُ ۴۷۲ الْأَكْسِيَةِ وَالْخَمَائِصِ

۴۷۲۔ کساء اور خمیصہ[۱]

۷۶۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَا: لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۷۶۱۔ مجھ سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی، ان سے عائشہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب مرض الوفات طاری ہوا تو آپؐ

[۱] کساء اون کی چادر کو کہتے ہیں، یہی چادر اگر صرف پانچ ہاتھ کی ہو تو اسے "خمیصہ" کہتے ہیں۔ اور کبھی اس کی ہی حدیث کی طرف نسبت کرکے "خمیصہ حریثیہ" بھی کہتے ہیں۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيْصَةً لَّهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَاِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَّجْهِهٖ فَقَالَ: وَهُوَ كَذٰلِكَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا ۔

اپنی چادر (خمیصہ) چہرۂ مبارک پر ڈال لیتے تھے اور جب سانس گھٹنے لگتا تو چہرہ کھول لیتے اور اسی حالت میں فرماتے "یہود و نصاریٰ اللہ کی رحمت سے دور ہو گئے کہ انھوں نے اپنی انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا" آنحضورؐ ان کے عمل سے (مسلمانوں کو) ڈرا رہے تھے ۔

۷۶۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَمِيْصَةٍ لَّهٗ لَهَا اَعْلَامٌ فَنَظَرَ اِلٰى اَعْلَامِهَا نَظْرَةً فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: اذْهَبُوْا بِخَمِيْصَتِيْ هٰذِهٖ اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِيْ اٰنِفًا عَنْ صَلَاتِيْ وَاْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيَّةِ اَبِيْ جَهْمِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ غَانِمٍ مِّنْ بَنِيْ عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ ۔

۷۶۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک چادر (خمیصہ) جس پر نقش و نگار بنے ہوئے تھے، اوڑھ کر نماز پڑھی اور اس کے نقش و نگار پر ایک نظر ڈالی پھر سلام پھیر کر فرمایا کہ میری یہ چادر ابوجہم کو دے دو، اس نے ابھی مجھے میری نماز سے غافل کر دیا تھا۔ اور ابوجہم کی انبجانیہ (بغیر نقش و نگار کی موٹی چادر) لیتے آؤ، ابوجہم بن حذیفہ بن غانم بنی عدی بن کعب میں سے تھے ۔

۷۶۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ اَخْرَجَتْ اِلَيْنَا عَآئِشَةُ كِسَآءً وَّاِزَارًا غَلِيْظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رُوْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَيْنِ ۔

۷۶۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن ھلال نے اور ان سے ابوبردہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں ایک چادر (کساء) اور موٹے سوت کا تہمد نکال کر دکھایا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح ان ہی دو کپڑوں میں قبض ہوئی تھی ۔

بَابُ ۴۷۳ اِشْتِمَالِ الصَّمَّآءِ

۴۷۳ ۔ اشتمالِ صمّاءؔ[1]

۷۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ خُبَيْبٍ عَنْ حَفْصِ ابْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ وَعَنْ صَلَاتَيْنِ: بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيْبَ وَاَنْ يَّحْتَبِيَ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّمَآءِ وَاَنْ يَّشْتَمِلَ الصَّمَّآءَ ۔

۷۶۴ ۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے خبیب نے اور ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا اور دو وقت نماز وں سے بھی آپ نے منع فرمایا۔ نماز فجر کے بعد سورج بلند ہونے تک اور عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک، اور اس سے منع فرمایا کہ کوئی شخص صرف ایک کپڑا جسم پر لپیٹ کر اور گھٹنے اوپر اٹھا کر اس طرح بیٹھ جائے کہ اس کی شرمگاہ پر آسمان و زمین کے درمیان کوئی چیز نہ ہو۔ اور اشتمال صمّاء سے منع فرمایا۔

[1] "صمّاء" اس طرح چادر اوڑھنے کو کہتے ہیں کہ چادر کو داہنی طرف سے لے کر بائیں شانے پر ڈالا جائے اور پھر وہی کنارہ پیچھے سے لے کر داہنے شانے پر ڈال لیا جائے اور اس طرح چادر میں دونوں شانوں کو لپیٹ لیا جائے ۔ اشتمالِ صمّاء کا مفہوم یہ ہے کہ صرف جسم پر ایک چادر ہو اور اس کے سوا کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو۔ اس صورت میں بیٹھتے وقت ایک کنارہ اٹھانا پڑتا تھا اور اس سے شرمگاہ کھل جاتی تھی ۔

۷۶۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ نَهَى عَنِ الْمُلاَمَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ وَالْمُلاَمَسَةُ لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الآخَرِ بِيَدِهِ بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ، وَلاَ يُقَلِّبُهُ إِلاَّ بِذَلِكَ. وَالْمُنَابَذَةُ: أَنْ يَنْبِذَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ بِثَوْبِهِ وَيَنْبِذَ الآخَرُ ثَوْبَهُ وَيَكُونَ ذَلِكَ بَيْعَهُمَا عَنْ غَيْرِ نَظَرٍ وَلاَ تَرَاضٍ. وَاللِّبْسَتَيْنِ اشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ. وَالصَّمَّاءُ: أَنْ يَجْعَلَ ثَوْبَهُ عَلَى أَحَدِ عَاتِقَيْهِ فَيَبْدُو أَحَدُ شِقَّيْهِ لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ وَاللِّبْسَةُ الأُخْرَى.....
احْتِبَاؤُهُ بِثَوْبِهِ وَهُوَ
جَالِسٌ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ
مِنْهُ شَيْءٌ ؛

باب ۴۷۴ الاِحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ؛

۷۶۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ، أَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ، وَأَنْ يَشْتَمِلَ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى أَحَدِ شِقَّيْهِ، وَعَنِ الْمُلاَمَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ ؛

۷۶۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ

۷۶۵۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں عامر بن سعد نے خبر دی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے پہناوے سے اور دو طرح کی خرید و فروخت سے منع فرمایا۔ خرید و فروخت میں ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا، ملامسہ کی صورت یہ ہوتی تھی کہ ایک شخص (خریدار) دوسرے (بیچنے والے) کے کپڑے کو رات دن میں کسی بھی وقت بس چھو دیتا تھا۔ (اور دیکھے بغیر صرف چھونے سے بیع منعقد ہو جاتی تھی) صرف چھونا ہی کافی تھا کھول کر دیکھا نہیں جاتا تھا۔ منابذہ کی صورت یہ تھی کہ ایک شخص اپنی ملکیت کا کپڑا پھینکتا اور دوسرا اپنا کپڑا پھینکتا، اور بغیر دیکھے اور بغیر باہمی رضامندی کے صرف اسی سے بیع منعقد ہو جاتی ہے اور دو کپڑے (جن سے آنحضورؐ نے منع فرمایا) انھیں سے ایک اشتمال صما ہے، صما کی صورت یہ تھی کہ اپنا کپڑا (ایک چادر) اپنے ایک شانے پر اس طرح ڈالا جاتا تھا کہ ایک کنارہ سے (شرمگاہ) کھل جاتی تھی، اور کوئی دوسرا کپڑا وہاں نہیں ہوتا تھا۔ دوسرے پہناوے کا طریقہ یہ تھا کہ بیٹھ کر اپنے کپڑے سے کمر اور پنڈلی باندھ لیتے تھے اور شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہیں ہوتا تھا کہ ستر نہ کھلے)

۴۷۴۔ ایک کپڑے سے کمر اور پنڈلی باندھنا

۷۶۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے پہناوے سے منع فرمایا۔ یہ کہ کوئی شخص ایک ہی کپڑے سے اپنی کمر اور پنڈلی کو ملا کر باندھ لے اور شرمگاہ پر کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو۔ اور یہ کہ کوئی شخص ایک کپڑے کو اس طرح جسم پر لپیٹے کہ ایک طرف کپڑے کا کوئی حصہ نہ ہو، اور آپ نے ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا۔

۷۶۷۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں مخلد نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے ابن شہاب نے خبر دی، انھیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور

؎ عرب جاہلیت میں مجلس میں بیٹھنے کا یہ بھی ایک طریقہ تھا۔ بیٹھنے کی اس ہیئت میں عموماً شرمگاہ کھل جایا کرتی تھی۔ کیونکہ جسم پر کپڑا صرف ایک ہی چادر کی صورت میں ہوتا تھا اور اسی سے کمر اور پنڈلیاں اور کمر لپیٹ کر دونوں کو ایک ساتھ باندھ لیتے تھے۔ یہ صورت ایسی ہوتی تھی کہ شرمگاہ کی ستر کا اہتمام بالکل باقی نہیں رہتا تھا اور بیٹھنے والا بے دست و پا اپنی اسی ہیئت پر بیٹھنے پر مجبور رہتا تھا۔

عَبْدِاللّٰهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ

انھیں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشتمالِ صماء سے منع فرمایا، اور اس سے بھی کہ کوئی شخص ایک کپڑے سے پنڈلی اور کمر کو ملا لے اور شرمگاہ پر کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو۔

بَاب ۴۷۵ الْخَمِيصَةِ السَّوْدَاءِ

۴۷۵۔ کالی چادر۔

۷۶۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعِيدِ بْنِ فُلَانٍ هُوَ عَمْرُو بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيرَةٌ فَقَالَ مَنْ تَرَوْنَ نَكْسُو هَذِهِ فَسَكَتَ الْقَوْمُ قَالَ ائْتُونِي بِأُمِّ خَالِدٍ فَأُتِيَ بِهَا تُحْمَلُ فَأَخَذَ الْخَمِيصَةَ بِيَدِهِ فَأَلْبَسَهَا وَقَالَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي وَكَانَ فِيهَا عَلَمٌ أَخْضَرُ أَوْ أَصْفَرُ فَقَالَ يَا أُمَّ خَالِدٍ هَذَا سَنَاهْ وَسَنَاهْ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنٌ

۷۶۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے سعید بن فلاں، یعنی عمرو بن سعید بن عاص اور ان سے ام خالد بنت خالد رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ کپڑے لائے گئے جس میں ایک چھوٹی سیاہ چادر بھی تھی۔ حضور اکرم ؐ نے فرمایا۔ تمھارا کیا خیال ہے، یہ چادر کسے دی جائے؟ صحابہ ؓ خاموش رہے، پھر آنحضور ؐ نے فرمایا ام خالد کو میرے پاس بلا لاؤ۔ انھیں گود میں اٹھا کر لایا گیا (کیونکہ بچی تھیں) اور آنحضور ؐ نے وہ چادر اپنے ہاتھ میں لی اور انھیں پہنایا اور دعا دی کہ جیتی رہو اس چادر میں ہرے اور زرد نقش و نگار تھے۔ آنحضور ؐ نے فرمایا کہ ام خالد، یہ نقش و نگار "سناہ" ہیں "سناہ"، حبشی زبان میں خوب، اچھے کے معنی میں آتا ہے۔

۷۶۹ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا وَلَدَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ قَالَتْ لِي يَا أَنَسُ انْظُرْ هَذَا الْغُلَامَ فَلَا يُصِيبَنَّ شَيْئًا حَتَّى تَغْدُوَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهُ فَغَدَوْتُ بِهِ فَإِذَا هُوَ فِي حَائِطٍ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ حُرَيْثِيَّةٌ وَهُوَ يَسِمُ الظَّهْرَ الَّذِي قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَتْحِ

۷۶۹۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے، ان سے محمد نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ام سلیم رضی اللہ عنہا کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو انھوں نے مجھ سے کہا کہ انس، اس بچہ کو دیکھتے رہو۔ کوئی چیز اس کے پیٹ میں نہ جائے، اور جا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ لاؤ تاکہ آنحضور ؐ اپنا جھوٹا اس کے منہ میں ڈالیں۔ چنانچہ میں آنحضور ؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضور ؐ اس وقت ایک باغ میں تھے اور آپ ؐ کے جسم پر بنی حریث کی بُنی ہوئی چادر (خمیصہ حریثیہ) تھی اور آپ اس سواری پر نشان لگا رہے تھے جس پر آپ فتح مکہ کے موقع پر سوار تھے۔

بَاب ۴۷۶ الثِّيَابِ الْخُضْرِ

۴۷۶۔ سبز کپڑے

۷۷۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزَّبِيرِ الْقُرَظِيُّ قَالَتْ عَائِشَةُ وَعَلَيْهَا خِمَارٌ أَخْضَرُ فَشَكَتْ

۷۷۰۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، انھیں ایوب نے خبر دی، انھیں عکرمہ نے اور انھیں رفاعہ رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی۔ پھر ان سے عبدالرحمن بن زبیر قرظی رضی اللہ عنہ نے نکاح کر لیا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا

إليها وأرتها خضرة بجلدها فلما جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم والنساء ينصر بعضهن بعضا، قالت عائشة ما رأيت مثل ما يلقى المؤمنات، لجلدها أشد خضرة من ثوبها۔ قال وسمع أنها قد أتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاء ومعه ابنان له من غيرها، قالت والله ما لي إليه من ذنب إلا أن ما معه ليس بأغنى عني من هذه، وأخذت هدبة من ثوبها، فقال كذبت والله يا رسول الله إني لأنفضها نفض الأديم ولكنها ناشز تريد رفاعة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: فإن كان ذلك لم تحلي له أو لم تصلحي له حتى يذوق من عسيلتك قال وأبصر معه ابنين فقال: بنوك هؤلاء؟ قال نعم قال: هذا الذي تزعمين ما تزعمين۔ فوالله لهم أشبه به من الغراب بالغراب۔

کہ وہ خاتون سبز دوپٹہ اوڑھے ہوئے تھیں انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے (اپنے شوہر عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ عنہ کی) شکایت کی اور اپنے جسم پر سبز نشانات (چوٹ کے) دکھائے۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو (جیسا کہ عادت ہے، عکرمہؒ نے بیان کیا کہ) عورتیں آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرتی ہیں، عائشہ رضی اللہ عنہا نے (آنحضورؐ سے) کہا کہ کسی مومن عورت کا میں نے اس سے زیادہ برا حال نہیں دیکھا، ان کا جسم ان کے کپڑے سے بھی زیادہ برا ہو گیا ہے۔ بیان کیا کہ ان کے شوہر نے بھی سن لیا تھا کہ بیوی حضور اکرمؐ کے پاس گئی ہیں۔ چنانچہ وہ بھی آ گئے اور ان کے ساتھ ان کے دو بچے ان سے پہلی بیوی کے تھے، ان کی بیوی نے کہا، واللہ، مجھے ان سے کوئی اور شکایت نہیں۔ البتہ ان کے ساتھ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں جس سے میرا کچھ نہیں ہوتا، انھوں نے اپنے کپڑے کا پلو پکڑ کر اشارہ کیا (یعنی ان کے شوہر کمزور ہیں) اس پر ان کے شوہر نے کہا، یا رسول اللہ! واللہ یہ جھوٹ بولتی ہے مجھ میں ہمبستری کی پوری قوت ہے لیکن یہ مجھے پسند نہیں کرتی اور رفاعہ کے یہاں دوبارہ جانا چاہتی ہے۔ حضور اکرمؐ نے اس پر فرمایا کہ اگر یہ بات ہے تو تمھارے لیے وہ (رفاعہ رضی اللہ عنہ) اس وقت تک حلال نہیں ہوں گے جب تک یہ (عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ دوسرے شوہر) تمھارا مزہ نہ چکھ لیں۔ بیان کیا کہ حضور اکرمؐ نے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو بچے بھی دیکھے تو دریافت فرمایا کیا یہ تمہارے بچے ہیں؟ انھوں نے عرض کی، جی ہاں، آنحضورؐ نے فرمایا، اچھا اس وجہ سے تم یہ باتیں سوچتی ہو، واللہ! یہ بچے ان سے اتنے ہی مشابہ ہیں جتنا کوا کوے سے ہوتا ہے۔

باب ۴۷۷ الثياب البيض

۴۷۷۔ سفید کپڑے

۷۷۱۔ حدثنا إسحاق بن إبراهيم الحنظلي أخبرنا محمد بن بشر حدثنا مسعر عن سعد بن إبراهيم عن أبيه عن سعد قال رأيت بشمال النبي صلى الله عليه وسلم ويمينه رجلين عليهما ثياب بيض يوم أحد ما رأيتهما قبل ولا بعد۔

۷۷۱۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن بشر نے خبر دی، ان سے مسعر نے حدیث بیان کی، ان سے سعد بن ابراہیم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ احد کے موقعہ پر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں بائیں دو آدمیوں کو (جو فرشتے تھے) دیکھا وہ سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے، میں نے انھیں نہ اس سے پہلے دیکھا اور نہ اس کے بعد کبھی دیکھا۔

۷۷۲۔ حدثنا أبو معمر حدثنا عبد الوارث عن الحسين عن عبد الله بن بريدة عن يحيى

۷۷۲۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے حسین نے، ان سے عبداللہ بن بریدہ نے، ان سے یحییٰ بن معمر نے

بْنِ يَعْمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدِّيْلِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ أَبْيَضُ وَهُوَ نَائِمٌ ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ فَقَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰى ذٰلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ، قُلْتُ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ عَلٰى رَغْمِ أَنْفِ أَبِيْ ذَرٍّ وَكَانَ أَبُوْ ذَرٍّ إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا قَالَ وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِيْ ذَرٍّ: قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا عِنْدَ الْمَوْتِ أَوْ قَبْلَهُ إِذَا تَابَ وَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ غُفِرَ لَهُ:

بَابُ ۴۷۸ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَافْتِرَاشِهٖ لِلرِّجَالِ وَقَدْرِ مَا يَجُوْزُ مِنْهُ:

۷۷۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ أَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ بِأَذْرَبِيْجَانَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ إِلَّا هٰكَذَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْإِبْهَامَ قَالَ فِيْمَا عَلِمْنَا أَنَّهُ يَعْنِي الْأَعْلَامَ:

۷۷۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ: كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ

حدیث بیان کی، ان سے ابوالاسود دیلی نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، آپ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو جسم مبارک پر سفید کپڑا تھا اور آپ سوئے ہوئے تھے۔ پھر دوبارہ حاضر ہوا تو آپ بیدار ہو چکے تھے، پھر آپ نے فرمایا جس بندہ نے بھی کلمہ لا الٰہ الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) کو مان لیا اور پھر اسی پر وہ مرا تو جنت میں جائے گا میں نے عرض کی چاہے اس نے زنا کی ہو، چاہے اس نے چوری کی ہو؟ آنحضور نے فرمایا کہ چاہے اس نے زنا کی ہو چاہے اس نے چوری کی ہو میں نے پھر عرض کی، چاہے اس نے زنا کی ہو، چاہے اس نے چوری کی ہو؟ فرمایا۔ چاہے اس نے زنا کی ہو۔ چاہے اس نے چوری کی ہو۔ میں نے (حیرت کی وجہ سے پھر) عرض کی۔ چاہے اس نے زنا کی ہو۔ چاہے اس نے چوری کی ہو؟ آنحضور نے فرمایا چاہے اس نے زنا کی ہو، چاہے اس نے چوری کی ہو۔ ابوذر کے علی الرغم۔ ابوذر رضی اللہ عنہ بعد میں جب بھی یہ حدیث بیان کرتے تو آنحضور کے الفاظ ابوذر کے علی الرغم (وان رغم انف ابی ذر) ضرور بیان کرتے۔ ابو عبد اللہ (مصنف) کہا، یہ صورت (صرف کلمہ پڑھنے کی وجہ سے جنت میں داخلہ کی) اس وقت ہوگی جب موت کے وقت یا اس سے پہلے (گناہوں سے) توبہ کر لی اور ان پر نادم و شرمسار ہوا اور کہا کہ "لا الٰہ الا اللہ" تو اس کی مغفرت ہو جائے گی۔

۴۷۸۔ ریشم پہننا اور مردوں کا اسے اپنے لیے بچھانا، اور کس حد تک اس کا استعمال جائز ہے۔

۷۷۳۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابو عثمان نہدی سے سنا کہ ہمارے پاس عمر رضی اللہ عنہ کا مکتوب آیا۔ ہم اس وقت عتبہ بن فرقد رضی اللہ عنہ کے ساتھ آذربائیجان میں تھے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم کے استعمال سے (مردوں کو) منع کیا ہے (سوا اتنے کے، اور آنحضور نے انگوٹھے کے قریب کی اپنی دونوں انگلیوں کے اشارے سے اس کی مقدار بتائی، ابو عثمان نہدی نے بیان کیا کہ جہاں تک ہماری سمجھ میں آیا، آنحضور کی مراد اس سے (کپڑے وغیرہ پر ریشم کے) پھول بوٹے بنانے سے تھی۔

۷۷۴۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی ان سے عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے بیان کیا کہ

وَنَحْنُ بِأَذْرَبِيجَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ إِلَّا هٰكَذَا وَصَفَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِصْبَعَيْهِ وَرَفَعَ زُهَيْرٌ الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةَ ۔

۷۷۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُلْبَسُ الْحَرِيرُ فِي الدُّنْيَا إِلَّا لَمْ يُلْبَسْ فِي الْآخِرَةِ مِنْهُ ۔

۷۷۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ وَأَشَارَ أَبُو عُثْمَانَ بِإِصْبَعَيْهِ الْمُسَبِّحَةِ وَالْوُسْطٰى ۔

۷۷۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ إِنِّي لَمْ أَرْمِهِ إِلَّا أَنِّي نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَالْحَرِيرُ وَالدِّيبَاجُ هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ ۔

۷۷۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ أَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شَدِيدًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا فَلَنْ يَلْبَسَهُ فِي الْآخِرَةِ ۔

۷۷۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ يَقُولُ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ ۔

ہمیں عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا، اس وقت ہم آذربیجان میں تھے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا تھا، سوا اتنے کے، اور اس کی وضاحت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو انگلیوں کے اشارے سے کی تھی؛ زہیر (راوی حدیث) نے بیچ کی اور شہادت کی انگلیاں اٹھا کر بتایا۔

۷۷۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے تیمی نے اور ان سے ابو عثمان نے بیان کیا کہ ہم عتبہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں لکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دنیا میں جو شخص بھی ریشم پہنے گا اسے آخرت میں نہیں پہنایا جائے گا۔

۷۷۶۔ ہم سے حسن بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی، اور ابو عثمان نے اپنی دو انگلیوں، شہادت اور درمیانی انگلیوں سے اشارہ کیا۔

۷۷۷۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے ان سے ابن ابی لیلیٰ نے بیان کیا کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ مدائن میں تھے۔ آپ نے پانی مانگا۔ ایک دیہاتی چاندی کے برتن میں (پانی) لایا، آپ نے اسے پھینک دیا۔ اور فرمایا کہ میں نے صرف اسے اس لیے پھینکا ہے کہ میں اس شخص کو منع کر چکا ہوں کہ چاندی کے برتن میں مجھے پانی نہ دیا کرے لیکن وہ نہیں مانا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سونا، چاندی، ریشم اور دیبا ان (کفار) کے لیے دنیا میں اور تمہارے (مسلمانوں) کے لیے آخرت میں۔

۷۷۸۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن صہیب نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، شعبہ نے بیان کیا کہ اس پر میں نے پوچھا، کیا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے؟ عبد العزیز نے بیان کیا کہ قطعاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے، آپ نے فرمایا کہ جو شخص ریشم دنیا میں پہنے گا۔ وہ آخرت میں اسے ہرگز نہیں پہن سکے گا۔

۷۷۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی۔ ان سے ثابت نے بیان کیا کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں اسے نہیں پہن سکے گا۔

٧٨٠ - حدثنا علي بن الجعد أخبرنا شعبة عن أبي ذبيان خليفة بن كعب قال سمعت ابن الزبير يقول سمعت عمر يقول قال النبي صلى الله عليه وسلم من لبس الحرير في الدنيا لم يلبسه في الآخرة. وقال لنا أبو معمر حدثنا عبد الوارث عن يزيد قالت معاذة .... أخبرتني أم عمرو بنت عبد الله سمعت عبد الله بن الزبير سمع عمر سمع النبي صلى الله عليه وسلم.

٧٨١ - حدثني محمد بن بشار حدثنا عثمان بن عمر حدثنا علي بن المبارك عن يحيى ابن أبي كثير عن عمران بن حطان قال: سألت عائشة عن الحرير فقالت ائت ابن عباس فسله قال فسألته فقال سل ابن عمر قال فسألت ابن عمر فقال أخبرني أبو حفص يعني عمر ابن الخطاب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إنما يلبس الحرير في الدنيا من لا خلاق له في الآخرة فقلت صدق وما كذب أبو حفص على رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال عبد الله بن رجاء حدثنا حرب عن يحيى حدثني عمران وقص الحديث.

باب ٤٧٩ مس الحرير من غير لبس

ويروى فيه عن الزبيدي عن الزهري عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم.

٧٨٢ - حدثنا عبيد الله بن موسى عن إسرائيل عن أبي إسحاق عن البراء رضي الله عنه قال أهدي للنبي صلى الله عليه وسلم ثوب حرير فجعلنا نلمسه ونتعجب منه فقال النبي صلى الله عليه وسلم أتعجبون من هذا؟ قلنا نعم قال مناديل سعد بن معاذ في الجنة خير من هذا.

٧٨٠ - ہم سے علی بن جعد نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں ابو ذبیان خلیفہ بن کعب نے کہا کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ اسے آخرت میں نہیں پہن سکے گا۔ اور ہم سے ابو معمر نے بیان کیا۔ ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے کہ معاذہ نے بیان کیا کہ مجھے ام عمرو بنت عبد اللہ نے خبر دی، انھوں نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انھوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

٧٨١ - مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے، ان سے عمران بن حطان نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے ریشم کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو۔ بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھو۔ بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انھوں نے بیان کیا کہ مجھے ابو حفص یعنی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دنیا میں ریشم تو وہی پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ میں نے اس پر کہا کہ سچ کہا۔ ابو حفص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کوئی جھوٹی نسبت نہیں کر سکتے، اور عبد اللہ بن رجاء نے بیان کیا کہ ہم سے حرب نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے اور ان سے عمران نے، اور پوری حدیث بیان کی۔

٤٧٩ - بغیر پہنے ریشم صرف چھونا۔

اور اس باب میں زبیدی سے روایت ہے کہ ان سے زہری نے ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

٧٨٢ - ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے ان سے ابو اسحاق نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشم کا ایک کپڑا ہدیہ میں پیش ہوا تو ہم اسے چھونے لگے اور اس (کی نرمی و ملائمت) پر حیرت زدہ ہو گئے تو آنحضور نے فرمایا کیا تمھیں اس پر حیرت ہے؟ ہم نے عرض کی جی ہاں۔ فرمایا جنت میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال اس سے بھی اچھے ہیں۔

باب ۴۸۰ افتراش الحرير

وقال عبيدة هو كلبسه

۷۸۳۔ حدثنا علي حدثنا وهب بن جرير حدثنا أبي قال سمعت ابن أبي نجيح عن مجاهد عن ابن أبي ليلى عن حذيفة رضي الله عنه قال نهانا النبي صلى الله عليه وسلم أن نشرب في آنية الذهب والفضة وأن نأكل فيها وعن لبس الحرير والديباج وأن نجلس عليه۔

۴۸۰۔ ریشم بچھانا

عبیدہ نے کہا کہ اس کا حکم بھی وہی ہے جو پہننے کا ہے۔

۷۸۳۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی۔ ان سے وھب بن جریر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابن ابی نجیح سے سنا، انھوں نے مجاہد سے۔ انھوں نے ابن ابی لیلیٰ سے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے اور چاندی کے برتن میں پینے اور کھانے سے منع فرمایا تھا۔ اور ریشم اور دیبا پہننے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا تھا۔

باب ۴۸۱ لبس القسي

وقال عاصم عن أبي بردة قال قلت لعلي ما القسية؟ قال ثياب أتتنا من الشام أو من مصر مضلعة فيها حرير فيها أمثال الأترج والميثرة كانت النساء تصنعه لبعولتهن مثل القطائف يصفرنها۔ وقال جرير عن زيد في حديثه القسية ثياب مضلعة يجاء بها من مصر فيها الحرير۔ والميثرة جلود السباع۔ قال أبو عبد الله عاصم أكثر وأصح في الميثرة۔

۴۸۱۔ قسی کپڑا پہننا

عاصم نے بیان کیا کہ اور ان سے ابوبردہ نے بیان کیا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا قسی کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ یہ کپڑا تھا۔ جو ہمارے یہاں (حجاز میں) شام یا مصر سے آتا تھا، اس پر چوڑی دھاریاں پڑی ہوتی تھیں اور اس میں ریشم کی آمیزش ہوتی تھی اور اس پر ترنجوں جیسے نقش ونگار بنے ہوتے تھے۔ اور "میثرہ" وہ کپڑا کہلاتا تھا جسے عورتیں اپنے شوہروں کے لیے بناتی تھیں۔ یہ جھالردار چادر کی طرح ہوتی تھی اور وہ اسے زرد رنگ سے رنگ دیتی تھیں۔ اور جریر نے بیان کیا کہ، ان سے زید نے اپنی حدیث میں، کہ "قسیۃ" وہ چوڑی دھاری والے کپڑے ہوتے تھے جو مصر سے منگائے جاتے تھے اور اس میں ریشم ملا ہوا ہوتا تھا، اور "میثرہ" درندوں کے چمڑے کو کہتے تھے۔ ابوعبداللہ نے کہا کہ "میثرہ" کی تفسیر میں عاصم کی روایت کثرت طرق اور صحت کے اعتبار سے بڑھی ہوئی ہے۔

۷۸۴۔ حدثنا محمد بن مقاتل أخبرنا عبد الله أخبرنا سفيان عن أشعث بن أبي الشعثاء حدثنا معاوية بن سويد بن مقرن عن ابن عازب قال نهانا النبي صلى الله عليه وسلم عن المياثر الحمر والقسي۔

۷۸۴۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں اشعث بن ابی شعثاء نے، ان سے معاویہ بن سوید بن مقرن نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سرخ میثرہ اور قسی کے پہننے سے منع فرمایا ہے۔

باب ۴۸۲ ما يرخص للرجال من الحرير

۴۸۲۔ خارش کی وجہ سے مردوں کو ریشم کے استعمال

لِلْحِكَّةِ ۔

۵۸۵ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِحِكَّةٍ بِهِمَا ۔

کی اجازت

۵۸۵ - مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں وکیع نے خبر دی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہما کو، کیونکہ خارش ہو گئی تھی، ریشم پہننے کی اجازت دی تھی۔

بَابُ ۴۸۳ الْحَرِيرِ لِلنِّسَاءِ ۔

۴۸۳ - ریشم عورتوں کے لیے

۵۸۶ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ قَالَ كَسَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سِيَرَاءَ فَخَرَجْتُ فِيهَا فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَشَقَّقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي ۔

۵۸۶ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ح۔ اور مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالملک بن میسرہ نے اور ان سے زید بن وہب نے کہ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ریشمی دھاریوں والا ایک حُلّہ عنایت فرمایا میں اسے پہن کر نکلا تو میں نے آنحضورؐ کے چہرۂ مبارک پر غصہ کے آثار دیکھے چنانچہ میں نے اسے پھاڑ کر اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

۵۸۷ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَأَى حُلَّةَ سِيَرَاءَ تُبَاعُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوِ ابْتَعْتَهَا تَلْبَسُهَا لِلْوَفْدِ إِذَا أَتَوْكَ وَالْجُمُعَةِ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ ، وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْدَ ذٰلِكَ إِلَى عُمَرَ حُلَّةَ سِيَرَاءَ حَرِيرٍ كَسَاهَا إِيَّاهُ فَقَالَ عُمَرُ كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَقُولُ فِيهَا مَا قُلْتَ ، فَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتَبِيعَهَا أَوْ تَكْسُوَهَا ۔

۵۸۷ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ریشمی دھاریوں والا ایک حلہ فروخت ہوتے دیکھا تو عرض کی یا رسول اللہ! بہتر ہے کہ آپ اسے خرید لیں اور وفود سے ملاقات کے وقت اور جمعہ کے دن اسے زیب تن کیا کریں، آنحضورؐ نے فرمایا کہ اسے وہ پہنتا ہے جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ اس کے بعد حضور اکرمؐ نے خود عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ریشم کی دھاریوں والا ایک حلہ بھیجا، ہدیہ کے طور پر۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، آپ نے مجھے یہ حلہ عنایت فرمایا ہے حالانکہ میں خود آنحضورؐ سے اس کے بارے میں وہ بات سن چکا ہوں، جو آنحضورؐ نے فرمائی تھی۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ میں نے تمھیں یہ کپڑا اس لیے دیا ہے تاکہ تم اسے بیچ دو یا (عورتوں وغیرہ میں سے) کسی کو پہنا دو۔

۵۸۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ رَأَى عَلَى أُمِّ كُلْثُومٍ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَ حَرِيرٍ سِيَرَاءَ ۔

۵۸۸ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ام کلثوم علیہا السلام کے جسم پہ ریشمی دھاری والی چادر دیکھی۔

بَابُ ۴۸۴ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۸۴ - لباس اور بستروں کے معاملہ میں آنحضورؐ کس حد تک توسع

يَتَجَوَّزُ مِنَ اللِّبَاسِ وَالْبُسُطِ ؛

۷۸۹ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَبِثْتُ سَنَةً وَأَنَا أُرِيْدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظَاهَرَتَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَهَابُهُ فَنَزَلَ يَوْمًا مَنْزِلًا فَدَخَلَ الْأَرَاكَ فَلَمَّا خَرَجَ سَأَلْتُهُ فَقَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ، ثُمَّ قَالَ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَا نَعُدُّ النِّسَاءَ شَيْئًا فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ وَذَكَرَهُنَّ اللّٰهُ رَأَيْنَا لَهُنَّ بِذٰلِكَ عَلَيْنَا حَقًّا مِنْ غَيْرِ أَنْ نُدْخِلَهُنَّ فِي شَيْءٍ مِنْ أُمُوْرِنَا، وَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ امْرَأَتِي كَلَامٌ فَأَغْلَظَتْ لِي فَقُلْتُ لَهَا وَإِنَّكِ لَهُنَاكِ قَالَتْ تَقُوْلُ هٰذَا لِي وَابْنَتُكَ تُؤْذِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَيْتُ حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا: إِنِّي أُحَذِّرُكِ أَنْ تَعْصِي اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَتَقَدَّمْتُ إِلَيْهَا فِي أَذَاهُ فَأَتَيْتُ أُمَّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ لَهَا فَقَالَتْ أَعْجَبُ مِنْكَ يَا عُمَرُ قَدْ دَخَلْتَ فِي أُمُوْرِنَا فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَزْوَاجِهِ، فَرَدَّدَتْ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غَابَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُهُ أَتَيْتُهُ بِمَا يَكُوْنُ، وَإِذَا غِبْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَ أَتَانِي بِمَا يَكُوْنُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَنْ حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ اسْتَقَامَ لَهُ فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا مَلِكُ غَسَّانَ بِالشَّامِ

سے کام لیتے تھے ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے عبید بن حنین نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں عمر رضی اللہ عنہ سے ان عورتوں کے بارے میں جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملہ میں اتفاق کر لیا تھا، پوچھنے کا ارادہ کرتا رہا لیکن ان کا رعب سامنے آجاتا تھا۔ ایک دن (مکہ کے راستہ میں) ایک منزل پر قیام کیا۔ اور پیلو کے درختوں میں (قضاء حاجت کے لیے) تشریف لے گئے۔ جب قضاء حاجت سے فارغ ہو کر تشریف لائے تو میں نے پوچھا۔ آپ نے فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما ہیں۔ پھر فرمایا کہ جاہلیت میں ہم عورتوں کو کوئی حیثیت نہیں دیتے تھے جب اسلام آیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کا ذکر کیا، اور ان کے حقوق مردوں پر بتائے، تب ہم نے جانا کہ ان کے بھی ہم پر کچھ حقوق ہیں۔ لیکن اب بھی ہم اپنے معاملات میں ان کا دخیل بننا پسند نہیں کرتے تھے۔ میرے اور میری بیوی میں کچھ گفتگو ہو گئی اور اس نے تیز و تند جواب مجھے دیا تو میں نے اس سے کہا، اچھا اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی۔ اس نے کہا، تم مجھے یہ کہتے ہو اور تمھاری بیٹی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی تکلیف پہنچاتی ہے۔ میں (اپنی بیٹی ام المومنین) حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور اس سے کہا میں تجھے متنبہ کرتا ہوں کہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے۔ حضور اکرم کو تکلیف پہنچانے کے اس معاملہ میں میں سب سے پہلے حفصہ کے یہاں ہی گیا۔ پھر میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور ان سے بھی یہی بات کہی، لیکن انھوں نے کہا کہ حیرت ہے تم پہ، عمر، تم ہمارے تمام معاملات میں دخیل ہو گئے ہو۔ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی ازواج کے معاملات میں دخل دینا باقی تھا (سو اب وہ بھی شروع کر دیا) انھوں نے میری بات رد کر دی۔ قبیلہ انصار کے ایک صحابی تھے، جب وہ حضور اکرم کی صحبت میں موجود نہ ہوتے اور میں حاضر ہوتا تو تمام خبریں ان سے آکر بیان کرتا تھا۔ اور جب میں آنحضور کی صحبت سے غیر حاضر رہتا اور وہ موجود ہوتے تو وہ آنحضور کے متعلق تمام خبریں مجھے آکر سناتے تھے۔ حضور اکرم کے چاروں طرف جتنے (بادشاہ وغیرہ) تھے ان سب سے آپ کے تعلقات ٹھیک تھے۔ صرف شام کے ملک غسان کا ہمیں خوف رہتا تھا کہ وہ

كُنَّا نَخَافُ أَنْ يَأْتِيَنَا فَمَا شَعَرْتُ إِلَّا بِالْأَنْصَارِيِّ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّهُ قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ قُلْتُ لَهُ وَمَا هُوَ أَجَاءَ الْغَسَّانِيُّ؟ قَالَ أَعْظَمُ مِنْ ذَالِكَ طَلَّقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فَجِئْتُ فَإِذَا الْبُكَاءُ مِنْ حُجَرِهِنَّ كُلِّهَا وَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَعِدَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ وَعَلَى بَابِ الْمَشْرُبَةِ وَصِيفٌ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِي فَدَخَلْتُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَصِيرٍ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ وَتَحْتَ رَأْسِهِ مِرْفَقَةٌ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ وَإِذَا أُهُبٌ مُعَلَّقَةٌ وَقَرَظٌ فَذَكَرْتُ الَّذِي قُلْتُ لِحَفْصَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَالَّذِي رَدَّتْ عَلَيَّ أُمُّ سَلَمَةَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبِثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ۔

کہیں ہم پر حملہ نہ کر دے۔ میں نے جو ہوش و حواس درست کئے تو وہی انصاری صحابی تھے اور کہہ رہے تھے کہ ایک حادثہ ہو گیا! میں نے کہا کیا بات ہوئی کیا غسانی آ گئے؟ انھوں نے کہا کہ اس سے بھی بڑا حادثہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی۔ میں جب (مدینہ) حاضر ہوا تو تمام ازواج کے حجروں سے رونے کی آواز آ رہی تھی۔ حضور اکرم اپنے بالاخانہ پر چلے گئے تھے اور بالاخانہ کے دروازہ پر ایک نوجوان خادم موجود تھا، میں نے اس کے پاس پہنچ کر اس سے کہا کہ میرے لیے حضور اکرم سے اندر حاضر ہونے کی اجازت مانگ لو۔ پھر میں اندر گیا تو حضور اکرم ایک چٹائی پر تشریف رکھتے تھے جس کے نشانات آپ کے پہلو پر پڑے ہوئے تھے اور آپ کے سر کے نیچے ایک چھوٹا سا چمڑے کا تکیہ تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی، ایک مشکیزہ لٹک رہا تھا اور سلم کے پتے تھے۔ میں نے آنحضور سے اپنی ان باتوں کا ذکر کیا جو میں نے حفصہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہی تھیں اور وہ بھی جو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے میری بات رد کرتے ہوئے کہا تھا۔ حضور اکرم اس پر مسکرا دیئے۔ آپ نے اس بالاخانہ میں انتیس[29] دن تک قیام کیا، پھر وہاں کا قیام ترک کر دیا اور حسب معمول ازواج مطہرات کے حجروں میں رہنے لگے)۔

۷۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتِ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ كَمْ مِنْ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَتْ هِنْدٌ لَهَا أَزْرَارٌ فِي كُمَّيْهَا بَيْنَ أَصَابِعِهَا۔

۷۹۰۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے خبر دی، انھیں ہند بنت حارث نے خبر دی اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت بیدار ہوئے اور کہا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ کیسے کیسے فتنے اس رات میں نازل ہو رہے ہیں کیسے کیسے خزانے اس رات میں نازل ہو رہے ہیں۔ کوئی ہے جو ان حجرہ والیوں کو بیدار کر دے، کہ بہت سی دنیا میں پہننے اوڑھنے والیاں آخرت میں ننگی ہوں گی۔ زہری نے بیان کیا کہ ہند اپنی آستینوں میں انگلیوں کے درمیان گھنڈیاں لگائی تھیں تاکہ صرف انگلیاں کھلیں اس سے آگے نہ کھلے۔

باب ۴۸۵ مَا يُدْعَى لِمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا۔

۴۸۵۔ نیا کپڑا پہننے والا کیا دعا کرے؟

۷۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ خَالِدٍ قَالَتْ

۷۹۱۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ام خالد بنت خالد رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، آپ نے بیان کیا

أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ قَالَ مَنْ تَرَوْنَ نَكْسُوهَا هٰذِهِ الْخَمِيصَةَ فَأُسْكِتَ الْقَوْمُ قَالَ ائْتُونِي بِأُمِّ خَالِدٍ فَأُتِيَ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْبَسَهَا بِيَدِهِ وَقَالَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي مَرَّتَيْنِ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى عَلَمِ الْخَمِيصَةِ وَيُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَيَّ وَيَقُولُ يَا أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَا وَالسَّنَا بِلِسَانِ الْحَبَشِيَّةِ الْحَسَنُ. قَالَ إِسْحَاقُ حَدَّثَتْنِي امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِي أَنَّهَا رَأَتْهُ عَلَى أُمِّ خَالِدٍ ؞

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ کپڑے آئے جن میں ایک کالی چادر بھی تھی۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ تمہارا کیا خیال ہے، کسے یہ چادر دی جائے؟ صحابہ خاموش رہے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ ام خالد کو بلا لاؤ، چنانچہ مجھے آنحضورؐ کی خدمت میں لایا گیا اور مجھے وہ چادر آنحضورؐ نے اپنے ہاتھ سے عنایت فرمائی۔ اور فرمایا، دیر تک جیتی رہو۔ دو مرتبہ آپ نے فرمایا، پھر آپ اس چادر کے نقش ونگار کو دیکھنے لگے اور اپنے ہاتھ سے میری طرف اشارہ کرکے فرمایا ام خالد، یہ سَنَا ہے۔" سنا، حبشی زبان میں اچھے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اسحاق نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے گھر کی ایک عورت نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے وہ چادر ام خالد رضی اللہ عنہا کے جسم پر دیکھی۔

باب ۴۸۶ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ ؞

۴۸۶۔ مردوں کے لیے زعفران کے رنگ کا استعمال

۷۹۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ ؞

۷۹۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی مرد زعفران کے رنگ کا استعمال کرے۔

باب ۴۸۷ الثَّوْبِ الْمُزَعْفَرِ ؞

۴۸۷۔ زعفران سے رنگا ہوا کپڑا۔

۷۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِوَرْسٍ أَوْ بِزَعْفَرَانٍ

۷۹۳۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا کہ کوئی محرم ورس یا زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہنے۔

باب ۴۸۸ الثَّوْبِ الْأَحْمَرِ ؞

۴۸۸۔ سرخ کپڑا ؞

۷۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْهُ ؞

۷۹۴۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے اور انھوں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد تھے۔ اور میں نے حضور اکرمؐ کو سرخ حلہ میں دیکھا آپ سے زیادہ خوبصورت کوئی چیز میں نے نہیں دیکھی۔

باب ۴۸۹ الْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ

۴۸۹۔ سرخ میثرہ۔

۷۹۵۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَنَهَانَا عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَ

۷۹۵۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث نے، ان سے معاویہ بن سوید بن مقرن نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزوں کا حکم دیا تھا، بیمار کی عیادت کا، جنازہ کے پیچھے چلنے کا۔ چھینکنے والے کے جواب (یرحمک اللہ سے) دینے کا اور آنحضورؐ نے ہمیں ریشم، دیبا، قسّی، استبرق اور

الْقَسِّيِّ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَمَيَاثِرِ الْحُمْرِ

بَابُ ۴۹ النِّعَالِ السِّبْتِيَّةِ وَغَيْرِهَا

۷۹۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَعِيدٍ أَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَمْ۔

۷۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا لَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ مَا هِيَ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَأَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَرَأَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ أَنْتَ حَتَّى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ أَمَّا الْأَرْكَانُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعَرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا وَأَمَّا الصُّفْرَةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا وَأَمَّا الْإِهْلَالُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتَّى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ۔

۷۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سرخ رنگ کے میثرہ کے پہننے سے منع کیا تھا۔

۴۹۰۔ دباغت دیئے ہوئے اور بغیر دباغت دیئے ہوئے چمڑے کے پاپوش۔

۷۹۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے ان سے ابومسلمہ نے بیان کیا، کیا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پاپوش پہنے ہوئے نماز پڑھتے تھے؟ فرمایا کہ ہاں۔

۷۹۷۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے سعید مقبری نے، ان سے عبید بن جریج نے کہ آپ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ میں آپ کو چار ایسی چیزیں کرتے دیکھتا ہوں جو میں نے آپ کے کسی ساتھی کو کرتے نہیں دیکھا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ابن جریج! وہ کیا چیزیں ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ (خانہ کعبہ کے چار ارکان میں سے صرف دو ارکان یمانی کو چھوتے ہیں، اور میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ دباغت دیئے ہوئے چمڑے کا پاپوش پہنتے ہیں، اور میں نے دیکھا کہ آپ کپڑا زرد رنگ سے رنگتے ہیں اور میں نے آپ کو دیکھا کہ جب مکہ میں ہوتے ہیں تو سب لوگ تو ذی الحجہ کا چاند دیکھ کر احرام باندھ لیتے ہیں لیکن آپ احرام نہیں باندھتے بلکہ ترویہ کے دن (۸ ذی الحجہ کو) احرام باندھتے ہیں۔ ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خانہ کعبہ کے ارکان کے متعلق جو تم نے کہا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ صرف ارکان یمانی ہی کو چھوتے دیکھا۔ دباغت دیئے چمڑے کے پاپوش کے متعلق جو تم نے پوچھا تو میں نے دیکھا ہے کہ حضور اکرم ایسے ہی چمڑے کا پاپوش پہنتے تھے جس میں بال نہیں ہوتے تھے۔ اور آپ اسی میں وضو کرتے تھے۔ اس لیے میں بھی پسند کرتا ہوں کہ ایسا ہی پاپوش استعمال کروں۔ زرد رنگ کے متعلق تم نے جو کہا ہے تو میں نے حضور اکرم کو اس سے رنگتے دیکھا ہے، اس لیے میں بھی اس سے رنگنا پسند کرتا ہوں۔ اور رہا احرام باندھنے کا مسئلہ تو میں نے کبھی آنحضور کو نہیں دیکھا کہ سواری (سفر حج میں) کے روانہ ہونے سے پہلے آپ نے احرام باندھا ہو۔

۷۹۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو زعفران یا ورس سے رنگا ہوا کپڑا پہننے سے

أَنْ تَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِزَعْفَرَانٍ أَوْ وَرْسٍ وَقَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ

٧٩٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِزَارٌ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ

باب ۴۹۱ يَبْدَأُ بِالنَّعْلِ الْيُمْنَى

٨٠٠ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِي طُهُورِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ

باب ۴۹۲ يَنْزِعُ نَعْلَ الْيُسْرَى

٨٠١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ لِيَكُنِ الْيُمْنَى أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ

باب ۴۹۳ لَا يَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدٍ

٨٠٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُحْفِهِمَا أَوْ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا

باب ۴۹۴ قِبَالَانِ فِي نَعْلٍ وَمَنْ رَأَى قِبَالًا وَاحِدًا

٨٠٣ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ

٨٠٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا

منع فرمایا تھا اور آنحضورؐ نے فرمایا کہ جسے پاپوش (چپل) نہ ملیں وہ چمڑے کے موزے ہی پہن لے لیکن اسے ٹخنے کے نیچے تک کاٹ دے۔

۷۹۹۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے، ان سے جابر بن زید نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس تہمد نہ ہو وہ پاجامہ پہن لے اور جس کے پاس چپل نہ ہوں وہ چمڑے کے موزے پہن لے۔ (محرم کے لیے)

۴۹۱۔ داہنے پاؤں میں پہلے جوتا پہنے

۸۰۰۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے اشعث بن سلیم نے خبر دی کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ مسروق کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم طہارت میں، کنگھا کرنے میں اور جوتا پہننے میں داہنی طرف سے ابتداء کو پسند فرماتے تھے۔

۴۹۲۔ پہلے بائیں پیر کا جوتا اتارے

۸۰۱۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی شخص جوتا پہنے، تو دائیں طرف سے ابتداء کرے اور جب اتارے تو بائیں طرف سے ابتداء کرے تاکہ داہنی جانب پہننے میں اول ہو اور اتارنے میں آخر۔

۴۹۳۔ صرف ایک پاؤں میں جوتا پہن کر نہ چلے

۸۰۲۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں کوئی شخص صرف ایک پاؤں میں جوتا پہن کر نہ چلے، یا دونوں پاؤں ننگا رکھے یا دونوں پاؤں میں جوتا پہنے۔

۴۹۴۔ دو تسمے ایک چپل میں، اور جس نے ایک تسمہ کو کافی سمجھا

۸۰۳۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چپل میں دو تسمے تھے۔

۸۰۴۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبد اللہ نے خبر دی، انہیں

عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ بِنَعْلَيْنِ لَهُمَا قِبَالَانِ فَقَالَ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ هَذِهِ نَعْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۴۹۵ الْقُبَّةِ الْحَمْرَاءِ مِنْ أَدَمٍ

۸۰۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَبْتَدِرُونَ الْوَضُوءَ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ.

۸۰۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْأَنْصَارِ وَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ.

باب ۴۹۶ الْجُلُوسِ عَلَى الْحَصِيرِ وَنَحْوِهِ

۸۰۷ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْتَجِرُ حَصِيرًا بِاللَّيْلِ فَيُصَلِّي وَيَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ فَيَجْلِسُ عَلَيْهِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَثُوبُونَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ حَتَّى كَثُرُوا فَأَقْبَلَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ خُذُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا وَإِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ

عیسیٰ بن طہمان نے خبر دی بیان کیا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ دو چپل لے کر ہمارے پاس باہر آئے جس میں دو تسمے لگے ہوئے تھے۔ ثابت بنانی نے کہا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعل مبارک ہیں۔

۴۹۵ - چمڑے کا سرخ خیمہ

۸۰۵ - ہم سے محمد بن عرعرہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمر بن ابی زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے عون بن ابی جحیفہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ (حجۃ الوداع کے موقع پر) تو آنحضور چمڑے کے ایک سرخ خیمہ میں تشریف رکھتے تھے۔ اور میں نے بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آنحضور کے وضو کا پانی لیے ہوئے ہیں۔ اور صحابہ (آنحضور کے وضو کے پانی کو زمین پر گرنے سے پہلے) لے لینے میں ایک دوسرے سے سبقت کر رہے ہیں۔ اگر کسی کو کچھ پانی مل جاتا ہے تو وہ اسے اپنے اوپر لگا لیتا ہے، اور جسے کچھ نہیں ملتا وہ اپنے ساتھی کے ہاتھ کی تری لگانے کی کوشش کرتا ہے۔

۸۰۶ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی انہیں زہری نے اور انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی ح۔ اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلوایا اور انہیں چمڑے کے ایک خیمہ میں جمع کیا۔

۴۹۶ - چٹائی یا اس جیسی کسی چیز پر بیٹھنا۔

۸۰۷ - مجھ سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے سعید بن ابی سعید نے، ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں چٹائی سے گھیر بنا لیتے تھے اور اس گھر میں نماز پڑھتے تھے اور اسی چٹائی کو دن میں بچھاتے تھے اور اس پر بیٹھتے تھے۔ پھر لوگ (رات کی نماز کے وقت) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہونے لگے اور آنحضور کی نماز کی اقتدا کرنے لگے، جب مجمع زیادہ بڑھ گیا تو آنحضور متوجہ ہوئے اور فرمایا، لوگو! عمل اتنے ہی کیا کرو جتنی کی تم میں طاقت ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ (ثواب دینے سے) نہیں تھکتا جب تک تم (عمل سے) نہ تھک جاؤ، اور اللہ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ پسندیدہ وہ عمل ہے۔

مَا دَامَ وَإِنْ قَلَّ ۔

جسے پابندی سے ہمیشہ کیا جائے خواہ وہ کم ہی ہو۔

بَابُ ۴۹۷ الْمُزَرَّرِ بِالذَّهَبِ ۔

۴۹۷۔ کپڑا جس میں سونے کی گھنڈی لگی ہو۔

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ أَبَاهُ مَخْرَمَةَ قَالَ لَهُ يَا بُنَيَّ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَتْ عَلَيْهِ أَقْبِيَةٌ فَهُوَ يَقْسِمُهَا فَاذْهَبْ بِنَا إِلَيْهِ فَذَهَبْنَا فَوَجَدْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ لِي يَا بُنَيَّ ادْعُ لِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْظَمْتُ ذَلِكَ فَقُلْتُ أَدْعُو لَكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ يَا بُنَيَّ إِنَّهُ لَيْسَ بِجَبَّارٍ فَدَعَوْتُهُ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِيبَاجٍ مُزَرَّرٍ بِالذَّهَبِ فَقَالَ يَا مَخْرَمَةُ هَذَا خَبَأْنَاهُ لَكَ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ

اور لیث نے بیان کیا۔ ان سے ابن ابی ملیکہ نے حدیث بیان کی ان سے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے کہ ان سے ان کے والد مخرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا، بیٹے، مجھے معلوم ہوا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قبائیں آئی ہیں اور آنحضورؐ انھیں تقسیم فرما رہے ہیں، ہمیں بھی آں حضورؐ کے پاس لے چلو۔ چنانچہ ہم گئے اور آنحضورؐ کو آپ کے گھر میں ہی پایا۔ والد نے مجھ سے کہا بیٹے میرا نام لے کر آنحضورؐ کو بلاؤ۔ میں اسے بہت بڑی بات سمجھا دکہ آنحضورؐ کو، اور اپنے والد کے لیے بلاؤں) میں نے کہا (اپنے والد سے) کہ میں آپ کے لیے آنحضورؐ کو بلاؤں! انھوں نے فرمایا کہ بیٹے، حضور اکرمؐ کوئی جابر و قاہر نہیں ہیں (کہ آپ اس طرح بلانا اپنی کسر شان سمجھیں) چنانچہ میں نے بلایا تو آں حضورؐ باہر تشریف لائے، آپ کے اوپر دیبا کی ایک قبا تھی جس میں سونے کی گھنڈیاں لگی ہوئی تھیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا۔ مخرمہ، اسے میں نے تمہارے لیے چھپا کے رکھا تھا چنانچہ آنحضورؐ نے وہ قبا انھیں عنایت فرمائی۔

* * * * *

بَابُ ۴۹۸ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ ۔

۴۹۸۔ سونے کی انگوٹھیاں

۸۰۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبْعٍ نَهَى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ أَوْ قَالَ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالدِّيبَاجِ وَالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَالْقَسِّيِّ وَآنِيَةِ الْفِضَّةِ وَأَمَرَنَا بِسَبْعٍ بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ ۔

۸۰۸۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث بن سلیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے معاویہ بن سوید بن مقرن سے سنا، انھوں نے کہا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں سے روکا تھا۔ آپ نے ہمیں سونے کی انگوٹھی سے، یا راوی نے کہا کہ سونے کے چھلے سے، ریشم سے، استبرق سے، دیبا سے، سرخ میثرہ سے، قسی سے اور چاندی کے برتن سے منع فرمایا تھا اور ہمیں آپ نے سات چیزوں کا حکم دیا تھا، بیمار کی عیادت، جنازہ کے پیچھے چلنے، چھینکنے والے کے جواب دینے، سلام کے جواب دینے، دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنے (کسی بات پر) قسم کھا لینے والے کی قسم پوری کرانے اور مظلوم کی مدد کرنے کا۔

۸۰۹۔ حدثني محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن قتادة عن النضر بن انس عن بشير بن نهيك عن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه نهى عن خاتم الذهب وقال عمرو واخبرنا شعبة عن قتادة سمع النضر سمع بشيرا مثله ؛

۸۰۹۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے نضر بن انس نے، ان سے بشیر بن نہیک نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا تھا۔ اور عمرو نے بیان کیا، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں قتادہ نے، انھوں نے نضر سے سنا اور انھوں نے بشیر سے سنا، اسی طرح۔

۸۱۰۔ حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن عبيد الله قال حدثني نافع عن عبد الله رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتخذ خاتما من ذهب وجعل فصه مما يلي كفه فاتخذه الناس فرمى به واتخذ خاتما من ورق او فضة ؛

۸۱۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی، اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھا۔ پھر لوگوں نے بھی اسی طرح کی انگوٹھیاں بنوالیں۔ آخر آنحضورؐ نے اسے پھینک دیا اور چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔

باب ۴۹۹ خاتم الفضة ؛

۴۹۹۔ چاندی کی انگوٹھی

۸۱۱۔ حدثنا يوسف بن موسى حدثنا ابو اسامة حدثنا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتخذ خاتما من ذهب او فضة وجعل فصه مما يلي كفه ونقش فيه محمد رسول الله فاتخذ الناس مثله فلما رآهم قد اتخذوها رمى به وقال: لا ألبسه ابدا ثم اتخذ خاتما من فضة فاتخذ الناس خواتيم الفضة قال ابن عمر فلبس الخاتم بعد النبي صلى الله عليه وسلم ابو بكر ثم عمر ثم عثمان حتى وقع من عثمان في بئر اريس ؛

۸۱۱۔ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے یا چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھا اور اس پر "محمد رسول اللہ" کے الفاظ کھدوائے۔ پھر لوگوں نے بھی اسی طرح کی انگوٹھیاں بنوالیں۔ جب آنحضورؐ نے دیکھا کہ لوگوں نے بھی اسی طرح کی انگوٹھیاں بنوالی ہیں تو آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا کہ اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ پھر آپؐ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوالیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضورؐ کے بعد اس انگوٹھی کو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پہنا، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اور پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے۔ آخر عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں وہ انگوٹھی اریس کے کنوئیں میں گر گئی۔ (اور باوجود تمام کوششوں کے نکالی نہ جا سکی)

(یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

۸۱۲۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن عبد الله بن دينار عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال: كان رسول الله صلى الله

۸۱۲۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابتداء میں سونے کی انگوٹھی پہنتے تھے، پھر آپؐ نے

عليه وسلم يلبس خاتما من ذهب فنبذه فقال لا ألبسه أبدا فنبذ الناس خواتيمهم ؛

٨١٣- حدثني يحيى بن بكير حدثنا الليث عن يونس عن ابن شهاب قال حدثني أنس بن مالك رضي الله عنه أنه رأى في يد رسول الله صلى الله عليه وسلم خاتما من ورق يوما واحدا ثم إن الناس اصطنعوا الخواتيم من ورق ولبسوها فطرح رسول الله صلى الله عليه وسلم خاتمه فطرح الناس خواتيمهم تابعه إبراهيم بن سعد وزياد وشعيب عن الزهري وقال ابن مسافر عن الزهري أرى خاتما من ورق ؛

باب ٥٠١ فص الخاتم

٨١٤- حدثنا عبدان أخبرنا يزيد بن زريع أخبرنا حميد قال سئل أنس هل اتخذ النبي صلى الله عليه وسلم خاتما قال أخر ليلة صلاة العشاء إلى شطر الليل ثم أقبل علينا بوجهه فكأني أنظر إلى وبيص خاتمه قال إن الناس قد صلوا وناموا وإنكم لم تزالوا في صلاة ما انتظرتموها ؛

٨١٥- حدثنا إسحاق أخبرنا معتمر قال سمعت حميدا الطويل يحدث عن أنس رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم كان خاتمه من فضة وكان فصه منه . وقال يحيى بن أيوب حدثني حميد سمع أنسا عن النبي صلى الله عليه وسلم ؛

باب ٥٠٢ خاتم الحديد ؛

٨١٦- حدثنا عبد الله بن مسلمة حدثنا عبد العزيز

پھینک دیا اور فرمایا کہ میں اب اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ اور لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

٨١٣ - ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک دن چاندی کی انگوٹھی دیکھی۔ پھر لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوانی شروع کر دیں اور پہننے لگے تو آنحضورؐ نے اپنی انگوٹھی پھینک دی اور لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔[1] اس روایت کی متابعت ابراہیم بن سعد، زیاد اور شعیب نے زہری کے واسطہ سے کی۔ اور ابن مسافر نے زہری کے واسطہ سے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ "خاتما من ورق" بیان کیا۔

٥٠١ - انگوٹھی کا نگینہ

٨١٤ - ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں یزید بن زریع نے خبر دی، انھیں حمید نے خبر دی، کہا کہ انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی بنوائی تھی؟ بیان کیا کہ آنحضورؐ نے ایک رات عشاء کی نماز آدھی رات میں پڑھی، پھر چہرۂ مبارک ہماری طرف کیا، جیسے اب بھی میں آنحضورؐ کی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں، فرمایا کہ بہت سے لوگ نماز پڑھ کر سو چکے ہوں گے۔ لیکن تم اس وقت بھی نماز میں ہو، جب تم نماز کا انتظار کر رہے ہو۔

٨١٥ - ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں معتمر نے خبر دی کہا کہ میں نے حمید سے سنا وہ انس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ بھی اسی کا تھا۔ اور یحییٰ بن ایوب نے بیان کیا کہ مجھ سے حمید نے حدیث بیان کی انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

٥٠٢ - لوہے کی انگوٹھی

٨١٦ - ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن ابی

---

[1] یہاں راوی سے روایت بیان کرنے میں غلطی ہوئی، حضور اکرمؐ نے پہلے سونے کی انگوٹھی بنائی تھی اور بعد میں اسی انگوٹھی کو آپؐ نے اتارا تھا۔ اور اس کے بجائے چاندی کی انگوٹھی کا استعمال شروع کیا تھا۔ راوی کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے چاندی کی انگوٹھی بنوائی تھی اور اس کو آپ نے اتار دیا تھا۔

بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلًا يَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: جِئْتُ أَهَبُ نَفْسِي فَقَامَتْ طَوِيلًا فَنَظَرَ وَصَوَّبَ فَلَمَّا طَالَ مُقَامُهَا فَقَالَ رَجُلٌ: زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ: عِنْدَكَ شَيْءٌ تُصْدِقُهَا؟ قَالَ: لَا. قَالَ: انْظُرْ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ وَاللّٰهِ إِنْ وَجَدْتُ شَيْئًا، قَالَ: اذْهَبْ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ قَالَ لَا وَاللّٰهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَعَلَيْهِ إِزَارٌ مَا عَلَيْهِ رِدَاءٌ فَقَالَ: أُصْدِقُهَا إِزَارِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِزَارُكَ إِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ فَجَلَسَ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَقَالَ: مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ سُورَةُ كَذَا وَكَذَا لِسُوَرٍ عَدَّدَهَا قَالَ: قَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

بَابُ ۵۰۳ نَقْشِ الْخَاتَمِ

۸۱۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى رَهْطٍ أَوْ أُنَاسٍ مِنَ الْأَعَاجِمِ فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُونَ كِتَابًا إِلَّا عَلَيْهِ خَاتَمٌ، فَاتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ فَكَأَنِّي بِوَبِيصِ أَوْ بِبَصِيصِ الْخَاتَمِ فِي إِصْبَعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ فِي كَفِّهِ۔

۸۱۸ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

حازم نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے اور انھوں نے سہل رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ میں اپنے آپ کو ہبہ کرنے آئی ہوں۔ دیر تک وہ خاتون کھڑی رہیں۔ آنحضورؐ نے انھیں اور پھر سر جھکا لیا۔ جب دیر تک وہ وہیں کھڑی رہیں تو ایک صاحب نے اٹھ کر عرض کی۔ اگر آنحضورؐ کو ان کی ضرورت نہیں ہے تو ان کا نکاح مجھ سے کر دیجئے۔ آنحضورؐ نے فرمایا، تمہارے پاس کوئی چیز ہے جو مہر میں انھیں دے سکو؟ انھوں نے عرض کی کہ نہیں، آنحضورؐ نے فرمایا کہ دیکھ لو۔ وہ گئے اور واپس آکر عرض کی کہ واللہ! مجھے کچھ نہیں ملا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ جاؤ تلاش کرو، لوہے کی ایک انگوٹھی ہی سہی۔ وہ گئے اور واپس آکر عرض کی کہ واللہ۔ مجھے لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ملی۔ وہ ایک تہمد پہنے ہوئے تھے اور ان کے جسم پر (کرتے کی جگہ) چادر بھی نہیں تھی، انھوں نے عرض کی کہ میں انھیں اپنا تہمد مہر میں دے دوں گا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اگر تمہارا تہمد یہ پہن لیں گی تو تمھارے لیے کچھ باقی نہیں رہے گا اور اگر تم اسے پہن لوگے تو ان کے لیے کچھ نہیں رہے گا۔ وہ صاحب اس کے بعد ایک طرف بیٹھ گئے۔ پھر جب آنحضورؐ نے انھیں جاتے دیکھا تو آپؐ نے انھیں بلوایا اور فرمایا تمھیں قرآن کتنا یاد ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ فلاں فلاں سورتیں۔ انھوں نے سورتوں کو شمار کیا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ میں نے ان خاتون کو تمھارے نکاح میں اس قرآن کی وجہ سے دیا جو تمھیں محفوظ ہے۔

۵۰۳ - انگوٹھی پر نقش۔

۸۱۷ - ہم سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عجم کے کچھ لوگوں (حکمرانوں) کے پاس خط لکھنا چاہا تو آپ سے کہا گیا کہ وہ لوگ کوئی خط اس وقت تک نہیں قبول کرتے جب تک اس پر مہر نہ لگی ہوئی ہو۔ چنانچہ آنحضورؐ نے چاندی کی ایک مہر بنوائی، جس پر یہ نقش تھا: "محمد رسول اللہ" جیسے اب بھی حضور اکرمؐ کی انگلیوں یا آپ کی ہتھیلی میں (راوی کو شک تھا) اس انگوٹھی کی چمک کو دیکھ رہا ہوں۔

۸۱۸ - ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ بن نمیر نے

نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَكَانَ فِي يَدِهٖ ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِي يَدِ عُمَرَ ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِي يَدِ عُثْمَانَ حَتّٰى وَقَعَ بَعْدُ فِي بِئْرِ أَرِيسَ نَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ ؞

بابٌ ۵۰۴ الخاتم في الخنصر ؞

۸۱۹ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا قَالَ إِنَّا اتَّخَذْنَا خَاتَمًا وَنَقَشْنَا فِيهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشْ عَلَيْهِ أَحَدٌ، قَالَ فَإِنِّي لَأَرٰى بَرِيقَهٗ فِي خِنْصَرِهٖ ؞

بابٌ ۵۰۵ اتخاذ الخاتم ليختم به الشيء أو ليكتب به إلى أهل الكتاب وغيرهم ؞

۸۲۰ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ قِيلَ لَهٗ إِنَّهُمْ لَنْ يَقْرَءُوا كِتَابَكَ إِذَا لَمْ يَكُنْ مَخْتُومًا، فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ فَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلٰى بَيَاضِهٖ فِي يَدِهٖ ؞

بابٌ ۵۰۶ من جعل فص الخاتم في بطن كفه ؞

۸۲۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ حَدَّثَهٗ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَيَجْعَلُ فَصَّهٗ فِي بَطْنِ كَفِّهٖ إِذَا لَبِسَهٗ، فَاصْطَنَعَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ فَرَقِيَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ

خبر دی، انھیں عبید اللہ نے، انھیں نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی تھی۔ وہ انگوٹھی آپ کے ہاتھ میں رہتی تھی۔ پھر آپ کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہتی تھی۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہتی تھی، اس کے بعد وہ عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہتی تھی (خلافت کے نشان کے طور پر) لیکن آپ کے زمانہ میں اریس کے کنوئیں میں گر گئی۔ اس کا نقش "محمد رسول اللہ" تھا۔

۵۰۴۔ چھنگلیا میں انگوٹھی۔

۸۱۹۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی اور فرمایا کہ ہم نے ایک انگوٹھی بنوائی ہے اور اس پر نقش کندہ کرایا ہے۔ اس لیے انگوٹھی پر کوئی شخص نقش نہ کندہ کرائے بیان کیا کہ جیسے اس انگوٹھی کی چمک آنحضور کی چھنگلیا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں۔

۵۰۵۔ کسی چیز پر مہر لگانے کے لیے انگوٹھی بنانا، یا اہل کتاب وغیرہ کے یہاں بھیجے جانے والے خطوط میں اس کی مہر لگانا۔

۸۲۰۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روم (کے بادشاہ) کو خط لکھنا چاہا تو آپ سے کہا گیا کہ اگر آپ کے خط پر مہر نہ ہوئی تو وہ خط نہیں پڑھیں گے چنانچہ آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اس پر نقش تھا "محمد رسول اللہ"، جیسے آنحضور کے ہاتھ میں اس کی سفیدی اب بھی میری نظر کے سامنے ہے۔

۵۰۶۔ جس نے انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھا۔

۸۲۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب انگوٹھی پہنتے تو اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھتے۔ لوگوں نے سونے کی انگوٹھیاں بنالیں تو حضور اکرم منبر پر تشریف لائے اور اللہ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا۔ میں نے بھی سونے کی انگوٹھی

آتٰنی علیہ فقال: انی کنت اصطنعتہ وانی لا البسہ فنبذہ فنبذ الناس قال جویریۃ ولا احسبہ الا قال فی یدہ الیمنی۔

باب ۵۰۷ قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا ینقش علی نقش خاتمہ

۸۲۲ - حدثنا مسدد حدثنا حماد عن عبد العزیز بن صہیب عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتخذ خاتما من فضۃ ونقش فیہ محمد رسول اللہ وقال انی اتخذت خاتما من ورق ونقشت فیہ محمد رسول اللہ فلا ینقشن احد علی نقشہ۔

باب ۵۰۸ هل یجعل نقش الخاتم ثلاثۃ اسطر

۸۲۳ - حدثنی محمد بن عبد اللہ الانصاری قال حدثنی ابی عن ثمامۃ عن انس ان ابا بکر رضی اللہ عنہ لما استخلف کتب لہ وکان نقش الخاتم ثلاثۃ اسطر محمد سطر ورسول سطر واللہ سطر۔ وزادنی احمد حدثنا الانصاری قال حدثنی ابی عن ثمامۃ عن انس قال کان خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی یدہ وفی ید ابی بکر بعدہ وفی ید عمر بعد ابی بکر فلما کان عثمان جلس علی بئر اریس قال فاخرج الخاتم فجعل یعبث بہ فسقط قال فاختلفنا ثلاثۃ ایام مع عثمان فننزح البئر فلم نجدہ۔

باب ۵۰۹ الخاتم للنساء وکان علی عائشۃ خواتیم ذہب۔

۸۲۴ - حدثنا ابو عاصم اخبرنا ابن جریج اخبرنا الحسن بن مسلم عن طاؤس عن ابن

بنوائی تھی، لیکن میں اسے نہیں پہنوں گا۔ پھر آپ نے وہ انگوٹھی پھینک دی اور لوگوں نے بھی (اپنی سونے کی انگوٹھیاں) پھینک دیں۔ جویریہ نے بیان کیا کہ مجھے یہی یاد ہے کہ نافع نے "داہنے ہاتھ میں" بیان کیا (کہ آنحضور انگوٹھی پہنتے تھے)۔

۵۰۷ - کوئی شخص اپنی انگوٹھی پر (آنحضور کا) نقش نہ کھدوائے۔

۸۲۲ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد العزیز بن صہیب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی۔ اور اس پر یہ نقش کھدوایا "محمد رسول اللہ" اس لیے کوئی شخص یہ نقش اپنی انگوٹھی پر نہ کھدوائے۔

۵۰۸ - کیا انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں رکھا جاسکتا ہے۔

۸۲۳ - مجھ سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ثمامہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ ہوئے تو انھیں (زکاۃ کی) تفصیلات لکھیں، اور انگوٹھی (مہر) کا نقش تین سطروں میں تھا، ایک سطر میں "محمد" دوسری سطر میں "رسول" اور تیسری سطر میں "اللہ" اور احمد نے مجھ سے اضافہ کے ساتھ بیان کیا کہ ان سے انصاری نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ثمامہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی آپ کے ہاتھ میں رہی آپ کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی، پھر جب عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ آیا تو وہ اریس کے کنویں پر ایک مرتبہ بیٹھے۔ بیان کیا کہ پھر انگوٹھی نکالی اور اسے الٹنے پلٹنے لگے کہ اتنے میں وہ (کنویں میں) گر گئی۔ بیان کیا کہ پھر عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہم نے تین دن تک جدوجہد کی اور کنویں کا پانی بھی کھینچ ڈالا لیکن انگوٹھی نہیں ملی۔

۵۰۹ - عورتوں کے لیے انگوٹھی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سونے کی انگوٹھیاں تھیں۔

۸۲۴ - ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، انھیں حسن بن مسلم نے خبر دی، انھیں طاؤس نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ. وَزَادَ ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فَأَتَى النِّسَاءَ فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ.

نے کہ میں عید کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر تھا۔ آنحضور نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی۔ اور ابن وہب نے ابن جریج کے واسطہ سے یہ اضافہ کیا کہ پھر آنحضور عورتوں کے مجمع کی طرف گئے تو عورتیں بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں چھلے اور انگوٹھیاں ڈالنے لگیں۔

بَابُ ۵۱۰ الْقَلَائِدِ وَالسِّخَابِ لِلنِّسَاءِ يَعْنِي قِلَادَةً مِنْ طِيبٍ وَسُكٍّ.

۸۲۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيدٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَصَدَّقُ بِخُرْصِهَا وَسِخَابِهَا.

۵۱۰۔ عورتوں کے لیے ہار اور خوشبو اور مشک کا ہار۔

۸۲۵۔ ہم سے محمد بن عرعرہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے۔ ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن (آبادی سے باہر) گئے اور دو رکعت نماز پڑھی آپ نے اس سے پہلے اور اس کے بعد کوئی دوسری نماز نہیں پڑھی۔ پھر آپ عورتوں کے مجمع کی طرف آئے اور انھیں صدقہ کا حکم دیا۔ چنانچہ عورتیں اپنی بالیاں اور خوشبو اور مشک کے ہار صدقہ میں دینے لگیں۔

بَابُ ۵۱۱ اسْتِعَارَةِ الْقَلَائِدِ.

۸۲۶ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ هَلَكَتْ قِلَادَةٌ لِأَسْمَاءَ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَلَبِهَا رِجَالًا فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسُوا عَلَى وُضُوءٍ وَلَمْ يَجِدُوا مَاءً فَصَلَّوْا وَهُمْ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ. زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ.

۵۱۱۔ ہار عاریت پر لینا۔

۸۲۶۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے۔ ان سے ان کے والد نے (اور) ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اسماء رضی اللہ عنہا کے ہار (جو ام المومنین نے عاریت پر لیا تھا) گم ہو گیا تو آنحضور نے اسے تلاش کرنے چند صحابہ کو بھیجا۔ اسی دوران میں نماز کا وقت ہو گیا۔ اور لوگ بلا وضو تھے۔ چونکہ پانی بھی موجود نہیں تھا۔ اس لیے سب نے بلا وضو نماز پڑھی۔ پھر آنحضور سے اس کا ذکر کیا تو تیمم کی آیت نازل ہوئی۔ ابن نمیر نے یہ اضافہ کیا ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ (وہ ہار آپ نے) اسماء رضی اللہ عنہا سے عاریتاً لیا تھا۔

بَابُ ۵۱۲ الْقُرْطِ.

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَرَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ فَرَأَيْتُهُنَّ يَهْوِينَ إِلَى آذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ.

۸۲۷ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَدِيٌّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۱۲۔ بالیاں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضور نے عورتوں کو صدقہ کا حکم دیا تو میں نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ اپنے کانوں اور حلق کی طرف بڑھنے لگے۔

۸۲۷۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے عدی نے خبر دی کہا کہ میں نے سعید سے سنا اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے

صلی یوم العید رکعتین لم یصل قبلها ولا بعدها ثم أتی النساء ومعه بلال فأمرهن بالصدقة فجعلت المرأة تلقی قرطها۔

باب ۵۱۳ السخاب للصبیان۔

۸۲۸۔ حدثنی اسحاق بن ابراهیم الحنظلی أخبرنا یحیی بن آدم حدثنا ورقاء بن عمر عن عبید الله بن أبی یزید عن نافع بن جبیر عن أبی هریرة رضی الله عنه قال: کنت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی سوق من أسواق المدینة فانصرف فانصرفت فقال: أین لکع؟ ثلاثا ادع الحسن بن علی، فقام الحسن بن علی یمشی وفی عنقه السخاب، فقال النبی صلی الله علیه وسلم بیده هکذا فقال الحسن بیده هکذا، فالتزمه فقال: اللهم انی احبه فاحبه وأحب من یحبه، قال ابو هریرة فما کان احد احب الی من الحسن بن علی بعد ما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما قال۔

باب ۵۱۴ المتشبهون بالنساء والمتشبهات بالرجال۔

۸۲۹۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن قتادة عن عکرمة عن ابن عباس رضی الله عنهما قال: لعن رسول الله صلی الله علیه وسلم المتشبهین من الرجال بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال۔ تابعه عمرو أخبرنا شعبة۔

باب ۵۱۵ اخراج المتشبهین بالنساء من البیوت۔

دن دو رکعتیں پڑھیں نہ اس کے پہلے کوئی نماز پڑھی اور نہ اس کے بعد۔ پھر آپ عورتوں کی طرف تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ نے عورتوں کو صدقہ کا حکم دیا تو وہ اپنی بالیاں (بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں) ڈالنے لگیں۔

۵۱۳۔ بچوں کے لیے ہار

۸۲۸۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے حدیث بیان کی، انھیں یحیٰی بن آدم نے خبر دی، ان سے ورقاء بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن ابی یزید نے، ان سے نافع بن جبیر نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مدینہ کے بازاروں میں سے ایک بازار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، آنحضورؐ واپس ہوئے تو میں پھر آپ کے ساتھ واپس ہوا۔ پھر آپ نے فرمایا، بچہ کہاں ہے؟ یہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا، حسن بن علی کو بلاؤ، حسن بن علی رضی اللہ عنہما آرہے تھے۔ اور ان کی گردن میں ہار تھا۔ آنحضورؐ نے اپنا ہاتھ اس طرح پھیلایا (حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو گلے سے لگانے کے لیے) اور حسن رضی اللہ عنہ نے بھی اپنا ہاتھ پھیلایا اور وہ آنحضورؐ سے لپٹ گئے۔ پھر آنحضورؐ نے فرمایا اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو بھی اس سے محبت کر اور ان سے بھی محبت کر جو اس سے محبت رکھیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، حضور اکرمؐ کے اس ارشاد کے بعد کوئی شخص بھی حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے زیادہ مجھے عزیز و محبوب نہیں تھا۔

۵۱۴۔ عورتوں کی چال ڈھال اختیار کرنے والے مرد اور مردوں کی چال ڈھال اختیار کرنے والی عورتیں۔

۸۲۹۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت بھیجی جو عورتوں کی سی چال ڈھال اختیار کریں اور ان عورتوں پر لعنت بھیجی جو مردوں کی چال ڈھال اختیار کریں۔ اس روایت کی متابعت عمرو نے کی۔ انھیں شعبہ نے خبر دی۔

۵۱۵۔ عورتوں کی چال ڈھال اختیار کرنے والے مردوں کو گھر سے نکالنا۔

۸۳۰ - حدثنا معاذ بن فضالة حدثنا هشام عن يحيى عن عكرمة عن ابن عباس قال: لعن النبي صلى الله عليه وسلم المخنثين من الرجال والمترجلات من النساء وقال أخرجوهم من بيوتكم قال فأخرج النبي صلى الله عليه وسلم فلانا وأخرج عمر فلانا۔

۸۳۱ - حدثنا مالك بن إسماعيل حدثنا زهير حدثنا هشام بن عروة أن عروة أخبره أن زينب ابنة أبي سلمة أخبرته أن أم سلمة أخبرتها أن النبي صلى الله عليه وسلم كان عندها وفي البيت مخنث فقال لعبد الله أخي أم سلمة يا عبد الله إن فتح لكم غدا الطائف فإني أدلك على بنت غيلان فإنها تقبل بأربع وتدبر بثمان، فقال النبي صلى الله عليه وسلم، لا يدخلن هؤلاء عليكن. قال أبو عبد الله تقبل بأربع وتدبر يعني أربع عكن بطنها فهي تقبل بهن، وقوله وتدبر بثمان يعني أطراف هذه العكن الأربع لأنها محيطة بالجنبين حتى لحقت وإنما قال بثمان ولم يقل بثمانية وواحد الأطراف وهو ذكر لأنه لم يقل ثمانية أطراف۔

باب ۵۱۶ قص الشارب۔

وكان ابن عمر يحفي شاربه حتى ينظر إلى بياض الجلد ويأخذ هذين يعني بين الشارب واللحية۔

۸۳۲ - حدثنا المكي بن إبراهيم عن حنظلة

۸۳۰ - ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحیی نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخنث مردوں پر اور مردوں کی سی چال ڈھال اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت بھیجی، اور فرمایا کہ انھیں (مردوں کو) اپنے گھروں سے نکال دو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم نے فلاں کو نکالا تھا اور عمر رضی اللہ عنہ نے فلاں کو نکالا تھا۔

۸۳۱ - ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، انھیں عروہ نے خبر دی انھیں زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی اور انھیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف رکھتے تھے گھر میں ایک مخنث بھی تھا۔ اس نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا۔ عبداللہ! اگر کل تمھیں طائف پر فتح حاصل ہو جائے تو میں تمھیں بنت غیلان کو دکھاؤں گا۔ وہ جب سامنے آتی ہے تو چار سلوٹیں دکھائی دیتے ہیں اور جب پیٹھ پھیرتی ہے تو آٹھ سلوٹیں دکھائی دیتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اب یہ شخص تم لوگوں کے پاس نہ آیا کرے۔ ابوعبداللہ (مصنف) نے کہا کہ "سامنے سے چار سلوٹوں"، کا مفہوم یہ ہے کہ (موٹے ہونے کی وجہ سے) اس کے پیٹ میں چار سلوٹیں پڑی ہوئی ہیں اور جب وہ سامنے ہوتی ہے تو وہ دکھائی دیتی ہیں"، اور آٹھ سلوٹوں سے پیچھے پھرتی ہے" کا مفہوم ہے (آگے کی) ان چاروں سلوٹوں کے کنارے، کیونکہ یہ دونوں پہلوؤں کو گھیرے ہوئے ہیں۔ اور پھر وہ مل جاتی ہیں۔ "ثمان"، کہا۔ "ثمانیۃ" نہیں کہا (کیونکہ جب ممیز مذکور نہ ہو تو عدد میں تذکیر و تانیث، دونوں جائز ہے) اور اطراف کا واحد (جو ممیز ہے) مذکر ہے، وجہ یہ ہے کہ "ثمانیۃ اطراف" نہیں کہا۔

۵۱۶ - مونچھ کم کرانا۔

اور ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی مونچھ اتنی کترواتے تھے کہ جلد کی سفیدی نظر آنے لگتی تھی، اور ان دونوں یعنی مونچھ اور داڑھی کے درمیان میں (جیسے یہ) سے بھی بال کترواتے تھے۔

۸۳۲ - ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے حنظلہ نے، ان

عَنْ نَافِعٍ قَالَ أَصْحَابُنَا عَنِ الْمَكِّيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ۔

۸۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً الْفِطْرَةُ خَمْسٌ أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَالِاسْتِحْدَادُ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ۔

بَابُ ۵۱۷ تَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ۔

۸۳۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِنَ الْفِطْرَةِ حَلْقُ الْعَانَةِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ۔

۸۳۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْفِطْرَةُ خَمْسٌ: الْخِتَانُ وَالِاسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَنَتْفُ الْآبَاطِ۔

۸۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ وَفِّرُوا اللِّحَى وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ فَمَا فَضَلَ أَخَذَهُ۔

بَابُ ۵۱۸ إِعْفَاءُ اللِّحَى۔

سے نافع نے (مصنف نے بیان کیا کہ) ہمارے اصحاب نے مکی کے واسطہ سے بیان کیا، بحوالہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مونچھ کے بال کم کرانا فطرت میں سے ہے۔

۸۳۳۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ زہری نے بیان کیا (سفیان نے بیان کیا کہ) ہم سے زہری نے سعید بن مسیب کے واسطہ سے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے) روایت کے ساتھ، کہ پانچ چیزیں فطرت ہیں، یا (فرمایا کہ) پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں ختنہ کرانا، موئے زیر ناف مونڈنا، بغل کے بال مونڈنا، ناخن ترشوانا، اور مونچھ کم کرانا۔

۵۱۷۔ ناخن ترشوانا۔

۸۳۴۔ ہم سے احمد بن ابی رجاء نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے حنظلہ سے سنا، انھوں نے نافع سے اور انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فطرت میں سے ہے موئے زیر ناف مونڈنا۔ ناخن ترشوانا اور مونچھ کم کرانا۔

۸۳۵۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی۔ ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ پانچ چیزیں فطرت ہیں۔ ختنہ کرانا۔ موئے زیر ناف مونڈنا۔ مونچھ کم کرنا۔ ناخن ترشوانا اور بغل کے بال مونڈنا۔

۸۳۶۔ ہم سے محمد بن منہال نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن محمد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکین کے خلاف کرو۔ داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کترواؤ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی (ہاتھ سے) پکڑ لیتے اور (قبضہ) مٹھی سے جو بال زیادہ ہوتے۔ انھیں کتروا دیتے۔

۵۱۸۔ داڑھی بڑھانا

۸۳۷۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ اَخْبَرَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ ابْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْھِکُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰی ؛

۸۳۷۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی۔ انھیں عبدہ نے خبر دی انھیں عبید اللہ بن عمر نے خبر دی، انھیں نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مونچھیں خوب کتروا لیا کرو اور داڑھی بڑھاؤ۔

بَابٌ ۵۱۹ مَا یُذْکَرُ فِی الشَّیْبِ ؛

۵۱۹۔ بڑھاپے کے متعلق روایتیں۔

۸۳۸۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّی بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُھَیْبٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا اَخَضَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ لَمْ یَبْلُغِ الشَّیْبَ اِلَّا قَلِیْلًا ؛

۸۳۸۔ ہم سے معلّی بن اسد نے حدیث بیان کی۔ ان سے وھیب نے حدیث بیان کی۔ ان سے ایوب نے، ان سے محمد بن سیرین نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب استعمال کیا تھا فرمایا کہ آنحضورؐ کے بال ہی بہت کم سفید ہوئے تھے۔

۸۳۹۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنْ خِضَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : اِنَّہٗ لَمْ یَبْلُغْ مَا یَخْضِبُ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتِہٖ فِیْ لِحْیَتِہٖ ؛

۸۳۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ آنحضورؐ کو خضاب کی نوبت ہی نہیں آئی تھی۔ اگر میں آنحضورؐ کی داڑھی کے سفید بال گننا چاہتا تو گن سکتا تھا۔

۸۴۰۔ حَدَّثَنَا مَالِکُ ابْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَوْھَبٍ قَالَ اَرْسَلَنِیْ اَھْلِیْ اِلٰی اُمِّ سَلَمَۃَ بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ وَقَبَضَ اِسْرَائِیْلُ ثَلَاثَ اَصَابِعَ مِنْ قُصَّۃٍ فِیْہِ شَعَرٌ مِّنْ شَعَرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، وَکَانَ اِذَا اَصَابَ الْاِنْسَانَ عَیْنٌ اَوْ شَیْءٌ بَعَثَ اِلَیْھَا مِخْضَبَہٗ فَاطَّلَعْتُ فِی الْجُلْجُلِ فَرَاَیْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا ؛

۸۴۰۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عبد اللہ بن موھب نے بیان کیا کہ میرے گھر والوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس پانی کا ایک پیالہ لے کر بھیجا (راوی حدیث) اسرائیل نے تین انگلیاں پکڑ کر اشارہ کیا کہ (ان کے برابر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بال تھا۔ اور جب کسی کو نظر لگ جاتی یا اور کوئی بیماری ہو جاتی تو وہ ام المومنین کے پاس پانی کا برتن بھیج دیتا تھا۔ میں نے نلکی میں (جس میں موئے مبارک رکھا ہوا تھا) جھانک کر دیکھا تو چند سرخ بال اس میں تھے۔

۸۴۱۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا سَلَّامٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَوْھَبٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ سَلَمَۃَ فَاَخْرَجَتْ اِلَیْنَا شَعَرًا مِّنْ شَعَرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَخْضُوْبًا : وَقَالَ لَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا نُصَیْرُ بْنُ اَبِی الْاَشْعَثِ عَنِ ابْنِ مَوْھَبٍ اَنَّ اُمَّ سَلَمَۃَ اَرَتْہُ شَعَرَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْمَرَ ؛

۸۴۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے سلام نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عبد اللہ بن موھب نے بیان کیا کہ میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند بال نکال کر دکھائے۔ جن پر خضاب لگا ہوا تھا اور ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا۔ ان سے نصیر بن ابی الاشعث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن موہب نے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بال دکھایا جو سرخ تھا۔

باب ۵۲۰ الخضاب

۸۴۲ - حدثنا الحميدي حدثنا سفيان حدثنا الزهري عن أبي سلمة وسليمان بن يسار عن أبي هريرة رضي الله عنه قال النبي صلى الله عليه وسلم إن اليهود والنصارى لا يصبغون فخالفوهم

۵۲۰ - خضاب

۸۴۲ - ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسلمہ اور سلیمان بن یسار نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہود و نصاریٰ خضاب نہیں استعمال کرتے تھے تم ان کے خلاف کرو۔

باب ۵۲۱ الجعد

۸۴۳ - حدثنا إسماعيل قال حدثنا مالك بن أنس عن ربيعة بن أبي عبد الرحمن عن أنس بن مالك رضي الله عنه أنه سمعه يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس بالطويل البائن ولا بالقصير وليس بالأبيض الأمهق وليس بالآدم وليس بالجعد القطط ولا بالسبط بعثه الله على رأس أربعين سنة فأقام بمكة عشر سنين وبالمدينة عشر سنين وتوفاه الله على رأس ستين سنة وليس في رأسه ولحيته عشرون شعرة بيضاء

۵۲۱ - گھونگھریالے بال۔

۸۴۳ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک بن انس نے حدیث بیان کی، ان سے ربیعہ بن ابی عبدالرحمن نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے، انھوں نے آپ سے سنا کہ آپ بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت لمبے تڑنگے (قد کے) نہیں تھے اور نہ آپ چھوٹے قد کے ہی تھے۔ (بلکہ درمیانہ قد تھا) نہ آپ بالکل سفید بھورے تھے اور نہ گندم گوں ہی تھے (بلکہ سرخ و سفید تھے) آپ کے بال گھونگھریالے الجھے ہوئے نہیں تھے اور نہ بالکل سیدھے لٹکے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث کیا۔ دس سال آپ نے (نبوت کے بعد) مکہ معظمہ میں قیام کیا اور دس سال مدینہ منورہ میں، اور تقریباً ساٹھ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی۔ وفات کے وقت آنحضور کے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔

۸۴۴ - حدثنا مالك بن إسماعيل حدثنا إسرائيل عن أبي إسحاق سمعت البراء يقول ما رأيت أحدا أحسن في حلة حمراء من النبي صلى الله عليه وسلم قال بعض أصحابي عن مالك إن جمته لتضرب قريبا من منكبيه قال أبو إسحاق سمعته يحدثه غير مرة ما حدث به قط إلا ضحك تابعه شعبة شعره يبلغ شحمة أذنيه

۸۴۴ - ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابواسحاق نے، انھوں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے سرخ حلہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو خوبصورت نہیں دیکھا (امام بخاری نے کہا کہ) مجھ سے میرے بعض اصحاب نے مالک کے واسطہ سے بیان کیا کہ آنحضور کے سر کے بال شانۂ مبارک کے قریب تک تھے۔ ابواسحاق نے بیان کیا کہ میں نے براء رضی اللہ عنہ کو ایک مرتبہ سے زیادہ یہ حدیث بیان کرتے سنا جب بھی آپ نے حدیث بیان کی تو مسکرائے۔ اس روایت کی متابعت شعبہ نے کی، کہ آنحضور کے بال آپ کی کانوں کی لو تک تھے۔

۸۴۵ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال:

۸۴۵ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات کعبہ کے پاس مجھے دکھایا گیا۔ میں نے دیکھا

ثُمَّ أَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلَى رَجُلَيْنِ أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقِيلَ الْمَسِيحُ بْنُ مَرْيَمَ وَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ أَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقِيلَ الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ

کہ ایک صاحب ہیں گندمی رنگ، گندمی رنگ کے لوگوں میں سب سے زیادہ خوب صورت، ان کے شانوں تک لمبے لمبے بال ہیں ایسے بال والے لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت، انھوں نے بالوں میں کنگھا کر رکھا ہے اور اس کی وجہ سے سر سے پانی ٹپک رہا ہے، دو آدمیوں کا سہارا لیے ہوئے ہیں۔ یا دو آدمیوں کے شانوں کا سہارا لیے ہوئے ہیں) اور خانہ کعبہ کا طواف کر رہے ہیں میں نے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں تو مجھے بتایا گیا کہ عیسیٰ ابن مریم علیہما الصلوٰۃ السلام۔ پھر اچانک میں نے ایک الجھے ہوئے گھونگریالے بال والے شخص کو دیکھا، داہنی آنکھ سے کانا ہے، گویا انگور ہے جو ابھرا ہوا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ مجھے بتایا گیا، کہ یہ مسیح دجال ہے،

۸۴۶ ۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضْرِبُ شَعَرُهُ مَنْكِبَيْهِ

۸۴۶ ۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں حبان نے خبر دی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال شانے تک رہتے تھے۔

۸۴۷ ۔ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ كَانَ يَضْرِبُ شَعَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْكِبَيْهِ

۸۴۷ ۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے (سر کے) بال شانے تک رہتے تھے۔

۸۴۸ ۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ شَعَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: كَانَ شَعَرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِلًا لَيْسَ بِالسَّبِطِ وَلَا الْجَعْدِ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ

۸۴۸ ۔ مجھ سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی ان سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ حضور اکرمؐ کے بال درمیانہ تھے، نہ بالکل سیدھے لٹکے ہوئے اور نہ گھونگھریالے دونوں کانوں کے درمیان اور شانوں تک تھے۔

۸۴۹ ۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْيَدَيْنِ لَمْ أَرَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَكَانَ شَعَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِلًا لَا جَعْدَ وَلَا سَبِطَ

۸۴۹ ۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ بھرے ہوئے تھے، میں نے آنحضورؐ کے بعد آپ جیسا خوبصورت نہیں دیکھا۔ آنحضورؐ کے سر کے بال میانہ تھے، نہ گھونگھریالے اور نہ بالکل سیدھے لٹکے ہوئے۔

۸۵۰ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ

۸۵۰ ۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا،

النبي صلى الله عليه وسلم ضخم اليدين والقدمين حسن الوجه، لم أر بعده ولا قبله مثله وكان بسط الكفين۔

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور پاؤں بھرے ہوئے تھے، چہرہ حسین و جمیل تھا۔ میں نے آپ جیسا کوئی نہ پہلے دیکھا اور نہ بعد میں۔ آپ کی ہتھیلیاں کشادہ تھیں۔

۸۵۱۔ حدثني عمرو بن علي حدثنا معاذ بن هانئ، حدثنا قتادة عن أنس بن مالك أو عن رجل عن أبي هريرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم ضخم القدمين حسن الوجه لم أر بعده مثله۔ وقال هشام عن معمر عن قتادة عن أنس كان النبي صلى الله عليه وسلم شثن القدمين والكفين۔ وقال أبو هلال حدثنا قتادة عن أنس أو جابر بن عبد الله كان النبي صلى الله عليه وسلم ضخم الكفين والقدمين لم أر بعده شبها له۔

۸۵۱۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی۔ ان سے معاذ بن ہانی نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہمام نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یا ایک صاحب نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے کہ انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھرے ہوئے قدموں والے تھے، حسین وجمیل۔ آپؐ جیسا میں نے آپ کے بعد کسی کو نہیں دیکھا۔ اور ہشام نے بیان کیا، ان سے معمر نے، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم اور ہتھیلیاں بھری ہوئی اور گداز تھیں۔ اور ابوہلال نے بیان کیا، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے انس رضی اللہ عنہ یا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلیاں اور قدم بھرے ہوئے تھے۔ آپ جیسا پھر میں نے کوئی نہیں دیکھا۔

۸۵۲۔ حدثنا محمد بن المثنى قال حدثني ابن أبي عدي عن ابن عون عن مجاهد قال: كنا عند ابن عباس رضي الله عنهما فذكروا الدجال فقال: إنه مكتوب بين عينيه كافر، وقال ابن عباس: لم أسمعه قال ذاك ولكنه، قال: أما إبراهيم فانظروا إلى صاحبكم وأما موسى فرجل آدم جعد على جمل أحمر مخطوم بخلبة كأني أنظر إليه إذا انحدر في الوادي يلبي۔

۸۵۲۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن عون نے، اور ان سے مجاہد نے بیان کیا کہ ہم ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھے، لوگوں نے دجال کا ذکر کیا۔ اور کسی نے کہا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا "کافر"، اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے میں نے نہیں سنا ہے البتہ آنحضورؐ نے یہ فرمایا تھا کہ اگر تمھیں ابراہیم علیہ السلام کو دیکھنا ہو تو اپنے صاحب (خود آنحضورؐ کی ذات گرامی مراد ہے) کو دیکھو (کہ آپ ان کے ہم شکل ہیں) اور موسیٰ علیہ السلام گندمی رنگ کے ہیں، بال گھونگھریالے۔ ایک سرخ اونٹ پر سوار جس کی لگام نہایت عمدہ بٹی ہوئی رسی کی ہے، جیسے اس وقت بھی میں انھیں دیکھ رہا ہوں۔ کہ وادی (ازرق) میں تلبیہ کہتے ہوئے اتر رہے ہیں۔

باب ۵۲۲۔ التلبيد

۵۲۲۔ بالوں کو کسی لیس دار چیز سے جمانا

۸۵۳۔ حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري قال أخبرني سالم بن عبد الله أن عبد الله بن عمر قال سمعت عمر رضي الله

۸۵۳۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، کہا کہ مجھے سالم بن عبداللہ نے خبر دی اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے فرمایا

عَنْهُ يَقُوْلُ: مَنْ ضَفَّرَ فَلْيَحْلِقْ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالتَّلْبِيْدِ. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُلَبِّدًا ؛

۸۵۴۔ حَدَّثَنِيْ حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى وَاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا يَقُوْلُ: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَا يَزِيْدُ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ ؛

۸۵۵۔ حَدَّثَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا شَاْنُ النَّاسِ حَلُّوْا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ اَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ؟ قَالَ اِنِّيْ لَبَّدْتُ رَاْسِيْ وَقَلَّدْتُ هَدْيِيْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰى اَنْحَرَ ؛

بَابُ ۵۲۳ الْفَرْقِ ؛

۸۵۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيْهِ، وَكَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُوْنَ اَشْعَارَهُمْ، وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَفْرُقُوْنَ رُءُوْسَهُمْ فَسَدَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ ؛

۸۵۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ

کہ جس نے سر کے بالوں کی چوٹی بنالی۔ اسے بال منڈوانا چاہیئے اور لیس دار چیزوں سے بال جمانے والوں کی طرح چوٹی نہ بناؤ۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اپنے سر کے بال چپکا لیے تھے۔ (احرام) کی حالت میں تاکہ بال پراگندہ نہ ہوں)

۸۵۴۔ مجھ سے حبان بن موسیٰ اور احمد بن محمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے اپنے بال جما لیے تھے۔ اور تلبیہ کہہ رہے تھے آپ کہہ رہے تھے کہ "لبیک اللھم لبیک لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک"، ان کلمات سے زیادہ اور کچھ آپ نہیں فرماتے تھے۔

۸۵۵۔ مجھ سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی۔ یارسول اللہ! کیا بات ہے کہ لوگ عمرہ کر کے احرام کھول چکے ہیں، حالانکہ آپ نے احرام نہیں کھولا، آنحضورؐ نے فرمایا کیونکہ میں نے اپنے سر کے بال جما لیے ہیں۔ اور اپنی ھدی (قربانی کے جانور) کے گلے میں قلادہ ڈال دیا ہے۔ اس لیے جب تک میں اسے ذبح نہ کرلوں۔ احرام نہیں کھولوں گا۔

۵۲۳۔ بیچ سے مانگ نکالنا۔

۸۵۶۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر کسی مسئلہ میں (وحی کے ذریعہ) کوئی حکم نازل نہ ہوتا تو آپ اس میں اہل کتاب (یہود) کے مطابق عمل کو پسند کرتے تھے، اہل کتاب اپنے سر کے بال لٹکائے رکھتے اور مشرکین مانگ نکالتے تھے چنانچہ (ابتداء میں) آنحضورؐ بھی (اہل کتاب کی موافقت میں) سر کے بال پیشانی کی طرف لٹکاتے تھے۔ لیکن بعد میں بیچ میں سے مانگ نکالتے تھے۔

۸۵۷۔ ہم سے ابوالولید اور عبداللہ بن رجاء نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے اور ان سے ابراہیم نے، ان سے

الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فِي مَفْرِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، جیسے میں اب بھی آنحضور کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں۔ جبکہ آپ محرم تھے عبداللہ بن رجاء نے (اپنی روایت میں) "مفرق النبی صلی اللہ علیہ وسلم" واحد کے صیغہ کے ساتھ بیان کیا۔

بَابُ ۵۲۴ الذَّوَائِبِ:

۵۲۴ - گیسو

۸۵۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَنْبَسَةَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ خَالَتِي، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فِي لَيْلَتِهَا قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، قَالَ فَأَخَذَ بِذُؤَابَتِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ:

۸۵۸ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے فضل بن عنبسہ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشیم نے خبر دی، انھیں ابو البشر نے خبر دی ح۔ اور ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو البشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ ام المومنین میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے گھر گذاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس رات انھیں کے یہاں تھے۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرم رات کی نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو میں بھی آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا بیان کیا کہ اس پر آنحضور نے میرے سر کے بالوں کی ایک لٹ پکڑی اور مجھے اپنی داہنی طرف کر دیا۔

۸۵۹ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ بِهٰذَا وَقَالَ بِذُؤَابَتِي أَوْ بِرَأْسِي:

۸۵۹ - ہم سے عمرو بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، اور انھیں ابو البشر نے اسی طرح خبر دی، البتہ انھوں نے (شک کے ساتھ) "بذوابتی اوبراسی" کہا

بَابُ ۵۲۵ الْقَزَعِ:

۵۲۵ - قزع

۸۶۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْلَدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ حَفْصٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ نَافِعٍ أَخْبَرَهُ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الْقَزَعِ. قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ قُلْتُ وَمَا الْقَزَعُ، فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ: إِذَا حَلَقَ الصَّبِيَّ وَتَرَكَ هٰهُنَا شَعْرَةً وَهٰهُنَا وَهٰهُنَا فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ إِلَى نَاصِيَتِهِ وَجَانِبَيْ رَأْسِهِ. قِيلَ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ فَالْجَارِيَةُ وَالْغُلَامُ، قَالَ لَا أَدْرِي هٰكَذَا قَالَ الصَّبِيَّ. قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: وَعَاوَدْتُهُ فَقَالَ

۸۶۰ - مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے مخلد نے خبر دی، کہا کہ مجھے ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے عبیداللہ بن حفص نے خبر دی۔ انھیں عمرو بن نافع نے خبر دی، انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے مولا نافع نے کہ انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آنحضور نے "قزع" سے منع فرمایا۔ عبیداللہ نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا قزع کیا ہے ؟ پھر عبیداللہ نے ہمیں اشارہ سے بتایا کہ نافع نے فرمایا کہ بچہ کا سر منڈاتے وقت کچھ بال یہاں چھوڑ دے کچھ وہاں چھوڑ دے اسے قزع کہتے ہیں) اسے عبیداللہ نے پیشانی اور سر کے دونوں کناروں کی طرف اشارہ کر کے ہمیں اس کی صورت بتائی، عبیداللہ سے پوچھا گیا، کیا اس میں لڑکا اور لڑکی دونوں کا ایک ہی حکم ہے ؟ فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں، انھوں نے صرف بچہ کا ذکر کیا تھا، عبیداللہ نے بیان کیا کہ میں نے عمرو بن نافع

أَمَّا الْقُصَّةُ وَالْقَفَا لِلْغُلَامِ فَلَا بَأْسَ بِهِمَا، وَلٰكِنَّ الْقَزَعَ أَنْ يُتْرَكَ بِنَاصِيَتِهِ شَعَرٌ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ غَيْرُهُ وَكَذٰلِكَ شَقُّ رَأْسِهِ هٰذَا وَهٰذَا۔

۸۶۱ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُثَنَّى ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقَزَعِ۔

باب ۵۲۶ تَطْيِيبُ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا بِيَدَيْهَا۔

۸۶۲ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: طَيَّبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي لِحُرْمِهِ وَطَيَّبْتُهُ بِمِنًى قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ۔

باب ۵۲۷ الطِّيبُ فِي الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ۔

۸۶۳ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُ حَتَّى أَجِدَ وَبِيصَ الطِّيبِ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ۔

باب ۵۲۸ الِامْتِشَاطِ۔

۸۶۴ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِي دَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُكُّ رَأْسَهُ بِالْمِدْرَى فَقَالَ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهَا فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْأَبْصَارِ۔

باب ۵۲۹ تَرْجِيلِ الْحَائِضِ زَوْجَهَا۔

سے دوبارہ اس کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ، کنپٹی اور سر کے پچھلے حصہ کی طرف اگر بال چھوڑ دیئے جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے، لیکن "قزع" یہ ہے کہ پیشانی پر بال چھوڑ دیئے جائیں اور باقی سب منڈوا دیئے جائیں اسی طرح ادھر ادھر سر کے کنارے بال چھوڑ دیئے جائیں۔

۸۶۱ - ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن مثنیٰ بن عبداللہ بن انس بن مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "قزع" سے منع فرمایا تھا۔

۵۲۶ - عورت کا اپنے ہاتھ سے اپنے شوہر کو خوشبو لگانا۔

۸۶۲ - مجھ سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی انھیں یحییٰ بن سعید نے خبر دی۔ انھیں عبدالرحمٰن بن قاسم نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو، آپ کے احرام کی وجہ سے، اپنے ہاتھ سے خوشبو لگائی اور میں نے آپ کو منیٰ میں افاضہ سے پہلے خوشبو لگائی۔

۵۲۷ - سر اور داڑھی میں خوشبو

۸۶۳ - ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے انھیں عبدالرحمٰن بن اسود نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے عمدہ خوشبو لگایا کرتی تھی۔ یہاں تک کہ خوشبو کی چمک میں آپ کے سر اور آپ کی داڑھی میں دیکھتی تھی۔

۵۲۸ - کنگھا کرنا۔

۸۶۴ - ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن ذئب نے حدیث بیان کی۔ ان سے زہری نے۔ ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ کے ایک سوراخ سے اندر دیکھا۔ آنحضورؐ اس وقت اپنا سر کنگھے سے کھجا رہے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم جھانک رہے ہو تو میں اسے تمہاری آنکھ میں چبھو دیتا۔ (کسی کے گھر میں آنے کی) اجازت کا حکم دیکھنے سے پہلے ہے۔

۵۲۹ - حائضہ عورت کا اپنے شوہر کو کنگھا کرنا۔

۸۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ ۔

۸۶۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے انھیں عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں حائضہ رہتی تھی۔ اور اس کے باوجود آنحضور کے بالوں میں کنگھا کرتی تھی۔

۸۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ ۔

۸۶۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں ہشام نے۔ ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسی طرح۔

باب ۵۳۰ التَّرْجِيلِ

۵۳۰۔ کنگھا کرنا۔

۸۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ ابْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ مَا اسْتَطَاعَ فِي تَرَجُّلِهِ وَوُضُوئِهِ ۔

۸۶۷۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث بن سلیم نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر کام میں جہاں تک ممکن ہوتا، داہنی طرف سے شروع کرنے کو پسند فرماتے تھے، کنگھا کرنے اور وضو کرنے میں بھی۔

باب ۵۳۱ مَا يُذْكَرُ فِي الْمِسْكِ

۵۳۱۔ مشک کے بارے میں روایات۔

۸۶۸۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ ۔

۸۶۸۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں ابن مسیب نے اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابن آدم (انسان) کا ہر عمل اس کا ہے سوا روزہ کے۔ کہ یہ میرا ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی بڑھ کر ہے۔

باب ۵۳۲ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الطِّيبِ

۵۳۲۔ کس طرح کی خوشبو پسندیدہ ہے۔

۸۶۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْرَامِهِ بِأَطْيَبِ مَا أَجِدُ ۔

۸۶۹۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے احرام کے وقت سب سے عمدہ خوشبو، جو مل سکتی تھی، لگاتی۔

باب ۵۳۳ مَنْ لَمْ يَرُدَّ الطِّيبَ

۵۳۳۔ جس نے خوشبو سے انکار نہیں کیا۔

۸۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ ابْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرُدُّ

۸۷۰۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ بن ثابت انصاری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ثمامہ بن عبداللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ جب آپ کو خوشبو (ہدیہ کی جاتی) تو آپ واپس نہیں کرتے

الطِّيبَ. وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ.

باب ۵۳۴ الذَّرِيرَةِ

۸۷۱ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ الْهَيْثَمِ أَوْ مُحَمَّدٌ عَنْهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُرْوَةَ سَمِعَ عُرْوَةَ وَالْقَاسِمَ يُخْبِرَانِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ بِذَرِيرَةٍ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلْحِلِّ وَالْإِحْرَامِ.

باب ۵۳۵ الْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ

۸۷۲ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ لَعَنَ اللهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ تَعَالَى: مَالِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللهِ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ.

باب ۵۳۶ الْوَصْلِ فِي الشَّعْرِ

۸۷۳ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ: وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعَرٍ كَانَتْ بِيَدِ حَرَسِيٍّ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ وَيَقُولُ إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هَذِهِ نِسَاؤُهُمْ. وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ

تھے اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشبو واپس نہیں فرماتے تھے۔

۵۳۴ - ذریرہ

۸۷۱ - ہم سے عثمان بن ہیثم نے حدیث بیان کی، یا محمد نے عثمان کے واسطہ سے (حدیث بیان کی) ان سے ابن جریج نے، انھیں عمر بن عبداللہ بن عروہ نے خبر دی، انھوں نے عروہ اور قاسم سے سنا، ان حضرات نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے خبر دی کہ آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقعہ پر احرام کھولنے اور احرام باندھنے کے وقت اپنے ہاتھ سے ذریرہ (ایک قسم کی خوشبو) لگائی۔

۵۳۵ - حسن کے لیے دانتوں کے درمیان کشادگی پیدا کرنا۔

۸۷۲ - ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ اللہ تعالیٰ نے حسن کے لیے گودنے والیوں گدوانے والیوں چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں اور دانتوں کے درمیان کشادگی پیدا کرنے والیوں پر، جو اللہ کی خلقت میں تبدیلی کرتی ہیں لعنت بھیجی ہے۔ میں کیوں نہ ان لوگوں پر لعنت کروں۔ جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی۔ اس کا حکم تو خود اللہ کی کتاب میں ہے۔ "رسول جو تمھیں دیں اسے لے لو"

۵۳۶ - بالوں میں الگ سے مصنوعی بال لگانا۔

۸۷۳ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن شہاب نے، ان سے حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف نے اور انھوں نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے عام حج میں سنا، آپ (مدینہ منورہ میں) منبر پر یہ فرما رہے تھے۔ آپ نے بالوں کی ایک چوٹی جو آپ کے محافظ کے ہاتھ میں تھی، لے کر فرمایا، کہاں ہیں تمھارے علماء میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ اس طرح بال بنانے سے منع فرما رہے تھے، اور فرما رہے تھے کہ بنی اسرائیل اس وقت تباہ ہو گئے جب ان کی عورتوں نے اس طرح اپنے بال سنوارنے شروع کر دیئے تھے۔ اور ابن ابی شیبہ نے بیان کیا، ان سے یونس بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سر کے قدرتی بالوں میں مصنوعی بال لگانے والیوں اور لگوانے والیوں، گودنے والیوں اور گدوانے والیوں

وَالْمُسْتَوْشِمَةَ ۔

۸۷۴ ۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاقٍ يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ جَارِيَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ وَأَنَّهَا مَرِضَتْ فَتَمَعَّطَ شَعْرُهَا فَأَرَادُوا أَنْ يَّصِلُوهَا فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ تَابَعَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ ۔

۸۷۵ ۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمِّي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي أَنْكَحْتُ ابْنَتِي ثُمَّ أَصَابَهَا شَكْوَى فَتَمَرَّقَ رَأْسُهَا وَزَوْجُهَا يَسْتَحِثُّنِي بِهَا أَفَأَصِلُ رَأْسَهَا فَسَبَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ ۔

۸۷۶ ۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ ۔

۸۷۷ ۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ قَالَ نَافِعٌ الْوَشْمُ فِي اللِّثَةِ ۔

۸۷۸ ۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو

پر اللہ نے لعنت بھیجی ہے ۔

۸۷۴ ۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مرہ نے بیان کیا کہ میں نے حسن بن مسلم بن یناق سے سنا، وہ صفیہ بنت شیبہ کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے۔ اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ انصار کی ایک لڑکی نے شادی کی، اس کے بعد بیمار ہو گئی۔ اور اس کے سر کے بال جھڑ گئے۔ اس کے گھر والوں نے چاہا کہ اس کے بال میں مصنوعی بال لگا دیں۔ اس لیے انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اللہ نے مصنوعی بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔ اس روایت کی متابعت ابن اسحاق نے وہاں کے واسطہ سے کی۔ ان سے ابان بن صالح نے ان سے حسن نے، ان سے صفیہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے۔

۸۷۵ ۔ مجھ سے احمد بن مقدام نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور بن عبدالرحمن نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میری والدہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ میں نے اپنی لڑکی کی شادی کی ہے اس کے بعد وہ بیمار ہو گئی، اور اس کے سر کے بال جھڑ گئے اور اس کا شوہر مجھ پر اس کے معاملہ میں زور دیتا ہے، کیا میں اس کے سر میں مصنوعی بال لگا دوں؟ اس پر آنحضورؐ نے مصنوعی بال جوڑنے والیوں اور جڑوانے والیوں کو برا بھلا کہا۔

۸۷۶ ۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کی بیوی فاطمہ نے ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی پر لعنت بھیجی ہے۔

۸۷۷ ۔ مجھ سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں عبیداللہ نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ نے مصنوعی بال جوڑنے والیوں، جڑوانے والیوں، گودنے والیوں اور گدوانے والیوں پر لعنت بھیجی ہے۔ نافع نے فرمایا کہ "گودنا" جبڑے پر ہوتا تھا۔

۸۷۸ ۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی،

بْنُ مُرَّةَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِيْنَةَ اٰخِرَ قَدْمَةٍ قَدِمَهَا فَخَطَبَنَا فَاَخْرَجَ كُبَّةً مِّنْ شَعْرٍ قَالَ: مَا كُنْتُ اَرٰى اَحَدًا يَفْعَلُ هٰذَا غَيْرَ الْيَهُوْدِ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُ الزُّوْرَ يَعْنِي الْوَاصِلَةَ فِي الشَّعْرِ۔

بَابُ ۵۳۷ الْمُتَنَمِّصَاتِ

۸۷۹۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ لَعَنَ عَبْدُ اللّٰهِ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ، فَقَالَتْ اُمُّ يَعْقُوْبَ: مَا هٰذَا؟ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَمَا لِيْ لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَفِيْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ قَرَاْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُهُ، قَالَ وَاللّٰهِ لَئِنْ قَرَاْتِيْهِ لَقَدْ وَجَدْتِيْهِ وَمَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔

۞ بن دایت ۞

بَابُ ۵۳۸ الْمَوْصُوْلَةِ

۸۸۰۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ۔

۸۸۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَنَّهٗ سَمِعَ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْمُنْذِرِ تَقُوْلُ سَمِعْتُ اَسْمَاءَ قَالَتْ: سَاَلَتِ امْرَاَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَتِيْ اَصَابَتْهَا الْحَصْبَةُ فَامَّرَقَ شَعْرُهَا وَاِنِّيْ زَوَّجْتُهَا اَفَاَصِلُ فِيْهِ؟ فَقَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ

ان سے عمرو بن مرہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے سعید بن مسیب سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ آخری مرتبہ مدینہ منورہ تشریف لائے اور ہمیں خطبہ دیا۔ آپ نے بالوں کا ایک گچھا نکال کے فرمایا کہ یہ یہودیوں کے سوا اور کوئی نہیں کرتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے زُور (فریب) فرمایا ہے آپ کا اشارہ مصنوعی بال لگانے والیوں کی طرف تھا۔

۵۳۷۔ چہرے سے بال اکھاڑنے والیاں

۸۷۹۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں جریر نے خبر دی، انھیں منصور نے، انھیں ابراہیم نے اور ان سے علقمہ نے بیان کیا، کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے خوبصورتی کے لیے گودنے والیوں، چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں اور سامنے کے دانتوں کے درمیان کشادگی پیدا کرنے والیوں، جو کہ اللہ کی پیدائش میں تبدیلی کرتی ہیں لعنت بھیجی ام یعقوب نے کہا کہ یہ کیا بات ہوئی؟ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ آخر میں کیوں نہ ان پر لعنت بھیجوں جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی ہے اور کتب اللہ میں اس پر لعنت موجود ہے۔ ام یعقوب نے کہا کہ بخدا، میں نے پورا قرآن مجید پڑھ ڈالا ہے اور کہیں بھی ایسی کوئی بات مجھے نہیں ملی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا واللہ، اگر تم نے پڑھا ہوتا تو تمھیں مل جاتا۔ "اور جو کچھ رسول تمھیں دیں اسے لو، اور جس سے بھی تمھیں روکیں، اس سے رُک جاؤ۔"

۵۳۸۔ مصنوعی بال جوڑنے والی۔

۸۸۰۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ نے حدیث بیان کی ان سے عبیداللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصنوعی بال جوڑنے والی، جڑوانے والی، گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت بھیجی۔

۸۸۱۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھوں نے فاطمہ بنت منذر سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے اسماء رضی اللہ عنہا سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! میری لڑکی کو کھسرا ہو گیا ہے اور اس سے اس کے بال جھڑ گئے ہیں اس کی شادی بھی کر چکی ہوں تو کیا مصنوعی بال لگا دوں؟ آنحضور نے فرمایا کہ اللہ

الْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُولَةَ ؕ

۸۸۲ ـ حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَةُ وَالْمُوتَشِمَةُ وَالْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ يَعْنِي لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ

۸۸۳ ـ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُوتَشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ مَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ ؕ

بَاب ۵۳۹ الْوَاشِمَةِ ؕ

۸۸۴ ـ حَدَّثَنِي يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَيْنُ حَقٌّ وَنَهَى عَنِ الْوَشْمِ ؕ

۸۸۵ ـ حَدَّثَنِي ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ذَكَرْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ حَدِيثَ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ أُمِّ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَ حَدِيثِ مَنْصُورٍ ؕ

۸۸۶ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ أَبِي فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ

نے مصنوعی بال لگانے والی اور جس کے لگایا جائے ۔ دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔

۸۸۲ ـ مجھ سے یونس بن موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے فضل بن دکین نے حدیث بیان کی، ان سے صخر بن جویریہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ یا (راوی نے اس طرح بیان کیا کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گودنے والی، گدوانے والی، مصنوعی جوڑنے والے اور جڑوانے والی، یعنی آنحضورؐ نے ان پر لعنت بھیجی ہے۔

۸۸۳ ـ مجھ سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں سفیان نے خبر دی۔ انھیں منصور نے، انھیں ابراہیم نے، انھیں علقمہ نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے گودنے والیوں، گدوانے والیوں، چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں اور خوبصورتی پیدا کرنے کے لیے سامنے کے دانتوں کے درمیان کشادگی کرنے والیوں پر، جو اللہ کی پیدائش میں تبدیلی کرتی ہیں، لعنت بھیجی ہے پھر میں کیوں نہ ان پر لعنت بھیجوں۔ جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی ہے اور وہ اللہ کی کتاب میں بھی موجود ہے۔

۵۳۹ ـ گودنے والی ؕ

۸۸۴ ـ مجھ سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نظر لگ جانا حق ہے، اور آنحضورؐ نے گودنے سے منع فرمایا۔

۸۸۵ ـ مجھ سے ابن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن مہدی نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن عابس سے منصور کی حدیث ذکر کی جو وہ ابراہیم کے واسطہ سے بیان کرتے تھے کہ ان سے علقمہ نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کی تو عبدالرحمٰن نے فرمایا کہ میں نے بھی منصور کی حدیث کی طرح ام یعقوب سے سنا ہے، وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کرتی تھیں۔

۸۸۶ ـ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے عون بن ابی جحیفہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خون کی قیمت،

الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَاٰكِلِ الرِّبَا وَمُوْكِلِهٖ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ ؕ

بَابُ ۵۴۰ الْمُسْتَوْشِمَةِ ؕ

۸۸۷ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِيَ عُمَرُ بِامْرَاَةٍ تَشِمُ فَقَامَ فَقَالَ اُنْشِدُكُمْ بِاللّٰهِ مَنْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْوَشْمِ؟ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَا سَمِعْتُ، قَالَ مَا سَمِعْتَ؟ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا تَشِمْنَ وَلَا تَسْتَوْشِمْنَ ؕ

۸۸۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ ؕ

۸۸۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ مَالِيْ لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ ؕ

بَابُ ۵۴۱ التَّصَاوِيْرِ ؕ

۸۹۰ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا تَصَاوِيْرُ وَقَالَ

کتے کی قیمت سے منع فرمایا، اور سود لینے والے اور دینے والے، گودنے والی اور گدوانے والی (پر لعنت بھیجی)۔

۵۴۰۔ گدوانے والی۔

۸۸۷۔ ہم سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمارہ نے، ان سے ابو زرعہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت لائی گئی جو گودنے کا کام کرتی تھی۔ حضرت عمرؓ کھڑے ہو گئے (اور اس وقت موجود صحابہ سے) کہا، میں تمھیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کسی نے کچھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گودنے کے متعلق سنا ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کھڑے ہو کر عرض کی۔ امیر المؤمنین، میں نے سنا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، کیا سنا ہے؟ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ گودنے کا کام نہ کرو۔ اور نہ گدواؤ۔

۸۸۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، انھیں عبید اللہ نے خبر دی، انھیں نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی، گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت بھیجی ہے۔

۸۸۹۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد الرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ گودنے والیوں، گدوانے والیوں، بال اکھاڑنے والیوں اور خوبصورتی کے لیے دانتوں کے درمیان کشادگی کرنے والیوں پر، جو اللہ کی پیدائش میں تبدیلی کرتی ہیں، اللہ تعالیٰ نے لعنت بھیجی ہے پھر میں بھی کیوں نہ ان پر لعنت بھیجوں جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی ہے اور وہ کتاب اللہ میں بھی موجود ہے۔

۵۴۱۔ تصویریں

۸۹۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے، ان سے ابن عباس نے اور ان سے ابو طلحہ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فرشتے اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں کتا یا تصویریں ہوں۔ اور لیث نے بیان کیا، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے،

اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۵۴۲ عَذَابِ الْمُصَوِّرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۸۹۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ مَسْرُوقٍ فِي دَارِ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ فَرَأَى فِي صُفَّتِهِ تَمَاثِيلَ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ

۸۹۲ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الَّذِينَ يَصْنَعُونَ هَذِهِ الصُّوَرَ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ

بَابُ ۵۴۳ نَقْضِ الصُّوَرِ

۸۹۳ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فِيهِ تَصَالِيبُ إِلَّا نَقَضَهُ

۸۹۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ دَارًا بِالْمَدِينَةِ فَرَأَى أَعْلَاهَا مُصَوِّرًا يُصَوِّرُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا حَبَّةً وَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً ثُمَّ دَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ حَتَّى بَلَغَ إِبْطَهُ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَشَيْءٌ

انھیں عبید اللہ نے خبر دی، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

۵۴۲ - تصویر بنانے والوں پر قیامت کے دن کا عذاب۔

۸۹۱ - ہم سے حمیدی نے حدیث کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی اور ان سے مسلم نے بیان کیا کہ ہم مسروق کے ساتھ یسار بن نمیر کے گھر میں تھے۔ مسروق نے ان کے چبوترے پر تصویریں دیکھیں تو کہا کہ میں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا ہے آپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اللہ کے یہاں قیامت کے دن تصویر بنانے والوں پر سب سے زیادہ عذاب ہوگا۔

۸۹۲ - ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے نافع نے اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو لوگ یہ تصویریں بناتے ہیں، انھیں قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جس کی تم نے تخلیق کی ہے اسے زندہ کرکے بھی دکھاؤ۔

۵۴۳ - تصویروں کو توڑنا۔

۸۹۳ - ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی نے، ان سے عمران بن حطان نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر میں جب بھی کوئی چیز ایسی ملتی جس میں تصویریں ہوتیں تو آپ اسے توڑ دیتے تھے۔

۸۹۴ - ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمارہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو زرعہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ کے ایک گھر میں گیا، (مروان بن حکم کے گھر میں) تو آپ نے چھت پر ایک مصور کو دیکھا جو تصویر بنا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ (اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے) اس شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا جو میری مخلوق کی طرح پیدا کرنے چلا ہے اگر یہی زعم ہے تو ایک دانہ پیدا کرکے دیکھو، ایک چیونٹی پیدا کرکے دیکھو، پھر

سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ مُنْتَهَى الْحِلْيَةِ.

بَابُ ۵۴۴ مَا وُطِئَ مِنَ التَّصَاوِيْرِ.

۸۹۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ - وَمَا بِالْمَدِيْنَةِ يَوْمَئِذٍ أَفْضَلُ مِنْهُ - قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ بِقِرَامٍ لِيْ عَلٰى سَهْوَةٍ لِيْ فِيْهَا تَمَاثِيْلُ، فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَتَكَهُ وَقَالَ: أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ، قَالَتْ فَجَعَلْنَاهُ وِسَادَةً أَوْ وِسَادَتَيْنِ.

۸۹۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَعَلَّقْتُ دُرْنُوْكًا فِيْهِ تَمَاثِيْلُ فَأَمَرَنِيْ أَنْ أَنْزِعَهُ فَنَزَعْتُهُ. وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

بَابُ ۵۴۵ مَنْ كَرِهَ الْقُعُوْدَ عَلَى الصُّوْرَةِ.

۸۹۷ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَقُلْتُ أَتُوْبُ إِلَى اللّٰهِ مِمَّا أَذْنَبْتُ، قَالَ مَا هٰذِهِ النُّمْرُقَةُ؟ قُلْتُ لِتَجْلِسَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا قَالَ إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ

پھر آپ نے پانی کا ایک طشت منگایا اور اپنے ہاتھ اس میں دھونے۔ جب بغل دھونے لگے تو میں نے عرض کی۔ ابوہریرہ! کیا بغل تک دھونے کے متعلق آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ فرمایا کہ جنت میں زیور پہننے کی یہ آخری حد ہے۔

۵۴۴ - تصویر کو روندنا۔

۸۹۵ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے سنا۔ اس زمانہ میں مدینہ منورہ میں ان سے افضل کوئی نہیں تھا۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد (قاسم بن محمد بن ابی بکر) سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لائے تو میں نے اپنے گھر کے بوسیدہ کنارے پر پردہ لٹکا دیا۔ اس پردہ پر تصویریں تھیں جب حضور اکرمؐ نے دیکھا تو اسے کھینچ کے گرا دیا اور یہ فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ شدید عذاب میں وہ لوگ مبتلا ہوں گے جنھوں نے اللہ کی مخلوق کی طرح تخلیق کی کوشش کی ہوگی۔ بیان کیا کہ پھر ہم نے اس پردہ کے ایک دو گدے بنا دیئے۔

۸۹۶ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن داؤد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے آئے اور میں نے پردہ لٹکا رکھا تھا جس میں تصویریں تھیں۔ آنحضورؐ نے مجھے اس کے اتار لینے کا حکم دیا تو میں نے اسے اتار لیا۔ اور میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں غسل کرتے تھے۔

۵۴۵ - جس نے تصویر پر بیٹھنے کو ناپسندیدہ فعل سمجھا۔

۸۹۷ - ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آپ نے ایک گدا خریدا جس پر تصویریں تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اسے دیکھ کر) دروازے ہی پر کھڑے ہو گئے اور اندر نہیں تشریف لائے میں نے عرض کی کہ میں نے جو غلطی کی ہے اس سے اللہ کی بارگاہ میں توبہ مانگتی ہوں، آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہ گدا کس لیے ہے؟ میں نے عرض کی کہ آپ کے بیٹھنے اور اس پر ٹیک لگانے کے لیے ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ ان تصویروں کے بنانے

يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ الصُّوَرُ ٭

۸۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ الصُّورَةُ قَالَ بُسْرٌ ثُمَّ اشْتَكَى زَيْدٌ فَعُدْنَاهُ فَإِذَا عَلَى بَابِهِ سِتْرٌ فِيهِ صُورَةٌ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللهِ رَبِيبِ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْأَوَّلِ؟ فَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ أَلَمْ تَسْمَعْهُ حِينَ قَالَ إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ بُكَيْرٌ حَدَّثَهُ بُسْرٌ حَدَّثَهُ زَيْدٌ حَدَّثَهُ أَبُو طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ٭

بَابُ ۵۴۶ كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ فِي التَّصَاوِيرِ

۸۹۹۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهِ جَانِبَ بَيْتِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِيطِي عَنِّي فَإِنَّهُ لَا تَزَالُ تَصَاوِيرُهُ تَعْرِضُ لِي فِي صَلَاتِي ٭

بَابُ ۵۴۷ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ ٭

۹۰۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے پیدا کیا ہے اسے زندہ بھی کر کے دکھاؤ۔ اور فرشتے اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں تصویر ہو۔

۸۹۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی۔ ان سے بکیر نے۔ ان سے بسر بن سعید نے، ان سے زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں تصویر ہو۔ بسر نے بیان کیا کہ پھر زید رضی اللہ عنہ بیمار پڑے تو ہم ان کی عیادت کے لیے گئے۔ ہم نے دیکھا کہ ان کے دروازہ پہ ایک پردہ پڑا ہوا ہے جس پر تصویر ہے۔ میں نے ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے مولا عبید اللہ سے کہا۔ کیا زید رضی اللہ عنہ نے ہمیں اس سے پہلے ایک مرتبہ تصویروں کے متعلق حدیث نہیں سنائی تھی: عبید اللہ نے فرمایا کہ کیا تم نے سنا نہیں تھا۔ حدیث بیان کرتے ہوئے انھوں نے یہ بھی کہا تھا کہ کپڑے کے نقش و نگار اس سے مستثنیٰ ہیں۔ اور ابن وہب نے کہا۔ انھیں عمرو نے خبر دی آپ ابن حارث ہیں۔ ان سے بکیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے بسر نے حدیث بیان کی۔ ان سے زید نے حدیث بیان کی، ان سے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

۵۴۶۔ تصویروں کے ساتھ نماز پڑھنے کی کراہیت۔

۸۹۹۔ ہم سے عمران بن میسرہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد العزیز بن صہیب نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک پتلی سی چادر تھی۔ اُسے آپ نے پردہ کے طور پر گھر کے ایک کنارہ لٹکا دیا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے میرے سامنے سے ہٹا دو۔ اس کی تصویریں میری نماز میں مخل ہوتی ہیں۔

۵۴۷۔ فرشتے اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں تصویریں ہوں۔

۹۰۰۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمرو یعنی ابن محمد نے حدیث بیان کی۔ ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد (عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) نے بیان

جبْرِيْلُ فَرَاثَ عَلَيْهِ حَتَّى اشْتَدَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَهُ فَشَكَا إِلَيْهِ مَا وَجَدَ فَقَالَ لَهُ. إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَّلَا كَلْبٌ ؟

گیا کہ جبرئیل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں آنے کا وعدہ کیا۔ لیکن آنے میں تاخیر ہوئی۔ تو آنحضور سخت بے چین ہوئے پھر آپ باہر نکلے تو ان سے ملاقات ہوئی۔ آنحضور نے اپنی بے چینی کا ان سے ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا کہ ہم (فرشتے) کسی ایسے گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں تصویر یا کتا ہو۔

باب ۵۴۸ مَنْ لَّمْ يَدْخُلْ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ

۵۴۸۔ جو ایسے گھر میں نہیں گیا جس میں تصویر تھی۔

۹۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَتُوْبُ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُوْلِهِ مَاذَا أَذْنَبْتُ ؟ قَالَ: مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ ؟ فَقَالَتْ اشْتَرَيْتُهَا لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ

۹۰۱۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے مالک نے، ان سے نافع نے، ان سے قاسم بن محمد نے اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ آپ نے ایک گدّا خریدا۔ جس میں تصویریں تھیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو آپ دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر نہیں آئے۔ میں نے آپ کے چہرے سے ناگواری کے آثار محسوس کیے (عائشہ رضی اللہ عنہا نے) عرض کی، یا رسول اللہ! میں اللہ اور اس کے رسول کے حضور توبہ کرتی ہوں میں نے کیا غلطی کی ہے؟ آنحضور نے فرمایا، یہ گدا کیسا ہے؟ میں نے عرض کی کہ میں نے ہی اسے خریدا ہے تاکہ اس پر بیٹھیں اور ٹیک لگائیں۔ آنحضور نے فرمایا کہ ان تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے پیدا کیا ہے اسے زندہ بھی کر کے دکھاؤ۔ اور آنحضور نے فرمایا کہ جس گھر میں تصویر ہوتی ہے اس میں فرشتے نہیں داخل ہوتے۔

باب ۵۴۹ مَنْ لَعَنَ الْمُصَوِّرَ ؟

۵۴۹۔ جس نے تصویر بنانے والے پر لعنت بھیجی۔

۹۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِيْ غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ اشْتَرَى غُلَامًا حَجَّامًا فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْبَغِيِّ وَلَعَنَ آكِلَ الرِّبَا وَمُوْكِلَهُ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَالْمُصَوِّرَ ؟

۹۰۲۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عون بن ابی جحیفہ نے اور ان سے ان کے والد نے کہ آپ نے ایک غلام خریدا جو پچھنا لگاتا تھا پھر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خون کی قیمت، کتے کی قیمت اور زنا کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔ اور آپ نے سود لینے والے، دینے والے، گودنے والی گدوانے والی اور تصویر بنانے والے پر لعنت بھیجی ہے۔

باب ۵۵۰ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ ؟

۵۵۰۔ جو تصویر بنائے گا اس پر قیامت کے دن زور ڈالا جائے گا کہ اس میں روح بھی ڈالے، حالانکہ وہ روح نہیں ڈال سکتا۔

۹۰۳۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى

۹۰۳۔ ہم سے عیاش بن ولید نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالاعلیٰ نے

حدثنا سعيد قال سمعت النضر بن أنس بن مالك يحدث قتادة قال: كنت عند ابن عباس وهم يسألونه ولا يذكر النبي صلى الله عليه وسلم حتى سئل فقال: سمعت محمدا صلى الله عليه وسلم يقول: من صور صورة في الدنيا كلف يوم القيامة أن ينفخ فيها الروح وليس بنافخ.

حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے نضر بن انس بن مالک سے سنا، وہ قتادہ سے حدیث بیان کر رہے تھے۔ بیان کیا کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، لوگ آپ سے مسائل پوچھ رہے تھے، جب تک آپ سے خاص طور سے پوچھا نہ جاتا آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حوالہ نہیں دیتے۔ پھر آپ نے فرمایا، میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آنحضور نے فرمایا کہ جو شخص دنیا میں تصویر بنائے گا قیامت کے دن اس پر زور ڈالا جائے گا کہ اس میں روح بھی ڈالے، حالانکہ وہ روح نہیں ڈال سکتا۔

باب ۵۵۱ الارتداف على الدابة

۹۰۴ - حدثنا قتيبة حدثنا أبو صفوان عن يونس بن يزيد عن ابن شهاب عن عروة عن أسامة بن زيد رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ركب على حمار على إكاف عليه قطيفة فدكية وأردف أسامة وراءه.

۵۵۱ ۔ سواری پر کسی کو اپنے پیچھے بٹھانا ۔

۹۰۴ ۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو صفوان نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن یزید نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر فدک کی بنی ہوئی چادر کی زین تھی اور اسامہ رضی اللہ عنہ کو اسی پر اپنے پیچھے بٹھایا۔

باب ۵۵۲ الثلاثة على الدابة

۹۰۵ - حدثنا مسدد حدثنا يزيد بن زريع حدثنا خالد عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: لما قدم النبي صلى الله عليه وسلم مكة استقبلته أغيلمة بني عبد المطلب فحمل واحدا بين يديه والآخر خلفه.

۵۵۲ ۔ ایک سواری پر تین افراد ۔

۹۰۵ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے (فتح مکہ کے موقعہ پر) تو بنی عبد المطلب کے چند لڑکے آپ کے سامنے آئے، آنحضور نے ان میں سے ایک کو سواری پر اپنے آگے اور دوسرے کو پیچھے بٹھا لیا۔

باب ۵۵۳ حمل صاحب الدابة غيره بين يديه. وقال بعضهم صاحب الدابة أحق بصدر الدابة إلا أن يأذن له.

۹۰۶ - حدثني محمد بن بشار حدثنا عبد الوهاب حدثنا أيوب ذكر الأشر الثلاثة عند عكرمة. فقال قال ابن عباس أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد حمل قثم

۵۵۳ ۔ سواری کے مالک کا دوسرے کو سواری پر اپنے آگے بٹھانا۔ بعض نے کہا ہے کہ سواری کے مالک کو سواری پر آگے بیٹھنے کا زیادہ حق ہے۔ البتہ اگر وہ دوسرے کو آگے بیٹھنے کی اجازت دے (تو بیٹھ سکتا ہے)

۹۰۶ ۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی کہ عکرمہ کے سامنے حدیث "ایک سواری پر تین آدمیوں کا بیٹھنا بدترین ہے" کا ذکر کیا گیا تو آپ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،

بَيْنَ يَدَيْهِ، وَالْفَضْلَ خَلْفَهُ أَوْ قُثَمَ خَلْفَهُ وَالْفَضْلَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَيُّهُمْ شَرٌّ، أَوْ أَيُّهُمْ خَيْرٌ۔

(مکہ معظمہ) تشریف لائے تو آپ قثم بن عباس کو اپنی سواری پر آگے اور فضل بن عباس کو پیچھے بٹھائے ہوئے تھے، یا قثم پیچھے تھے اور فضل آگے تھے (رضی اللہ عنہم) اب تم ان میں سے کسے برا کہو گے اور کسے اچھا۔

باب ۵۵۴ یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے

۹۰۷۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا آخِرَةُ الرَّحْلِ، فَقَالَ: يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ، قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ؟ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ حَقُّ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ، قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ فَقَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ إِذَا فَعَلُوهُ؟ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ۔

۹۰۷۔ ہم سے ہدبہ بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور میرے اور آنحضورؐ کے درمیان سوا کجاوہ کے کنارے کے اور کوئی چیز حائل نہیں تھی، اسی حالت میں آنحضورؐ نے فرمایا۔ یا معاذ! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ہوں۔ آپ کی اطاعت و فرمانبرداری کے لیے، پھر آپ تھوڑی دیر چلتے رہے۔ اس کے بعد فرمایا معاذ! میں نے عرض کی حاضر ہوں، یا رسول اللہ آپ کی اطاعت کے لیے۔ اس کے بعد آنحضورؐ نے فرمایا تمھیں معلوم ہے، اللہ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اللہ کے بندوں پر حق یہ ہے کہ بندے اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں۔ پھر آپ تھوڑی دیر چلتے رہے اس کے بعد فرمایا، معاذ! میں نے عرض کی، حاضر ہوں، یا رسول اللہ آپؐ کی اطاعت کے لیے۔ آنحضورؐ نے فرمایا تمھیں معلوم ہے، بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے جبکہ وہ یہ (اس کے حکم کے مطابق) کرلیں، میں نے عرض کی، اللہ اور اس کے رسولؐ کو زیادہ علم ہے۔ فرمایا کہ پھر بندوں کا اللہ پر حق یہ ہے کہ وہ انھیں عذاب نہ دے۔

باب ۵۵۵ إِرْدَافُ الْمَرْأَةِ خَلْفَ الرَّجُلِ

۵۵۵ سواری پر عورت کا مرد کے پیچھے بیٹھنا۔

۹۰۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۹۰۸۔ ہم سے حسن بن محمد بن صباح، ان سے یحییٰ بن عباد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھیں یحییٰ بن ابی اسحاق نے خبر دی، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر سے واپس آرہے تھے، اور میں

ص ۳۸۲ لہ مطلب یہ ہے کہ ایک سواری پر تین آدمیوں کو ایک ساتھ بٹھانے کی ممانعت صرف اس وجہ سے ہے کہ جانور پر اس کی طاقت سے زیادہ بار نہ ڈالا جائے۔ اب یہ حالات پر موقوف ہے کہ کس جانور پر کتنے افراد بیٹھ سکتے ہیں۔ اگر کوئی جانور ایک شخص کا بار بھی نہیں اٹھا سکتا تو ایک کا بیٹھنا بھی اس پر ممنوع ہے۔

وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ وَإِنِّي لَرَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ وَهُوَ يَسِيرُ وَبَعْضُ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدِيفُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَثَرَتِ النَّاقَةُ فَقُلْتُ الْمَرْأَةَ فَنَزَلْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا أُمُّكُمْ فَشَدَدْتُ الرَّحْلَ وَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَنَا أَوْ رَأَى الْمَدِينَةَ قَالَ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ۔

بَابُ ۵۵۶ الِاسْتِلْقَاءِ وَوَضْعِ الرِّجْلِ عَلَى الْأُخْرَى

۹۰۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ أَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْطَجِعُ فِي الْمَسْجِدِ رَافِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الْأَدَبِ

بَابُ ۵۵۷

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ

۹۱۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ عَيْزَارٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنَا صَاحِبُ هَذِهِ الدَّارِ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ قَالَ الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي۔

بَابُ ۵۵۸ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ

ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور وہ چل رہے تھے آنحضورؐ کی بعض ازواج (صفیہ رضی اللہ عنہا) آنحضورؐ کی سواری پر آپ کے پیچھے تھیں کہ اچانک اونٹنی پھسل گئی، میں نے کہا، عورت کی خبر گیری کرو۔ پھر میں اتر پڑا، حضور اکرمؐ نے فرمایا، یہ تمہاری ماں ہیں۔ پھر میں نے کجاوہ باندھا، اور آنحضورؐ سوار ہو گئے۔ پھر جب مدینہ منورہ کے قریب ہوئے یا (راوی نے بیان کیا کہ) دیکھا تو فرمایا، واپس ہونے والے، توبہ کرتے ہوئے، اپنے رب کی عبادت کرتے ہوئے اور حمد کرتے ہوئے۔

۵۵۶ - چت لیٹنا اور ایک پاؤں کا دوسرے پاؤں پر رکھنا۔

۹۰۹ - ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عباد بن تمیم نے ان سے ان کے چچا (عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ) نے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا کہ آپ ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر اٹھا کر رکھے ہوئے تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ادب و تمیز

۵۵۷ -

اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے متعلق وصیت کی ہے۔"

۹۱۰ - ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے ولید بن عیزار نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابو عمرو شیبانی سے سنا کہ ہمیں اس کے رہنے والے نے خبر دی اور انھوں نے اپنے ہاتھ سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف اشارہ کیا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اللہ کے نزدیک کون عمل سب سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ فرمایا کہ وقت پر نماز پڑھنا، پوچھا کہ پھر کون؟ فرمایا کہ والدین کے ساتھ اچھا معاملہ کرنا۔ پوچھا پھر کون؟ فرمایا کہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضورؐ نے مجھ سے ان اعمال کے متعلق فرمایا اور اگر میں اسی طرح اور سوال کرتا رہتا تو آپ جواب دیتے رہتے۔

۵۵۸ - اچھے معاملہ کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟

٩١١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ شُبْرُمَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ أُمُّكَ، قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ أُمُّكَ، قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ أُمُّكَ، قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ ثُمَّ أَبُوكَ. وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ وَيَحْيَى

٩١١ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمارہ بن قعقاع بن شبرمہ نے، ان سے ابوزرعہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! میرے اچھے معاملے کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ فرمایا کہ تمھاری ماں۔ انھوں نے پوچھا اس کے بعد کون؟ آنحضور نے فرمایا، پھر تمھارا باپ۔ ابن شبرمہ اور یحییٰ بن ایوب نے بیان کیا کہ ہم سے ابوزرعہ نے اسی کے مطابق حدیث بیان کی۔

بَابٌ ٥٥٩ لَا يُجَاهِدُ إِلَّا بِإِذْنِ الْأَبَوَيْنِ

٥٥٩ - والدین کی اجازت کے بغیر جہاد کے لیے نہ جائے۔

٩١٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَبِيبٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُجَاهِدُ؟ قَالَ لَكَ أَبَوَانِ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ.

٩١٢ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان اور شعبہ نے بیان کیا کہ ہم سے حبیب نے حدیث بیان کی ح۔ کہا اور ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی۔ انھیں حبیب نے انھیں ابوالعباس نے اور ان سے عبداللہ بن عمرو نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا میں بھی جہاد میں شریک ہو جاؤں؟ آنحضور نے دریافت فرمایا، تمھارے والدین موجود ہیں؟ انھوں نے کہا کہ ہاں، موجود ہیں۔ آنحضور نے فرمایا کہ پھر انھیں میں جہاد کرو (یعنی انھیں کی خدمت کرو)۔

بَابٌ ٥٦٠ لَا يَسُبُّ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ

٥٦٠ - کوئی شخص اپنے والدین کو برا بھلا نہ کہے۔

٩١٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ، قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ يَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ.

٩١٣ - ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے حمید بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یقیناً سب سے بڑے گناہوں میں سے یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین پر لعنت بھیجے پوچھا گیا، یا رسول اللہ! کوئی شخص اپنے ہی والدین پر کیسے لعنت بھیجے گا؟ آنحضور نے فرمایا کہ وہ شخص دوسرے کے باپ کو برا بھلا کہے گا تو دوسرا بھی اس کے باپ کو برا بھلا کہے گا اور اس کی ماں کو برا بھلا کہے گا۔

بَابٌ ٥٦١ إِجَابَةِ دُعَاءِ مَنْ بَرَّ وَالِدَيْهِ

٥٦١ - اس شخص کے دعا کی قبولیت جس نے اپنے والدین کے ساتھ نیک معاملہ کیا۔

٩١٤ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ

٩١٤ - ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے نافع نے خبر دی۔ انھیں ابن

عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَتَمَاشَوْنَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوْا إِلَى غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اُنْظُرُوْا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْهَا لِلّٰهِ صَالِحَةً فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا فَقَالَ أَحَدُهُمْ اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَلِي صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ أَرْعَى عَلَيْهِمْ فَإِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ أَسْقِيْهِمَا قَبْلَ وَلَدِي وَإِنَّهُ نَاءَ بِيَ الشَّجَرُ فَمَا أَتَيْتُ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوْسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُوْقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَبْدَأَ بِالصِّبْيَةِ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَأْبِي وَدَأْبَهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللّٰهُ لَهُمْ فُرْجَةً حَتَّى يَرَوْنَ مِنْهَا السَّمَاءَ. وَقَالَ الثَّانِي: اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي ابْنَةُ عَمٍّ أُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتَّى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ فَسَعَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَلَقِيْتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ فَقُمْتُ عَنْهَا اَللّٰهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي قَدْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً وَقَالَ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيْرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ

عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین افراد چل رہے تھے کہ بارش نے انھیں آلیا۔ اور انھوں نے مڑ کر پہاڑ کی غار میں پناہ لی۔ اس کے بعد ان کے غار کے منہ پر پہاڑ کی ایک چٹان گری اور اس کا منہ بند ہو گیا۔ اب بعض نے بعض سے کہا کہ تم نے جو اعمال کئے ہیں ان میں ایسے اعمال کو دھیان میں لاؤ جو تم نے خالص اللہ کے لیے کیے ہوں۔ تاکہ اللہ سے اس کے ذریعہ دعا کرو۔ ممکن ہے، وہ غار کو کھول دے۔ اس پر ان میں سے ایک نے کہا، اے اللہ، میرے والدین تھے اور بہت بوڑھے تھے، اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے۔ میں ان کے لیے بکریاں چراتا تھا۔ اور واپس آکر دودھ نکالتا تو سب سے پہلے اپنے والدین کو پلاتا تھا، اپنے بچوں سے بھی پہلے۔ ایک دن چارے کی تلاش نے مجھے بہت دور لے جا ڈالا۔ چنانچہ میں رات گئے واپس آیا۔ میں نے دیکھا کہ میرے والدین سو چکے ہیں۔ میں نے معمول کے مطابق دودھ نکالا۔ پھر میں دوہا ہوا دودھ لے کر آیا اور ان کے سرہانے کھڑا ہو گیا۔ میں یہ گوارا نہیں کر سکتا تھا کہ انھیں سوتے میں جگاؤں۔ اور یہ بھی مجھ سے نہیں ہو سکتا تھا کہ والدین سے پہلے بچوں کو پلا دوں۔ بچے بھوک سے میرے قدموں میں لوٹ رہے تھے اور اسی کشمکش میں صبح ہو گئی، پس اے اللہ، اگر تیرے علم میں بھی یہ کام میں نے صرف تیری رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیا تھا تو ہمارے لیے کشادگی پیدا کر دے کہ ہم آسمان دیکھ سکیں، اللہ تعالیٰ نے (دعا قبول کی اور) ان کے لیے اتنی کشادگی پیدا کر دی کہ وہ آسمان دیکھ سکتے تھے۔ دوسرے شخص نے کہا اے اللہ، میری ایک چچا زاد بہن تھی اور میں اس سے محبت کرتا تھا، وہ انتہائی محبت جو ایک مرد ایک عورت سے کر سکتا ہے۔ میں نے اس سے اسے مانگا تو اس نے انکار کیا اور صرف اس شرط پر راضی ہوئی کہ میں اسے سو دینار دوں، میں نے دوڑ دھوپ کی اور سو دینار جمع کر لایا۔ پھر اس کے پاس انھیں لے کر گیا۔ پھر جب میں اس کے دونوں پاؤں کے درمیان میں بیٹھ گیا تو اس نے کہا کہ اے اللہ کے بندے، اللہ سے ڈر اور مہر کو مت توڑ۔ میں یہ سن کر کھڑا ہو گیا (اور زنا سے باز رہا) پس اگر تیرے علم میں بھی میں نے یہ کام تیری رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیا تھا تو ہمارے لیے کچھ اور کشادگی (چٹان کو ہٹا کر) پیدا کر دے۔ چنانچہ ان کے لیے تھوڑی سی اور کشادگی ہو گئی۔ تیسرے شخص نے کہا۔ اے اللہ میں نے ایک مزدور ایک فرق چاول کی مزدوری

أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَتَرَكَهُ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِي وَأَعْطِنِي حَقِّي فَقُلْتُ اذْهَبْ إِلَى ذٰلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيهَا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَهْزَأْ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَهْزَأُ بِكَ فَخُذْ ذٰلِكَ الْبَقَرَ وَرَاعِيَهَا فَأَخَذَهُ فَانْطَلَقَ بِهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ۔

باب ۵۶۲ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ مِنَ الْكَبَائِرِ

۹۱۵ - حدیث سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ وَرَّادٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ وَمَنْعَ وَهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ۔

۹۱۶ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْوَاسِطِيُّ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ فَمَا زَالَ يَقُولُهَا حَتَّى قُلْتُ لَا يَسْكُتُ۔

۹۱۷ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

پر رکھا تھا۔ اس نے اپنا کام پورا کر کے کہا کہ میری مزدوری دو۔ میں نے اس کی مزدوری دے دی۔ لیکن وہ چھوڑ کر چلا گیا اور اس کے ساتھ بے توجہی کی۔ میں اس کے بیج ہوئے دھان کو بوتا رہا، اور اس طرح میں نے اس سے ایک گائے اور اس کا چرواہا کر لیا (پھر جب وہ آیا تو) میں نے اس سے کہا کہ یہ گائے اور چرواہا لے جاؤ۔ اس نے کہا۔ اللہ سے ڈرو اور میرے ساتھ مذاق نہ کرو۔ میں نے کہا کہ میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کرتا۔ اس گائے اور چرواہے کو لے جاؤ۔ چنانچہ وہ انہیں لے کر چلا گیا۔ پس اگر تیرے علم میں بھی میں نے یہ کام تیری رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیا تھا تو (چٹان کی وجہ سے غار سے نکلنے میں جو رکاوٹ) باقی رہ گئی ہے اسے بھی کھول دے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے پوری کشادگی کر دی۔

۵۶۲ ۔ والدین کی نافرمانی کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

۹۱۵ ۔ ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے شیبان نے حدیث بیان کی۔ ان سے منصور نے، ان سے مسیب نے، ان سے وراد نے اور ان سے مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ نے تم پر ماں کی نافرمانی حرام قرار دی ہے اور (والدین کے حقوق) نہ دینا اور (ناحق ان سے) مطالبات کرنا (بھی حرام قرار دیا ہے) لڑکیوں کو زندہ دفن کرنا (بھی حرام قرار دیا ہے) اور قیل وقال (فضول باتیں) کثرت سوال اور مال کی اضاعت کو ناپسند کیا ہے۔

۹۱۶ ۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے خالد واسطی نے حدیث بیان کی، ان سے جریری نے، ان سے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے اور ان سے ان کے والد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا میں تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتا دوں؟ ہم نے عرض کی، ضرور بتائیے، یا رسول اللہ! آنحضور نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک اور والدین کی نافرمانی۔ آنحضور اس وقت ٹیک لگائے ہوئے تھے اب آپ سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا۔ آگاہ ہو جاؤ، جھوٹی بات بھی اور جھوٹی گواہی بھی (سب سے بڑے گناہ ہیں) آگاہ ہو جاؤ، جھوٹی بات بھی اور جھوٹی گواہی بھی۔ آنحضور اسے مسلسل دہراتے رہے اور میں نے سوچا کہ آنحضور خاموش نہیں ہوں گے۔

۹۱۷ ۔ مجھ سے محمد بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبیداللہ بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا،

قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم الكبائر أو سئل عن الكبائر فقال: الشرك بالله وقتل النفس وعقوق الوالدين، فقال ألا أنبئكم بأكبر الكبائر قال قول الزور أو قال شهادة الزور، قال شعبة وأكثر ظني أنه قال شهادة الزور۔

آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبائر کا ذکر کیا۔ یا (آپ نے فرمایا کہ) آنحضورؐ سے کبائر کے متعلق پوچھا گیا تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک، کسی کی (ناحق) جان لینا، والدین کی نافرمانی کرنا پھر فرمایا میں تمھیں سب سے بڑا گناہ نہ بتادوں؟ فرمایا کہ جھوٹی بات یا فرمایا کہ جھوٹی شہادت (سب سے بڑا گناہ ہے) شعبہ نے بیان کیا کہ میرا غالب گمان یہ ہے کہ آنحضورؐ نے جھوٹی گواہی فرمایا تھا۔

باب ۵۶۳ صلة الوالد المشرك

۹۱۸ - حدثنا الحميدي حدثنا سفيان حدثنا هشام بن عروة أخبرني أبي أخبرتني أسماء ابنة أبي بكر رضي الله عنهما قالت أتتني أمي راغبة في عهد النبي صلى الله عليه وسلم فسألت النبي صلى الله عليه وسلم: آصلها؟ قال نعم۔ قال ابن عيينة فأنزل الله تعالى فيها: لا ينهاكم الله عن الذين لم يقاتلوكم في الدين۔

۵۶۳ - مشرک والد کے ساتھ صلہ رحمی۔

۹۱۸ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، انھیں ان کے والد نے خبر دی انھیں اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ میری والدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میرے پاس آئیں' وہ اسلام سے منحرف تھیں میں نے آنحضورؐ سے پوچھا، کیا میں صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہاں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ہے لاینہاکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین" (جس میں صلہ رحمی کی اجازت دی گئی ہے)

باب ۵۶۴ صلة المرأة أمها ولها زوج

وقال الليث حدثني هشام عن عروة عن أسماء قالت قدمت أمي وهي مشركة في عهد قريش ومدتهم إذ عاهدوا النبي صلى الله عليه وسلم مع أبيها فاستفتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقلت: إن أمي قدمت وهي راغبة، قال: نعم صلي أمك۔

۵۶۴ - عورت کا، شوہر کے ہوتے ہوئے، اپنی ماں کے ساتھ صلہ رحمی۔

اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ نے اور ان سے اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میری والدہ مشرکہ تھیں۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریش کے ساتھ صلح کے معاملہ کے زمانہ میں اپنے والد کے ساتھ (مدینہ منورہ) آئیں۔ میں نے آنحضورؐ سے ان کے متعلق پوچھا، عرض کی کہ میری والدہ آئی ہیں اور اسلام سے منحرف ہیں (کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کا معاملہ کر سکتی ہوں؟) آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہاں، اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کا معاملہ کرو۔

۹۱۹ - حدثنا يحيى حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن عبيد الله أن عبد الله بن عباس أخبره أن أبا سفيان أخبره أن هرقل أرسل إليه فقال يعني النبي صلى الله عليه وسلم يأمرنا بالصلاة والصدقة والعفاف والصلة۔

۹۱۹ - ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے شہاب نے، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ نے اور انھیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور انھیں ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ہرقل نے انھیں بلا بھیجا تو انھوں نے اسے بتایا کہ وہ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز، صدقہ، پاکدامنی اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔

باب ٥٦٥ صِلَةِ الأَخِ الْمُشْرِكِ

٩٢٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ رَأَى عُمَرُ حُلَّةَ سِيَرَاءَ تُبَاعُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ابْتَعْ هَذِهِ وَالْبَسْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَإِذَا جَاءَكَ الْوُفُودُ قَالَ: إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ. فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا بِحُلَلٍ، فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ بِحُلَّةٍ فَقَالَ: كَيْفَ أَلْبَسُهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ؟ قَالَ: إِنِّي لَمْ أُعْطِكَهَا لِتَلْبَسَهَا وَلَكِنْ تَبِيعُهَا أَوْ تَكْسُوهَا، فَأَرْسَلَ بِهَا عُمَرُ إِلَى أَخٍ لَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ.

۵۶۵ ۔ مشرک بھائی کے ساتھ صلۂ رحمی ۔

۹۲۰ ۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے سیراء کا (ریشمی) حلّہ بکتے دیکھا تو عرض کی، یا رسول اللہ! آپ اسے خرید لیں اور جمعہ کے دن اور جب آپ کے پاس وفود آئیں تو اسے پہنا کریں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اسے تو وہی پہن سکتا ہے جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہ ہو۔ اس کے بعد آنحضورؐ کے پاس اسی کے کئی حلے آئے تو آنحضورؐ نے اس میں سے ایک حلہ عمر رضی اللہ عنہ کے لیے بھی بھیجا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میں اسے کیسے پہن سکتا ہوں، جبکہ آنحضورؐ اس کے متعلق ارشاد فرما چکے ہیں۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ میں نے اسے تمھیں پہننے کے لیے نہیں دیا ہے، بلکہ اس لیے دیا ہے کہ تم اسے بیچ دو یا کسی دوسرے کو پہنا دو۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے وہ حلہ اپنے ایک بھائی کو بھیج دیا جو کہ مکہ معظمہ میں تھے اور اسلام نہیں لائے تھے۔

باب ٥٦٦ فَضْلِ صِلَةِ الرَّحِمِ

٩٢١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ وَأَبُوهُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُمَا سَمِعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، فَقَالَ الْقَوْمُ مَا لَهُ مَا لَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَبٌ مَا لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعْبُدُ اللهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ ذَرْهَا، قَالَ كَأَنَّهُ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ.

۵۶۶ ۔ صلۂ رحمی کی فضیلت ۔

۹۲۱ ۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے ابن عثمان نے خبر دی، کہا کہ میں نے موسیٰ بن طلحہ سے سنا اور ان سے ابوایوب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یا رسول اللہؐ! کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے۔ مجھ سے عبدالرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے بہز نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عثمان بن عبداللہ بن موہب اور ان کے والد عثمان بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے موسیٰ بن طلحہ سے سنا اور انھوں نے ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے کہ ایک صاحب نے کہا یا رسول اللہؐ! کوئی ایسا عمل بتلائیں جو مجھے جنت میں لے جائے۔ اس پر لوگوں نے کہا کہ اسے کیا چاہیئے اسے کیا چاہیئے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ انھیں ایک ضرورت ہے۔ اس کے بعد ان سے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کرو۔ نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ دیتے رہو اور صلۂ رحمی کرتے رہو، اب چھوڑ دو۔ بیان کیا کہ غالباً وہ شخص آنحضورؐ کی سواری پر تھا۔ (آنحضورؐ کی سواری کی لگام پکڑے ہوئے تھے)۔

باب ۵۶۷ إثم القاطع

۹۲۲ - حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب أن محمد بن جبير بن مطعم قال إن جبير بن مطعم أخبره أنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا يدخل الجنة قاطع

باب ۵۶۸ من بسط له في الرزق بصلة الرحم

۹۲۳ - حدثني إبراهيم بن المنذر حدثنا محمد بن معن قال حدثنا أبي عن سعيد بن أبي سعيد عن أبي هريرة رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من سره أن يبسط له في رزقه وأن ينسأ له في أثره فليصل رحمه

۹۲۴ - حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب قال أخبرني أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من أحب أن يبسط له في رزقه وينسأ له في أثره فليصل رحمه

باب ۵۶۹ من وصل وصله الله

۹۲۵ - حدثني بشر بن محمد أخبرنا عبد الله أخبرنا معاوية بن أبي مزرد قال سمعت عمي سعيد بن يسار يحدث عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن الله خلق الخلق حتى إذا فرغ من خلقه قالت الرحم هذا مقام العائذ بك من القطيعة قال نعم أما ترضين أن أصل من وصلك وأقطع من قطعك قالت بلى يا رب قال فهو لك قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقرأوا إذا

۵۶۷ - قطع رحم کرنے والے کا گناہ۔

۹۲۲ - ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے محمد بن جبیر بن مطعم نے بیان کیا اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے خبر دی انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضورؐ نے فرمایا کہ قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

۵۶۸ - جس کے رزق میں صلہ رحمی کی وجہ سے کشادگی پیدا کی گئی۔

۹۲۳ - مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن معن نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ جسے پسند ہے کہ اس کی روزی میں کشادگی پیدا کی جائے اور اس کی عمر دراز کی جائے تو وہ صلہ رحمی کرے۔

۹۲۴ - ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چاہتا ہے کہ اس کی رزق میں کشادگی کی جائے اور اس کی عمر دراز ہو تو صلہ رحمی کرے۔

۵۶۹ - جس نے صلہ رحمی کی اس پر اللہ کے افضال ہوں گے۔

۹۲۵ - مجھ سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں معاویہ بن ابی مزرد نے خبر دی۔ کہا کہ میں نے اپنے چچا سعید بن یسار سے سنا۔ وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی۔ اور پوری طرح تخلیق کر چکا تو رحم نے عرض کی کہ یہ اس شخص کی جگہ ہے جو قطع رحم سے تیری پناہ مانگے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہاں، کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ میں اس سے جوڑوں جو تم سے اپنے آپ کو جوڑے اور اس سے توڑوں جو تم سے اپنے آپ کو توڑ لے، رحم نے کہا کیوں نہیں اے رب۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پس یہ تمہارے لیے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے

إِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ۔

۹۲۶ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّحِمَ شِجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللهُ مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ۔

۹۲۷ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّحِمُ شِجْنَةٌ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُهُ۔

بَابٌ ۵۷۰ يَبُلُّ الرَّحِمَ بِبِلَالِهَا۔

۹۲۸ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِهَارًا غَيْرَ سِرٍّ يَقُولُ: إِنَّ آلَ أَبِي۔ قَالَ عَمْرٌو فِي كِتَابِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ بَيَاضٌ۔ لَيْسُوا بِأَوْلِيَائِي إِنَّمَا وَلِيِّيَ اللهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ۔ زَادَ عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلٰكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ أَبُلُّهَا بِبَلَاهَا يَعْنِي أَصِلُهَا بِصِلَتِهَا۔

بَابٌ ۵۷۱ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ۔

۹۲۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَالْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو وَفِطْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سُفْيَانُ لَمْ يَرْفَعْهُ

فرمایا کہ اگر تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو "فهل عسيتم ان توليتم ان تفسدوا في الارض وتقطعوا ارحامكم"۔

۹۲۶ - ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رحم کا تعلق رحمان سے ہے پس جو کوئی اس سے اپنے آپ کو جوڑتا ہے میں بھی اس کو اپنے سے جوڑ لیتا ہوں اور جو کوئی اسے توڑتا ہے میں بھی اپنے آپ کو اس سے توڑ لیتا ہوں۔

۹۲۷ - سعید بن ابی مریم، سلیمان بن بلال، معاویہ بن ابی مزرد، یزید بن رومان، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا، رحم (رشتہ داری) رحمن سے ملی ہوئی شاخ ہے جو شخص اس سے ملے میں اس سے ملتا ہوں، اور جو اس سے قطع تعلق کرے میں اس سے قطع تعلق کرتا ہوں۔

۵۷۰ - صلہ رحمی سے رحم کی سیرابی ہوتی ہے۔

۹۲۸ - ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے، ان سے قیس بن ابی حازم نے ان سے عمرو بن عاص نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ کھلے بندوں، خفیہ طور پر نہیں، آپ نے فرمایا کہ آل ابی (طالب) عمرو نے بیان کیا کہ محمد بن جعفر کی کتاب میں اس لفظ (آل) کے بعد کوئی لفظ چھوٹا ہوا تھا (تو اس آل مذکور کے متعلق فرمایا کہ) وہ میرے ولی نہیں ہیں۔ میرا ولی تو اللہ اور صالح مسلمان ہیں عنبسہ بن عبدالواحد نے اس میں یہ اضافہ کیا، ان سے بیان نے بیان کیا، ان سے قیس نے اور ان سے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، البتہ ان سے میری قرابت ہے اور میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کروں گا۔

۵۷۱ - بدلہ دینا صلہ رحمی نہیں ہے،

۹۲۹ - ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں اعمش، حسن بن عمرو اور فطر نے، ان سے مجاہد نے اور ان سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے۔ سفیان نے بیان کیا کہ اعمش نے یہ حدیث نبی کریم

الاعمش الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورفعہ
حسن و فطر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال لیس الواصل بالمکافی ولکن الواصل الذی
اذا قطعت رحمہ وصلھا۔

باب ۵۷۲ من وصل رحمہ فی الشرک
ثم اسلم۔

۹۳۰ - حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن
الزھری قال اخبرنی عروۃ بن الزبیر ان
حکیم بن حزام اخبرہ انہ قال یا رسول اللہ
ارایت امورا کنت اتحنث بھا فی الجاھلیۃ
من صلۃ وعتاقۃ وصدقۃ ھل لی فیھا من
اجر۔ قال حکیم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اسلمت علی ما سلف من خیر۔ ویقال ایضا
عن ابی الیمان اتحنث۔ وقال معمر وصالح وابن
المسافر اتحنث۔ وقال ابن اسحاق التحنث التبرر
وتابعھم ھشام عن ابیہ۔

باب ۵۷۳ من ترک صبیۃ غیرہ حتی
تلعب بہ او قبلھا او مازحھا۔

۹۳۱ - حدثنا حبان اخبرنا عبد اللہ عن خالد
بن سعید عن ابیہ عن ام خالد بنت خالد بن سعید قالت
اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع ابی
وعلی قمیص اصفر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سنہ سنہ قال عبد اللہ وھی
بالحبشیۃ حسنۃ۔ قالت فذھبت العب بخاتم
النبوۃ فزبرنی ابی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم دعھا ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ابلی واخلقی ثم ابلی واخلقی ثم ابلی و
اخلقی قال عبد اللہ فبقیت حتی ذکر یعنی من بقائھا۔

باب ۵۷۴ رحمۃ الولد وتقبیلہ و

صلی اللہ علیہ وسلم کا حوالہ دے کر نہیں بیان کی، لیکن حسن اور فطر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کی۔ فرمایا کہ کسی کام کا بدلہ دینا صلہ رحمی نہیں ہے بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اس کے ساتھ صلہ رحمی کا معاملہ نہ کیا جا رہا ہو تب بھی وہ صلہ رحمی کرے۔

۵۷۲ - جس نے شرک کی حالت میں صلہ رحمی کی اور پھر اسلام لایا۔

۹۳۰ - ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی۔ انھیں شعیب نے خبر دی انھیں زہری نے کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور انھیں حکیم بن حزام نے خبر دی، انھوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آنحضور کا ان کاموں کے بارے میں کیا خیال ہے جنھیں میں عبادت سمجھ کر زمانۂ جاہلیت میں کرتا تھا مثلاً صلہ رحمی، غلام کی آزادی، صدقہ، کیا مجھے ان پر ثواب ملے گا؟ حکیم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم نے فرمایا۔ تم ان تمام اعمال خیر کے ساتھ اسلام لائے ہو جو پہلے کر چکے ہو۔ اور ابو الیمان کے واسطہ سے بھی "اتحنث" بیان کیا جاتا ہے۔ اور معمر، صالح اور ابن المسافر نے بھی "اتحنث" بیان کیا اور ابن اسحاق نے بیان کیا کہ "تحنث" نیک کام کرنے کے معنی میں ہے، اور ان کی متابعت ہشام نے اپنے والد کے واسطہ سے کی۔

۵۷۳ - جس نے دوسرے کے بچے کو اپنے ساتھ کھیلنے دیا یا اسے بوسہ دیا اس کے ساتھ ہنسی مذاق کی۔

۹۳۱ - ہم سے حبان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی، انھیں خالد بن سعید نے، انھیں ان کے والد نے، ان سے ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے والد کے ساتھ حاضر ہوئی۔ میں ایک زرد قمیص پہنے ہوئے تھی۔ آنحضور نے فرمایا کہ "سنہ سنہ" عبد اللہ بن مبارک نے کہا کہ حبشی زبان میں "اچھا" کے معنی میں ہے۔ ام خالد نے بیان کیا کہ پھر میں آنحضور کی خاتم نبوت سے کھیلنے لگی تو میرے والد نے مجھے ڈانٹا۔ لیکن آنحضور نے فرمایا کہ اسے کھیلنے دو۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تم ایک زمانہ تک زندہ رہو اللہ تمھاری عمر خوب طویل کرے۔ تمھاری زندگی دراز ہو۔ عبد اللہ نے بیان کیا، چنانچہ انھوں نے بہت طویل عمر پائی اور ان کی طول عمر کے چرچے ہونے لگے۔

۵۷۴ - بچے کے ساتھ رحم و شفقت، اسے بوسہ دینا اور گلے

مُعَانَقَتِهِ. وَقَالَ ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ: أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ فَقَبَّلَهُ، وَشَمَّهُ.

۹۳۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي نُعْمٍ قَالَ كُنْتُ شَاهِدًا لِابْنِ عُمَرَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتَ؟ فَقَالَ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ، قَالَ انْظُرُوا إِلَى هَذَا يَسْأَلُنِي عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا.

۹۳۳- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ: جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ تَسْأَلُنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ: مَنْ يَلِي مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ شَيْئًا فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ.

۹۳۴- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عَاتِقِهِ فَصَلَّى فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَإِذَا رَفَعَ رَفَعَهَا.

۹۳۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ،

سے لگایا۔ ثابت نے انس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے (ابراہیم رضی اللہ عنہ کو لیا اور انھیں بوسہ دیا اور ناک لگائی۔

۹۳۲- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مہدی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی نعم نے بیان کیا کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھا آپ سے ایک شخص نے (حالت احرام میں) مچھر کے مارنے کے متعلق پوچھا (کہ اس کا کیا کفارہ ہوگا) ابن عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ تم کہاں کے ہو؟ اس نے بتایا کہ عراق کا۔ فرمایا کہ اس شخص کو دیکھو! (مچھر کی جان لینے کے تاوان کا مسئلہ پوچھتا ہے) حالانکہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کو قتل کر ڈالا (میں نے حضور اکرم سے سنا۔ آپ فرما رہے تھے کہ یہ دونوں (حضرت حسنین رضی اللہ عنہما) دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

۹۳۳- ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن ابی بکر نے حدیث بیان کی انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، آپ نے فرمایا کہ میرے یہاں ایک عورت آئی، اس کے ساتھ دو بچے تھے مانگنے آئی تھی۔ میرے پاس سے سوا ایک کھجور کے اسے کچھ نہ ملا۔ میں نے اسے وہ کھجور دے دی، اور اس نے اسے اپنی دونوں لڑکیوں کو تقسیم کر دی، پھر اٹھ کر چلی گئی۔ اس کے بعد حضور اکرم تشریف لائے تو میں نے آنحضور سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ جو شخص بھی اسی طرح کی لڑکیوں کی کسی بھی بات کی ذمہ داری لے گا اور ان کے ساتھ اچھا معاملہ کرے گا تو یہ اس کے لیے جہنم سے حجاب بن جائیں گی۔

۹۳۴- ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی۔ ان سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن سلیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور امامہ بنت ابی العاص رضی اللہ عنہا (جو بچی تھیں) آپ کے شانۂ مبارک پر تھیں، پھر آنحضور نے نماز پڑھی، جب آپ رکوع کرتے تو انھیں اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو پھر اٹھا لیتے۔

۹۳۵- ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی۔ انھیں

الزهري حدثنا ابو سلمة بن عبد الرحمٰن ان ابا هريرة رضي الله عنه قال: قبل رسول الله صلى الله عليه وسلم الحسن بن علي وعنده الاقرع بن حابس التميمي جالسا، فقال الاقرع: ان لي عشرة من الولد ما قبلت منهم احدا، فنظر اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال: من لا يرحم لا يرحم۔

۹۳۶۔ حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفيان عن هشام عن عروة عن عائشة رضي الله عنها قالت جاء اعرابي الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: تقبلون الصبيان؟ فما نقبلهم، فقال النبي صلى الله عليه وسلم اواملك لك ان نزع الله من قلبك الرحمة۔

۹۳۷۔ حدثنا ابن ابي مريم حدثنا ابو غسان، قال حدثني زيد بن اسلم عن ابيه عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قدم على النبي صلى الله عليه وسلم سبي فاذا امراة من السبي قد تحلب ثديها تسقي اذا وجدت صبيا في السبي اخذته فالصقته ببطنها وارضعته، فقال لنا النبي صلى الله عليه وسلم: اترون هذه طارحة ولدها في النار قلنا لا وهي تقدر على ان لا تطرحه، فقال الله ارحم بعباده من هذه بولدها۔

باب ۵۷۵ جعل الله الرحمة مائة جزء

۹۳۸۔ حدثنا الحكم بن نافع اخبرنا شعيب عن الزهري اخبرنا سعيد بن المسيب ان ابا هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول جعل الله الرحمة مائة جزء فامسك عنده تسعة وتسعين جزءا وانزل في الارض جزءا واحدا فمن ذلك الجزء يتراحم

زہری نے ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو بوسہ دیا۔ آنحضورؐ کے پاس اقرع بن حابس تمیمی بیٹھے ہوئے تھے۔ اقرع نے اس پر کہا کہ میرے دس لڑکے ہیں اور میں نے ان میں سے کسی کو بوسہ نہیں دیا۔ آنحضورؐ نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔

۹۳۶۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا، آپ لوگ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں۔ ہم تو انھیں بوسہ نہیں دیتے (یعنی ان سے پیار و محبت نہیں کرتے) آنحضورؐ نے فرمایا اگر اللہ نے تمھارے دل سے رحم نکال دیا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔

۹۳۷۔ ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوغسان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے زید بن اسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے، قیدیوں میں ایک عورت تھی جس کا پستان دودھ سے بھرا ہوا تھا۔ وہ جب کسی (شیرخوار) بچہ کو دیکھ لیتی تو اپنے پیٹ سے لگا لیتی اور اسے دودھ پلاتی، ہم سے حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ کیا تم تصور کر سکتے ہو کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے۔ ہم نے عرض کی کہ نہیں، قدرت کے باوجود یہ اپنے بچہ کو آگ میں نہیں پھینک سکتی۔ آنحضورؐ نے اس پر فرمایا کہ اللہ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ رحیم ہے جتنا یہ عورت اپنے بچہ پر ہو سکتی ہے۔

۵۷۵۔ اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے بنائے۔

۹۳۸۔ ہم سے حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آنحضورؐ نے فرمایا کہ اللہ نے رحمت کے سو حصے بنائے اور اپنے پاس ان میں سے ننانوے ۹۹ حصے رکھے۔ صرف ایک حصہ زمین پر اتارا اور اسی کی وجہ سے تم دیکھتے ہو کہ مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے۔ گھوڑی بھی اپنے بچے کے اوپر سے اپنا پاؤں

الخلق حتی ترفع الفرس حافرها عن ولدها خشیۃ أن

باب ۵۷۶ قتل الولد خشیۃ أن یأکل معہ.

۹۳۹ - حدثنا محمد بن کثیر أخبرنا سفیان عن منصور عن أبي وائل عن عمرو بن شرحبیل عن عبد الله قال قلت: یا رسول الله أي الذنب أعظم؟ قال: أن تجعل لله ندا وهو خلقك ثم قال أي؟ قال: أن تقتل ولدك خشیۃ أن یأکل معك قال ثم أي؟ قال أن تزاني حلیلۃ جارك: وأنزل الله تصدیق قول النبي صلی الله علیه وسلم: والذین لا یدعون مع الله إلها آخر.

باب ۵۷۷ وضع الصبي في الحجر.

۹۴۰ - حدثنا محمد بن المثنی حدثنا یحیی بن سعید عن هشام قال أخبرني أبي عن عائشۃ أن النبي صلی الله علیه وسلم وضع صبیا في حجره یحنکه فبال علیه فدعا بماء فأتبعه.

باب ۵۷۸ وضع الصبي علی الفخذ.

۹۴۱ - حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا عارم حدثنا المعتمر بن سلیمان یحدث عن أبیه قال سمعت أبا تمیمۃ یحدث عن أبي عثمان النهدي یحدثه أبو عثمان عن أسامۃ بن زید رضي الله عنهما کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یأخذني فیقعدني علی فخذه ویقعد الحسن علی فخذه الأخری ثم یضمهما ثم یقول: اللهم ارحمهما فإني أرحمهما. وعن علي قال حدثنا یحیی حدثنا سلیمان عن أبي عثمان قال التیمي فوقع في قلبي منه شيء

اس خوف سے اٹھا لیتی ہے کہ اسے تکلیف ہوگی۔

۵۷۶۔ اولاد کو روزی کے خوف سے قتل کرنا۔

۹۳۹۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں منصور نے، انھیں ابو وائل نے، انھیں عمرو بن شرحبیل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا، یا رسول اللہ! کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا، یہ کہ تم اللہ کا کسی کو شریک بناؤ، حالانکہ اسی نے تمھیں پیدا کیا ہے۔ انھوں نے کہا، پھر اس کے بعد؟ فرمایا یہ کہ تم اپنے لڑکے کو اس خوف سے قتل کرو کہ اگر زندہ رہا تو تمھاری روزی میں شریک ہوگا۔ انھوں نے کہا اس کے بعد؟ آنحضور ؐ نے فرمایا، یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بھی آنحضور ؐ کے اس ارشاد کی تائید میں آیت نازل کی کہ "اور وہ لوگ جو اللہ کے سوا کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے" الآیہ

۵۷۷۔ بچہ کو گود میں لینا

۹۴۰۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا، انھیں ان کے والد نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچہ کو اپنی گود میں لے کر اس کی تحنیک کی اور اس نے آنحضور ؐ کے اوپر پیشاب کر دیا۔ چنانچہ آنحضور ؐ نے پانی منگا کر اس حصہ پر ڈالا۔

۵۷۸۔ بچہ کو ران پر رکھنا۔

۹۴۱۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عارم نے حدیث بیان کی۔ ان سے معتمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو تمیمہ سے سنا، وہ ابو عثمان نہدی کے واسطہ سے بیان کرتے تھے اور ابو عثمان نہدی نے ان سے حدیث ابو اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنی ایک ران پر بٹھاتے تھے اور حسن رضی اللہ عنہ کو دوسری ران پر بٹھاتے تھے، پھر دونوں کو ملاتے اور فرماتے، اے اللہ، ان دونوں پر رحم کر کہ میں بھی ان پر رحم کرتا ہوں۔ اور علی نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان تیمی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی کہ سلیمان تیمی نے بیان کیا کہ میرے دل میں شبہ

قُلْتُ حُدِّثْتُ بِهِ كَذَا وَكَذَا أَفَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ أَبِي عُثْمَانَ فَنَظَرْتُ فَوَجَدْتُهُ عِنْدِي مَكْتُوبًا فِيمَا سَمِعْتُ ؛

بَاب ۵۷۹ حُسْنُ الْعَهْدِ مِنَ الْإِيمَانِ ؛

۹۴۲ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ ـ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَلَقَدْ هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي بِثَلَاثِ سِنِينَ لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ ، وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ يُهْدِي فِي خُلَّتِهَا مِنْهَا ؛

بَاب ۵۸۰ فَضْلِ مَنْ يَعُولُ يَتِيمًا ؛

۹۴۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا وَقَالَ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى ؛

بَاب ۵۸۱ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ ؛

۹۴۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ كَالَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ ؛

۹۴۵ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ

پیدا ہو گیا تھا (روایت کے سلسلہ میں) اور میں سوچنے لگا کہ کیا واقعی مجھ سے اس طرح (واسطے سے) بیان کیا گیا ہے اور میں نے حدیث ابوعثمان نہدی سے براہ راست نہیں سنی ہے؟ پھر میں نے دیکھا تو میں نے اس حدیث کو بھی ان احادیث میں لکھا ہوا پایا جنھیں میں نے ابوعثمان سے سنا تھا۔

۵۷۹ ۔ مراسم و تعلقات کو نبھانا ایمان میں سے ہے ۔

۹۴۲ ۔ ہم سے عبید اللہ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ۔ ان سے ہشام نے ۔ ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مجھے کسی عورت پر اتنی غیرت نہیں آتی تھی جتنی خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آتی تھی ۔ وہ آنحضورؐ کی مجھ سے شادی سے تین سال پہلے وفات پا چکی تھیں (میری غیرت کی وجہ یہ تھی) کہ آنحضورؐ کو میں بکثرت (ان کے اوصاف حمیدہ) کا ذکر کرتے سنتی تھی ۔ اور آنحضورؐ کو ان کے رب نے حکم دیا تھا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں مجوف موتیوں کے ایک محل کی خوشخبری سنا دیں ۔ آنحضورؐ ان کے لیے اتنا اہتمام فرماتے کہ بکری ذبح کرتے اور ان کی سہیلیوں میں اس کا گوشت تقسیم کراتے تھے ۔

۵۸۰ ۔ یتیم کی پرورش کرنے والے کی فضیلت

۹۴۳ ۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ مجھ سے عبد العزیز بن ابی حازم نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی ، کہا کہ میں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے سنا ، ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے ، اور آپؐ نے شہادت اور درمیانی انگلیوں کے اشارہ سے (قرب کو) بتایا ۔

۵۸۱ ۔ بیواؤں کے لیے کوشش کرنے والا ۔

۹۴۴ ۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ، ان سے صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ نے ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے کہ آنحضورؐ نے فرمایا ، بیواؤں اور مسکینوں کے کام کرنے والا اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے ۔ یا اس شخص کی طرح ہے جو دن میں روزے رکھتا ہے اور رات کو عبادت کرتا ہے ۔

۹۴۵ ۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ، ان سے ثور بن زید دیلی نے ، ان سے ابن مطیع کے مولا ابو الغیث نے ،

مُطِيعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ؛

ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح۔

بَابُ ۵۸۲ السَّاعِي عَلَى الْمِسْكِينِ ؛

۵۸۲ ۔ مسکین کے لیے کوشش کرنے والا۔

۹۴۶ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَأَحْسِبُهُ قَالَ يَشُكُّ الْقَعْنَبِيُّ كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ ؛

۹۴۶ ۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید نے، ان سے ابوالغیث نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیواؤں اور مسکینوں کے لیے کوشش کرنے والا، اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ عبداللہ قعنبی نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ مالک نے کہا تھا، قعنبی کو شک تھا۔ کہ اس شخص جیسا ہے جو رات بھر عبادت کرتا ہے اور تھکتا نہیں اور دن میں روزے رکھتا ہے اور بے روزے نہیں رہتا۔

بَابُ ۵۸۳ رَحْمَةِ النَّاسِ وَالْبَهَائِمِ ؛

۵۸۳ ۔ انسانوں اور جانوروں پر رحم۔

۹۴۷ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً فَظَنَّ أَنَّا اشْتَقْنَا أَهْلَنَا وَسَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا فِي أَهْلِنَا فَأَخْبَرْنَاهُ وَكَانَ رَفِيقًا رَحِيمًا، فَقَالَ: ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي وَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ ؛

۹۴۷ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابوقلابہ نے، ان سے ابوسلیمان مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور ہم سب نوجوان اور ہم عمر تھے۔ ہم آنحضورؐ کے ساتھ بیس دن تک رہے۔ پھر آنحضورؐ کو خیال ہوا کہ ہمیں اپنے گھر کے لوگ یاد آ رہے ہوں گے اور آنحضورؐ نے ہم سے ان کے متعلق پوچھا جنھیں ہم اپنے گھروں پر چھوڑ کر آئے تھے۔ ہم نے آنحضورؐ کو تفصیلات بتائیں، آنحضورؐ بڑے نرم خو اور بڑے رحم کرنے والے تھے آپؐ نے فرمایا کہ تم اپنے گھروں کو واپس جاؤ اور اپنے گھر والوں کو سکھاؤ اور بتاؤ۔ اور تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے، اور جب نماز کا وقت آ جائے تو تم میں سے ایک شخص تمھارے لیے اذان دے پھر جو تم میں بڑا ہو وہ امامت کرے۔

۹۴۸ ـ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبَ

۹۴۸ ۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوبکر کے مولا سمی نے۔ ان سے ابوصالح سمان نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک شخص راستہ چل رہا تھا کہ اسے بڑے زور کی پیاس لگی۔ اسے ایک کنواں ملا اور اس نے اس میں اتر کر پانی پیا جب باہر نکلا تو وہاں ایک کتا موجود تھا جو ہانپ رہا تھا اور پیاس کی وجہ سے تری کو چاٹ رہا تھا۔ اس شخص نے کہا کہ یہ کتا بھی اتنا ہی زیادہ پیاسا معلوم ہوتا ہے جتنا میں تھا چنانچہ وہ پھر کنوئیں میں اترا اور

مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ بِي فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا فَقَالَ فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ

اپنے جوتے میں پانی بھرا اور منہ سے پکڑ کر اوپر لایا اور کتے کو پانی پلایا ، اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو پسند کیا اور اس کی مغفرت کر دی ۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا ہمیں جانوروں کے ساتھ معاملہ میں بھی اجر ملتا ہے؟ آنحضور ؐ نے فرمایا کہ تمہیں ہر جاندار کے باب میں اجر ملتا ہے ۔

۹۴۹ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةٍ وَقُمْنَا مَعَهُ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْأَعْرَابِيِّ لَقَدْ حَجَّرْتَ وَاسِعًا يُرِيدُ رَحْمَةَ اللَّهِ

۹۴۹ ۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی ، انہیں شعیب نے خبر دی ، ان سے زہری نے بیان کیا ، کہا کہ مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور ہم بھی آنحضور ؐ کے ساتھ کھڑے ہوئے ۔ نماز پڑھتے ہی ایک اعرابی نے کہا اے اللہ مجھ پر رحم کر اور محمدؐ پر اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نہ کر ۔ جب آنحضور ؐ نے سلام پھیرا تو اعرابی نے فرمایا کہ تم نے ایک وسیع چیز کو تنگ کر دیا ۔ آپ ؐ کی مراد اللہ کی رحمت تھی ۔

۹۵۰ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى عُضْوًا تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى

۹۵۰ ۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی ۔ ان سے زکریا نے حدیث بیان کی ۔ ان سے عامر نے کہا کہ میں نے انہیں یہ کہتے سنا ہے کہ میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سنا ؛ وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ تم مومنوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحمت ومحبت کا معاملہ کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ لطف و نرم خوئی میں ایک جسم جیسا پاؤ گے کہ جب اس کا کوئی ایک عضو بھی تکلیف میں ہوتا ہے تو سارا جسم تکلیف محسوس کرتا ہے کہ نیند اڑ جاتی ہے اور جسم حرارت و بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے ۔

۹۵۱ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ غَرَسَ غَرْسًا فَأَكَلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ دَابَّةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ

۹۵۱ ۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی ، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی ، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ اگر کوئی مسلمان کسی درخت کا پودا لگاتا ہے اور اس درخت سے کوئی انسان یا جانور کھاتا ہے تو لگانے والے کے لئے وہ وہ صدقہ ہوتا ہے ۔

۹۵۲ ۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ

۹۵۲ ۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی ، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ، کہا کہ مجھ سے زید بن وہب نے حدیث بیان کی ، کہا کہ میں نے جریر بن عبداللہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا ۔

بَابُ ۵۸۴ الْوَصَاةِ بِالْجَارِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ

۵۸۴ ۔ پڑوسی کے بارے میں وصیت کرنے والا ، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو

شَيْئًا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِلٰى قَوْلِهٖ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ۝

شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ کرو۔ ارشاد "مختالاً فخوراً" تک۔

٩٥٣ - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا زَالَ يُوْصِيْنِيْ جِبْرِيْلُ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ ۝

۹۵۳ - ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے کہا کہ مجھے ابوبکر بن محمد نے خبر دی۔ انہیں عمرہ نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جبریل مجھے پڑوسی کے بارے میں مسلسل اس طرح وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال گذرا کہ شاید پڑوسی کو وراثت میں شریک کر دیں گے۔

٩٥٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ ۝

۹۵۴ - ہم سے محمد بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جبریل علیہ السلام مجھے اس طرح مسلسل پڑوسی کے حق میں وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال گذرا کہ شاید پڑوسی کو وراثت میں شریک کر دیں گے۔

بَابُ ٥٨٥ اِثْمِ مَنْ لَّا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ. يُوْبِقْهُنَّ: يُهْلِكْهُنَّ. مَوْبِقًا:

۵۸۵ - اس شخص کا گناہ جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو۔ "یوبقھن" ای یھلکھن۔ "موبقاً" مہلکا۔

٩٥٥ - حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ قِيْلَ وَمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ الَّذِيْ لَا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ. تَابَعَهٗ شَبَابَةُ وَاَسَدُ بْنُ مُوْسٰى وَقَالَ حُمَيْدُ بْنُ الْاَسْوَدِ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَاَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ وَشُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ۝

۹۵۵ - ہم سے عاصم بن علی نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے، ان سے ابی شریح نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا۔ واللہ وہ ایمان نہیں لاتا، واللہ وہ ایمان نہیں لاتا، واللہ وہ ایمان نہیں لاتا، عرض کی گئی۔ کون؟ یا رسول اللہ! فرمایا، وہ جس کے شر سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔ اس روایت کی متابعت شبابہ اور اسد بن موسیٰ نے کی حمید بن اسود، عثمان بن عمر، ابوبکر بن عیاش اور شعیب بن اسحاق نے ابو ذئب کے واسطہ سے بیان کیا ان سے مقبری نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے۔

بَابُ ٥٨٦ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا ۝

۵۸۶ - کوئی عورت اپنی پڑوسن کے لیے کسی چیز کو حقیر نہ سمجھے۔

٩٥٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ هُوَ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ ۝

۹۵۶ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی۔ ان سے سعید نے حدیث بیان کی، آپ سعید مقبری ہیں۔ ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اے مسلمان عورتو! تم میں کوئی عورت اپنی کسی پڑوسن کے لیے کسی بھی چیز کو ہدیہ میں دینے کے لیے حقیر و معمولی نہ سمجھے خواہ بکری کا پایا ہی کیوں نہ ہو۔ [1]

[1] (اگلے صفحہ پر)

بابُ ۵۸۷ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ ؛

۹۵۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ ؛

۹۵۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعَتْ أُذُنَايَ وَأَبْصَرَتْ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ قَالَ وَمَا جَائِزَتُهُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ

بابُ ۵۸۸ حَقِّ الْجِوَارِ فِي قُرْبِ الْأَبْوَابِ ؛

۹۵۹ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي قَالَ إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا ؛

بابُ ۵۸۹ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ ؛

۹۶۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ

۵۸۷ - جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے ۔

۹۵۷ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے ابوالاحوص نے حدیث بیان کی ۔ ان سے ابوحصین نے ، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے ، اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو ، وہ اپنے مہمان کی عزت کرے ، اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات زبان سے نکالے ورنہ خاموش رہے ۔

۹۵۸ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ، ان سے لیث نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی ، ان سے ابوشریح عدوی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گفتگو فرما رہے تھے ، آنحضورؐ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی جائزہ (عطایا اور ضیافت میں اہتمام) کے ذریعہ عزت کرے ، پوچھا یا رسول اللہ! جائزہ کب تک ہے ؟ فرمایا ایک دن اور رات تک ۔ اور میزبانی تین دن کی ہے اور جو اس کے بعد ہو وہ اس کے لیے صدقہ ہے اور جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بہتر بات کہے یا خاموش رہے ۔

۵۸۸ - پڑوس کا حق دروازوں کے قرب کے اعتبار سے ۔

۹۵۹ - ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی ۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ، کہا کہ مجھے ابوعمران نے خبر دی ، کہا کہ میں نے طلحہ سے سنا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میری دو پڑوسنیں ہیں (اگر ہدیہ ایک ہو تو) میں ان میں سے کس کے پاس ہدیہ بھیجوں ؟ فرمایا کہ جس کا دروازہ تم سے (تمہارے دروازے سے) زیادہ قریب ہو ۔

۵۸۹ - ہر بھلائی صدقہ ہے ۔

۹۶۰ - ہم سے علی بن عیاش نے حدیث بیان کی ، ان سے ابوغسان نے

(متعلقہ صفحہ گذشتہ) ۱؎ یعنی اگر کسی کو یہی میسر ہے تو اسے بھی پڑوسن کو ہدیہ کرنے میں شرم محسوس نہ کرنی چاہیئے ۔ کیونکہ ہدایہ کے تبادلے کے ذریعہ تعلقات کی خوشگواری میں مدد ملتی ہے ۔

قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ ۔

حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بھلائی صدقہ ہے ۔

۹۶۱ ۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ فَيَعْمَلُ بِيَدِهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ أَوْ قَالَ بِالْمَعْرُوفِ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ ۔

۹۶۱ ۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی بردہ بن ابی موسیٰ اشعری نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ان کے دادا (ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر مسلمان پر صدقہ کرنا ضروری ہے، صحابہؓ نے عرض کی۔ اگر کوئی چیز کسی کو (صدقہ کے لیے) میسر نہ ہو؟ آنحضورؐ نے فرمایا پھر اپنے ہاتھ سے کام کرے اور اس سے خود کو بھی فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی کرے صحابہؓ نے عرض کی اگر اس میں اس کی استطاعت نہ ہو؟ یا کہا کہ نہ کر سکے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر کسی حاجتمند پریشان حال کی مدد کرے، صحابہؓ نے عرض کی اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے۔ فرمایا کہ پھر بھلائی کی طرف لوگوں کو رغبت دلائے یا "بالمعروف" آپ نے فرمایا، عرض کی اور اگر یہ بھی نہ کر سکے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر برائی سے رکا رہے کہ یہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے ۔

بَابُ ۵۹۰ طِيبُ الْكَلَامِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ ۔

۵۹۰ ۔ شیریں کلام ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی بات بھی صدقہ ہے ۔

۹۶۲ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ قَالَ شُعْبَةُ أَمَّا مَرَّتَيْنِ فَلَا أَشُكُّ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ ۔

۹۶۲ ۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عمرو نے خبر دی انہیں خیثمہ نے اور ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم کا ذکر کیا اور اس سے پناہ مانگی اور چہرے سے اعراض و ناگواری کا اظہار کیا، پھر آنحضورؐ نے جہنم کا ذکر کیا اور اس سے پناہ مانگی اور چہرے سے اعراض و ناگواری کا اظہار کیا شعبہ نے بیان کیا کہ دو مرتبہ (آنحضورؐ کے جہنم سے پناہ مانگنے کے سلسلے میں) مجھے کوئی شک نہیں ہے۔ پھر آنحضورؐ نے فرمایا کہ جہنم سے بچو، خواہ آدھی کھجور ہی (کسی کو صدقہ کر کے) ہو سکے اور اگر کسی کو یہ بھی میسر نہ ہو تو اچھی بات کے ذریعہ (جہنم سے بچے)

بَابُ ۵۹۱ الرِّفْقُ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ ۔

۵۹۱ ۔ تمام معاملات میں نرمی

۹۶۳ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

۹۶۳ ۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی۔ ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے عروہ بن زبیر نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ

زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ دَخَلَ رَهْطٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ، قَالَتْ عَائِشَةُ فَفَهِمْتُهَا فَقُلْتُ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْلًا يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهٖ، فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ ؛

۹۶۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامُوْا اِلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُزْرِمُوْهُ ثُمَّ دَعَا بِدَلْوٍ مِّنْ مَّاءٍ فَصُبَّ عَلَيْهِ ؛

بَاب ۵۹۲ تَعَاوُنِ الْمُؤْمِنِيْنَ بَعْضِهِمْ بَعْضًا ؛

۹۶۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بُرَيْدِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَدِّيْ اَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا اِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَسْاَلُ اَوْ طَالِبُ حَاجَةٍ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا وَلْيَقْضِ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ مَا شَاءَ ؛

عنہا نے بیان کیا کہ کچھ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا "السام علیکم" (تمھیں موت آئے) عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں اس کا مفہوم سمجھ گئی اور میں نے ان کا جواب دیا کہ "وعلیکم السام واللعنۃ" (تمھیں موت آئے اور لعنت ہو) بیان کیا کہ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ٹھہرو، عائشہ! اللہ تعالیٰ تمام معاملات میں نرمی اور ملاطفت کو پسند کرتا ہے میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ نے نہیں سنا، انھوں نے کیا کہا تھا حضور اکرم نے فرمایا کہ میں نے اس کا جواب دے دیا تھا کہ "وعلیکم" (اور تمھیں بھی)

۹۶۴ - ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ثابت نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تھا صحابہؓ ان کی طرف دوڑے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کے پیشاب کو مت روکو۔ پھر آپ نے پانی کا ڈول منگایا اور وہ پیشاب کی جگہ پر بہایا گیا۔

۵۹۲ - مومنوں کا باہمی تعاون

۹۶۵ - ہم سے محمد بن یونس نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بردہ برید بن ابی بردہ نے کہا کہ مجھے میرے دادا ابو بردہ نے خبر دی، ان سے ان کے والد ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک مومن دوسرے مومن کے لیے مثل بنیاد کے ہے کہ اس کا بعض حصہ بعض حصہ کو تقویت پہنچاتا ہے۔ پھر آپ نے اپنی انگلیوں کی تشبیک کی۔ حضور اکرم اس وقت بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک صاحب نے آکر سوال کیا یا وہ کوئی ضرورت پوری کرنی چاہتے تھے، آنحضور ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اس کی سفارش کرو تاکہ تمھیں بھی اجر ملے، اور اللہ جو چاہتا ہے اپنے نبی کی زبان پر جاری کرتا ہے۔

الحمد للہ تفہیم البخاری کا چوبیسواں پارہ مکمل ہوا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پچیسواں پارہ

بَابُ ۵۹۳ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی مَنْ یَّشْفَعْ شَفَاعَۃً حَسَنَۃً یَّکُنْ لَّہٗ نَصِیْبٌ مِّنْھَا وَمَنْ یَّشْفَعْ شَفَاعَۃً سَیِّئَۃً یَّکُنْ لَّہٗ کِفْلٌ مِّنْھَا وَکَانَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّقِیْتًا "کِفْلٌ" نَصِیْبٌ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰی کِفْلَیْنِ اَجْرَیْنِ بِالْحَبَشِیَّۃِ۔

۵۹۳۔ "اللہ تعالیٰ کا ارشاد جو کوئی سفارش کریگا نیک بات میں اس کو بھی اس میں سے ایک حصہ ملے گا اور جو کوئی سفارش کرے گا بری بات میں اس پر بھی اس میں سے ایک بوجھ ہوگا اور اللہ ہر چیز کا حصہ بانٹنے والا ہے۔ "کِفْلٌ" بمعنی نصیب ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حبشی زبان میں "کِفْلَیْنِ" بمعنی اجرین ہے۔

۹۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنْ بُرَیْدٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ اِذَا اَتَاہُ السَّائِلُ اَوْ صَاحِبُ الْحَاجَۃِ قَالَ اِشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا وَلْیَقْضِ اللّٰہُ عَلٰی لِسَانِ رَسُوْلِہٖ مَا شَآءَ۔

۹۶۵۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے برید نے ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی مانگنے والا یا ضرورت مند آتا تو آنحضور فرماتے کہ تم سفارش کرو تاکہ تمہیں بھی اجر ملے اور اللہ اپنے نبی کی زبان پر جو چاہتا ہے جاری کرتا ہے۔

بَابُ ۵۹۴ لَمْ یَکُنِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا۔

۵۹۴۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت بدگوئی کی نہ تھی اور نہ آپ اسے برداشت کرتے تھے۔

۹۶۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ سُلَیْمَانَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ سَمِعْتُ مَسْرُوْقًا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو وَحَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِیْقِ بْنِ سَلَمَۃَ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو حِیْنَ قَدِمَ مَعَ مُعَاوِیَۃَ اِلَی الْکُوْفَۃِ فَذَکَرَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ یَکُنْ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَخْیَرِکُمْ اَحْسَنَکُمْ خُلُقًا۔

۹۶۶۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سلیمان نے۔ انہوں نے ابو وائل سے سنا۔ انہوں نے مسروق سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اور ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے ان سے شقیق بن سلمہ نے اور ان سے مسروق نے بیان کیا۔ اور جب معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کوفہ تشریف لائے تو ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ فرمایا اور فرمایا کہ حضور اکرم کو بدگوئی کی عادت نہ تھی۔ اور نہ آپ اسے برداشت کرتے تھے۔ آپ نے بیان کیا کہ حضور اکرم نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

۹۶۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَھَّابِ

۹۶۷۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی انہیں عبد الوہاب نے خبر دی۔ انہیں

عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ يَهُودَ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللّٰهُ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ قَالَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَإِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ قَالَتْ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ.

۹۶۸۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ وَأَخْبَرَنَا أَبُو يَحْيَى هُوَ فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّابًا وَلَا فَحَّاشًا وَلَا لَعَّانًا كَانَ يَقُولُ لِأَحَدِنَا عِنْدَ الْمَعْتِبَةِ مَالَهُ تَرِبَ جَبِينُهُ.

۹۶۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَآهُ قَالَ بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ وَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطَ إِلَيْهِ فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ حِينَ رَأَيْتَ الرَّجُلَ قُلْتَ لَهُ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطْتَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ مَتَى عَهِدْتِنِي فَحَّاشًا إِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهِ.

باب ۵۹۵ حُسْنِ الْخُلُقِ وَالسَّخَاءِ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ الْبُخْلِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَأَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ لَمَّا بَلَغَهُ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَخِيهِ ارْكَبْ إِلَى هٰذَا الْوَادِي فَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهِ فَرَجَعَ فَقَالَ رَأَيْتُهُ يَأْمُرُ

ایوب نے! انہیں عبد اللہ بن ابی ملیکہ نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ کچھ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے یہاں آئے اور کہا "السلام علیکم" (تمہیں موت آئے) اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا بولیں "و کہ تم پر بھی" اور اللہ تم پر لعنت کرے اس کا غضب تم پر اترے لیکن حضور اکرمؐ نے فرمایا، ٹھہرو عائشہ! تمہیں نرم خوئی اختیار کرنی چاہیے۔ تند خوئی اور بد گوئی سے بچنا چاہیے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی، آنحضورؐ نے ان کی بات نہیں سنی۔ آنحضورؐ نے فرمایا تم نے انہیں میرا جواب نہیں سنایا۔ میں نے ان کی بات انہیں پر لوٹا دی اور ان کے حق میں میری بد دعا قبول ہو جائے گی۔ لیکن میرے حق میں ان کی بد دعا قبول نہیں ہو گی۔

۹۶۸۔ ہم سے اصبغ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے ابن وہب نے خبر دی انہیں ابو یحیی نے خبر دی۔ آپ فلیح بن سلیمان ہیں انہیں ہلال بن اسامہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ گالی دیتے تھے۔ نہ بد گو تھے اور نہ لعنت ملامت کرتے تھے اگر ہم میں سے کسی پر ناراض ہوتے تو فرماتے اسے کیا ہو گیا ہے۔ اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔

۹۶۹۔ ہم سے عمرو بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سواء نے حدیث بیان کی۔ ان سے روح بن قاسم نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن منکدر نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ آنحضورؐ نے اسے دیکھ کر فرمایا کہ برا ہے فلاں قبیلہ کا سپوت۔ پھر جب آنحضورؐ اس کے ساتھ بیٹھے تو آپ اس کے ساتھ بشاشت اور خوش خلقی کے ساتھ پیش آئے وہ شخص جب چلا گیا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضورؐ سے عرض کی۔ یا رسول اللہ، جب آپ نے اسے دیکھا تو اس کے متعلق یہ کلمات فرمائے پھر جب آپ اس سے ملے تو بشاشت اور خوش مزاجی کا مظاہرہ کیا۔ آنحضورؐ نے فرمایا عائشہ! تم نے مجھے بد گو کب سے سمجھ لیا۔ اللہ کے یہاں قیامت کے دن وہ لوگ بدترین درجہ میں ہوں گے جن کے شر کے خوف سے لوگ ان سے دور رہیں۔

۵۹۵۔ حسن خلق اور سخاوت اور بخل کا ناپسندیدہ ہونا

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سخی تھے۔ اور رمضان کے مہینے میں تو آپ کی سخاوت کا عالم اور ہی ہوتا تھا۔ جب ابو ذر رضی اللہ عنہ کو حضور اکرمؐ کی بعثت کی اطلاع ملی تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ وادی مکہ کی طرف جاؤ اور اس شخص (حضور اکرمؐ) کی باتیں سنو۔ جب وہ واپس آئے تو ابو ذر رضی اللہ عنہ سے

بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ۔

۹۷۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ إِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ يَقُولُ لَنْ تُرَاعُوا لَنْ تُرَاعُوا وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ فِي عُنُقِهِ سَيْفٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْتُهُ بَحْرًا أَوْ إِنَّهُ لَبَحْرٌ۔

۹۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ مَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قَطُّ فَقَالَ لَا۔

۹۷۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو يُحَدِّثُنَا إِذْ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَإِنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا۔

۹۷۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ فَقَالَ سَهْلٌ لِلْقَوْمِ أَتَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ؟ فَقَالَ الْقَوْمُ هِيَ شَمْلَةٌ فَقَالَ سَهْلٌ هِيَ شَمْلَةٌ مَنْسُوجَةٌ فِيهَا حَاشِيَتُهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَكْسُوكَ هَذِهِ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَلَبِسَهَا فَرَآهَا عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَحْسَنَ هَذِهِ فَاكْسُنِيهَا فَقَالَ نَعَمْ فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا کہ میں نے دیکھا کہ آنحضور عمدہ اخلاق کی تعلیم دیتے ہیں۔

۹۷۰۔ ہم سے عمرو بن عوف نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ خوبصورت، سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے ایک رات اہل مدینہ (شہر کے باہر شور سن کر) گھبرا گئے (کہ شاید دشمن نے حملہ کیا ہے) سب لوگ شور کی طرف بڑھے۔ لیکن آنحضور آواز کی طرف بڑھنے والوں میں سب سے آگے تھے۔ (پھر آپ نے واپس آکر) لوگوں سے کہا کہ ڈر مت، ڈر مت، آنحضور اس وقت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر ننگی پیٹھ پر سوار تھے۔ اس پر کوئی زین نہیں تھی۔ اور اس کی گردن میں تلوار تھی۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے اس گھوڑے کو سمندر پایا یا یہ فرمایا کہ سمندر کی طرح تھا (تیز دوڑنے والا)

۹۷۱۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی۔ انہیں سفیان نے خبر دی ان سے ابن منکدر نے بیان کیا۔ انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی نے کوئی چیز مانگی ہو۔ اور آپ نے اس پر "نہیں" کہا ہو۔

۹۷۲۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے مسروق نے بیان کیا۔ کہ ہم عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ہم سے باتیں کر رہے تھے۔ اسی دوران میں آپ نے بیان کیا۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ بدگو تھے نہ بدگوئی کو برداشت کرتے تھے بلکہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سب سے زیادہ بہتر وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

۹۷۳۔ سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی ان سے ابوغسان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوحازم نے حدیث بیان کی۔ ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں "بردہ" لے کر آئیں۔ پھر سہل رضی اللہ عنہ نے موجود لوگوں سے کہا تمہیں معلوم ہے بردہ کیا چیز ہے؟ لوگوں نے کہا کہ بردہ چادر کو کہتے ہیں۔ سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ اس چادر کو کہتے ہیں جس کی جھالر بٹی ہوئی ہو۔ تو ان خاتون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں یہ چادر آپ کے پہننے کے لئے لائی ہوں۔ حضور نے وہ چادر ان سے قبول کر لی۔ جیسے آپ کو اس کی ضرورت رہی ہو۔ پھر اسے پہن لیا صحابہ میں سے ایک صحابی نے آنحضور کے بدن پر وہ چادر دیکھی۔ اور عرض کی یا رسول اللہ یہ بڑی

لَامَهٗ اَصْحَابُهٗ قَالُوْا مَا اَحْسَنْتَ حِيْنَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا مُحْتَاجًا اِلَيْهَا ثُمَّ سَاَلْتَهٗ اِيَّاهَا وَقَدْ عَرَفْتَ اَنَّهٗ لَا يُسْأَلُ شَيْئًا فَيَمْنَعَهٗ فَقَالَ رَجَوْتُ بَرَكَتَهَا لَبِسَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلِّيْ اُكَفَّنُ فِيْهَا۔

۹۷۴- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوْا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ۔

۹۷۵- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ سَمِعَ سَلَّامَ بْنَ مِسْكِيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا يَقُوْلُ حَدَّثَنَا اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِيْ اُفٍّ وَّلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا اَلَّا صَنَعْتَ۔

بَابٌ ۵۹۶ كَيْفَ يَكُوْنُ الرَّجُلُ فِيْ اَهْلِهٖ۔

۹۷۶- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِيْ اَهْلِهٖ قَالَتْ كَانَ فِيْ مِهْنَةِ اَهْلِهٖ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ۔

بَابٌ ۵۹۷ اَلْمِقَةُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى

۹۷۷- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا نَادٰى جِبْرِيْلَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهٗ فَيُحِبُّهٗ جِبْرِيْلُ فَيُنَادِيْ جِبْرِيْلُ فِيْ اَهْلِ السَّمَاءِ اِنَّ اللّٰهَ

عمدہ چادر رہے۔ آپ مجھے عنایت فرما دیجئے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ لے لو۔ جب آنحضورؐ وہاں سے اٹھ کر تشریف لے گئے۔ تو آپ کے صحابہ نے ان صاحب کو برا بھلا کہا کہ تم نے آنحضورؐ سے چادر مانگ کر اچھا نہیں کیا۔ تم نے دیکھ لیا تھا کہ آنحضورؐ نے اسے اس طرح قبول کیا تھا۔ گویا آپ کو اس کی ضرورت تھی۔ اس کے باوجود تم نے چادر آنحضورؐ سے مانگی۔ حالانکہ تمہیں معلوم ہے کہ آنحضورؐ سے جب بھی کوئی چیز مانگی جاتی ہے۔ تو آپ انکار نہیں کرتے ان صحابی نے عرض کی کہ میں تو صرف اس کی برکت کا امیدوار ہوں کہ آنحضورؐ نے زیب تن فرمایا مجھے امید ہے کہ میں اسی میں کفن دیا جاؤں گا۔

۹۷۴- ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ انہیں شعیب نے خبر دی انہیں زہری نے کہا کہ مجھے حمید بن عبد الرحمٰن نے خبر دی۔ اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا زمانہ سکڑ جائے گا عمل کم ہو جائے گا۔ دلوں میں بخل ڈال دیا جائے گا۔ اور ہرج بڑھ جائے گا۔ صحابہ نے عرض کی "ہرج" کیا ہے! فرمایا قتل، قتل۔

۹۷۵- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے سلام مسکین سے سنا۔ کہا کہ میں نے ثابت سے سنا۔ کہا ہم سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال تک خدمت کی لیکن آپ نے کبھی مجھے اُف تک نہیں کہا اور نہ کبھی یہ کہا کہ فلاں کام کیوں کیا اور فلاں کام کیوں نہیں کیا۔

۵۹۶- آدمی اپنے گھر کس طرح رہے؟

۹۷۶- ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے حکم نے۔ ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ آنحضورؐ اپنے گھر کے کام کاج کرتے تھے۔ اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کیلئے تشریف لے جاتے تھے۔

۵۹۷- اللہ کی محبت

۹۷۷- ہم سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی ان سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے بیان کیا۔ انہیں موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی۔ انہیں نافع نے انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ کسی بندہ سے محبت کرتا ہے۔ تو جبریل علیہ السلام کو آواز دیتا ہے۔ کہ اللہ فلاں بندہ سے پیار کرتا ہے۔ تم بھی اس سے محبت کرو۔ جبریل علیہ السلام بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر آپ تمام آسمان والوں میں آواز دیتے ہیں کہ اللہ فلاں بندہ سے محبت کرتا

يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ ÷

ہے تم بھی اس سے محبت کرو تمام آسمان والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اس کے بعد دنیا والوں میں اس کی مقبولیت عام ہو جاتی ہے۔

بَابُ ۵۹۸ الْحُبِّ فِي اللهِ ÷

۵۹۸- اللہ کیلئے محبت۔

۹۷۸. حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَجِدُ أَحَدٌ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَحَتَّى أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللهُ وَحَتَّى يَكُونَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا ÷

۹۷۸- ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے۔ اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص ایمان کی حلاوت (مٹھاس) اس وقت تک نہیں پا سکتا جب تک وہ اگر کسی شخص سے محبت کرتا ہے تو صرف اللہ کیلئے کرے۔ اور جب تک اسے آگ میں ڈال دیا جائے۔ اس کے لئے دوبارہ کفر اختیار کرنے کے مقابلہ میں کہ جس سے اللہ نے اسے نکالا ہے۔ راجح اور پسندیدہ نہ ہو۔ اور جب تک اللہ اور اس کے رسول سے اسے ان کے سوا دوسری تمام چیزوں کے مقابلہ میں زیادہ محبت نہ ہو۔

بَابُ ۵۹۹ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَى أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ إِلَى قَوْلِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ÷

۵۹۹- اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے ایمان والو، کوئی جماعت کا مذاق نہ بنائے۔ ممکن ہے وہ اس سے بہتر ہو" فاولئک ھم الظالمون تک۔

۹۷۹. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَضْحَكَ الرَّجُلُ مِمَّا يَخْرُجُ مِنَ الْأَنْفُسِ، وَقَالَ لِمَ يَضْرِبُ أَحَدُكُمُ امْرَأَتَهُ ضَرْبَ الْفَحْلِ ثُمَّ لَعَلَّهُ يُعَانِقُهَا وَقَالَ الثَّوْرِيُّ وَوُهَيْبٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ جَلْدَ الْعَبْدِ ÷

۹۷۹- ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کی ریح خارج ہونے پر ہنسنے سے منع فرمایا۔ اور آنحضور نے فرمایا کہ کس طرح ایک شخص اپنی بیوی کو جانور کی طرح مارتا ہے حالانکہ اس کی پوری امید ہے کہ بعد میں گلے لگائے گا۔ اور ثوری، وھیب، اور ابو معاویہ نے ہشام کے واسطے سے بیان کیا کہ "غلام کی طرح (جانور کی طرح کے بجائے)۔

۹۸۰. حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى: أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ هَذَا يَوْمٌ حَرَامٌ أَفَتَدْرُونَ أَيُّ بَلَدٍ هَذَا؟ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ بَلَدٌ حَرَامٌ أَتَدْرُونَ أَيُّ شَهْرٍ هَذَا؟ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

۹۸۰- مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے یزید بن ہارون نے حدیث بیان کی۔ انہیں عاصم بن محمد بن زید نے خبر دی۔ انہیں ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ میں فرمایا تمہیں معلوم ہے۔ یہ کون دن ہے؟ صحابہ نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ فرمایا: تو یہ باحرمت دن ہے، تمہیں معلوم ہے۔ یہ کون شہر ہے؟ صحابہ نے عرض کی۔ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ فرمایا یہ باحرمت شہر ہے۔ تمہیں معلوم ہے۔ یہ کون مہینہ ہے؟ صحابہ نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ فرمایا یہ باحرمت مہینہ ہے

قَالَ شَهْرٌ حَرَامٌ. قَالَ: فَإِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا.

بَابُ ٦٠٠ مَا يُنْهٰى مِنَ السِّبَابِ وَاللَّعْنِ.

٩٨١ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدِّيْلِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَرْمِيْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا يَرْمِيْهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَّمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذٰلِكَ.

٩٨٢ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ. تَابَعَهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ.

٩٨٣ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا لَعَّانًا وَلَا سَبَّابًا كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ مَا لَهُ تَرِبَ جَبِيْنُهُ.

٩٨٤ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَلَفَ عَلٰى مِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَذْرٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا

پھر ارشاد فرمایا بلا شبہ اللہ نے تم پر ...... تمہارا (ایک دوسرے کا) خون مال اور عزت اسی طرح حرام کیا ہے۔ جیسے اس دن کو اس نے تمہارے اس مہینہ اور تمہارے اس شہر میں باحرمت بنایا ہے۔

۶۰۰- گالی اور لعنت وملامت کی ممانعت

۹۸۱- ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی۔ ان سے حسین نے ان سے عبداللہ بن بریدہ نے ان سے یحییٰ بن یعمر نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوالاسود دیلی نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ آنحضور نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی شخص کو کفر کے ساتھ متہم کرتا ہے یا کسی کو فسق کے ساتھ متہم کرتا ہے اور جسے متہم کیا گیا ہے وہ ایسا نہیں ہے۔ تو یہ اتہام (کفر وفسق) خود متہم کرنے والے پر لوٹ آتا ہے۔

۹۸۲- ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے منصور نے بیان کیا انہوں نے ابووائل سے سُنا۔ اور وہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے۔ کہ آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے۔ اور اُسے قتل کرنا کفر ہے۔ اس روایت کی متابعت غندر نے شعبہ کے واسطہ سے کی۔

۹۸۳- ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی۔ ان سے فلیح بن سلیمان نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے ہلال بن علی نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدگو نہیں تھے۔ نہ آپ لعنت ملامت کرنے والے تھے۔ اور نہ گالی دینے والے تھے۔ ناگواری کے موقع پر صرف اتنا کہہ دیتے اسے کیا ہو گیا ہے اس کی پیشانی گرد آلود ہو۔

۹۸۴- ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ ان سے عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی۔ ان سے علی بن مبارک نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے ان سے ابوقلابہ نے کہ ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ اصحاب شجرہ (بیعت رضوان کرنے والوں) میں سے تھے۔ آپ نے ان سے حدیث بیان کی۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اسلام کے سوا کسی اور مذہب پر قسم کھائی (کہ اگر میں نے فلاں کام کیا تو میں نصرانی ہوں وغیرہ) تو وہ ایسا ہی ہے جیسے کہ اس نے کہا اور کسی انسان پر ان چیزوں کی نذر نہیں ہوتی۔ جن کا وہ مالک نہیں اور جس نے دنیا سے کسی چیز سے خودکشی کر لی ہوگی۔ اسے اسی چیز سے آخرت میں عذاب ہوگا۔ اور

فَهُوَ كَقَتْلِهِ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ ٭

٩٨٥ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ صُرَدٍ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا فَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتَّى انْتَفَخَ وَجْهُهُ وَتَغَيَّرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ تَعَوَّذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَقَالَ أَتَرَى بِي بَأْسٌ أَمَجْنُونٌ أَنَا اذْهَبْ ٭

٩٨٦ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ أَنَسٌ حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَ النَّاسَ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ فَتَلَاحَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَإِنَّهَا رُفِعَتْ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ فَالْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ ٭

٩٨٧ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ رَأَيْتُ عَلَيْهِ بُرْدًا وَعَلَى غُلَامِهِ بُرْدًا فَقُلْتُ لَوْ أَخَذْتَ هَذَا فَلَبِسْتَهُ كَانَتْ حُلَّةً وَأَعْطَيْتَهُ ثَوْبًا آخَرَ فَقَالَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ كَلَامٌ وَكَانَتْ أُمُّهُ أَعْجَمِيَّةً فَنِلْتُ مِنْهَا فَذَكَرَنِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي أَسَابَبْتَ فُلَانًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَفَنِلْتَ مِنْ أُمِّهِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ قُلْتُ عَلَى حِينِ سَاعَتِي هَذِهِ مِنْ كِبَرِ السِّنِّ قَالَ نَعَمْ هُمْ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللهُ تَحْتَ

جس نے کسی مومن پر لعنت بھیجی تو یہ اس کے قتل کے برابر ہے اور جس نے کسی مومن پر تہمت لگائی تو یہ اس کے قتل کے برابر ہے۔

۹۸۵۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعمش نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے عدی بن ثابت نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ آپ نے کہا کہ حضور اکرم کے سامنے دو افراد نے تو تو میں میں کی۔ ایک صاحب کو غصہ آگیا۔ اور بہت زیادہ آیا۔ ان کا چہرہ پھول گیا۔ اور رنگ بدل گیا۔ آنحضور نے اس وقت فرمایا کہ مجھے ایک کلمہ معلوم ہے کہ اگر یہ شخص اسے کہہ لے تو اس کا غصہ دور ہو جائے چنانچہ ایک صاحب نے جا کر غصہ ہونے والے کو آنحضور کا ارشاد سنایا۔ لیکن وہ بولے کیا تمہیں میرے اندر کوئی خرابی نظر آتی ہے۔ کیا میں مجنوں ہوں، دفع ہو جاؤ۔

۹۸۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی۔ ان سے حمید نے بیان کیا۔ ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لیلۃ القدر کی اطلاع دینے کے لئے باہر تشریف لائے۔ لیکن مسلمانوں کے دو افراد اس وقت آپس میں کسی بات پر لڑنے لگے۔ آنحضور نے فرمایا کہ میں تمہیں (لیلۃ القدر کے متعلق) بتانے نکلا تھا۔ لیکن فلاں اور فلاں نے لڑائی کر لی اور وہ اٹھالی گئی۔ ممکن ہے یہی تمہارے لئے بہتر ہو۔ اب تم اسے نو (یعنی ۲۹ رمضان) سات (۲۷ رمضان) اور پانچ (یعنی ۲۵ رمضان) میں تلاش کرو۔

۹۸۷۔ مجھ سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعمش نے حدیث بیان کی۔ ان سے معرور نے اور ان سے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے معرور نے بیان کیا کہ میں نے ابو ذر رضی اللہ عنہ کے جسم پر ایک چادر دیکھی۔ اور آپ کے غلام کے جسم پر بھی ایک چادر تھی۔ میں نے عرض کی۔ اگر اپنے غلام کی چادر لے لیں۔ اور اسے بھی پہن لیں تو ایک حلہ ہو جاتا۔ (یعنی ایک چادر کرتے کی جگہ اوڑھنے کیلئے اور ایک چادر تہبند کی حیثیت سے پہننے کے لئے) ابو ذر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ مجھ میں اور ایک صاحب میں تکرار ہو گئی۔ ان کی ماں عجمی تھیں میں نے اس بارے میں جملہ چست کیا۔ انہوں نے جا کر میرے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ آنحضور نے مجھ سے دریافت فرمایا۔ کیا تم نے اس سے تکرار کی ہے؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ آنحضور نے اس پر فرمایا تمہارے اندر ابھی جاہلیت موجود ہے۔ بڑھنے

أَيْدِيكُمْ فَمَنْ جَعَلَ اللّٰهُ أَخَاهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يُكَلِّفْهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهُ فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ ٭

بَابُ ۶۰۱ مَا يَجُوزُ مِنْ ذِكْرِ النَّاسِ نَحْوَ قَوْلِهِمُ الطَّوِيلُ وَالْقَصِيرُ. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ وَمَا لَا يُرَادُ بِهِ شَيْنُ الرَّجُلِ ٭

۹۸۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلَى خَشَبَةٍ فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا وَفِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَقَالُوا: قَصُرَتِ الصَّلَاةُ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُ ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَنَسِيتَ أَمْ قَصُرَتْ؟ فَقَالَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ، قَالُوا بَلْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ صَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ، ثُمَّ وَضَعَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ٭

بَابُ ۶۰۲ الْغِيبَةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

عرض کی (یا رسول اللہ) کیا اب بھی اس بڑی عمر میں بھی؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہاں (اب بھی موجود ہے۔) یہ (غلام بھی) تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہاری ماتحتی میں دیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ جس کی ماتحتی میں بھی اس کے بھائی کو رکھے اسے چاہئیے کہ اسے کام کرنے کیلئے نہ کہے جو اس کے بس میں نہ ہو اگر اسے کوئی ایسا کام کرنے کیلئے کہنا ہی پڑے تو اس کام میں اس کی مدد کرے۔

۶۰۱۔ لوگوں کے اوصاف کا ذکر کس حد تک جائز ہے جیسے لوگوں کا کسی کو لانبا یا ٹھگنا کہنا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ "ذوالیدین" (لمبے ہاتھوں والے) کیا کہتے ہیں۔ اور وہ اوصاف جن سے عیب نکالنا مقصود نہیں ہوتا۔

۹۸۸۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز دو رکعت پڑھائی اور سلام پھیر دیا۔ اس کے بعد آپ مسجد کے آگے کے حصہ میں ایک لکڑی پر سہارا لے کر کھڑے ہوئے اور اس پر اپنا ہاتھ رکھا۔ حاضرین میں سے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ انہوں نے بھی بات کرنے میں خوف محسوس کیا۔ جلد باز قسم کے لوگ باہر نکل گئے۔ صحابہ نے کہا کہ (شاید) نماز کی رکعتیں کم ہو گئی ہیں۔ (اس لیے آنحضورؐ نے ظہر کی نماز چار کے بجائے صرف دو ہی پڑھائیں) حاضرین میں ایک صحابی تھے جنہیں حضور اکرمؐ "ذوالیدین" (لمبے ہاتھوں والا) کہہ کر مخاطب کرتے تھے۔ انہوں نے عرض کی، اے اللہ کے نبی نماز کی رکعتیں کم کر دی گئیں، یا آپ بھول گئے ہیں؟ آنحضورؐ نے فرمایا، نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز کی رکعتیں کم ہوئی ہیں۔ صحابہ نے عرض کی، نہیں، یا رسول اللہ آپ بھول گئے ہیں۔ (آپ آنحضورؐ کو بھی یاد آ گیا کہ آپ دو رکعتیں بھول گئے ہیں۔) چنانچہ فرمایا کہ ذوالیدین نے صحیح کہا پھر آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں اور پڑھیں پھر سلام پھیرا اور تکبیر کہہ کر سجدہ (سہو) میں گئے۔ نماز کے سجدہ کی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ لمبا۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہہ کر پھر سجدہ میں گئے پہلے سجدہ کی طرح یا اس سے بھی زیادہ لمبا۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔

۶۰۲۔ غیبت۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور تم میں بعض بعض کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں کوئی چاہتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے تم اسے ناپسند کرو گے۔ اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ توبہ قبول کرنے والا

إِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ۔

۹۸۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُّحَدِّثُ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ أَمَّا هٰذَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَأَمَّا هٰذَا فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ دَعَا بِعَسِيْبٍ رَّطْبٍ فَشَقَّهُ بِاثْنَيْنِ فَغَرَسَ عَلٰى هٰذَا وَاحِدًا وَّعَلٰى هٰذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا ۔

بَابُ ۶۰۳ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ ۔

۹۹۰۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ أُسَيْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ۔

بَابُ ۶۰۴ مَا يَجُوْزُ مِنِ اغْتِيَابِ أَهْلِ الْفَسَادِ وَالرِّيَبِ

۹۹۱۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ...... صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ائْذَنُوْا لَهُ بِئْسَ أَخُو الْعَشِيْرَةِ أَوِ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ، فَلَمَّا دَخَلَ أَلَانَ لَهُ الْكَلَامَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ الَّذِيْ قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ الْكَلَامَ قَالَ أَيْ عَائِشَةُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ ۔

بَابُ ۶۰۵ النَّمِيْمَةُ مِنَ الْكَبَائِرِ ۔

۹۹۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبِيْدَةُ ابْنُ

رحم کرنے والا ہے۔۔

۹۸۹۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے وکیع نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے بیان کیا انہوں نے مجاہد سے سنا۔ وہ طاؤس کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے۔ اور وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے، آپ نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں سے گذرے اور فرمایا کہ ان دونوں قبروں کے مردوں پر عذاب ہو رہا ہے۔ اور یہ کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب میں مبتلا نہیں ہیں۔ یہ (ایک قبر کا مردہ) اپنے پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔ اور یہ (دوسری قبر کا مردہ) چغل خوری کیا کرتا تھا۔ پھر آپ نے ایک تر شاخ منگائی اور اسے دو حصوں میں پھاڑ کر دونوں قبروں پر گاڑ دی اس کے بعد فرمایا کہ جب تک یہ شاخیں سوکھ نہ جائیں اس وقت تک ان دونوں کے عذاب میں کمی ہو جائے گی۔

۶۰۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد انصار کے سب سے بہتر خانوادہ کے بارے میں۔

۹۹۰۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابو الزناد نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قبیلہ انصار میں سب سے بہتر گھرانہ بنو نجار کا گھرانہ ہے۔

۶۰۴۔ فساد کرنے والوں اور تہمت لگانے والوں کی غیبت کے جواز

۹۹۱۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی انہیں ابن عیینہ نے خبر دی انہوں نے ابن منکدر سے سنا انہوں نے عروہ بن زبیر سے سنا اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی۔ آپ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت چاہی تو آنحضور نے فرمایا کہ اسے اجازت دے دو۔ فلاں قبیلہ کا یہ آدمی برا ہے جب وہ شخص اندر آیا تو آنحضور نے اس کے ساتھ نرمی سے گفتگو کی۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کو اس کے متعلق جو کچھ کہنا تھا۔ وہ ارشاد فرمایا اور پھر اس کے ساتھ نرم گفتگو کی؟ آنحضور نے فرمایا، عائشہ وہ شخص بد ترین انسان ہے جسے اس کی بدکلامی کے خوف سے لوگ چھوڑ دیں۔

۶۰۵۔ چغل خوری کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

۹۹۲۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انہیں عبیدہ بن حمید ابو عبد الرحمن

حُمَيْدٍ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْضِ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِيْ قُبُوْرِهِمَا فَقَالَ: يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرَةٍ وَإِنَّهُ لَكَبِيْرٌ كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِيْدَةٍ فَكَسَرَهَا بِكِسْرَتَيْنِ أَوْ ثِنْتَيْنِ فَجَعَلَ كِسْرَةً فِيْ قَبْرِ هٰذَا وَكِسْرَةً فِيْ قَبْرِ هٰذَا فَقَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا ؀

بَابٌ ۶۰۶ مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّمِيْمَةِ وَقَوْلِهِ هَمَّازٍ مَشَّاءٍ بِنَمِيْمٍ، وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُمَزَةٍ يَهْمِزُ وَيَلْمِزُ: يَعِيْبُ.

۹۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ فَقِيْلَ لَهُ إِنَّ رَجُلًا يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ إِلَى عُثْمَانَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ ؀

بَابٌ ۶۰۷ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ

۹۹۴ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ وَالْجَهْلَ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ. قَالَ أَحْمَدُ أَفْهَمَنِيْ رَجُلٌ إِسْنَادَهُ ؀

بَابٌ ۶۰۸ مَا قِيْلَ فِيْ ذِي الْوَجْهَيْنِ ؀

۹۹۵ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے خبر دی۔ انہیں منصور نے، انہیں مجاہد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے کسی باغ سے باہر تشریف لائے۔ تو آپ نے دو (مردہ) انسانوں کی آواز سنی جنہیں ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ پھر آنحضور نے فرمایا، انہیں عذاب ہو رہا ہے۔ اور کسی بڑے دشوار معاملہ کی وجہ سے انہیں عذاب نہیں ہو رہا ہے۔ البتہ اس کا گناہ بڑا ہے۔ ان میں سے ایک شخص پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کیا کرتا تھا۔ پھر آپ نے کھجور کی ایک چھلی ہوئی شاخ منگوائی اور اسے دو حصوں میں توڑا۔ اور ایک ٹکڑا ایک کی قبر میں اور دوسرا دوسرے کی قبر میں گاڑ دیا پھر فرمایا، امید ہے کہ ان کے عذاب میں اس وقت تک کیلئے کمی کر دی جائے گی جب تک یہ سوکھ نہ جائیں۔

۶۰۶۔ چغلخوری ناپسندیدہ ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "طعنہ باز ہے۔ چلتا پھرتا چغلخور ہے"۔ "کمبختی ہے۔ پس پشت عیب جوئی کرنے والے کیلئے"۔ یہمز ویلمز بمعنی یعیب ہے ؀

۹۹۳۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، انہیں ابراہیم نے، ان سے ہمام نے بیان کیا کہ ہم حذیفہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ سے کہا گیا کہ ایک شخص عثمان رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کرتا ہے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا کہ جنت میں چغلخور نہیں جائے گا۔

۶۰۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جھوٹ بات سے بچتے رہو"

۹۹۴۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ذئب نے حدیث بیان کی۔ ان سے مقبری نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص (روزہ رکھتے ہوئے) جھوٹ بات اس پر عمل اور جہالت کو نہیں چھوڑتا تو اللہ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دے۔ احمد نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند (مجلس میں) ایک شخص نے مجھے سمجھائی۔

۶۰۸۔ دوزخ کے بارے میں حدیث۔

۹۹۵۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے ابوصالح نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

تَجِدُ مِنْ شَرِّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللّٰهِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ۔

باب ۶۰۹ مَنْ أَخْبَرَ صَاحِبَهُ بِمَا يُقَالُ فِيهِ۔

۹۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةً، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: وَاللّٰهِ مَا أَرَادَ مُحَمَّدٌ بِهٰذَا وَجْهَ اللّٰهِ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَتَمَعَّرَ وَجْهُهُ وَقَالَ رَحِمَ اللّٰهُ مُوسٰى لَقَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ۔

باب ۶۱۰ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّمَادُحِ۔

۹۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُثْنِي عَلٰى رَجُلٍ وَيُطْرِيهِ فِي الْمِدْحَةِ فَقَالَ: أَهْلَكْتُمْ أَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ۔

۹۹۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَثْنٰى عَلَيْهِ رَجُلٌ خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ يَقُولُهُ مِرَارًا، إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا إِنْ كَانَ يُرٰى أَنَّهُ كَذٰلِكَ وَحَسِيبُهُ اللّٰهُ وَلَا يُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ أَحَدًا۔ قَالَ وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ

نے فرمایا، تم قیامت کے دن اللہ کے نزدیک اس شخص کو سب سے بدترین پاؤ گے جو کچھ لوگوں کے سامنے ایک رخ سے آتا ہے اور دوسرے لوگوں کے سامنے دوسرے رخ سے جاتا ہے۔

۶۰۹۔ جس نے اپنے ساتھی کو اس کے بارے میں لوگوں کے خیالات بتا دیئے۔

۹۹۶۔ ہم سے محمد بن یونس نے حدیث بیان کی۔ انہیں سفیان نے خبر دی۔ انہیں اعمش نے انہیں ابووائل نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ میں کچھ مال، تقسیم کیا تو انصار میں سے ایک شخص نے کہا، واللہ، محمد کو اس تقسیم سے اللہ کی خوشنودی مقصود نہیں تھی۔ میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس شخص کی یہ بات آپ کو بتائی تو آنحضور کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپ نے فرمایا اللہ موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے انہیں اس سے بھی زیادہ تکلیف پہنچائی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا۔

۶۱۰۔ تعریف میں مبالغہ ناپسندیدہ ہے۔

۹۹۷۔ ہم سے محمد بن صباح نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن زکریا نے حدیث بیان کی۔ ان سے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوبردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ ایک شخص دوسرے شخص کی تعریف کر رہا ہے۔ اور تعریف میں بہت مبالغہ سے کام لے رہا تھا۔ تو آنحضور نے فرمایا تم نے ہلاک کر دیا یا (یہ فرمایا کہ) تم نے اس شخص کی کمر توڑ دی۔

۹۹۸۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے خالد نے۔ ان سے عبدالرحمن بن ابی بکرہ نے ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ایک صاحب کا ذکر آیا تو ایک دوسرے صاحب نے ان کی تعریف کی (اور غیر ضروری مبالغہ کیا) تو آنحضور نے فرمایا کہ افسوس، تم نے اپنے ساتھی کی گردن توڑ دی۔ آنحضور نے یہ جملہ کئی بار فرمایا اگر تمہارے لیے کسی کی تعریف کرنی ناگزیر ہی ہو جائے تو کہنا چاہیئے کہ میں اس کے متعلق ایسا ایسا خیال کرتا ہوں اور یہ بھی اس وقت کہے جب اس کے متعلق واقعی وہ ایسا ہی سمجھتا ہو۔ اور اس کا حساب لینے والا اللہ ہے اور کوئی کسی کے انجام خیر کے متعلق قطعیت کے ساتھ نہ کہے وھیب نے خالد کے واسطہ سے اپنی روایت میں

وَيْلَكَ ۔

بَابُ ٦١١ ۔ مَنْ اَثْنٰى عَلٰى اَخِيْهِ بِمَا يَعْلَمُ وَقَالَ سَعْدٌ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِاَحَدٍ يَمْشِيْ عَلَى الْاَرْضِ اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ ۔

٩٩٩ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ ذَكَرَ فِي الْاِزَارِ مَا ذَكَرَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اِزَارِيْ يَسْقُطُ مِنْ اَحَدِ شِقَّيْهِ قَالَ: اِنَّكَ لَسْتَ مِنْهُمْ ۔

بَابُ ٦١٢ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ. وَقَوْلِهٖ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ وَتَرْكِ اِثَارَةِ الشَّرِّ عَلٰى مُسْلِمٍ اَوْ كَافِرٍ ۔

١٠٠٠ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا وَكَذَا يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ يَاْتِيْ اَهْلَهٗ وَلَا يَاْتِيْ: قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِيْ ذَاتَ يَوْمٍ يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ اَفْتَانِيْ فِيْ اَمْرٍ اسْتَفْتَيْتُهٗ فِيْهِ اَتَانِيْ رَجُلَانِ فَجَلَسَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رِجْلِيَّ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رَاْسِيْ فَقَالَ الَّذِيْ عِنْدَ رِجْلِيَّ لِلَّذِيْ عِنْدَ رَاْسِيْ مَا بَالُ الرَّجُلِ؟ قَالَ مَطْبُوْبٌ يَعْنِيْ مَسْحُوْرًا قَالَ وَمَنْ طَبَّهٗ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ اَعْصَمَ قَالَ وَفِيْمَ؟

ویلک، (و یحک) کے بجائے بیان کیا۔

باب ۶۱۱۔ جس نے اپنے کسی بھائی کی کسی ایسے معاملہ میں تعریف کی جس کا اسے علم ہے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی شخص کے متعلق جو زمین پر چلتا پھرتا ہو یہ کہتے نہیں سنا۔ کہ یہ جنتی ہے۔ سوا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے

۹۹۹۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تہمد کے متعلق جو کچھ فرمانا تھا جب آپ نے فرمایا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرا تہمد ایک طرف سے گھسٹنے لگتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ تم ان میں سے نہیں ہو۔ (جو تہمد کو تکبر کی وجہ سے زمین سے گھسیٹتے چلتے ہیں۔

باب ۶۱۲۔ اللہ کا ارشاد ہے اللہ تعالیٰ تمہیں انصاف، حسن معاملات، رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے۔ اور تمہیں فحش، منکر اور سرکشی سے روکتا ہے۔ تمہیں نصیحت کرتے ہوئے۔ شاید کہ تم نصیحت حاصل کرو" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بلاشبہ تمہاری سرکشی اور ظلم تمہاری ہی جانوں پر آئے گا" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "پھر اس پر ظلم کیا گیا تو اللہ اس کی یقیناً مدد کرے گا۔ اور مسلمان یا کافر پر برائی لادنے کی ممانعت۔

۱۰۰۰۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے۔ اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنے دنوں تک اس حال میں رہے۔ کہ آپ کو خیال گذرتا تھا کہ آپ اپنی اہل کے پاس جا سکتے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر آنحضور نے مجھ سے ایک دن فرمایا۔ عائشہ! میں نے اللہ تعالیٰ سے ایک معاملہ میں سوال کیا تھا۔ اور اس نے اس کا جواب مجھے دے دیا ہے۔ دو مرد میرے پاس آئے ایک میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا۔ اور دوسرا سر کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے اس سے کہا کہ جو میرے سر کے پاس تھا ان صاحب (آنحضور) کا کیا حال ہے؟ دوسرے نے جواب دیا اس پر جادو کر دیا گیا ہے۔ پوچھا کہ کس نے ان پر جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ لبید بن عاصم نے۔ پوچھا کس چیز میں کیا ہے؟ جواب دیا کہ نر کھجور کے خوشے

قَالَ فِي جُفِّ طَلْعَةِ ذَكَرٍ فِي مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ تَحْتَ رَعُوفَةٍ فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذِهِ الْبِئْرُ الَّتِي أُرِيتُهَا كَأَنَّ رُءُوسَ نَخْلِهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ وَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُخْرِجَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ فَهَلَّا تَعْنِي تَنَشَّرْتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا اللهُ فَقَدْ شَفَانِي وَأَمَّا أَنَا فَأَكْرَهُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا۔ قَالَتْ وَلَبِيدُ بْنُ أَعْصَمَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ حَلِيفٌ لِيَهُودَ۔

بَاب ۶۱۳ مَا يُنْهَى عَنِ التَّحَاسُدِ وَالتَّدَابُرِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى: وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ۔

۱۰۰۱۔ **حَدَّثَنَا** بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَحَسَّبُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا۔

۱۰۰۲۔ **حَدَّثَنَا** أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ۔

بَاب ۶۱۴ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا۔

۱۰۰۳۔ **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ

میں بالوں پر کیا ہے۔ اور یہ ذروان کے کنوئیں کے اندر کے پتھر کے نیچے رکھا ہوا ہے۔ اس کے بعد آنحضور تشریف لے گئے۔ اور فرمایا کہ یہی وہ کنواں ہے۔ جو مجھے خواب میں دکھایا گیا تھا۔ اس کے باغ کے درختوں کے حصے شیاطین کے سروں کی طرح معلوم ہوتے ہیں۔ اور اس کا پانی مہدی کے نچوڑے ہوئے پانی کی طرح سرخ تھا۔ پھر آنحضور کے حکم سے جادو نکالا گیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔ کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ پھر کیوں نہیں آپ کی مراد یہ تھی کہ آنحضور نے اس واقعہ کو شہرت کیوں نہ دی۔ اس پر آنحضور نے فرمایا کہ مجھے اللہ نے شفا دی ہے اور میں لوگوں کی بری بات پھیلانے کو پسند نہیں کرتا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔ کہ لبید بن عاصم یہود کے حلیف بنی زریق سے تعلق رکھتا تھا۔

۶۱۳۔ حسد اور پیٹھ پیچھے برائی کی ممانعت، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور حسد کرنے والے کی برائی سے پناہ، جب وہ حسد کرے۔"

۱۰۰۱۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی۔ انہیں عبد اللہ نے خبر دی انہیں معمر نے خبر دی۔ انہیں ہمام بن منبہ نے خبر دی اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بدگمانی سے بچتے رہو۔ کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔ لوگوں کے عیوب معلوم کرنے کے پیچھے نہ پڑو۔ حسد نہ کرو۔ کسی کی پیٹھ پیچھے برائی نہ کرو۔ بغض نہ رکھو اور اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔

۱۰۰۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ انہیں شعیب نے خبر دی۔ ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آپس میں بغض نہ رکھو۔ حسد نہ کرو۔ پیچھے پیٹھ کے برائی نہ کرو۔ بلکہ اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بن کر رہو اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے کسی بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے۔

۶۱۴۔ اے ایمان والو، بہت سی بدگمانیوں سے بچو، بلاشبہ بہت سی بدگمانیاں گناہ ہیں۔ اور تجسس نہ کرو۔

۱۰۰۳۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انہیں مالک نے خبر دی انہیں ابوالزناد نے انہیں اعرج نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بدگمانی سے بچتے رہو۔ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔ اور کسی کے عیوب معلوم کرنے کے پیچھے نہ پڑو۔ بھاؤ نہ بڑھاؤ۔ حسد نہ کرو۔

وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا ۔

بَاب ۶۱۵ مَا يَكُوْنُ مِنَ الظَّنِّ ۔

۱۰۰۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظُنُّ فُلَانًا وَفُلَانًا يَعْرِفَانِ مِنْ دِيْنِنَا شَيْئًا قَالَ اللَّيْثُ كَانَا رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ ۔

۱۰۰۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بِهٰذَا وَقَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا أَظُنُّ فُلَانًا وَفُلَانًا يَعْرِفَانِ دِيْنَنَا الَّذِيْ نَحْنُ عَلَيْهِ ۔

بَاب ۶۱۶ سَتْرُ الْمُؤْمِنِ عَلٰى نَفْسِهٖ

۱۰۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ أُمَّتِيْ مُعَافًى إِلَّا الْمُجَاهِرِيْنَ وَإِنَّ مِنَ الْمَجَانَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحَ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَيَقُوْلُ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ ۔

۱۰۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي النَّجْوٰى قَالَ يَدْنُوْ أَحَدُكُمْ مِنْ رَبِّهٖ حَتّٰى يَضَعَ كَنَفَهُ

بغض نہ رکھو، کسی کی پیٹھ پیچھے برائی نہ کرو۔ بلکہ اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بن کر رہو۔

۶۱۵۔ کس طرح کا گمان جائز ہے۔

۱۰۰۴۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی۔ ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نہیں سمجھتا کہ فلاں اور فلاں ہمارے دین کے متعلق کچھ جانتے ہیں۔ لیث نے بیان کیا کہ یہ دونوں منافق تھے۔

۱۰۰۵۔ ہم سے ابن بکیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی۔ یہی حدیث اور (اس حدیث میں ہے کہ) عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے اور فرمایا، عائشہ میں نہیں سمجھتا کہ فلاں اور فلاں ہمارے دین کے متعلق کچھ جانتے ہیں جس پر ہم قائم ہیں۔

۶۱۶۔ مومن کا اپنے کسی گناہ کی پردہ پوشی کرنا۔

۱۰۰۶۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے ان کے بھتیجے ابن شہاب نے (محمد بن مسلم) نے ان سے سالم بن عبداللہ نے بیان کیا۔ کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آنحضور نے فرمایا میری تمام امت کو معاف کیا جائے گا۔ سوا گناہوں کو علانیہ کرنے والوں کے، اور گناہوں کو علانیہ کرنے میں یہ بھی شامل ہے کہ ایک شخص رات کو کوئی (گناہ کا) کام کرے، اور اس کے باوجود کہ اللہ نے اس کے گناہ کو چھپا دیا تھا صبح ہوئی تو وہ کہنے لگا کہ اے فلاں میں نے کل رات فلاں فلاں کام کیا تھا۔ رات گذر گئی تھی۔ اور اس کے رب نے اس کا گناہ چھپائے رکھا تھا۔ لیکن صبح ہوئی تو اس نے خود اللہ کے پردے کو ہٹا دیا۔

۱۰۰۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے۔ ان سے صفوان بن محرز نے کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ سے سرگوشی کے بارے میں کیا سنا ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی (قیامت کے دن) اپنے رب سے اتنا قریب ہوگا۔ کہ اللہ رب العزت اس کے شانہ پر اپنا ہاتھ رکھ دیں گے

عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ وَيَقُوْلُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَرِّرُهُ ثُمَّ يَقُوْلُ إِنِّي سَتَرْتُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا فَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ ۔

بَابُ ۶۱۷ الْكِبْرِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ ثَانِيَ عِطْفِهِ مُسْتَكْبِرًا فِي نَفْسِهِ عِطْفُهُ رَقَبَتُهُ ۔

۱۰۰۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَتِ الْأَمَةُ مِنْ إِمَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَتَأْخُذُ بِيَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقُ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ ۔

بَابُ ۶۱۸ الْهِجْرَةِ وَقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ ۔

۱۰۰۹ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ مَالِكِ بْنِ الطُّفَيْلِ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ وَهُوَ ابْنُ أَخِي عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّهَا أَنَّ عَائِشَةَ حُدِّثَتْ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ فِي بَيْعٍ أَوْ عَطَاءٍ أَعْطَتْهُ عَائِشَةُ وَاللّٰهِ لَتَنْتَهِيَنَّ عَائِشَةُ أَوْ لَأَحْجُرَنَّ عَلَيْهَا فَقَالَتْ أَهُوَ قَالَ هٰذَا قَالُوا نَعَمْ قَالَتْ هُوَ لِلّٰهِ عَلَيَّ نَذْرٌ أَنْ لَا أُكَلِّمَ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَبَدًا فَاسْتَشْفَعَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِلَيْهَا حِينَ طَالَتِ الْهِجْرَةُ فَقَالَتْ لَا وَاللّٰهِ لَا أُشَفِّعُ فِيهِ أَبَدًا وَلَا أَتَحَنَّثُ

اور دریافت فرمائیں گے۔ کہ تم نے فلاں فلاں کام کئے تھے؟ بندہ کہے گا ہاں پھر دریافت فرمائیں گے۔ اور تم نے فلاں فلاں کام کئے تھے؟ بندہ عرض کرے گا کہ ہاں۔ اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا اقرار کروالیں گے۔ اور پھر فرمائیں گے کہ میں نے دنیا میں تمہارے گناہوں پر پردہ ڈالا تھا اور میں آج بھی تمہاری مغفرت کرتا ہوں۔

۶۱۷۔ تکبر اور مجاہد نے فرمایا "ثانی عطفہ" سے مراد یہ ہے کہ اپنے دل میں اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے۔ "عطفہ" اسے رقبتہ۔

۱۰۰۸۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی۔ انہیں سفیان نے خبر دی ان سے معبد بن خالد قیسی نے حدیث بیان کی۔ ان سے حارثہ بن وھب خزاعی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں جنت والوں کی خبر نہ دوں۔ ہر کمزور و متواضع کہ اگر وہ قسم کھالے تو اللہ اس کی قسم کو پوری کردے۔ کیا میں تمہیں دوزخ والوں کی خبر نہ دوں! ہر تند خو! اکڑ کر چلنے والا اور متکبر۔ اور محمد بن عیسٰے نے بیان کیا ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی۔ انہیں حمید طویل نے خبر دی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مدینہ والوں کی کوئی باندی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر جہاں چاہتی آپ کو لے جاتی۔

۶۱۸۔ تعلق توڑ لینا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ کسی شخص کیلئے یہ جائز نہیں کہ اپنے کسی بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق رکھے۔

۱۰۰۹۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی۔ انہیں شعیب نے خبر دی۔ ان سے زہری نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھ سے عوف بن مالک بن طفیل نے حدیث بیان کی۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ماں شریک بھائی کے صاحبزادے ہیں۔ کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا گیا۔ کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کسی بیع یا ہدیہ کے سلسلہ میں جو ام المومنین نے دیا تھا۔ کہا کہ بخدا، یا عائشہ یہ طرز عمل چھوڑ دیں ورنہ انہیں دینا بند کردوں گا۔ ام المومنین نے فرمایا کیا اس نے یہ الفاظ کہے ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ جی ہاں۔ ام المومنین نے فرمایا پھر میں اللہ سے عہد کرتی ہوں کہ ابن زبیر سے اب کبھی نہیں بولوں گی۔ اس کے بعد جب آپ کا قطع تعلق پر عرصہ گذر گیا تو ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے لئے آپ سے سفارش کی گئی۔ دکہ انہیں معاف

إلى نذري. فلما طال ذلك على ابن الزبير كلم المسور بن مخرمة وعبد الرحمن بن الأسود بن عبد يغوث وهما من بني زهرة وقال لهما: أنشدكما بالله لما أدخلتماني على عائشة فإنها لا يحل لها أن تنذر قطيعتي فأقبل به المسور وعبد الرحمن مشتملين بأرديتهما حتى استأذنا على عائشة فقالا: السلام عليك ورحمة الله وبركاته أندخل؟ قالت عائشة: ادخلوا قالوا: كلنا؟ قالت: نعم ادخلوا كلكم ولا تعلم أن معهما ابن الزبير، فلما دخلوا دخل ابن الزبير الحجاب فاعتنق عائشة وطفق يناشدها ويبكي، وطفق المسور وعبد الرحمن يناشدانها إلا ما كلمته وقبلت منه ويقولان: أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عما قد علمت من الهجرة فإنه لا يحل لمسلم أن يهجر أخاه فوق ثلاث ليال فلما أكثروا على عائشة من التذكرة والتحريج طفقت تذكرهما وتبكي وتقول: إني نذرت والنذر شديد فلم يزالا بها حتى كلمت ابن الزبير وأعتقت في نذرها ذلك أربعين رقبة وكانت تذكر نذرها بعد ذلك فتبكي حتى تبل دموعها خمارها.

فرمادیں، ام المومنین نے فرمایا ہرگز نہیں، اللہ کی قسم اس کے بارے میں سفارش نہیں مانوں گی۔ اور اپنی قسم نہیں توڑوں گی۔ جب یہ قطع تعلق ابن زبیر رضی اللہ عنہ کیلئے بہت تکلیف دہ ہو گیا۔ تو آپ نے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن اسود بن عبدیغوث رضی اللہ عنہما سے اس سلسلے میں بات کی۔ آپ دونوں حضرات بنی زہرہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ نے ان سے کہا کہ میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں۔ کسی طرح تم لوگ مجھے عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں داخل کرادو۔ کیونکہ ان کے لئے یہ جائز نہیں۔ کہ میرے ساتھ صلہ رحمی کو توڑنے کی قسم کھائیں۔ چنانچہ مسور اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہما دونوں اپنی چادروں میں لپٹے ہوئے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو اس میں ساتھ لے کر آئے۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ اور عرض کی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، کیا ہم اندر آسکتے ہیں؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آجاؤ۔ انہوں نے عرض کی ہم سب؟ فرمایا، ہاں، سب آجاؤ۔ ام المومنین کو اس کا علم نہیں تھا۔ کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ ہیں۔ جب یہ حضرات اندر آگئے۔ تو ابن زبیر رضی اللہ عنہ پردہ ہٹا کر اندر چلے گئے۔ اور ام المومنین سے لپٹ کر اللہ کا واسطہ دینے لگے۔ اور رونے لگے۔ (کہ معاف کر دیں آپ ام المومنین کے بھانجے تھے) مسور اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہما بھی ام المومنین کو اللہ کا واسطہ دینے لگے۔ کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے بولیں۔ اور انہیں معاف کر دیں! ان حضرات نے یہ بھی عرض کی کہ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلق توڑنے سے منع کیا ہے۔ کہ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ کسی اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ حدیث یاد دلانے لگے۔ اور یہ کہ اس میں نقصان ہے۔ تو ام المومنین بھی انہیں یاد دلانے لگیں۔ اور رونے لگیں۔ اور فرمانے لگیں کہ میں نے تو قسم کھا لی ہے! اور قسم کا معاملہ سخت ہے۔ لیکن یہ حضرات مسلسل اصرار کرتے رہے۔ یہاں تک کہ ام المومنین نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے بات کر لی اور اپنی اس قسم (کو توڑنے) کی وجہ سے چالیس غلام آزاد کئے۔ اس کے بعد جب بھی آپ اپنی یہ قسم یاد کرتیں تو رونے لگتیں۔ اور آپ کا دوپٹہ آنسوؤں سے تر ہو جاتا۔

۱۰۱۰۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن ابن شهاب عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

۱۰۱۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انہیں مالک نے خبر دی۔ انہیں ابن شہاب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آپس میں بغض نہ رکھو

لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ۔

اور ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، پیٹھ پیچھے کسی کی برائی نہ کرو بلکہ اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بن کر رہو۔ اور کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ اپنے کسی بھائی سے تین دن سے زیادہ تک بات چیت بند کرے۔

۱۰۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ۔

۱۰۱۱۔ ہم سے عبدالرحمٰن بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انہیں مالک نے خبر دی۔ انہیں ابن شہاب نے، انہیں عطاء بن یزید لیثی نے اور انہیں ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی شخص کیلئے جائز نہیں کہ وہ اپنے کسی بھائی سے تین دن سے زیادہ کیلئے تعلق توڑے۔ اس طرح کہ جب دونوں کا سامنا ہو جائے تو یہ بھی منہ پھیر لے اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔

بَابُ ۶۱۹ مَا يَجُوزُ مِنَ الْهِجْرَانِ لِمَنْ عَصٰى وَقَالَ كَعْبٌ حِينَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا وَذَكَرَ خَمْسِينَ لَيْلَةً۔

۶۱۹۔ نافرمانی کرنے والے سے تعلق توڑنے کا جواز۔ کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک میں، شریک نہیں ہوئے تھے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بات چیت کرنے کی مسلمانوں کو ممانعت کردی تھی۔ اور آپ نے پچاس دن کا تذکرہ کیا۔

۱۰۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ غَضَبَكِ۔ قَالَتْ قُلْتُ وَكَيْفَ تَعْرِفُ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّكِ إِذَا كُنْتِ رَاضِيَةً قُلْتِ بَلٰى وَرَبِّ مُحَمَّدٍ۔ وَإِذَا كُنْتِ سَاخِطَةً قُلْتِ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلْ لَسْتُ أُهَاجِرُ إِلَّا اسْمَكَ۔

۱۰۱۲۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی۔ انہیں عبدہ نے خبر دی۔ انہیں ہشام بن عروہ نے انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تمہاری ناراضگی اور خوشی کو خوب پہچانتا ہوں ام المؤمنین نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ۔ یہ آپ کس طرح پہچانتے ہیں؟ فرمایا کہ جب تم خوش ہوتی ہو تو کہتی ہو۔ ہاں محمد کے رب کی قسم۔ اور جب ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو، نہیں، ابراہیم کے رب کی قسم۔ بیان کیا کہ میں نے عرض کی۔ جی ہاں، لیکن میں آپ کے نام کے سوا کوئی چیز نہیں چھوڑتی (آپ کا تعلق پھر بھی باقی رہتا ہے)

بَابُ ۶۲۰ هَلْ يَزُورُ صَاحِبَهُ كُلَّ يَوْمٍ أَوْ بُكْرَةً وَعَشِيًّا۔

۶۲۰۔ کیا اپنے ساتھی کی ملاقات کیلئے ہر وقت جا سکتا ہے یا صبح شام ہی کے اوقات ہیں۔

۱۰۱۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ۔ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ۔ لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ وَلَمْ يَمُرَّ

۱۰۱۳۔ ہم سے ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ انہیں ہشام نے خبر دی۔ انہیں معمر نے اور لیث نے بیان کیا۔ کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا۔ انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔ کہ جب میں نے ہوش سنبھالا۔ تو اپنے والدین کو دین اسلام کا پیرو پایا۔ اور کوئی دن ایسا نہیں گذرتا

عليهما يوم الا ياتينا فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم طرفي النهار بكرة وعشية فبينما نحن جلوس في بيت ابي بكر في نحر الظهيرة قال قائل هذا رسول الله صلى الله عليه وسلم في ساعة لم يكن ياتينا فيها، قال ابو بكر ما جاء به في هذه الساعة الا امر: قال اني قد اذن لي بالخروج ٭

باب ۶۲۱ الزيارة ومن زار قوما فطعم عندهم: وزار سلمان ابا الدرداء في عهد النبي صلى الله عليه وسلم فاكل عنده ٭

۱۰۱۴۔ حدثنا محمد بن سلام اخبرنا عبد الوهاب عن خالد الحذاء عن انس ابن سيرين عن انس بن مالك رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم زار اهل بيت في الانصار فطعم عندهم طعاما فلما اراد ان يخرج امر بمكان من البيت فنضح له على بساط فصلى عليه ودعا لهم ٭

باب ۶۲۲ من تجمل للوفود ٭

۱۰۱۵۔ حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا عبد الصمد قال حدثني ابي قال حدثني يحيى بن ابي اسحاق قال قال لي سالم بن عبد الله: ما الاستبرق؟ قلت ما غلظ من الديباج وخشن منه قال سمعت عبد الله يقول راى عمر على رجل حلة من استبرق فاتى بها النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اشتر هذه فالبسها لوفد الناس اذا قدموا عليك فقال: انما يلبس الحرير من لا خلاق له فمضى في ذلك ما مضى ثم ان النبي صلى الله عليه وسلم بعث

تھا۔ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس صبح و شام نہ تشریف لاتے ہوں۔ ایک دن ہم ابو بکر رضی اللہ عنہ (آپ کے والد) کے گھر میں بھری دوپہر میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ ایک شخص نے کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں۔ یہ ایسا وقت تھا کہ اس وقت ہمارے یہاں آنحضور کے آنے کا معمول نہیں تھا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ بولے کہ اس وقت آنحضور کے تشریف لانا کسی خاص وجہ سے ہو سکتا ہے۔ پھر آنحضور نے فرمایا کہ مجھے ہجرت کی اجازت دے دی گئی ہے۔

۶۲۱۔ ملاقات کیلئے جانا۔ اور جو لوگوں سے ملاقات کے لئے گیا۔ اور انہیں کے یہاں کھانا کھایا۔ سلمان رضی اللہ عنہ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات کیلئے ان کے پاس گئے۔ اور انہیں کے یہاں کھانا تناول فرمایا۔

۱۰۱۴۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی۔ انہیں عبد الوہاب نے خبر دی۔ انہیں خالد حذاء نے انہیں انس بن سیرین نے اور انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ انصار کے ایک خانوادہ میں ملاقات کیلئے تشریف لے گئے۔ اور انہیں کے یہاں کھانا تناول فرمایا جب آپ واپس تشریف لانے لگے۔ تو آپ کے حکم سے ایک چٹائی پر پانی چھڑکا گیا۔ اور آنحضور نے اس پر دعا پڑھی اور گھر والوں کے لئے دعا کی

۶۲۲۔ جس نے وفود سے ملاقات کیلئے زیبائش کی۔

۱۰۱۵۔ ہم سے عبد الرحمن بن محمد نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد الصمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی اور کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی اسحاق نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے سالم بن عبد اللہ نے پوچھا کہ استبرق کیا چیز ہے؟ میں نے کہا کہ دیبا کا بنا ہوا دبیز اور کھردرا کپڑا۔ پھر آپ نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو استبرق کا جوڑا پہنے ہوئے دیکھا تو آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اسے لیکر حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! اسے آپ خرید لیں اور وفد جب آپ سے ملاقات کیلئے آئیں۔ تو ان کی پذیرائی کے وقت اسے زیب تن فرمایا کریں۔ آنحضور نے فرمایا کہ ریشم تو وہی پہن سکتا ہے۔ جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہ ہو۔ اس معاملہ میں جو ہونا تھا۔ وہ ہو گیا۔ پھر آنحضور نے خود انہیں ایک جوڑا بھیجا

إِلَيْهِ بِحُلَّةٍ فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِهٰذِهِ وَقَدْ قُلْتَ فِي مِثْلِهَا مَا قُلْتَ قَالَ: إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتُصِيبَ بِهَا مَالًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ الْعَلَمَ فِي الثَّوْبِ لِهٰذَا الْحَدِيثِ ٭

تو آپ... اسے لیکر آنحضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ آنحضور نے یہ جوڑا میرے لئے بھیجا ہے۔ حالانکہ اس بارے میں آپ اس سے پہلے ارشاد فرما چکے ہیں۔ کہ اسے وہی پہن سکتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ آنحضور نے فرمایا کہ میں نے تمہارے پاس اس لئے بھیجا ہے تا کہ تم اس کے ذریعہ (بیچ کر) مال حاصل کرو۔ چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اسی حدیث کی وجہ سے کپڑے میں (ریشم کے) نقش ونگار کو بھی ناپسند فرماتے تھے۔

بَابُ ٦٢٣ الْإِخَاءِ وَالْحِلْفِ. وَقَالَ أَبُو جُحَيْفَةَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ. وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ ٭

۶۲۳۔ بھائی چارگی اور معاہدہ! ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابو درداء رضی اللہ عنہما میں بھائی چارگی (مواخات) کرائی تھی۔ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم مدینہ منورہ آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اور سعد بن ربیع رضی اللہ عنہما کے درمیان بھائی چارگی کرائی۔

۱۰۱۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَآخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ ٭

۱۰۱۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ جب عبدالرحمن رضی اللہ عنہ ہمارے یہاں آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں اور سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارگی کرائی۔ تو پھر جب عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا تو آنحضور نے فرمایا کہ اب ولیمہ کرو۔ خواہ ایک بکری کا ہو۔

۱۰۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَبَلَغَكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ قَدْ حَالَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِي ٭

۱۰۱۷۔ ہم سے محمد بن صباح نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل بن زکریا نے حدیث بیان کی۔ ان سے عاصم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ کیا آپ کو یہ حدیث معلوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام میں معاہدہ (حلف) کی کوئی اصل نہیں۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضور نے خود قریش اور انصار کے درمیان میرے گھر میں معاہدہ کرایا تھا۔[1]

[1] حاشیہ۔ جاہلیت میں عرب قبائل خاص طور سے اپنے دشمن قبیلہ سے لڑائی وغیرہ میں مدد کیلئے باہم ایک دوسرے سے معاہدہ کرتے تھے۔ جن دو قبائل میں معاہدہ ہوتا انہیں "حلیف" کہتے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں معاہدوں کا جو تصور تھا اسلام نے اسے ختم کر دیا کیونکہ اسلام خود مودت اخوت اور اتحاد کا پیغام تھا۔ اور اس کے بعد جاہلیت کے معاہدے کی ضرورت نہیں تھی۔ البتہ ضرورت کے اوقات میں مسلمان اگر دوسری طاقتوں سے معاہدہ کریں تو ظاہر ہے کہ جائز ہوں گے۔

باب ۶۲۴ التَّبَسُّمِ وَالضَّحِكِ. وَقَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ: أَسَرَّ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكْتُ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّ اللّٰهَ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى.

۱۰۱۸۔ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَبَتَّ طَلَاقَهَا فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزَّبِيرِ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزَّبِيرِ... وَإِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا مَعَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا مِثْلُ هٰذِهِ الْهُدْبَةِ لِهُدْبَةٍ أَخَذَتْهَا مِنْ جِلْبَابِهَا قَالَ وَأَبُو بَكْرٍ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ جَالِسٌ بِبَابِ الْحُجْرَةِ لِيُؤْذَنَ لَهُ فَطَفِقَ خَالِدٌ يُنَادِي أَبَا بَكْرٍ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَزْجُرُ هٰذِهِ عَمَّا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَزِيدُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التَّبَسُّمِ ثُمَّ قَالَ: لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ.

۱۰۱۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَسْأَلْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ عَلَى صَوْتِهِ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ تَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ وَالنَّبِيُّ

۶۲۴۔ مسکرانا اور ہنسنا فاطمہ علیہا السلام نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چپکے سے مجھ سے ایک بات کہی تو میں ہنس دی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ ہی ہنساتا اور رلاتا ہے۔

۱۰۱۸۔ ہم سے حبان بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی۔ انہیں معمر نے خبر دی۔ انہیں زہری نے، انہیں عروہ نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رفاعہ قرظی رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ اور طلاق قطعی دی۔ اس کے بعد ان سے عبدالرحمن بن زبیر رضی اللہ عنہ نے نکاح کر لیا۔ لیکن، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اور عرض کی یا رسول اللہ میں رفاعہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھی۔ لیکن انہوں نے مجھے تین طلاقیں دے دیں۔ پھر مجھ سے عبدالرحمن بن زبیر نے نکاح کر لیا۔ لیکن، واللہ ان کے پاس تو پلو کی طرح کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ اور انہوں نے اپنی چادر کا پلو پکڑ کر بتایا۔ بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ حضور کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور سعید بن العاص کے صاحبزادے حجرہ کے دروازے پر تھے۔ اور اندر داخل ہونے کی اجازت کے منتظر تھے۔ خالد بن سعید رضی اللہ عنہ اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ ...... کو آواز دے کر کہنے لگے۔ کہ آپ اس عورت کو ڈانٹتے نہیں کہ آنحضور کے سامنے کس طرح کی بات کہتی ہے۔ اور حضور اکرم نے تبسم کے سوا اور کچھ نہیں فرمایا۔ پھر فرمایا۔ غالباً تم رفاعہ کے پاس دوبارہ جانا چاہتی ہو لیکن یہ اسوقت تک ممکن نہیں ہے۔ جبتک تم ان کا (عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کا) مزہ نہ چکھ لو اور وہ تمہارا مزہ نہ چکھ لیں۔

۱۰۱۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے صالح بن کیسان نے۔ ان سے ابن شہاب نے۔ ان سے عبدالحمید بن عبدالرحمن بن زید بن خطاب نے۔ ان سے محمد بن سعد نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا۔ کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی۔ اس وقت آنحضور کے پاس قریش کی چند عورتیں تھیں۔ آپ سے سوالات کر رہی تھیں اور بہت زیادہ سوالات کر رہی تھیں۔ ان کی آواز بھی آنحضور کی آواز کے مقابلہ میں بلند تھی۔ جب عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی تو وہ جلدی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، فَقَالَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي لَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ تَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ أَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِنَّ فَقَالَ يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِي وَلَمْ تَهَبْنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقُلْنَ إِنَّكَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِيهٍ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ۔

۱۰۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّائِفِ قَالَ إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَبْرَحُ أَوْ نَفْتَحَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ. قَالَ فَغَدَوْا فَقَاتَلُوهُمْ قِتَالًا شَدِيدًا وَكَثُرَ فِيهِمُ الْجِرَاحَاتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، قَالَ فَسَكَتُوا فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلَّهُ بِالْخَبَرِ۔

۱۰۲۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلَكْتُ وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ أَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَيْسَ

بھاگ کر پردے کے پیچھے چلی گئیں۔ پھر آنحضور نے آپ کو اجازت دی آپ داخل ہوئے۔ آنحضور اس وقت ہنس رہے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ اللہ آپ کو خوش رکھے۔ یا رسول اللہ میرے ماں باپ، آپ پر قربان ہوں۔ آنحضور نے فرمایا ان پر مجھے حیرت ہوئی۔ جو ابھی میرے پاس تھیں۔ جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو فوراً بھاگ کر پردے کے پیچھے چلی گئیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر عرض کی۔ یا رسول اللہ آپ اس کے زیادہ مستحق ہیں۔ کہ آپ سے ڈرا جائے۔ پھر عورتوں کو مخاطب کرکے آپ نے فرمایا۔ اپنی جانوں کی دشمن، مجھ سے تو تم ڈرتی ہو۔ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں۔ انہوں نے عرض کی آپ آنحضور سے زیادہ سخت ہیں۔ اس پر آنحضور نے فرمایا ہاں۔ اے ابن خطاب اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے۔ اگر شیطان بھی تمہیں کسی راستے پر آتا ہوا دیکھے گا تو راستہ چھوڑ کر دوسرے راستہ پر چلا جائے گا۔

۱۰۲۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے ابو العباس نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طائف میں تھے۔ (غزوہ کے موقع پر) تو آپ نے فرمایا کہ اگر اللہ نے چاہا تو ہم کل یہاں سے واپس ہوں گے۔ آپ کے بعض صحابہ نے کہا کہ ہم اس وقت تک یہاں سے نہیں جائیں گے جب تک اسے فتح نہ کرلیں۔ آنحضور نے فرمایا اگر یہی بات ہے۔ تو کل میدان میں نکلو۔ بیان کیا کہ دوسرے دن صبح کو صحابہ نے گھمسان کی جنگ لڑی اور بکثرت صحابہ زخمی ہوئے۔ آنحضور نے فرمایا کہ انشاء اللہ ہم کل واپس ہوں گے۔ بیان کیا کہ اب سب لوگ خاموش رہے۔ اس پر آنحضور ہنس دیئے۔ حمیدی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے پوری سند خبر کے لفظ کے ساتھ بیان کی۔

۱۰۲۱۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ انہیں ابن شہاب نے خبر دی۔ انہیں حمید بن عبد الرحمن نے۔ ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ میں تو تباہ ہو گیا۔ اپنی بیوی کے ساتھ میں نے رمضان میں روزہ کی حالت میں ہم بستری کر لی۔ آنحضور

لِي قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا أَجِدُ فَأُتِيَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ قَالَ إِبْرَاهِيمُ: الْعَرَقُ الْمِكْتَلُ فَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ تَصَدَّقْ بِهَا قَالَ عَلَى أَفْقَرَ مِنِّي وَاللَّهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنَّا فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ: فَأَنْتُمْ إِذًا.

فرمایا کہ پھر ایک غلام آزاد کردو۔ انہوں نے عرض کی۔ اس کی مجھ میں طاقت نہیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر دو مہینے کے روزے رکھ لو۔ انہوں نے عرض کی، اس کی مجھ میں طاقت نہیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا۔ پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ انہوں نے عرض کی اتنا میرے پاس نہیں ہے۔ بیان کیا کہ پھر کھجور کا ایک ٹوکرا لایا گیا۔ ابراہیم نے بیان کیا کہ، عرق ایک طرح (تو کرام) ایک پیمانہ تھا۔ آنحضورؐ نے فرمایا۔ پوچھنے والا کہاں ہے؟ جاؤ، اسے صدقہ کر دینا۔ انہوں نے عرض کی مجھ سے جو زیادہ محتاج ہو اسے دوں! بخدا مدینہ کے دونوں میدانوں کے درمیان کوئی گھرانہ بھی ہم سے زیادہ محتاج نہیں ہے۔ اس پر آنحضورؐ ہنس دیئے۔ اور آپ کے سامنے کے دندان مبارک کھل گئے، اس کے بعد فرمایا اچھا پھر تمہی لے لو۔

۱۰۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيدَةً، قَالَ أَنَسٌ فَنَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَضَحِكَ

۱۰۲۲۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا آپ کے جسم پر ایک نجرانی چادر تھی۔ جس کا حاشیہ دبیز تھا۔ اتنے میں ایک اعرابی آپ کے پاس آیا۔ اور اس نے آپ کی چادر بڑے زور سے کھینچی۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ میں نے آنحضورؐ کے شانے کو دیکھا کہ زور سے کھینچنے کی وجہ سے اس پر نشان پڑ گئے ہیں۔ پھر اس نے کہا اے محمدؐ اللہ کا جو مال آپ کے پاس ہے۔ اس میں سے مجھے دیئے جانے کا حکم فرمایئے۔ اس وقت میں نے آنحضورؐ کو مڑ کر دیکھا تو آپ مسکرا دیئے پھر آپ نے اسے دیئے جانے کا حکم فرمایا۔

۱۰۲۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِي وَلَقَدْ شَكَوْتُ إِلَيْهِ أَنِّي لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ: اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا.

۱۰۲۳۔ ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن ادریس نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل نے۔ ان سے قیس نے اور ان سے جریر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا، آنحضورؐ نے (اپنے پاس اپنی مخصوص مجلس میں آنے سے) کبھی نہیں روکا۔ اور جب بھی مجھے آپ نے دیکھا تو مسکرائے۔ میں نے آنحضورؐ سے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ پاتا تو آنحضورؐ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا اور دعا کی کہ اے اللہ! اسے ثبات عطا فرما اور رہدائت کرنے والا اور خود ہدائت پایا ہوا بنا۔

۱۰۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ هَلْ

۱۰۲۴۔ ہم سے محمد بن مثنی نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے بیان کیا۔ انہیں ان کے والد نے خبر دی انہیں زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے۔ انہیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! اللہ حق سے نہیں شرماتا، کیا عورت کو جب احتلام ہو تو اس پر

عَلَى الْمَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا احْتَلَمَتْ؟ قَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَضَحِكَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ أَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِمَ شَبَهُ الْوَلَدِ۔

۱۰۲۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ۔

۱۰۲۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَخْطُبُ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ قَحَطَ الْمَطَرُ فَاسْتَسْقِ رَبَّكَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ وَمَا نَرَى مِنْ سَحَابٍ فَاسْتَسْقَى فَنَشَأَ السَّحَابُ بَعْضُهُ إِلَى بَعْضٍ ثُمَّ مُطِرُوا حَتَّى سَالَتْ مَثَاعِبُ الْمَدِينَةِ فَمَا زَالَتْ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ مَا تُقْلِعُ ثُمَّ قَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ غَرِقْنَا فَادْعُ رَبَّكَ يَحْبِسْهَا عَنَّا فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَصَدَّعُ عَنِ الْمَدِينَةِ يَمِينًا وَشِمَالًا يُمْطَرُ مَا حَوَالَيْنَا وَلَا يُمْطِرُ مِنْهَا شَيْءٌ يُرِيهِمُ اللهُ كَرَامَةَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِجَابَةَ دَعْوَتِهِ۔

بَابُ ۶۲۵ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ وَمَا يُنْهَى عَنِ الْكَذِبِ۔

غسل واجب ہے؟ آنحضور نے فرمایا کہ ہاں جب عورت پانی دیکھے تو اس پر غسل واجب ہے، اس پر ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہنسیں اور عرض کی کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے! آنحضور نے فرمایا، پھر بچہ (ماں کی صورت سے) مشابہ کس طرح ہوتا ہے۔

۱۰۲۵- ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی۔ انہیں عمر نے خبر دی۔ ان سے ابو النضر نے حدیث بیان کی۔ ان سے سلیمان بن یسار نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔ کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کھل کر ہنستے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ کے حلق کا کوا نظر آنے لگا ہو۔ آپ صرف مسکراتے تھے۔

۱۰۲۶- ہم سے محمد بن محبوب نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا۔ ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی ان سے سعید نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے۔ کہ ایک صاحب جمعہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ آنحضور اس وقت مدینہ میں خطبہ دے رہے تھے۔ انہوں نے عرض کی بارش کا قحط پڑ گیا ہے۔ اپنے رب سے سیرابی کی دعا کیجئے آنحضور نے آسمان کی طرف دیکھا۔ ہمیں کہیں بھی بادل نظر نہیں آ رہا تھا۔ پھر آپ نے بارش کی دعا کی اتنے میں بادل اٹھا۔ اور بعض ٹکڑے بعض کی طرف بڑھے اور بارش ہونے لگی۔ یہاں تک کہ مدینہ کے نالے بہنے لگے۔ اگلے جمعہ تک اسی طرح بارش ہوتی رہی۔ سلسلہ ٹوٹتا ہی نہ تھا چنانچہ وہی صاحب یا کوئی دوسرے (اگلے جمعہ کو) کھڑے ہوئے۔ آنحضور خطبہ دے رہے تھے۔ اور انہوں نے عرض کی ہم ڈوب گئے۔ اپنے رب سے آپ دعا کریں کہ اب بارش بند کر دے۔ آنحضور نے فرمایا اے اللہ، ہمارے چاروں طرف بارش ہو۔ ہم پر نہ ہو۔ دو یا تین مرتبہ آپ نے یہ فرمایا۔ چنانچہ بادل مدینہ منورہ سے چھٹنے لگا۔ بائیں اور دائیں ہمارے چاروں طرف دوسرے مقامات پر بارش ہونے لگی۔ اور ہمارے یہاں بارش ایک دم بند ہو گئی۔ یہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو آنحضور کا معجزہ اور آپ کی دعا کی قبولیت دکھائی تھی۔

۶۲۵ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے لوگو جو ایمان لے آئے ہو۔ اللہ سے ڈرو اور سچ بولنے والوں میں سے ہو جاؤ۔ اور جھوٹ بولنے کی ممانعت۔

۱۰۲۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يَكُونَ صِدِّيقًا وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا۔

۱۰۲۷۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے جریر نے نے حدیث بیان کی۔ ان سے منصور نے، ان سے ابووائل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ سچ بِرّ (بھلائیوں) کی طرف لے جاتا ہے۔ اور بِرّ جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ اور ایک شخص سچ بولتا رہتا ہے۔ یہاں تک وہ صدیق (بہت سچا) ہوجاتا ہے۔ اور بلاشبہ جھوٹ فجور (برائی) کی طرف لے جاتا ہے۔ اور فجور جہنم کی طرف، اور ایک شخص جھوٹ بولتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ کے یہاں اسے بہت جھوٹا (کذاب) لکھ دیا جاتا ہے۔

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ نَافِعِ بْنِ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ۔

۱۰۲۸۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابی سہیل نافع بن مالک بن ابی عامر نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ جب بولتا ہے جھوٹ بولتا ہے جب وعدہ کرتا ہے خلاف کرتا ہے۔ اور جب اسے امین بنایا جاتا ہے تو خیانت کرتا ہے۔

۱۰۲۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي قَالَا الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يَكْذِبُ بِالْكَذْبَةِ تُحْمَلُ عَنْهُ حَتَّى تَبْلُغَ الْآفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

۱۰۲۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے جریر نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابورجاء نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس دو آدمی آئے۔ (شب معراج میں) انہوں نے کہا کہ جسے آپ نے دیکھا کہ اس کا جبڑا چیرا جا رہا تھا۔ وہ بڑا ہی جھوٹا تھا۔ ایک جھوٹ کو لیتا تھا اور ساری دنیا میں پھیلا دیتا تھا۔ اس کے ساتھ یہ معاملہ قیامت تک کیا جاتا رہے گا۔

بَاب ۶۲۶ فِي الْهَدْيِ الصَّالِحِ

۶۲۶۔ اچھے طور طریق کے بارے میں۔

۱۰۳۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَكُمُ الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ شَقِيقًا قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ: إِنَّ أَشْبَهَ النَّاسِ دَلًّا وَسَمْتًا وَهَدْيًا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَابْنُ أُمِّ عَبْدٍ مِنْ حِينِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ إِلَيْهِ لَا نَدْرِي مَا يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ إِذَا خَلَا۔

۱۰۳۰۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابواسامہ سے پوچھا کیا آپ سے اعمش نے حدیث بیان کی۔ کہ میں نے شقیق سے سنا کہا کہ میں نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سُنا۔ وہ بیان کرتے تھے۔ کہ بلاشبہ تمام لوگوں میں اپنی چال ڈھال اور طور طریق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ مشابہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے۔ جب وہ اپنے گھر سے باہر نکلتے اور اس کے بعد دوبارہ اپنے گھر واپس آنے تک (کی یہ کیفیت تھی) ہمیں یہ معلوم کہ وہ اپنے گھر میں جب تنہا ہوتے تو کیا کیفیت ہوتی تھی۔

۱۰۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُخَارِقٍ سَمِعْتُ طَارِقًا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: إِنَّ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۳۱۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے مخارق نے انہوں نے طارق سے سنا کہا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، بلاشبہ سب سے اچھا کلام اللہ کی کتاب ہے۔ اور سب سے اچھا طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔

باب ۶۲۷ الصَّبْرُ عَلَى الْأَذَى وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى
إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ.

۱۰۳۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ أَوْ لَيْسَ شَيْءٌ أَصْبَرَ عَلَى أَذًى سَمِعَهُ مِنَ اللّٰهِ إِنَّهُمْ لَيَدْعُونَ لَهُ وَلَدًا وَإِنَّهُ لَيُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ.

۱۰۳۳- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيقًا يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةً كَبَعْضِ مَا كَانَ يَقْسِمُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: وَاللّٰهِ إِنَّهَا لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ قُلْتُ: أَمَّا أَنَا لَأَقُولَنَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَسَارَرْتُهُ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ وَغَضِبَ حَتَّى وَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَخْبَرْتُهُ ثُمَّ قَالَ: قَدْ أُوذِيَ مُوسَى بِأَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَصَبَرَ.

باب ۶۲۸ مَنْ لَمْ يُوَاجِهِ النَّاسَ بِالْعِتَابِ.

۱۰۳۴- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَتْ عَائِشَةُ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَرَخَّصَ فِيهِ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ

۱۰۳۲- تکلیف پر صبر۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہو بلاشبہ وہ صبر کرنے والوں کو ان کا اجر بلا حساب دیتا ہے۔

۱۰۳۲- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے بیان کیا۔ ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے، ان سے ابو عبدالرحمن سلمی نے اُن سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی شخص بھی یا کوئی چیز بھی تکلیف کو برداشت کرنے والی۔ جو اسے کسی چیز کو سن کر ہوئی ہو۔ اللہ سے زیادہ نہیں ہے۔ یہ لوگ اس کی طرف لڑکے کی نسبت کرتے ہیں۔ اور وہ انہیں معاف کرتا ہے۔ بلکہ انہیں روزی بھی دیتا ہے۔

۱۰۳۳- ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے میرے والد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے شقیق سے سنا۔ وہ بیان کرتے تھے۔ وہ بیان کرتے تھے۔ کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز تقسیم کی۔ جیسا کہ آپ اور دوسری چیزیں (صحابہ کو) تقسیم کیا کرتے تھے۔ اس پر قبیلہ انصار کے ایک شخص نے کہا کہ بخدا اس تقسیم سے اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا مقصود نہیں تھا۔ میں نے کہا کہ یہ بات میں ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہوں گا۔ چنانچہ میں آنحضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضور اپنے صحابہ کے ساتھ تشریف رکھتے تھے۔ میں نے چپکے سے یہ بات آپ سے کہی۔ آنحضور پر اس کی یہ بات بڑی شاق گذری۔ اور آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ اور آپ غصہ ہو گئے۔ اس وقت میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی۔ کہ کاش میں نے آنحضور کو اس کی اطلاع نہ دی ہوتی۔ پھر آنحضور نے فرمایا۔ موسیٰ علیہ السلام کو اس سے بھی زیادہ تکلیف پہنچائی گئی۔ لیکن انہوں نے صبر کیا

۶۲۸- جس نے دو بدو کسی پر خفگی کا اظہار نہیں کیا۔

۱۰۳۴- ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعمش نے حدیث بیان کی۔ ان سے مسلم نے حدیث بیان کی۔ ان سے مسروق نے بیان کیا۔ اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز بنائی۔ اور اس کی اجازت دی۔ لیکن کچھ لوگ اس سے پرہیز کرتے رہے۔ جب آنحضور اس کی اطلاع ہوئی۔ تو آپ نے خطبہ دیا۔ اور اللہ کی حمد کے بعد فرمایا۔ ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے۔ جو اس چیز سے پرہیز کرتے ہیں۔ جو میں کرتا ہوں۔ واللہ میں اللہ کو

نَوَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهٗ خَشْيَةً ۔

۱۰۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ اَبِیْ عُتْبَةَ مَوْلٰی اَنَسٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَيَاءً مِّنَ الْعَذْرَاءِ فِیْ خِدْرِهَا فَاِذَا رَاٰی شَيْئًا يَّكْرَهُهٗ عَرَفْنَاهُ فِیْ وَجْهِهٖ ۔

باب ۶۲۹ مَنْ كَفَّرَ اَخَاهُ تَاْوِیْلٍ فَهُوَ كَمَا قَالَ ۔

۱۰۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَاَحْمَدُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَی بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِاَخِيْهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهٖ اَحَدُهُمَا وَقَالَ عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ سَمِعَ اَبَا سَلَمَةَ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۔

۱۰۳۷۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِيْهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا اَحَدُهُمَا ۔

۱۰۳۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهٖ وَمَنْ رَمٰی مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهٖ ۔

باب ۶۳۰ مَنْ لَّمْ يَرَ اِكْفَارَ مَنْ قَالَ

ان سے زیادہ پہچانتا ہوں اور اللہ کیلئے میرے دل میں ان سے زیادہ خوف وخشیت ہے

۱۰۳۵۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی۔ انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں شعبہ نے خبر دی۔ انہیں قتادہ نے اور ان سے عبداللہ نے سنا۔ ابی عتبہ انس رضی اللہ عنہ کے مولا کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ شرمیلے تھے جب آپ کوئی ایسی چیز دیکھتے جو آپ کو پسند نہ ہوتی تو ہم ناگواری کے اثرات آپ کے چہرے سے سمجھ جاتے تھے۔

۶۲۹۔ جس نے اپنے کسی بھائی کو بلا تاویل کافر کہا تو وہ خود ویسا ہی ہے جیسا کہ اس نے کہا۔

۱۰۳۶۔ محمد اور احمد بن سعید نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ ہم سے عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی۔ انہیں علی بن مبارک نے خبر دی، انہیں یحیی بن کثیر نے انہیں ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنے کسی بھائی کو کہتا ہے کہ اے کافر! تو یہ کفران دونوں میں سے کسی پر (بہرحال) لاگو ہوتا ہے اور عکرمہ بن عمار نے بیان کیا کہ ان سے عبداللہ بن یزید نے، انہوں نے ابوسلمہ سے سنا۔ اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۰۳۷۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبداللہ بن دینار نے۔ ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے بھی اپنے کسی بھائی کو کہا کہ اے کافر! تو یہ کفران دونوں میں سے کسی ایک پر لاگو ہوتا ہے۔

۱۰۳۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے وہیب نے حدیث بیان کی۔ ان سے ایوب نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوقلابہ نے حدیث بیان کی ان سے ثابت بن ضحاک نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اسلام کے سوا کسی اور مذہب کیلئے جھوٹی قسم کھائی تو وہ ویسا ہی ہے جس کی اس نے قسم کھائی ہے۔ اور جس نے کسی چیز سے خودکشی کر لی۔ تو اسے جہنم میں عذاب دیا جائے گا۔ اور مومن پر لعنت بھیجنا۔ اسے قتل کرنے کے مترادف ہے۔ اور جس نے کسی مومن پر کفر کی تہمت لگائی تو یہ اس کے قتل کے برابر ہے۔

۶۳۰۔ جو ایسے شخص کو کافر نہیں سمجھتے جس نے یہ (کسی مسلمان)

ذٰلِكَ مُتَأَوِّلًا أَوْ جَاهِلًا۔ وَقَالَ عُمَرُ لِحَاطِبٍ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ ۔

اگر کافر کہنا) تاویل کے ساتھ یا لاعلمی میں کہا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے حاطب رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا کہ وہ منافق ہے اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں یہ کیسے معلوم ہوگیا، اللہ تعالیٰ جنگ بدر میں شریک ہونے والے کے مستقبل کے بارے میں مطلع تھا۔ اور اس کے باوجود فرمایا کہ میں نے تمہاری مغفرت کردی ہے۔

۱۰۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِبَادَةَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا سَلِيمٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمُ الصَّلٰوةَ فَقَرَأَ بِهِمُ الْبَقَرَةَ قَالَ فَتَجَوَّزَ رَجُلٌ فَصَلَّى صَلٰوةً خَفِيفَةً فَبَلَغَ ذٰلِكَ مُعَاذًا فَقَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا قَوْمٌ نَعْمَلُ بِأَيْدِينَا وَنَسْقِي بِنَوَاضِحِنَا وَإِنَّ مُعَاذًا صَلَّى بِنَا الْبَارِحَةَ فَقَرَأَ الْبَقَرَةَ فَتَجَوَّزْتُ فَزَعَمَ أَنِّي مُنَافِقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ ثَلَاثًا اقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَنَحْوَهَا ۔

۱۰۳۹۔ ہم سے محمد بن عبادہ نے حدیث بیان کی انہیں یزید نے خبر دی انہیں سلیم نے خبر دی۔ ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی۔ ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے۔ پھر اپنی قوم میں آتے۔ اور انہیں نماز پڑھاتے انہوں نے (ایک مرتبہ) نماز میں سورہ بقرہ پڑھی۔ اس پر ایک صاحب جماعت سے الگ ہوگئے۔ اور ہلکی نماز پڑھی۔ جب اس کے متعلق معاذ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا۔ تو فرمایا کہ وہ منافق ہے۔ معاذ رضی اللہ عنہ کی یہ بات جب ان صاحب کو معلوم ہوئی۔ تو وہ آنحضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگ محنت کا کام کرتے ہیں۔ اور اپنی اونٹنیوں سے خود پانی لاتے ہیں معاذ رضی اللہ عنہ نے کل رات ہمیں نماز پڑھائی۔ اور سورہ بقرہ پڑھنی شروع کر دی۔ اس لیے میں نماز توڑ کر الگ ہوگیا۔ اس پر وہ کہتے ہیں۔ کہ میں منافق ہوں آنحضور نے فرمایا۔ اے معاذ، کیا تم لوگوں کو فتنہ میں مبتلا کرتے ہو تین مرتبہ آپ نے یہ ارشاد فرمایا (جب امام ہونو) سورہ اقرا، والشمس، وضحاہا، اور سبح اسم ربک الاعلیٰ جیسی سورتیں پڑھا کرو۔

۱۰۴۰۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ ۔

۱۰۴۰۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی انہیں ابو المغیرہ نے خبر دی، ان سے اوزاعی نے بیان کی۔ ان سے زہری نے حدیث بیان کی۔ ان سے حمید نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے جس نے قسم کھائی۔ اور قسم لات وعزیٰ کی کھائی تو اسے لا الٰہ الا اللہ کہنا چاہیئے اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا کہ آؤ جوا کھیلیں تو اسے صدقہ دینا چاہیئے۔

۱۰۴۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَنَادَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا إِنَّ

۱۰۴۱۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے۔ ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ آپ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے۔ جو چند سواروں کے ساتھ تھے۔ اس وقت عمر رضی اللہ عنہ اپنے والد کی قسم کھا رہے تھے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پکار کر

اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ وَاِلَّا فَلْيَصْمُتْ ۔

بَابُ ۶۳۱ مَا يَجُوْزُ مِنَ الْغَضَبِ وَالشِّدَّةِ لِاَمْرِ اللّٰهِ وَقَالَ اللّٰهُ: جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۔

۱۰۴۲ ۔ حَدَّثَنَا بَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ قِرَامٌ فِيْهِ صُوَرٌ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ تَنَاوَلَ السِّتْرَ فَهَتَكَهُ وَقَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُصَوِّرُوْنَ هٰذِهِ الصُّوَرَ ۔

۱۰۴۳ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنِّيْ لَاَتَاَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيْلُ بِنَا قَالَ فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ اَشَدَّ غَضَبًا فِيْ مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ قَالَ فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ فَاَيُّكُمْ مَا صَلّٰى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الْمَرِيْضَ وَالْكَبِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ ۔

۱۰۴۴ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ رَاٰى فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ نُخَامَةً فَحَكَّهَا بِيَدِهِ فَتَغَيَّظَ ثُمَّ قَالَ: اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ فَاِنَّ اللّٰهَ حِيَالَ وَجْهِهِ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ حِيَالَ وَجْهِهِ فِي الصَّلَاةِ ۔

۱۰۴۵ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنَا رَبِيْعَةُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيْدَ

کہا، آگاہ ہو جاؤ۔ یقیناً اللہ تمہیں منع کرتا ہے۔ کہ تم اپنے آباء و اجداد کی قسم کھاؤ۔ پس اگر کسی کو قسم کھانی ہی ہے۔ تو وہ اللہ کی قسم کھائے ورنہ چپ رہے۔

۶۳۱ ۔ اللہ کے معاملہ میں غصہ اور شدت کا جواز۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، "کفار اور منافقین سے جہاد کرو۔ اور ان پر سختی کرو۔"

۱۰۴۲ ۔ ہم سے بسرہ بن صفوان نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے زہری نے، ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے۔ اور گھر میں ایک پردہ لٹکا ہوا تھا۔ جس پر تصویریں تھیں۔ آنحضور کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ پھر آپ نے پردہ لیا۔ اور اسے پھاڑ دیا۔ ام المؤمنین نے بیان کیا۔ کہ آنحضور نے فرمایا: قیامت کے دن ان لوگوں پر سب سے زیادہ عذاب ہوگا۔ جو یہ تصویریں بناتے ہیں۔

۱۰۴۳ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے حدیث بیان کی۔ ان سے قیس بن ابی حازم نے اور ان سے ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کی۔ میں صبح کی نماز جماعت سے فلاں صاحب کی وجہ سے نہیں پڑھتا۔ کیونکہ وہ لمبی نماز پڑھاتے ہیں۔ بیان کیا کہ اس دن ان صاحب (امام) کو نصیحت کرنے میں آنحضور کو میں نے جتنا غصہ میں دیکھا ایسا میں نے آپ کو کبھی نہیں دیکھا۔ بیان کیا کہ پھر آنحضور نے فرمایا اے لوگو! تم میں سے بعض دور کرنے والے ہیں۔ (نماز باجماعت پڑھنے سے) پس جو شخص بھی لوگوں کو نماز پڑھائے مختصر پڑھائے۔ کیونکہ نمازیوں میں مریض بوڑھے اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔

۱۰۴۴ ۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ کہ آپ نے مسجد میں قبلہ کی جانب منہ کا بلغم دیکھا۔ پھر آپ نے اسے اپنے ہاتھ سے صاف کیا۔ اور غصہ ہوئے۔ پھر فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتے ہیں۔ اس لئے کوئی شخص نماز میں اپنے سامنے نہ تھوکے۔

۱۰۴۵ ۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی۔ انہیں ربیعہ بن ابی عبد الرحمن نے خبر دی۔ انہیں منبعث کے مولا یزید نے خبر دی

مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ: عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ، قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ، قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ، قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَوِ احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا. وَقَالَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ. حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ احْتَجَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَيْرَةً مُخَصَّفَةً أَوْ حَصِيرًا فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيهَا فَتَتَبَّعَ إِلَيْهِ رِجَالٌ وَجَاءُوا يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ ثُمَّ جَاءُوا لَيْلَةً فَحَضَرُوا وَأَبْطَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمْ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ وَحَصَبُوا الْبَابَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ مُغْضَبًا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيعُكُمْ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُكْتَبُ عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ

انہیں زید بن خالد جہنی نے کہ ایک صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ (راستہ میں گری ہوئی چیز جسے کسی نے اٹھا لیا ہو) کے متعلق پوچھا تو آنحضورؐ نے فرمایا۔ سال بھر تک اس کا اعلان کرتے رہو۔ پھر اسے باندھنے کی رسی اور جس میں وہ چیز رکھی ہو۔ اس کا اعلان کرو۔ پھر اسے اپنے اوپر خرچ کرو لیکن اگر اس کے بعد اس کا مالک آجائے تو وہ چیز اسے واپس کردو۔ پوچھا یا رسول اللہ۔ گم شدہ بکری کے متعلق کیا حکم ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اسے پکڑ لو۔ کیونکہ وہ یا تمہارے بھائی کی یا پھر بھیڑیئے کی۔ پوچھا یا رسول اللہ اور گم شدہ اونٹ؟ بیان کیا کہ اس پر آنحضورؐ ناراض ہوئے اور آپ کے دونوں رخسار سرخ ہو گئے اور چہرہ بھی آپ کا سرخ ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا تمہیں اس سے کیا غرض۔ اس کے ساتھ اس کے پاؤں ہیں۔ اور اس کا پانی ہے۔ بالآخر وہ ... خود اپنے مالک کو پالے گا۔ اور مکی نے بیان کیا اس سے عبداللہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ح۔ مجھ سے محمد بن زیاد نے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبداللہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے کہا کہ مجھ سے عمر بن عبداللہ کے مولیٰ سالم ابوالنضر نے حدیث بیان کی۔ ان سے بسر بن سعید نے اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مسجد میں) کھجور کی شاخوں یا چٹائی سے چھوٹے سے حجرہ کی طرح بنا لیا تھا۔ پھر آپ نکلے اور اس میں نماز پڑھی بہت سے لوگ بھی وہیں آگئے۔ اور انہوں نے آپ کی اقتدار میں نماز پڑھی۔ پھر سب لوگ ایک رات آئے اور ٹھہرے رہے۔ لیکن آپ گھر ہی میں رہے۔ اور باہر ان کے پاس نہیں تشریف لائے۔ لوگ آواز بلند کرنے لگے اور دروازے پر کنکریاں پھینکیں تو آنحضور غصہ کی حالت میں باہر تشریف لائے اور فرمایا، تمہارا مسلسل یہ طرز عمل (کہ نفل نماز تم میری اقتدا میں اتنے ذوق شوق سے پڑھتے ہو) دیکھ کر مجھے خیال ہوا کہ کہیں یہ نماز تم پر فرض نہ کر دی جائے۔ اس لئے تم نماز اپنے گھروں میں پڑھا کرو۔ کیونکہ فرض نمازوں کے سوا آدمی کی بہترین نماز وہ ہے۔ جو گھر میں پڑھی جائے۔

بَابُ ۶۳۲ الْحَذَرِ مِنَ الْغَضَبِ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى۔ وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ

۶۳۲۔ غصہ سے پرہیز۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی وجہ سے "اور جو لوگ کبیرہ گناہوں سے اور بے حیائی سے بچتے ہیں۔ اور جب وہ غصہ میں ہوتے ہیں۔ تو معاف کر دیتے ہیں۔ اور جو خرچ کرتے ہیں۔ خوش حالی اور تنگ حالی میں۔ اور غصہ کو پی جانے والے اور لوگوں

عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۔

١٠٤٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ ۔

١٠٤٧۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ جُلُوْسٌ وَأَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهُ مُغْضَبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّيْ لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ، فَقَالُوْا لِلرَّجُلِ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ إِنِّيْ لَسْتُ بِمَجْنُوْنٍ ۔

١٠٤٨۔ يَحْيَى بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرٍ هُوَ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصِنِيْ قَالَ: لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ مِرَارًا قَالَ: لَا تَغْضَبْ ۔

باب ٦٣٣ الْحَيَاءِ

١٠٤٩۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي السَّوَّارِ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ لَا يَأْتِيْ إِلَّا بِخَيْرٍ فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ مَكْتُوْبٌ فِي الْحِكْمَةِ: إِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ وَقَارًا وَإِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ سَكِيْنَةً. فَقَالَ لَهُ عِمْرَانُ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُحَدِّثُنِيْ عَنْ صَحِيْفَتِكَ ۔

١٠٥٠۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ

کو معاف کرنے والے۔ اور اللہ اچھے کام کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

۱۰۴۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی۔ انہیں ابن شہاب نے انہیں سعید بن مسیب نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ طاقتور وہ نہیں ہے جو اپنے مقابل کو پچھاڑ دیا کرے۔ بلکہ طاقت ور وہ ہے جو غصہ کی حالت میں اپنے آپ پر قابو پائے۔

۱۰۴۷۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے جریر نے۔۔۔ ان سے اعمش نے۔ ان سے عدی بن ثابت نے۔ ان سے سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ دو آدمیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں جھگڑا کیا۔ ہم بھی آنحضورؐ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک شخص دوسرے کو غصہ کی حالت میں گالی دے رہا تھا۔ اور اس کا چہرہ سرخ تھا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ شخص اسے کہہ لے تو اس کا غصہ دور ہو جائے۔ اگر یہ "اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم" (اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ راندہ درگاہ شیطان سے) کہہ لے! صحابہ نے اس سے کہا کہ سنتے نہیں حضور اکرم کیا فرما رہے ہیں۔ اس نے کہا کہ دیوانہ نہیں ہوں۔

۱۰۴۸۔ مجھ سے یحییٰ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انہیں ابوبکر نے خبر دی۔ آپ ابن عیاش ہیں۔ انہیں ابو حصین نے، انہیں ابو صالح نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ مجھے نصیحت فرما دیجئے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ غصہ نہ ہوا کرو۔ انہوں نے کئی مرتبہ یہ سوال کیا اور آنحضورؐ نے فرمایا کہ غصہ نہ ہوا کرو۔

۶۳۳۔ حیاء

۱۰۴۹۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے ان سے ابو السواء عدوی نے بیان کیا، کہا کہ میں نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حیاء سے ہمیشہ بھلائی ملتی ہے۔ اس پر بشیر بن کعب نے کہا کہ حکمت کی کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ حیاء سے وقار حاصل ہوتا ہے حیاء سے سکینت حاصل ہوتی ہے۔ عمران رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں۔ اور تم مجھے اپنی کتابوں کی باتیں سناتے ہو۔

۱۰۵۰۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالعزیز بن

بْنُ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يُعَاتِبُ فِي الْحَيَاءِ يَقُولُ إِنَّكَ لَتَسْتَحْيِي حَتَّى كَأَنَّهُ يَقُولُ قَدْ أَضَرَّ بِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ ۞

ابوسلمہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی۔ ان سے سالم نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک شخص پر سے ہوا جو اپنے بھائی پر حیا کی وجہ سے ناراض ہو رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ تم بہت شرماتے ہو۔ گویا وہ کہہ رہا تھا کہ تم اس کی وجہ سے اپنا نقصان کر لیتے ہو۔ آنحضورؐ نے ان سے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو۔ کہ حیا ایمان میں سے ہے

۱۰۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مَوْلَى أَنَسٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عُتْبَةَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا ۞

۱۰۵۱۔ ہم سے علی بن الجعد نے حدیث بیان کی۔ انہیں شعبہ نے خبر دی انہیں قتادہ نے، انہیں انس رضی اللہ عنہ کے مولیٰ قتادہ نے، ابو عبداللہ (مصنف رحمۃ اللہ) نے کہا کہ آپ کا نام عبداللہ بن ابی عتبہ ہے۔ میں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پردہ میں رہنے والی کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیا والے تھے۔

باب ۶۳۴ إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ

۶۳۴۔ جب حیا نہ ہو تو جو چاہو کرو۔

۱۰۵۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ

۱۰۵۲۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی۔ ان سے زہیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے منصور نے حدیث بیان کی۔ ان سے ربعی بن حراش نے، ان سے ابومسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابتداء سے تمام انبیاء کا جس بات پر اتفاق رہا ہے وہ یہ ہے کہ، جب حیا نہ ہو تو جو چاہو کرو۔

باب ۶۳۵ مَا لَا يُسْتَحْيَا مِنَ الْحَقِّ لِلتَّفَقُّهِ فِي الدِّينِ ۞

۶۳۵۔ دین کے امور میں سمجھ حاصل کرنے کیلئے حق بات سے حیاء نہ کی جائے۔

۱۰۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا احْتَلَمَتْ؟ فَقَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ ۞

۱۰۵۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے ان سے زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی یا رسول اللہ! اللہ حق بات سے حیاء نہیں کرتا۔ کیا عورت کو جب احتلام ہو تو اس پر غسل واجب ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہاں اگر عورت پانی دیکھے۔

۱۰۵۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ شَجَرَةٍ خَضْرَاءَ لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَلَا يَتَحَاتُّ. فَقَالَ الْقَوْمُ هِيَ شَجَرَةُ كَذَا هِيَ شَجَرَةُ كَذَا فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ النَّخْلَةُ وَأَنَا غُلَامٌ

۱۰۵۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے محارب بن دثار نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن کی مثال اس سرسبز درخت کی ہے۔ جس کے پتے نہیں جھڑتے۔ صحابہ نے کہا کہ یہ فلاں درخت ہے۔ یہ فلاں درخت ہے۔ میرے دل میں آیا کہ کہوں کہ یہ کھجور کا درخت ہے

شَابٌّ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقَالَ هِيَ النَّخْلَةُ. وَعَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ فَقَالَ لَوْ كُنْتَ قُلْتَهَا لَكَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا۔

(جس کی مثال مومن سے دی گئی ہے) لیکن چونکہ میں نوجوان تھا۔ اس لئے حیا آ گئی (دیکھتے ہوئے) پھر آنحضورؐ نے فرمایا کہ کھجور کا درخت ہے اور شعبہ سے روایت ہے۔ ان سے خبیب بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی۔ ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اسی طرح۔ اور یہ اضافہ کیا ہے۔ کہ پھر میں نے اس کا ذکر عمر رضی اللہ عنہ سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر تم نے کہہ دیا ہوتا تو مجھے فلاں اور فلاں چیزوں سے زیادہ پسندیدہ ہوتا۔۔

١٠٥٥۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَرْحُومٌ سَمِعْتُ ثَابِتًا أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا فَقَالَتْ هَلْ لَكَ حَاجَةٌ فِيَّ؟ فَقَالَتِ ابْنَتُهُ مَا أَقَلَّ حَيَاءَهَا فَقَالَ هِيَ خَيْرٌ مِنْكِ عَرَضَتْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهَا۔

۱۰۵۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے مرحوم نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے ثابت سے سنا۔ اور انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا۔ کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اپنے آپ کو آنحضورؐ کیلئے پیش کیا۔ اور عرض کی کیا آنحضورؐ کو میری ضرورت ہے؟ اس پر انس رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی بولیں۔ وہ کتنی بے حیا تھی۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ تم سے اچھی تھیں۔ انہوں نے اپنے آپ کو آنحضورؐ کیلئے پیش کیا۔

باب ٦٣٦ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَكَانَ يُحِبُّ التَّخْفِيفَ وَالْيُسْرَ عَلَى النَّاسِ۔

۶۳۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ آسانی کرو۔ حضور اکرم لوگوں پر تخفیف اور آسانی کو پسند کرتے تھے۔

١٠٥٦۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ لَهُمَا يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا. قَالَ أَبُو مُوسَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا بِأَرْضٍ يُصْنَعُ فِيهَا شَرَابٌ مِنَ الْعَسَلِ يُقَالُ لَهُ الْبِتْعُ وَشَرَابٌ مِنَ الشَّعِيرِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۱۰۵۶۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی۔ ان سے نضر نے حدیث بیان کی انہیں شعبہ نے خبر دی۔ انہیں سعید بن ابی بردہ نے۔ انہیں ان کے والد نے اور ان سے ان کے دادا نے بیان کیا۔ کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں (ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو (یمن) بھیجا تو ان سے فرمایا کہ (لوگوں کے لئے) آسانی پیدا کرنا، تنگی میں نہ ڈالنا۔ انہیں خوشخبری سنانا۔ برگشتہ نہ کرنا اور تم دونوں آپس میں اتفاق سے کام کرنا۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! ہم ایسی سرزمین میں جا رہے ہیں۔ جہاں شہد سے شراب بنائی جاتی ہے۔ اور اسے "بتع" کہا جاتا ہے۔ اور جو سے شراب بنائی جاتی ہے۔ اور اسے "مزر" کہا جاتا ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

١٠٥٧۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَسَكِّنُوا وَلَا تُنَفِّرُوا۔

۱۰۵۷۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوالتیاح نے بیان کیا۔ انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آسانی پیدا کرو۔ تنگی نہ پیدا کرو۔ لوگوں کو مطمئن رکھو، انہیں برگشتہ نہ کرو۔

١٠٥٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ

۱۰۵۸۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے مالک نے ان سے ابن

مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ قَطُّ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ، وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ بِهَا لِلّٰهِ ❖

شہاب نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو چیزوں میں سے ایک کو اختیار کرنے کا اختیار دیا گیا۔ تو آپ نے ہمیشہ ان میں آسان چیزوں کو اختیار فرمایا۔ بشرطیکہ اس میں گناہ کا کوئی پہلو نہ ہوتا۔ اگر اس میں گناہ کا کوئی پہلو ہوتا تو آنحضور اس سے سب سے زیادہ دور رہتے۔ اور حضور اکرم نے اپنی ذات کیلئے کسی سے بدلہ نہیں لیا۔ البتہ اگر کوئی شخص اللہ کی حرمت وحد کو توڑتا تو اللہ کیلئے آنحضور اس سے انتقام لیتے۔

۱۰۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنَّا عَلَى شَاطِئِ نَهْرٍ بِالْأَهْوَازِ قَدْ نَضَبَ عَنْهُ الْمَاءُ فَجَاءَ أَبُو بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيُّ عَلَى فَرَسٍ فَصَلَّى وَخَلَّى فَرَسَهُ فَانْطَلَقَتِ الْفَرَسُ فَتَرَكَ صَلَاتَهُ وَتَبِعَهَا حَتَّى أَدْرَكَهَا فَأَخَذَهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَضَى صَلَاتَهُ وَفِينَا رَجُلٌ لَهُ رَأْيٌ فَأَقْبَلَ يَقُولُ انْظُرُوا إِلَى هٰذَا الشَّيْخِ تَرَكَ صَلَاتَهُ مِنْ أَجْلِ فَرَسٍ فَأَقْبَلَ فَقَالَ مَا عَنَّفَنِي أَحَدٌ مُنْذُ فَارَقْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّ مَنْزِلِي مُتَرَاخٍ فَلَوْ صَلَّيْتُ وَتَرَكْتُ لَمْ آتِ أَهْلِي إِلَى اللَّيْلِ وَذَكَرَ أَنَّهُ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى مِنْ تَيْسِيرِهِ ❖

۱۰۵۹۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی۔ ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی۔ ان سے ازرق بن قیس نے بیان کیا کہ اہواز میں ہم ایک نہر کے کنارے تھے۔ جو خشک پڑی تھی۔ پھر ابوبرزہ۔ اسلمی رضی اللہ عنہ گھوڑے پر تشریف لائے، اور نماز پڑھی۔ اور گھوڑا چھوڑ دیا۔ گھوڑا بھاگنے لگا۔ تو آپ نے نماز توڑ دی۔ اور اس کا پیچھا کیا۔ آخر اس کے قریب پہنچے۔ اور اسے پکڑ لیا۔ پھر واپس آکر نماز قضا کی ہمارے ساتھ ایک شخص تھا۔ جو اپنی رائے رکھتا تھا۔ وہ کہنے لگا کہ اس بڑھے کو دیکھو اس نے ایک گھوڑے کے لئے نماز توڑ ڈالی۔ ابوبرزہ رضی اللہ عنہ نے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا۔ جب سے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوا کسی نے مجھ سے ایسی ناگوار بات نہیں کہی۔ اور آپ نے فرمایا کہ میرا گھر دور ہے۔ اگر میں نماز پڑھتا رہتا اور گھوڑے کو بھاگنے دیتا تو اپنے گھر رات تک بھی نہ پہنچ پاتا۔ اور آپ نے بیان کیا۔ کہ آپ آنحضور کی صحبت میں رہے تھے۔ اور آپ نے آنحضور کو آسان صورتوں کو اختیار کرتے دیکھا تھا۔

۱۰۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَثَارَ إِلَيْهِ النَّاسُ لِيَقَعُوا بِهِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ وَأَهْرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ أَوْ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ ❖

۱۰۶۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ انہیں شعیب نے خبر دی۔ انہیں زہری نے۔ ح۔ اور لیث نے بیان کیا کہ ان سے یونس نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن شہاب نے، انہیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی۔ اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ لوگ اس طرف بڑھے۔ کہ اسے سزا دیں۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے چھوڑ دو اور جہاں اس نے پیشاب کیا ہے۔ اس جگہ پر پانی کے ڈول بہا دو۔ کیونکہ تم آسانی کرنے والے بنا کر بھیجے گئے ہو۔ تنگی کرنے والے بنا کر نہیں بھیجے گئے۔

بَابُ ۶۲۷ الْإِنْبِسَاطِ إِلَى النَّاسِ۔ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: خَالِطِ النَّاسَ وَدِينَكَ لَا تَكْلِمَنَّهُ وَالدُّعَابَةِ مَعَ الْأَهْلِ ❖

۶۲۷۔ لوگوں کے ساتھ فراخی سے پیش آنا۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں کے ساتھ میل ملاپ رکھو۔ لیکن اس کی وجہ سے اپنے دین کا نقصان نہ ہونے دو۔ اور اہل وعیال کے ساتھ ہنسی مذاق

۱۰۶۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا

۱۰۶۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے

اَبُو التَّیَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ: اِنْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیُخَالِطُنَا حَتّٰی یَقُوْلَ لِاَخٍ لِیْ صَغِیْرٍ یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ ۔

ابو التیاح نے بیان کیا انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ اس درجہ خلط ملط رکھتے تھے کہ میرے چھوٹے بھائی سے (مزاحًا) فرماتے ”یا ابا عمیر ما فعل النغیر (بلبل) نے کیا کیا۔“

۱۰۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ: كُنْتُ اَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لِیْ صَوَاحِبُ یَلْعَبْنَ مَعِیَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ یَتَقَمَّعْنَ مِنْہُ فَیُسَرِّبُهُنَّ اِلَیَّ فَیَلْعَبْنَ مَعِیَ ۔

۱۰۶۲۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی۔ انہیں ابو معاویہ نے خبر دی۔ ان سے ہشام نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں لڑکیوں کے ساتھ کھیلتی تھی۔ میری بہت سی سہیلیاں تھیں۔ جو میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں۔ جب آنحضور اندر تشریف لائے تو وہ چھپ جاتیں۔ پھر آنحضور انہیں میرے پاس بھیجتے اور وہ میرے ساتھ کھیلتیں۔

بَابُ ۶۳۸ الْمُدَارَاۃِ مَعَ النَّاسِ. وَیُذْكَرُ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ اِنَّا لَنَكْشِرُ فِیْ وُجُوْہِ اَقْوَامٍ وَاِنَّ قُلُوْبَنَا لَتَلْعَنُهُمْ

۶۳۸۔ لوگوں کے ساتھ نرم خوئی اختیار کرنا۔ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی جاتی ہے۔ کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جنکے سامنے ہم ہنستے اور خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ اگرچہ ہمارے دل ان پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

۱۰۶۳۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ حَدَّثَہٗ عُرْوَۃُ ابْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَائِشَۃَ اَخْبَرَتْہُ اَنَّہٗ اسْتَاْذَنَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ: ائْذَنُوْا لَہٗ فَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِیْرَۃِ اَوْ بِئْسَ اَخُو الْعَشِیْرَۃِ فَلَمَّا دَخَلَ اَلَانَ لَہُ الْكَلَامَ. فَقُلْتُ لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قُلْتَ مَا قُلْتَ ثُمَّ اَلَنْتَ لَہٗ فِی الْقَوْلِ فَقَالَ اَیْ عَائِشَۃُ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَۃً عِنْدَ اللّٰہِ مَنْ تَرَكَہٗ اَوْ وَدَعَہُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِہٖ ۔

۱۰۶۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن المنکدر نے، ان سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے اندر آنے کی اجازت چاہی تو آنحضور نے فرمایا کہ اسے اندر بلالو، بہت ہی برا ہے یہ شخص (ابن العشیرہ یا اخوۃ العشیرۃ کے الفاظ فرمائے۔ راوی کو شک تھا) جب وہ شخص اندر آیا تو آنحضور نے اس کے ساتھ نرمی کے ساتھ گفتگو فرمائی۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ آپ نے ابھی اس کے متعلق کیا فرمایا تھا، اور پھر اتنی نرمی کے ساتھ گفتگو فرمائی۔ آنحضور نے فرمایا، عائشہ، اللہ کے نزدیک مرتبہ کے اعتبار سے وہ شخص سب سے برا ہے۔ جسے لوگ اس کی بدخلقی کی وجہ سے چھوڑ دیں۔

۱۰۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَیَّۃَ اَخْبَرَنَا اَیُّوْبُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْكَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُهْدِیَتْ لَہٗ اَقْبِیَۃٌ مِنْ دِیْبَاجٍ مُزَرَّرَۃٌ بِالذَّهَبِ فَقَسَمَهَا فِیْ نَاسٍ مِنْ اَصْحَابِہٖ وَعَزَلَ مِنْهَا وَاحِدًا لِمَخْرَمَۃَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ: خَبَأْتُ

۱۰۶۴۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی۔ انہیں ابن علیہ نے خبر دی۔ انہیں ایوب نے خبر دی۔ انہیں عبد اللہ بن ابی ملیکہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہدیہ میں دیبا کی چند قبائیں آئیں۔ ان میں سونے کے بٹن لگے ہوئے تھے۔ آنحضور نے وہ قبائیں اپنے صحابہ میں تقسیم کر دیں اور ایک مخرمہ رضی اللہ عنہ کے لیے باقی رکھی۔ جب مخرمہ رضی اللہ عنہ آئے تو آنحضور نے فرمایا کہ میں نے آپ کیلئے چھپا رکھی تھی۔ ایوب نے اپنے کپڑے کے اشارے

هٰذَا لَكَ. قَالَ أَيُّوبُ بِثَوْبِهِ أَنَّهُ يُرِيهِ إِيَّاهُ وَكَانَ فِي خُلُقِهِ شَيْءٌ. رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ. وَقَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةٌ.

باب ۶۳۹ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ. وَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَا حَلِيمَ إِلَّا ذُو تَجْرِبَةٍ.

۱۰۶۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ.

باب ۶۴۰ حَقِّ الضَّيْفِ

۱۰۶۶ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قُلْتُ بَلَى قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ قُمْ وَنَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّكَ عَسَى أَنْ يَطُولَ بِكَ عُمُرٌ وَإِنَّ مِنْ حَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا فَذٰلِكَ الدَّهْرُ كُلُّهُ. قَالَ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ فَقُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ غَيْرَ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ قُلْتُ أُطِيقُ غَيْرَ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ صَوْمَ نَبِيِّ اللهِ دَاوُدَ قُلْتُ وَمَا صَوْمُ نَبِيِّ اللهِ دَاوُدَ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ.

سے یہ کیفیت بتائی کہ کس طرح آنحضور نے مخرمہ رضی اللہ عنہ کو وہ کپڑا دکھایا تھا مخرمہ رضی اللہ عنہ میں کچھ شدت تھی۔ اس کی روایت حماد بن زید نے بھی ایوب کے واسطہ سے کی۔ اور حاتم بن وردان نے بیان کیا۔ ان سے ایوب نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند قبائیں آئیں۔

۶۳۹۔ مومن ایک سوراخ سے دوبارہ نہیں ڈسا جا سکتا۔ اور معاویہ نے فرمایا کہ حکیم تو وہی ہے جسے تجربہ ہو۔

۱۰۶۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے زہری نے، ان سے ابن مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جا سکتا۔

۶۴۰۔ مہمان کا حق

۱۰۶۶۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی۔ ان سے روح بن عباد نے حدیث بیان کی۔ ان سے حسین نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحیی بن ابی بکیر نے، ان سے ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے اور ان سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا، کیا میری یہ اطلاع صحیح ہے۔ کہ تم رات بھر عبادت کرتے ہو۔ اور دن میں روزے رکھتے ہو۔ میں نے عرض کی صحیح ہے۔ آنحضور نے فرمایا پھر ایسا نہ کرو۔ عبادت بھی کرو۔ اور سوؤ بھی۔ روزے بھی رکھو۔ اور بلا روزے بھی رہو کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے۔ تم سے ملاقات کا لئے آنے والوں کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ شاید تمہاری عمر لمبی ہو۔ تمہارے لئے یہی کافی ہے۔ کہ ہر مہینہ میں تین روزے رکھو۔ کیونکہ ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ملتا ہے، اس طرح پوری زندگی کیلئے کافی ہوگا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے سختی چاہی۔ تو آپ نے اس کے مطابق کر دیا۔ میں نے عرض کی کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آنحضور نے فرمایا کہ پھر ہر ہفتے تین روزے رکھا کرو۔ بیان کیا کہ میں نے مزید سختی چاہی۔ اور آپ نے ایسا ہی کر دیا۔ میں نے عرض کی کہ میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ آنحضور نے فرمایا کہ پھر اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو۔ میں نے پوچھا، اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کا روزہ کیسا تھا؟ آنحضور نے فرمایا کہ آدھی زندگی کا روزہ۔

باب ٦٤١ إِكْرَامِ الضَّيْفِ وَخِدْمَتِهِ إِيَّاهُ بِنَفْسِهِ، وَقَوْلِهِ: ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ

۶۴۱ - مہمان کی عزت اور خود اس کی خدمت کرنا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "ابراہیم کے مہمان، جن کی عزت کی گئی"۔

١٠٦٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتَّى يُحْرِجَهُ.

۱۰۶۷ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انہیں مالک نے خبر دی۔ انہیں سعید بن ابی سعید مقبری نے اور انہیں ابو شریح کعبی رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔ اسے اپنے مہمان کی عزت کرنا چاہیئے۔ اس کی خاطر تواضع ایک دن اور رات کی ہے۔ اور مہمانی تین دن اور راتوں کی۔ اس کے بعد جو ہو وہ صدقہ ہے۔ اور مہمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے میزبان کے پاس اتنے دن ٹھہر جائے کہ اسے تکلیف ہو۔

١٠٦٨ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ مِثْلَهُ وَزَادَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ.

۱۰۶۸ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے اسی طرح حدیث بیان کی۔ اور یہ اضافہ کیا کہ جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے اچھی بات کہنی چاہیئے۔ ورنہ خاموش رہنا چاہیئے۔

١٠٦٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ.

۱۰۶۹ - ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے اسی طرح حدیث بیان کی۔ ان سے ابن مہدی نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو حصین نے ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔ اسے چاہیئے کہ اپنے پڑوس کو تکلیف نہ پہنچائے۔ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔ اسے چاہیئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیئے کہ بھلی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔

١٠٧٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَقْرُونَنَا فَمَا تَرَى؟ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ.

۱۰۷۰ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی۔ ان سے یزید بن حبیب نے ان سے ابو الخیر نے اور ان سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! آپ ہمیں (غزوے وغیرہ کیلئے) بھیجتے ہیں۔ اور راستے میں ہم بعض قبیلوں کے یہاں پڑاؤ کرتے ہیں۔ لیکن وہ ہماری میزبانی نہیں کرتے۔ آنحضور کا اس سلسلے میں کیا خیال ہے؟ آنحضور نے اس پر ہم سے فرمایا کہ جب تم کسی قوم کے یہاں پڑاؤ کرو۔ اور وہ تمہارے وہ کہیں جو مہمان کے مناسب ہے۔ تو اسے قبول کر لو۔ اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان سے مہمان کا وہ حق وصول کرو جو ان پر ضروری ہے۔

١٠٧١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي

۱۰۷۱ - ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام نے حدیث بیان کی۔ انہیں معمر نے خبر دی۔ انہیں زہری نے۔ انہیں ابو سلمہ نے اور انہیں

سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ.

باب ۶۴۲ صُنْعِ الطَّعَامِ وَالتَّكَلُّفِ لِلضَّيْفِ.

۱۰۷۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ فَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً فَقَالَ لَهَا مَا شَأْنُكِ؟ قَالَتْ: أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ فَإِنِّي صَائِمٌ قَالَ مَا أَنَا بِآكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ فَأَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ فَقَالَ قُمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ نَمْ فَلَمَّا كَانَ آخِرُ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ قُمِ الْآنَ قَالَ فَصَلَّيَا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ: إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ سَلْمَانُ أَبُو جُحَيْفَةَ وَهْبٌ السُّوَائِيُّ يُقَالُ وَهْبُ الْخَيْرِ.

باب ۶۴۳ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْغَضَبِ وَالْجَزَعِ عِنْدَ الضَّيْفِ.

۱۰۷۳ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ تَضَيَّفَ رَهْطًا فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ دُونَكَ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے مہمان کی عزت کرنی چاہیے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ صلہ رحمی کرے، جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اچھی بات زبان سے نکالے ورنہ خاموش رہے۔

۶۴۲۔ مہمان کیلئے کھانا تیار کرنا اور تکلیف کرنا۔

۱۰۷۲۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ ان سے جعفر بن عون نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوالعمیس نے حدیث بیان کی۔ ان سے عون بن ابی جحیفہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابو درداء رضی اللہ عنہما میں بھائی چارگی کرائی تھی۔ ایک مرتبہ سلمان رضی اللہ عنہ ابو درداء رضی اللہ عنہ کی ملاقات کیلئے تشریف لائے۔ تو ام درداء رضی اللہ عنہا کو بڑی خستہ حالت میں دیکھا۔ اور پوچھا، آپ کا حال کیا ہے؟ وہ بولیں۔ تمہارے بھائی ابو درداء کو دنیا سے کوئی سروکار نہیں۔ پھر ابو درداء رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو سلمان رضی اللہ عنہ نے ان کے سامنے کھانا پیش کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ کھائیے، میں روزے سے ہوں۔ سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا۔ جبتک آپ بھی نہ کھائیں۔ چنانچہ ابو درداء رضی اللہ عنہ نے بھی کھایا رات ہوئی تو ابو درداء رضی اللہ عنہ نماز پڑھنے کی تیاری کرنے لگے۔ سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سو جائیے۔ پھر جب آخر رات ہوئی۔ تو فرمایا کہ اب اٹھیے بیان کیا کہ پھر دونوں حضرات نے نماز پڑھی۔ اس کے بعد سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بلاشبہ تمہارے رب کا تم پر حق ہے۔ اور تمہاری جان کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ پس سارے حق داروں کو ان کے حقوق دینے چاہئیں۔ پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور آپ سے اس کا تذکرہ کیا تو آنحضور نے فرمایا کہ سلمان نے سچ کہا۔ ابو جحیفہ وہب السوائی کو وہب الخیر بھی کہتے ہیں۔

۶۴۳۔ مہمان کے سامنے غصہ اور پریشانی کا اظہار ناپسندیدہ ہے۔

۱۰۷۳۔ ہم سے عیاش بن ولید نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سعید الجریری نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوعثمان نے ان سے عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کی میزبانی کی۔ اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مہمانوں کا پوری طرح خیال رکھنا۔ کیونکہ نبی کریم

اَضْيَافَكَ فَإِنِّيْ مُنْطَلِقٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَافْرُغْ مِنْ قِرَاهُمْ قَبْلَ أَنْ أَجِيْءَ، فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَأَتَاهُمْ بِمَا عِنْدَهٗ فَقَالَ اطْعَمُوْا فَقَالُوْا أَيْنَ رَبُّ مَنْزِلِنَا؟ قَالَ اطْعَمُوْا قَالُوْا مَا نَحْنُ بِآكِلِيْنَ حَتّٰى يَجِيْءَ رَبُّ مَنْزِلِنَا قَالَ اقْبَلُوْا عَنَّا قِرَاكُمْ فَإِنَّهٗ إِنْ جَاءَ وَلَمْ تَطْعَمُوْا لَنَلْقَيَنَّ مِنْهُ فَأَبَوْا، فَعَرَفْتُ أَنَّهٗ يَجِدُ عَلَيَّ فَلَمَّا جَاءَ تَنَحَّيْتُ عَنْهُ فَقَالَ مَا صَنَعْتُمْ؟ فَأَخْبَرُوْهُ فَقَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَسَكَتُّ ثُمَّ قَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَسَكَتُّ فَقَالَ يَا غُنْثَرُ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ إِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِيْ لَمَّا جِئْتَ فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ سَلْ أَضْيَافَكَ، فَقَالُوْا صَدَقَ أَتَانَا بِهٖ قَالَ فَإِنَّمَا انْتَظَرْتُمُوْنِيْ وَاللّٰهِ لَا أَطْعَمُهُ اللَّيْلَةَ، فَقَالَ الْآخَرُوْنَ: وَاللّٰهِ لَا نَطْعَمُهٗ حَتّٰى تَطْعَمَهٗ قَالَ لَمْ أَرَ فِي الشَّرِّ كَاللَّيْلَةِ وَيْلَكُمْ مَا أَنْتُمْ لِمَ تَقْبَلُوْنَ عَنَّا قِرَاكُمْ، هَاتِ طَعَامَكَ فَجَاءَهٗ فَوَضَعَ يَدَهٗ فَقَالَ بِاسْمِ اللّٰهِ الْأُوْلٰى لِلشَّيْطَانِ فَأَكَلَ وَأَكَلُوْا.

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤں گا۔ میرے آنے سے پہلے ہی انہیں کھانا کھلادینا چنانچہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ! ماحضر مہمانوں کے پاس لائے اور کہا کہ تناول فرمائیے۔ انہوں نے پوچھا کہ ہمارے گھر کے مالک کہاں ہیں؟ انہوں نے عرض کی۔ کہ آپ حضرات کھانا تناول فرمائیے۔ مہمانوں نے کہا کہ جب تک ہمارے میزبان نہ آجائیں۔ ہم کھانا نہیں کھائیں گے۔ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ کہ ہماری درخواست قبول کر لیجئے۔ کیونکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آنے تک اگر آپ حضرات کھانے سے فارغ نہیں ہو گئے۔ تو ہمیں ان کی ناراضگی کا سامنا ہوگا۔ انہوں نے اس پر بھی انکار کیا۔ میں جانتا تھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ پر ناراض ہو گے۔ اس لئے جب وہ آئے تو میں ان سے بچنے لگا۔ انہوں نے پوچھا تم لوگوں نے کیا کیا۔ گھر والوں نے انہیں بتایا تو آپ نے پکارا عبدالرحمن! خاموش رہا میں۔ پھر انہوں نے پکارا۔ عبدالرحمن! میں اس مرتبہ بھی خاموش رہا۔ پھر آپ نے کہا۔ نالائق۔ میں نے تمہارے متعلق قسم کھالی ہے۔ کہ اگر تم میری آواز سن رہے ہو تو آجاؤ۔ میں باہر نکلا۔ اور عرض کی کہ آپ اپنے مہمانوں سے پوچھ لیں۔ مہمانوں نے بھی کہا۔ کہ عبدالرحمن سچ کہہ رہے ہیں۔ کھانے ہمارے پاس لائے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ لوگوں نے میرا انتظار کیا۔ (اور اس کی وجہ سے زحمت اٹھائی) بخدا! میں آج رات کھانا نہیں کھاؤں گا۔ مہمانوں نے بھی قسم کھالی۔ کہ بخدا جب تک آپ نہ کھائیں ہم بھی نہیں کھائیں گے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا آج کی رات جیسی برائی میں میں نے کوئی رات نہیں دیکھی۔ افسوس، آپ حضرات ہماری میزبانی سے کیوں انکار کرتے ہیں! (عبدالرحمن) کھانا لاؤ۔ وہ کھانا لائے تو آپ نے اس پر اپنا ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ پہلی حالت (کھانا نہ کھانے کی قسم) شیطان کی کرشمہ کاری تھی۔ چنانچہ آپ نے کھانا کھایا۔ اور آپ کے ساتھ مہمانوں نے بھی کھایا۔

بَابٌ ۶۴۴ قَوْلِ الضَّيْفِ لِصَاحِبِهٖ لَا آكُلُ حَتّٰى تَأْكُلَ فِيْهِ حَدِيْثُ أَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۷۴ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِيْ بَكْرٍ بِضَيْفٍ لَهٗ أَوْ بِأَضْيَافٍ لَهٗ فَأَمْسٰى

۶۴۴۔ مہمان کا اپنے ساتھی سے کہنا کہ جب تک تم نہیں کھاؤ گے میں بھی نہیں کھاؤں گا۔ اس باب میں ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے ہے۔

۱۰۷۴۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی۔ ان سے سلیمان نے۔ ان سے ابوعثمان نے کہ عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنا ایک مہمان یا کئی مہمان لیکر آئے پھر آپ عشاء تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہے۔ جب وہ آئے تو میری

عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَتْ أُمِّي احْتَبَسْتَ عَنْ ضَيْفِكَ أَوْ أَضْيَافِكَ اللَّيْلَةَ قَالَ مَا عَشَّيْتِهِمْ فَقَالَتْ عَرَضْنَا عَلَيْهِ أَوْ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا أَوْ فَأَبَى فَغَضِبَ أَبُوْ بَكْرٍ فَسَبَّ وَجَدَّعَ وَحَلَفَ لَا يَطْعَمُهُ فَاخْتَبَأْتُ أَنَا فَقَالَ يَا غُنْثَرُ فَحَلَفَتِ الْمَرْأَةُ لَا تَطْعَمُهُ حَتَّى يَطْعَمَهُ فَحَلَفَ الضَّيْفُ أَوِ الْأَضْيَافُ أَنْ لَا يَطْعَمَهُ أَوْ يَطْعَمُوْهُ حَتَّى يَطْعَمَهُ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ كَأَنَّ هٰذِهٖ مِنَ الشَّيْطَانِ فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَأَكَلَ وَأَكَلُوْا لَا يَرْفَعُوْنَ لُقْمَةً إِلَّا رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ يَا أُخْتَ بَنِيْ فِرَاسٍ مَا هٰذَا فَقَالَتْ وَقُرَّةِ عَيْنِيْ إِنَّهَا الْآنَ لَأَكْثَرُ قَبْلَ أَنْ نَأْكُلَ فَأَكَلُوْا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنَّهُ أَكَلَ مِنْهَا۔

بَابُ ۶۴۵ إِكْرَامُ الْكَبِيْرِ وَيَبْدَأُ الْأَكْبَرُ بِالْكَلَامِ وَالسُّؤَالِ۔

۵۷۰۱. حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَسَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدٍ أَتَيَا خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَحُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُوْدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمُوْا فِيْ أَمْرِ صَاحِبِهِمْ فَبَدَأَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ قَالَ يَحْيَى لِيَلِيَ الْكَلَامَ الْأَكْبَرُ فَتَكَلَّمُوْا فِيْ أَمْرِ صَاحِبِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَسْتَحِقُّوْنَ قَتِيْلَكُمْ أَوْ قَالَ صَاحِبَكُمْ بِأَيْمَانِ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ

والدہ نے کہا کہ آج آپ نے اپنے مہمان یا مہمانوں کو کھانے سے روکے رکھے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ کیا تم نے ان کے لیے، کھانا نہیں بھیجا تھا؟ انہوں نے کہا کہ ہم نے تو ان کے سامنے پیش کیا۔ لیکن انہوں نے انکار کیا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ کو غصہ آیا۔ اور انہوں نے (گھر والوں کو) برا بھلا کہا اور دکھ کا اظہار کیا اور قسم کھالی۔ کہ کھانا نہیں کھائیں گے۔ میں چھپ گیا تو آپ نے فرمایا۔ اے نالائق ان کی بیوی نے بھی قسم کھالی۔ کہ اگر ابو بکر رضی اللہ عنہ نہیں کھائیں گے۔ تو وہ بھی نہیں کھائیں گے۔ اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ شیطانی کام تھا۔ پھر آپ نے کھانا منگوایا اور خود بھی مہمانوں کے ساتھ کھایا (اس کھانے میں یہ برکت ہوئی یہ) لوگ جو لقمہ بھی اٹھاتے تھے تو نیچے سے کھانے میں اضافہ ہو جاتا تھا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا اے اخت بنی فراس یہ کیا کیفیت ہے۔ انہوں نے کہا۔ میری آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ اب بھی اس سے زیادہ (کھانا) ہے۔ جب ہم نے کھانا کھایا بھی نہیں تھا۔ پھر سب نے کھایا اور اس میں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ بیان کیا کہ آنحضور نے بھی اس کھانے میں سے تناول فرمایا۔

۶۴۵۔ بڑے کی عزت گفتگو کرنے اور پوچھنے میں بڑا ابتدا کرے۔

۵۷۰۱۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے حماد نے حدیث بیان کی۔ آپ ابن زید ہیں۔ ان سے یحییٰ بن سعید نے۔ ان سے انصار کے مولا بشیر بن یسار نے، ان سے رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی۔ کہ عبد اللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہما خیبر آئے اور کھجور کے باغ میں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ عبد اللہ بن سہل رضی اللہ عنہ وہیں قتل کر دئے گئے۔ پھر عبد الرحمٰن بن سہل اور مسعود کے صاحبزادے حویصہ اور محیصہ رضی اللہ عنہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور اپنے مقتول ساتھی (عبد اللہ رضی اللہ عنہ) کے متعلق گفتگو کی۔ عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ نے گفتگو شروع کی۔ آپ سب سے چھوٹے تھے۔ تو آنحضور نے فرمایا کہ بڑے کو آگے کرو۔ یحییٰ نے (اس کا مقصد یہ) بیان کیا تا کہ جو بڑا ہے وہ گفتگو کرے۔ پھر انہوں نے اپنے ساتھی کے معاملہ میں گفتگو کی۔ آنحضور نے فرمایا۔ کیا تم اپنے مقتول یا اپنے ساتھی کی میت کے حقدار اپنے میں سے پچاس آدمیوں قسم کھلوا کر ہو سکتے ہو۔ انہوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ہم نے خود تو اسے دیکھا نہیں تھا۔ (پھر اس کے متعلق قسم کیسے کھا سکتے ہیں؟) آنحضور نے فرمایا پھر یہود اپنے پچاس آدمیوں سے قسم کھلوا کر تم سے چھٹکارا پا لیں گے۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ کافر لوگ ہیں

قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَمْرٌ لَمْ نَرَهُ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ فِي أَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ قَوْمٌ كُفَّارٌ فَوَدَاهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِهِ. قَالَ سَهْلٌ فَأَدْرَكْتُ نَاقَةً مِنْ تِلْكَ الْإِبِلِ فَدَخَلَتْ مِرْبَدًا لَهُمْ فَرَكَضَتْنِي بِرِجْلِهَا. اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ بُشَيْرٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ يَحْيَى حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مَعَ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ بُشَيْرٍ عَنْ سَهْلٍ وَحْدَهُ.

١٠٧٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ مَثَلُهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا وَلَا تَحُتُّ وَرَقَهَا فَوَقَعَ فِي نَفْسِي النَّخْلَةُ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ وَثَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَمَّا لَمْ يَتَكَلَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ فَلَمَّا خَرَجْتُ مَعَ أَبِي قُلْتُ يَا أَبَتَاهُ وَقَعَ فِي نَفْسِي النَّخْلَةُ قَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَهَا لَوْ كُنْتَ قُلْتَهَا كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ مَا مَنَعَنِي إِلَّا أَنِّي لَمْ أَرَكَ وَلَا أَبَا بَكْرٍ تَكَلَّمْتُمَا فَكَرِهْتُ.

بَابُ ٦٤٦ مَا يَجُوزُ مِنَ الشِّعْرِ وَالرَّجَزِ وَالْحُدَاءِ وَمَا يُكْرَهُ مِنْهُ، وَقَوْلِهِ: وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللهَ كَثِيرًا وَانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا

(اور جھوٹے ہیں۔ ان کی قسم کا کیا عذر) چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی دیت خود اپنی طرف سے ادا کردی۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ ان اونٹوں میں سے (جو آنحضور نے انہیں دیت میں دیئے تھے۔) ایک اونٹنی میں نے دیکھی تھی۔ میں ان کے اونٹ باندھنے کی جگہ (مربد) گیا۔ تو اس نے مجھے لات ماری۔ لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے بشیر نے اور ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے یحییٰ نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ بشیر نے "مع رافع بن خدیج" کے الفاظ بیان کیئے اور ابن عیینہ نے بیان کیا ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے بشیر نے اور ان سے تنہا سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۔

۱۰۷۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے ان سے نافع نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے اس درخت کے بارے میں بتاؤ جس کی مثال مسلمان کی سی ہے۔ وہ ہمیشہ اپنے رب کے حکم سے پھل دیتا ہے۔ اور اس کے پتے نہیں جھڑتے میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں نے کہنا پسند نہیں کیا کیونکہ مجلس میں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے۔ پھر جب ان دونوں حضرات نے بھی کچھ نہیں کہا تو آنحضور نے فرمایا کہ یہ کھجور کا درخت ہے۔ جب میں اپنے والد کے ساتھ نکلا تو میں نے عرض کی کہ میرے دل میں آیا تھا۔ کہ یہ کھجور کا درخت ہے انہوں نے فرمایا پھر تم نے کہا کیوں نہیں! اگر تم نے کہہ دیا ہوتا تو یہ میرے لیئے فلاں اور فلاں سے بہتر ہوتا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، صرف اس وجہ سے میں نے نہیں کہا کہ جب میں نے آپ کو اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی خاموش دیکھا تو میں نے بھی بولنا مناسب نہ سمجھا۔

۶۴۶۔ شعر رجز اور حدی خوانی کا جواز اور جو چیزیں اس میں مکروہ ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "شاعروں کی اتباع بے راہ رو لوگ کرتے ہیں کیا تم دیکھتے نہیں کہ وہ ہر وادی میں بھٹکتے رہتے ہیں۔ اور وہ باتیں کہتے ہیں جو خود نہیں کرتے۔ سوا ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور جنہوں نے عمل صالح کیے۔ اور اللہ کا کثرت سے ذکر کیا۔ اور جب ان پر ظلم کیا گیا۔ تو انہوں نے اس کا بدلہ لیا۔ اور ظلم کرنے والوں کو جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ کیا ان کا انجام ہوتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فی کل

أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي كُلِّ لَغْوٍ يَخُوضُونَ.

١٠٧٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً.

١٠٧٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ سَمِعْتُ جُنْدَبًا يَقُولُ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي إِذْ أَصَابَهُ حَجَرٌ فَعَثَرَ فَدَمِيَتْ إِصْبَعُهُ فَقَالَ:

هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ
وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا لَقِيتِ

١٠٧٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ: أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ. وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ.

١٠٨٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَسِرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرِ بْنِ الْأَكْوَعِ أَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ قَالَ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ يَحْدُو بِالْقَوْمِ يَقُولُ:

اللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاغْفِرْ فِدَاءً لَكَ مَا اقْتَفَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
وَأَلْقِيَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
إِنَّا إِذَا صِيحَ بِنَا أَتَيْنَا
وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا

وادی یہیمون کا مفہوم یہ ہے کہ) ہر لغو میں غوطہ زنی کرتے ہیں۔

۱۰۷۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا۔ انہیں ابوبکر بن عبدالرحمن نے خبر دی انہیں مروان بن حکم نے خبر دی۔ انہیں عبدالرحمن بن اسود بن عبدیغوث نے خبر دی۔ انہیں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض اشعار میں حکمت ہوتی ہے۔

۱۰۷۸۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے اسود بن قیس نے انہوں نے جندب رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چل رہے تھے۔ کہ آپ کو پتھر سے ٹھوکر لگی۔ اور آپ گر پڑے۔ اس سے آپ کی انگلی خون آلود ہو گئی تو آپ نے یہ شعر پڑھا۔

اور تم صرف ایک انگلی ہو جو خون آلود ہو گئی ہو۔ اور جو کچھ
تمہیں تکلیف پہنچی اللہ کے راستے میں پہنچی ہے۔

۱۰۷۹۔ ہم سے ابن بشار نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن مہدی نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالملک نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شعراء کے کلام میں سب سے سچا کلمہ لبید رضی اللہ عنہ کا ہے۔ "ہاں اللہ کے سوا ہر چیز باطل ہے" اور قریب تھا امیہ بن صلت اسلام لے آتا۔

۱۰۸۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے حاتم بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے یزید بن ابی عبید نے اور ان سے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر گئے اور ہم نے رات میں بھی سفر کیا۔ مسلمانوں کے ایک ایک فرد نے عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ سے کہا اپنے کچھ رجز سناؤ۔ بیان کیا کہ عامر رضی اللہ عنہ شاعر تھے۔ وہ لوگوں کو اپنی حدی سے سنانے لگے ؎

اے اللہ اگر تو نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے
نہ ہم صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑھتے۔ ہم تجھ
پر فدا ہیں۔ ہم نے جو کچھ پہلے کیا اسے معاف
کر دے اور جب (دشمن سے) سامنا ہو تو
ہمیں ثابت قدم رکھ اور ہم پر سکینت نازل فرما۔
جب ہمیں جنگ کیلئے بلایا جاتا ہے تو ہم موجود
ہو جاتے ہیں۔ اور دشمن نے بھی پکار کر ہم پر حملہ کیا ہے۔

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هٰذَا السَّائِقُ؟ قَالُوا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ وَجَبَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَوْ أَمْتَعْتَنَا بِهِ قَالَ فَأَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتّٰى أَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيدَةٌ ثُمَّ إِنَّ اللّٰهَ فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ الْيَوْمَ الَّذِي فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذِهِ النِّيرَانُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ؟ قَالُوا عَلَى لَحْمٍ، قَالَ عَلَى أَيِّ لَحْمٍ؟ قَالُوا عَلَى لَحْمِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْرِقُوهَا وَاكْسِرُوهَا، فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوْ نُهَرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ أَوْ ذَاكَ فَلَمَّا تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ فِيهِ قِصَرٌ فَتَنَاوَلَ بِهِ يَهُودِيًّا لِيَضْرِبَهُ وَيَرْجِعُ ذُبَابُ سَيْفِهِ فَأَصَابَ رُكْبَةَ عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ فَلَمَّا قَفَلُوا قَالَ سَلَمَةُ رَآنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاحِبًا فَقَالَ لِي: مَا لَكَ؟ فَقُلْتُ: فِدًى لَكَ أَبِي وَأُمِّي زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ قَالَ مَنْ قَالَهُ؟ قُلْتُ قَالَهُ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَأُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ الْأَنْصَارِيُّ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ مَنْ قَالَهُ إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ إِنَّهُ لَجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِيٌّ نَشَأَ بِهَا مِثْلَهُ.

۱۰۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ وَمَعَهُنَّ أُمُّ سُلَيْمٍ فَقَالَ، وَيْحَكَ يَا أَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ سَوْقًا بِالْقَوَارِيرِ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ، فَتَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلِمَةٍ لَوْ تَكَلَّمَ بَعْضُكُمْ لَعِبْتُمُوهَا عَلَيْهِ قَوْلُهُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ یہ اونٹوں کو کون ہنکار رہا ہے؟ صحابہ نے عرض کی کہ عامر بن اکوع۔ آنحضور نے فرمایا۔ اللہ اس پر رحم کرے۔ ایک صحابی (عمر رضی اللہ عنہ) نے عرض کی، یارسول اللہ ان کی شہادت یقینی ہوگئی کاش ہمارے لئے انہیں زندہ رہنے دیتے۔ بیان کیا کہ پھر ہم خیبر آئے اور اس کا محاصرہ کیا۔ دوران محاصرہ میں ہم شدید فاقوں سے دوچار ہوئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر فتح عطا فرمائی۔ جس دن ان پر فتح حاصل ہوئی۔ اس کی شام کو لوگوں نے جگہ جگہ آگ روشن کی۔ آنحضور نے دریافت فرمایا۔ یہ آگ کیسی ہے۔ کس کام کے لئے تم لوگوں نے روشن کی ہے؟ صحابہ نے عرض کی کہ گوشت پکانے کیلئے آنحضور نے دریافت فرمایا۔ کس چیز کے گوشت کیلئے؟ صحابہ نے عرض کی کہ پالتو گدھوں کے گوشت کیلئے اس پر حضور اکرم نے فرمایا۔ گوشت کو برتنوں سے الٹ دو۔ اور برتن توڑ دو۔ ایک صحابی نے عرض کی یارسول اللہ۔ یا ہم گوشت تو پھینک دیں، اور برتن (توڑنے کے بجائے) دھولیں؟ آنحضور نے فرمایا یوں ہی کرلو۔ جب لوگوں نے صف بندی کرلی تھی تو عامر رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار سے ایک یہودی پر وار کیا۔ ان کی تلوار کی نوک پلٹ کر خود ان کے گھٹنے پر لگی۔ اور اس کی وجہ سے آپ کی شہادت ہوگئی۔ جب لوگ واپس آنے لگے۔ سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تو مجھے آنحضور نے دیکھا کہ میرے چہرے کا رنگ بدلا ہوا ہے۔ دریافت فرمایا، کیا بات ہے؟ میں نے عرض کی۔ آنحضور پر میرے ماں اور باپ فدا ہوں، لوگوں کا خیال ہے۔ کہ عامر کے اعمال اکارت گئے۔ (کیونکہ ان کی موت خود ان کی تلوار کے زخم سے ہوئی) آنحضور نے دریافت فرمایا۔ یہ کس نے کہا؟ میں نے عرض کی۔ فلاں فلاں اور اسید بن حضیر انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا ہے۔ آنحضور نے فرمایا جس نے یہ بات کہی اس نے جھوٹ کہا۔ انہیں تو دوہرا اجر ملے گا۔ آنحضور نے اپنی دو انگلیوں کو ملا کر اشارہ کیا۔ وہ تو دل سے جہاد کرنے والے تھے۔ کم کسی عربی نے جنگ میں ان جیسی جوانمردی دکھائی ہوگی۔

۱۰۸۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ایوب نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوقلابہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (ایک سفر کے موقعہ پر) اپنی کسی زوجہ مطہرہ کے پاس تشریف لائے ان کے ساتھ ام سلیم رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ آنحضور نے سواری ہانکنے والے سے، فرمایا، افسوس، انجشہ! شیشے (عورتوں سے تشبیہ ہے) کو آہستگی اور نرمی سے لے چلو۔ ابوقلابہ نے بیان کیا کہ آنحضور نے ایسے کلمہ کا استعمال فرمایا کہ اگر تم میں کوئی شخص استعمال کرے تو تم اس پر نکتہ چینی کرو۔ یعنی آنحضور کا یہ ارشاد کہ شیشے

سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيْرِ ۔

بَابٌ ۶۴۷ ۔ هِجَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ ۔

۱۰۸۲ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِسْتَأْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هِجَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَكَيْفَ بِنَسَبِيْ! فَقَالَ حَسَّانُ: لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعَرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَا تَسُبَّهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ ۔

۱۰۸۳ ۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ الْهَيْثَمَ بْنَ أَبِيْ سِنَانٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ فِيْ قَصَصِهِ يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ أَخًا لَكُمْ لَا يَقُوْلُ الرَّفَثَ يَعْنِيْ بِذَالِكَ ابْنَ رَوَاحَةَ قَالَ ۔

وَفِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ يَتْلُوْ كِتَابَهُ
إِذَا انْشَقَّ مَعْرُوْفٌ مِنَ الْفَجْرِ سَاطِعُ
أَرَانَا الْهُدٰى بَعْدَ الْعَمٰى فَقُلُوْبُنَا
بِهٖ مُوْقِنَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعُ
يَبِيْتُ يُجَافِيْ جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهٖ
إِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْكَافِرِيْنَ الْمَضَاجِعُ

تَابَعَهُ عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ وَالْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ۔

۱۰۸۴ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ

کو نرمی وآہستگی سے لے چلو۔

۶۴۷ - مشرکوں کی ہجو

۱۰۸۲ - ہم سے محمد نے حدیث بیان کی. ان سے عبدہ نے حدیث بیان کی۔ انہیں ہشام بن عروہ نے خبر دی انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مشرکین کی ہجو کرنے کی اجازت چاہی تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ (قریش کی ہجو میں) میرے نسب کا تم کیا کرو گے؟ حسان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اسے اس طرح نکال دوں گا. جس طرح گندھے ہوئے آٹے سے بال نکال لیتے ہیں. اور ہشام بن عروہ سے روایت ہے. ان سے ان کے والد نے بیان کیا. کہ میں حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو عائشہ رضی اللہ عنہا کی مجلس میں برا بھلا کہنے لگا تو آپ نے فرمایا کہ انہیں برا بھلا نہ کہو. وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مدافعت کرتے تھے۔

۱۰۸۳ - ہم سے اصبغ نے حدیث بیان کی. کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن وہب نے حدیث بیان کی. کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے۔ انہیں ہیثم بن ابی سنان نے خبر دی کہ انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے. ان واقعات کے ضمن میں جس میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کرتے تھے. سنا کہ آنحضورؐ نے فرمایا. تمہارے بھائی نے کوئی بُری بات نہیں کی. آپ کا اشارہ ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کی طرف تھا۔ انہوں نے کہا اپنے اشعار میں،

"ہم میں اللہ کے رسول ہیں۔ جو اس کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں.
اس وقت جب فجر کی روشنی پھوٹ پڑتی ہے. ہمیں انہوں نے
گمراہی کے بعد ہدایت کا رستہ دکھایا چنانچہ ہمارے دل اس پر یقین
رکھتے ہیں. کہ آنحضورؐ نے جو کچھ کہا وہ واقع ہوگا۔ وہ رات اس طرح گزارتے
ہیں. کہ ان کا پہلو بستر سے جدا رہتا ہے. (یعنی جاگ کر) جبکہ کافروں کا
بار ان کی خوابگاہیں اٹھائے رہتی ہیں"

اس روایت کی متابعت عقیل نے زہری کے واسطہ سے کی. اور زبیدی نے بیان کی. ان سے زہری نے ان سے سعید اور اعرج اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے۔

۱۰۸۴ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی. انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے۔ اور ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی. کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی. ان سے سلیمان نے۔ ان سے محمد بن ابی عتیق نے، ان سے ابن

شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ
أَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهِدُ
أَبَا هُرَيْرَةَ فَيَقُولُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ نَشَدْتُكَ بِاللّٰهِ
هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
يَا حَسَّانُ أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ
بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ ٭

۱۰۸۵ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحَسَّانَ
اهْجُهُمْ أَوْ قَالَ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيلُ
مَعَكَ ٭

بَابُ ۶۴۸ مَا يُكْرَهُ أَنْ يَكُونَ الْغَالِبُ عَلَى الْإِنْسَانِ
الشِّعْرُ حَتَّى يَصُدَّهُ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَالْعِلْمِ وَالْقُرْآنِ ٭

۱۰۸۶ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا
حَنْظَلَةُ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ
جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا ٭

۱۰۸۷ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا
الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا يَرِيهِ خَيْرٌ مِنْ
أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا ٭

بَابُ ۶۴۹ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَرِبَتْ يَمِينُكَ وَعَقْرٰى حَلْقٰى ٭

۱۰۸۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ إِنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ بَعْدَ
مَا نَزَلَ الْحِجَابُ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا آذَنُ لَهُ حَتّٰى
أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ أَخَا

شہاب نے ان سے ابو سلمہ بن عبدالرحمن بن عوف نے، انہوں نے حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو گواہ بنا کر کہہ رہے تھے کہ اے ابو ہریرہ، میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آنحضور نے فرمایا۔ حسان! رسول اللہ کی طرف سے جواب دو۔ اے اللہ، روح القدس کے ذریعہ ان کی مدد کر، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں (میں نے آنحضور سے یہ سنا ہے)

۱۰۸۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے عدی بن ثابت نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ ان کی ہجو کرو (یعنی مشرکین قریش کی، یا آنحضور نے ہاجہم کے الفاظ فرمائے) جبرئیل علیہ السلام تمہارے ساتھ ہیں۔

۶۴۸۔ اس کی کراہت کہ انسان شعر کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لے اور وہ اللہ کے ذکر، علم اور قرآن سے اسے روک دے۔

۱۰۸۶۔ ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں حنظلہ نے خبر دی، انہیں سالم نے اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی شخص اپنا پیٹ پیپ سے بھرے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ اسے شعر سے بھرے۔

۱۰۸۷۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو صالح سے سنا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی شخص اپنا پیٹ پیپ سے بھرلے اور کھالے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ اسے شعر سے بھرے۔

۶۴۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد تمہارے گرد آلود ہوں۔ عقریٰ، حلقیٰ

۱۰۸۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی۔ ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ابو القعیس کے بھائی افلح رضی اللہ عنہ نے مجھ سے اندر آنے کی اجازت چاہی، پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد، میں نے کہا کہ بخدا جب تک آنحضور نہ اجازت دیں۔ میں اجازت نہ دوں گی۔ کیونکہ ابو القعیس کے

الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلٰكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلٰكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَتُهُ قَالَ: ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ تَرِبَتْ عَيْنُكِ قَالَ عُرْوَةُ فَبِذٰلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ حَرِّمُوا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ.

١٠٨٩- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْفِرَ فَرَأَى صَفِيَّةَ عَلَى بَابِ خِبَائِهَا كَئِيبَةً حَزِينَةً لِأَنَّهَا حَاضَتْ فَقَالَ: عَقْرَى حَلْقَى لُغَةُ قُرَيْشٍ إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا ثُمَّ قَالَ أَكُنْتِ أَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ يَعْنِي الطَّوَافَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِي إِذًا.

بَابُ ٦٥٠ مَا جَاءَ فِي زَعَمُوا

١٠٩٠- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ ..... عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ . . . . تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّي أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ أَجَرْتُهُ فُلَانُ ابْنُ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ وَذٰلِكَ ضُحًى.

کے بھائی نے مجھے دودھ پلایا نہیں تھا۔ بلکہ ابوالقعیس کی بیوی نے دودھ پلایا تھا۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ مرد نے تو مجھے دودھ نہیں پلایا تھا۔ دودھ تو ان کی بیوی نے پلایا تھا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ انہیں اندر آنے کی اجازت دے دو۔ کیونکہ وہ تمہارے چچا ہیں۔ تمہارے ہاتھ گرد آلود ہوں عروہ نے بیان کیا کہ اسی وجہ سے عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ رضاعت سے ان سب چیزوں کو حرام سمجھو جو نسب کی وجہ سے حرام ہوتی ہیں۔

۱۰۸۹- ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے حکم نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابراہیم نے۔ ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حج سے) واپسی کا ارادہ کیا تو دیکھا کہ صفیہ رضی اللہ عنہا اپنے خیمہ کے دروازہ پر مغموم رنجیدہ کھڑی ہیں۔ کیونکہ وہ حائضہ ہوگئیں تھیں۔ آنحضور نے ان سے فرمایا عقری حلقی، یہ قریش کی زبان ہے۔ تم ہمیں روکو گی! پھر دریافت فرمایا۔ کیا تم نے قربانی کے دن طواف افاضہ کر لیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ ہاں فرمایا کہ پھر چلو۔

۶۵۰- یہ کہنا کہ "لوگوں کا خیال ہے" کے متعلق حدیث۔

۱۰۹۰- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے مالک نے ان سے عمر بن عبید اللہ کے مولی ابوالنضر نے، ان سے ام ہانی بنت ابی طالب کے مولی ابومرہ نے خبر دی کہ انہوں نے ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے موقعہ پر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ آنحضورؐ غسل کر رہے ہیں۔ اور آپ کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پردہ کر دیا ہے۔ میں نے سلام کیا تو آنحضورؐ نے دریافت کیا۔ کہ یہ کون ہے؟ میں نے کہا کہ ام ہانی بنت ابی طالب ہوں۔ آنحضورؐ نے فرمایا۔ ام ہانی، خوش آمدید۔ جب آپ غسل کر چکے تو کھڑے ہو کر آٹھ رکعتیں پڑھی تھیں آپ اس وقت ایک کپڑے میں جسم مبارک کو لپیٹے ہوئے تھے۔ جب نماز سے فراغت ہوگئی تو میں نے عرض کی، یا رسول اللہ میرے بھائی (علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ) کا خیال ہے کہ وہ ایک ایسے شخص کو قتل کریں گے۔ جسے میں نے امان دے رکھی ہے۔ یعنی فلاں ہبیرہ کو! آنحضورؐ نے فرمایا! ام ہانی جسے تم نے امان دی اسے ہم نے بھی امان دی۔ ام ہانی رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ یہ نماز چاشت کی تھی۔

بَابُ ٦٥ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ وَيْلَكَ

"ویلک" کہنے کے بارے میں حدیث

١٠٩١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا. قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ: ارْكَبْهَا قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ: ارْكَبْهَا وَيْلَكَ.

۱۰۹۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہمام نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ قربانی کیلئے ایک اونٹنی ہانکتے لیے جا رہے ہیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اس پر سوار ہو کر جاؤ انہوں نے کہا یہ تو قربانی کا جانور ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔ افسوس (ویلک) دوسری یا تیسری مرتبہ یہ فرمایا۔

١٠٩٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهُ: ارْكَبْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ: ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ.

۱۰۹۲۔ قتیبہ بن سعید، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ قربانی کا اونٹ ہنکائے جا رہا ہے۔ آپ نے اس سے کہا کہ تو اس پر سوار ہو جا اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ تو قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ نے دوسری یا تیسری مرتبہ میں فرمایا کہ تیری خرابی ہو۔ تو سوار ہو جا۔

١٠٩٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَأَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ. كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَكَانَ مَعَهُ غُلَامٌ لَهُ أَسْوَدُ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ يَحْدُو فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْحَكَ أَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ بِالْقَوَارِيرِ.

۱۰۹۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے حماد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ثابت بنانی نے۔ اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے۔ اور ایوب نے ابوقلابہ کے واسطہ اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے۔ اور آپ کے ساتھ آپ کے ایک حبشی غلام تھے۔ ان کا نام انجشہ تھا۔ وہ حدی پڑھ رہے تھے۔ (جس کی وجہ سے سواری تیز چلنے لگی ہوگی۔) آنحضورؐ نے فرمایا۔ افسوس (ویحک) اے انجشہ شیشے کے ساتھ آہستہ چلو۔

١٠٩٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَثْنَى رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ أَخِيكَ ثَلَاثًا مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فُلَانًا وَاللَّهُ حَسِيبُهُ وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا إِنْ كَانَ يَعْلَمُ.

۱۰۹۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان کی۔ ان سے خالد نے ان سے عبدالرحمن بن ابی بکرہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک صاحب نے دوسرے صاحب کی تعریف کی۔ آنحضورؐ نے فرمایا افسوس (ویلک) تم نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی۔ تین مرتبہ (یہ فرمایا) اگر تمہیں کسی کی تعریف ہی کرنا پڑ جائے تو یہ کہے کہ فلاں کے متعلق میرا یہ خیال ہے۔ اگر وہ بات اس کے متعلق جانتا ہو اور اللہ اس کا نگران ہے۔ بس تو اللہ کے سامنے کسی کی صفائی یقین کے ساتھ نہیں کرتا

١٠٩٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَالضَّحَّاكِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ

۱۰۹۵۔ مجھ سے عبدالرحمن بن ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے ولید نے حدیث بیان کی۔ ان سے اوزاعی نے، ان سے زہری نے۔ ان سے ابوسلمہ اور ضحاک نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دن نبی کریم صلی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ ذَاتَ يَوْمٍ قِسْمًا فَقَالَ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اعْدِلْ، قَالَ: وَيْلَكَ مَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ فَقَالَ عُمَرُ: ائْذَنْ لِي فَلْأَضْرِبْ عُنُقَهُ قَالَ لَا إِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمُرُوقِ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى رِصَافِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى نَضِيِّهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ يَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ آيَتُهُمْ رَجُلٌ إِحْدَى يَدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنِّي كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِينَ قَاتَلَهُمْ فَالْتُمِسَ فِي الْقَتْلَى فَأُتِيَ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۹۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ وَيْحَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ أَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ مَا أَجِدُهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ: فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا، قَالَ مَا أَجِدُ فَأُتِيَ بِعَرَقٍ فَقَالَ خُذْهُ فَتَصَدَّقْ بِهِ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعَلَى غَيْرِ أَهْلِي؟ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا بَيْنَ طُنُبَيِ الْمَدِينَةِ أَحْوَجُ مِنِّي

اللہ علیہ وسلم کچھ تقسیم کر رہے تھے۔ بنی تمیم کے ایک شخص ذو الخویصرہ نے کہا۔ یا رسول اللہ! انصاف سے کام لیجئے۔ آنحضورؐ نے فرمایا۔ افسوس۔ اگر میں بھی انصاف نہیں کروں گا۔ تو پھر کون کرے گا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ آنحضورؐ مجھے اجازت دیں تو میں اس کی گردن مار دوں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ نہیں۔ اس کے (قبیلہ میں) ایسے لوگ ہوں گے۔ کہ تم ان کی نماز کے مقابلہ میں اپنی نماز کو معمولی سمجھو گے۔ اور ان کے روزوں کے مقابلہ میں اپنے روزے کو معمولی سمجھو گے۔ لیکن وہ دین سے اس طرح نکل چکے ہوں گے۔ جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ تیر کے پھل میں دیکھا جائے گا۔ تو اس پر بھی کوئی نشان نہیں ملے گا۔ اس کی لکڑی پر دیکھا جائیگا۔ تو اس پر بھی کوئی نشان نہیں ملے گا۔ پھر اس کے دندانوں میں دیکھا جائے گا۔ اور اس میں بھی کچھ نہیں ملے گا۔ (یعنی شکار کے جسم کو پار کرنے کا کوئی نشان) تیر لید اور خون کو پار کر کے نکل چکا ہوگا۔ یہ لوگ سب سے بہترین جماعت کی مخالفت میں اٹھیں گے۔ ان کی نشانی ایک مرد ہوگا۔ جس کا ایک ہاتھ عورت کے پستان کی طرح ہوگا۔ یا فرمایا کہ گوشت کے لوتھڑے کی طرح ہوگا۔ اور حرکت کرتا رہے گا۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ جب انہوں نے ان سے (جن کے متعلق حدیث میں پیشین گوئی ہے) جنگ کی تھی۔ مقتولین میں تلاش کی گئی۔ تو ایک شخص انہیں صفات کا لایا گیا۔ جو حضور اکرمؐ نے بیان کی تھیں۔

۱۰۹۶۔ ہم سے محمد بن مقاتل ابو الحسن نے حدیث بیان کی۔ انہیں عبد اللہ نے خبر دی۔ انہیں اوزاعی نے خبر دی۔ کہا کہ مجھ سے ابن شہاب نے [illegible]ن کی ان سے حمید بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کی یا رسول اللہ میں تو تباہ ہو گیا۔ آنحضورؐ نے فرمایا، افسوس (کیا بات ہوئی؟) انہوں نے عرض کی کہ میں نے رمضان میں اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستری کر لی۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر ایک غلام آزاد کر دو۔ انہوں نے عرض کی کہ میرے پاس غلام ہے ہی نہیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر دو مہینے متواتر روزے رکھو۔ انہوں نے کہا کہ اس کی مجھ میں طاقت نہیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ کہا کہ اتنا سامان میرے پاس نہیں ہے۔ اس کے بعد کھجور کا ایک ٹوکرا آیا تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ اسے لے لو۔ اور صدقہ کر دو۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ کیا اپنے گھر والوں کے سوا کسی اور کو! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں جان ہے۔ سارے مدینہ میں مجھ

فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهُ قَالَ خُذْهُ تَابَعَهُ
يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ
خَالِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَيْلَكَ .

۱۰۹۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا
الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي
ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ
أَعْرَابِيًّا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ
وَيْحَكَ إِنَّ شَأْنَ الْهِجْرَةِ شَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ
قَالَ نَعَمْ، قَالَ فَهَلْ تُؤَدِّي صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ
مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا .

۱۰۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ
بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ
سَمِعْتُ أَبِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ قَالَ شُعْبَةُ شَكَّ هُوَ لَا
تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ
وَقَالَ النَّضْرُ عَنْ شُعْبَةَ وَيْحَكُمْ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ
عَنْ أَبِيهِ وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ .

۱۰۹۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ
أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ قَائِمَةٌ قَالَ
وَيْلَكَ وَمَا أَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ مَا أَعْدَدْتُ
لَهَا إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قَالَ إِنَّكَ
مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ فَقُلْنَا وَنَحْنُ كَذٰلِكَ
قَالَ نَعَمْ، فَفَرِحْنَا يَوْمَئِذٍ فَرَحًا
شَدِيدًا فَمَرَّ غُلَامٌ لِلْمُغِيرَةِ وَكَانَ
أَقْرَانِي فَقَالَ إِنْ أُخِّرَ هٰذَا فَلَنْ يُدْرِكَهُ

سے زیادہ کوئی محتاج نہیں ہوگا۔ آنحضورؐ اس پر ہنس دیئے۔ اور آپؐ کے آگے
کے دندان مبارک دکھائی دینے لگے۔ فرمایا تمہی لے لو۔ اس کی تابعت یونس نے
زہری کے واسطہ سے کی۔ اور عبدالرحمٰن بن خالد نے بیان کیا کہ اور ان سے زہری
نے "ویلک" (ویحک کے بجائے)

۱۰۹۷۔ ہم سے سلیمان بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی۔ ان سے ولید نے
حدیث بیان کی۔ ان سے ابوعمرو اوزاعی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابن
شہاب زہری نے حدیث بیان کی۔ ان سے عطاء بن یزید لیثی نے اور ان سے
ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ ایک اعرابی نے کہا۔ یا رسول اللہ ہجرت کے بارے
میں مجھے کچھ بتایئے۔ آنحضورؐ نے فرمایا، افسوس، ہجرت کا معاملہ تو بہت سخت
ہے۔ تمہارے پاس کچھ اونٹ ہیں۔ انہوں نے عرض کی کہ جی ہاں۔ آنحضورؐ نے
دریافت فرمایا۔ کیا تم اس کا صدقہ ادا کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کی کہ جی ہاں
فرمایا کہ پھر سات سمندر پار عمل کرو۔ اللہ تمہارے کسی عمل کو ضائع نہیں جانے دے گا

۱۰۹۸۔ ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی ان سے خالد بن
حارث نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے واقد بن محمد
بن زید نے، انہوں نے ان کے والد سے سنا اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما
سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، افسوس (ویلکم۔ ویحکم) شعبہ نے بیان کیا
کہ شک ان کے شیخ (واقد بن محمد کو) تھا۔ میرے بعد تم کافر نہ ہو جاؤ۔ تاکہ ایک
دوسرے کی گردن مارنے لگے۔ اور نضر نے شعبہ کے واسطہ سے بیان کیا "ویحکم"
اور عمر بن محمد نے اپنے والد کے واسطہ سے بیان کیا کہ "ویلکم" (شک کے ساتھ)

۱۰۹۹۔ ہم سے عمرو بن عاصم نے حدیث بیان کی، اُن کی، ان سے ہمام نے حدیث
بیان کی۔ ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک بدوی نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور پوچھا ....
یا رسول اللہ قیامت کب آئے گی؟ آنحضورؐ نے فرمایا افسوس (ویلک) تم نے اس کے
لئے کیا تیاری کر لی ہے؟ انہوں نے عرض کی میں نے اس کے لئے کوئی تیاری
نہیں کی ہے۔ البتہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں آنحضورؐ نے
فرمایا، پھر تم اس کے ساتھ ہو جس سے تم محبت رکھتے ہو۔ ہم نے عرض کی اور ہمارے
ساتھ بھی یہی معاملہ ہوگا؟ فرمایا کہ ہاں، ہم اس دن بہت زیادہ خوش ہوئے۔ پھر
مغیرہ رضی اللہ عنہ کے ایک غلام وہاں سے گزرے وہ میرے ہم عمر تھے۔ آنحضورؐ نے
فرمایا کہ اگر یہ زندہ رہا تو اسے موت نہیں آئے گی۔ جب تک قیامت قائم نہ ہو

الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ. وَاخْتَصَرَهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ۶۵۲ عَلَامَةِ حُبِّ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِقَوْلِهِ: إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ.

۱۱۰۰۔ **حَدَّثَنَا** بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ.

۱۱۰۱۔ **حدثنا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ تَابَعَهُ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ وَأَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۱۰۲۔ **حَدَّثَنَا** أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ تَابَعَهُ أَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ.

۱۱۰۳۔ **حَدَّثَنَا** عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى السَّاعَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيْرِ صَلَاةٍ وَلَا صَوْمٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلٰكِنِّيْ أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ

ہو جائے (ان کے ساتھیوں کا انتقال ہو جائے) اس حدیث کو شعبہ نے اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے۔ قتادہ کے واسطہ سے کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۶۵۲۔ اللہ عزوجل کی نشانی محبت کی، اللہ تعالٰی کے ارشاد کی روشنی میں کہ "اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا۔

۱۱۰۰۔ ہم سے بشیر بن خالد نے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انسان اس کے ساتھ ہے جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔

۱۱۰۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے جریر نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعمش نے ان سے ابو وائل نے . . . . اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کی یا رسول اللہ! آپ اس کے بارے میں کیا فرمائیں گے جو ایک جماعت سے محبت رکھتا ہے۔ لیکن ان سے مل نہیں سکا ہے! آنحضورؐ نے فرمایا کہ انسان اس کے ساتھ ہے جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔ اس روایت کی متابعت جریر بن حازم، سلیمان بن قرم اور ابو عوانہ نے اعمش کے واسطہ سے کی۔ ان سے ابو وائل نے ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

۱۱۰۲۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعمش نے ان سے ابو وائل نے اور ان سے ابو موسٰی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا۔ ایک شخص ایک جماعت سے محبت رکھتا ہے۔ لیکن ان سے مل نہیں سکا ہے! آنحضور نے فرمایا کہ انسان اس کے ساتھ ہے جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔ اس روایت کی متابعت ابو معاویہ اور محمد بن عبید نے کی۔

۱۱۰۳۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی۔ انہیں ان کے والد نے خبر دی انہیں شعبہ نے انہیں عمرو بن مرہ نے انہیں سالم بن ابی الجعد نے اور انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ یا رسول اللہ قیامت کب قائم ہو گی؟ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا تم نے اس کے لئے کیا تیار کر رکھا ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ میں نے اس کے لیے بہت ساری نمازیں، روزے اور صدقے نہیں تیار کر رکھے ہیں لیکن میں اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت رکھتا ہوں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ تم اس کے ساتھ ہو

قال: انت مع من احببت.

باب ٦٥٣ قول الرجل للرجل اخسأ

١١٠٤ - حدثنا ابو الوليد حدثنا سلم بن زرير سمعت ابا رجاء سمعت ابن عباس رضي الله عنهما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لابن صائد: قد خبأت لك خبيئا فما هو؟ قال الدخ. قال: اخسأ.

١١٠٥ - حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري قال اخبرني سالم بن عبد الله ان عبد الله بن عمر اخبره ان عمر بن الخطاب انطلق مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في رهط من اصحابه قبل ابن صياد حتى وجده يلعب مع الغلمان في اطم بني مغالة وقد قارب ابن صياد يومئذ الحلم فلم يشعر حتى ضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم ظهره بيده ثم قال اتشهد اني رسول الله فنظر اليه فقال اشهد انك رسول الاميين، ثم قال ابن صياد ماذا ترى؟ قال ياتيني صادق وكاذب. قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، خلط عليك الامر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم. خلط عليك الامر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم. اني خبأت لك خبيئا قال هو الدخ قال: اخسأ فلن تعدو قدرك، قال عمر يا رسول الله اتاذن لي فيه اضرب عنقه؟ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم. ان يكن هو لا تسلط عليه وان لم يكن هو فلا خير لك في قتله. قال سالم فسمعت عبد الله بن عمر يقول انطلق بعد ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم وابي بن كعب الانصاري يؤمان النخل التي فيها ابن صياد حتى اذا دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم طفق رسول الله صلى الله عليه وسلم يتقي بجذوع النخل وهو يختل ان يسمع من ابن صياد شيئا قبل ان يراه وابن صياد مضطجع على فراشه في قطيفة له

جس سے محبت رکھتے ہو۔

۶۵۳۔ کسی کا کسی کو دھتکارنا

۱۱۰۴۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی۔ ان سے مسلم بن زریر نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے ابو رجاء سے سنا اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد سے فرمایا: میں نے اس وقت اپنے دل میں ایک بات چھپا رکھی ہے۔ وہ کیا ہے؟ وہ بولا "الدخ" آنحضورؐ نے فرمایا، دور ہو جا۔

۱۱۰۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ انہیں شعیب نے خبر دی انہیں زہری نے کہا کہ مجھے سالم بن عبداللہ نے خبر دی۔ انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابن صیاد کی طرف گئے۔ بہت سے دوسرے صحابہ بھی ساتھ تھے۔ آنحضورؐ نے دیکھا کہ وہ چند بچوں کے ساتھ بنی مغالہ کے قلعہ کے پاس کھیل رہا ہے ان دنوں ابن صیاد بلوغ کے قریب تھا۔ آنحضورؐ کی آمد کا اسے احساس نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ آپ نے اس کی پیٹھ پر ہاتھ مارا۔ پھر فرمایا، کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے آنحضورؐ کی طرف دیکھ کر کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ آپ امیوں کے (عربوں کے) رسول ہیں۔ پھر ابن صیاد نے کہا۔ کیا آپ گواہی دیتے ہیں۔ کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ آنحضورؐ نے اس پر اسے دفع کر دیا۔ اور فرمایا، میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا۔ پھر ابن صیاد سے آپ نے پوچھا۔ تم کیا دیکھتے ہو؟ اس نے کہا کہ میرے پاس سچا اور جھوٹا آتا ہے آنحضورؐ نے فرمایا تمہارے لئے معاملہ کو مشتبہ کر دیا گیا ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا میں نے تمہارے لئے ایک بات اپنے دل میں چھپا رکھی ہے! اس نے کہا کہ وہ "الدخ" ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا دور ہو، اپنی حیثیت سے آگے نہ بڑھ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ، کیا آپ مجھے اجازت دیں گے۔ کہ اسے قتل کر دوں! آنحضورؐ نے فرمایا اگر یہ وہی (دجال) ہے تو اس پر غالب نہیں ہوا جا سکتا اور اگر یہ دجال نہیں ہے۔ تو اسے قتل کرنے میں کوئی خیر نہیں۔ سالم نے بیان کیا۔ کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سُنا۔ آپ نے بیان کیا کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابی بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ کو ساتھ لیکر اس کھجور کے باغ کی طرف روانہ ہوئے۔ جہاں ابن صیاد رہتا تھا۔ آنحضورؐ چاہتے تھے۔ کہ اس سے پہلے کہ وہ دیکھے چھپ کر کسی بہانے ابن صیاد کی کوئی بات سنیں۔

فِيهَا رَمْزَةٌ أَوْ زَمْزَمَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ، فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ أَيْ صَافِ وَهُوَ اسْمُهُ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاهَى ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ. قَالَ سَالِمٌ قَالَ عَبْدُ اللهِ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: إِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلٰكِنِّي سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ وَأَنَّ اللهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ.

باب ۶۵۴ قَوْلِ الرَّجُلِ مَرْحَبًا، وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ مَرْحَبًا بِابْنَتِي. وَقَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ.

۱۱۰۶ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ الَّذِينَ جَاءُوا غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى. فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا حَيٌّ مِنْ رَبِيعَةَ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مُضَرُ وَإِنَّا لَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَصْلٍ نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَنَدْعُو بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا فَقَالَ: أَرْبَعٌ وَأَرْبَعٌ: أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَصُومُوا رَمَضَانَ وَأَعْطُوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَلَا تَشْرَبُوا فِي الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ.

باب ۶۵۵ مَا يُدْعَى النَّاسُ بِآبَائِهِمْ.

ابن صیاد ایک مخملی چادر کے بستر پر لیٹا ہوا تھا اور کچھ گنگنا رہا تھا۔ ابن صیاد کی ماں نے آنحضور کو کھجور کے تنوں سے چھپ کر آتے ہوئے دیکھ لیا۔ اور اسے بتا دیا کہ اے صاف یہ اس کا نام تھا۔ محمد آرہے ہیں۔ چنانچہ وہ متنبہ ہو گیا۔ آنحضور نے فرمایا کہ اگر اس کی ماں اسے متنبہ نہ کرتی تو بات صاف ہو جاتی۔ سالم نے بیان کیا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضور لوگوں کے مجمع میں کھڑے ہوئے اور اللہ کی اس کی شان کے مطابق تعریف کرنے کے بعد آپ نے دجال کا ذکر کیا۔ اور فرمایا کہ میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو اس سے نہ ڈرایا ہو۔ نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا لیکن میں اس کی تمہیں ایک ایسی نشانی بتاؤں گا جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی تم جانتے ہو کہ وہ کانا ہوگا۔ اور اللہ کانا نہیں ہے۔

باب ۶۵۴۔ کسی شخص کا مرحبا کہنا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا، مرحبا میری بیٹی اور ام ہانی رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں آنحضور کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے فرمایا مرحبا، ام ہانی۔

۱۱۰۶۔ ہم سے عمران بن میسرہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوالتیاح نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوجمرہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب قبیلہ عبدالقیس کا وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آنحضور نے فرمایا کہ مرحبا۔ (خوش آمدید) اس وفد کے لئے جو رسوائی اور ندامت اٹھائے بغیر آگیا۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم قبیلہ ربیع سے متعلق رکھتے ہیں۔ اور چونکہ ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے لوگ رہتے ہیں اس لئے ہم آپ کی خدمت میں صرف حرمت والے مہینوں ہی میں حاضر ہو سکتے ہیں آپ کچھ ایسی قطعی چیزوں کا حکم عنایت فرما دیں۔ جس سے ہم جنت میں داخل ہو جائیں۔ اور جو لوگ نہیں آسکے ہیں انہیں بھی اس کی دعوت پہنچائیں۔ آنحضور نے فرمایا کہ چار چار چیزیں ہیں۔ نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ دو۔ رمضان کے روزے رکھو اور غنیمت کا پانچواں حصہ (بیت المال) کو دو۔ اور دبا، حنتم، نقیر اور مزفت میں نہ پیو۔

باب ۶۵۵ لوگوں کو ان کے باپوں کی طرف منسوب کر کے پکارا جائے گا۔

۱۱۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَادِرُ يُرْفَعُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ ؟

۱۱۰۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عہد توڑنے والے کے لیے قیامت میں ایک جھنڈا اٹھایا جائے گا اور کہا جائے گا کہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے۔

۱۱۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ ؟

۱۱۰۸۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عہد توڑنے والے کے لیے قیامت میں ایک جھنڈا اٹھایا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے۔

باب ۶۵۶ لَا يَقُلْ خَبُثَتْ نَفْسِي ؟

۶۵۶۔ یہ نہ کہنا چاہیئے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا ہے۔

۱۱۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلَكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي ؟

۱۱۰۹۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا ہے بلکہ یہ کہے کہ میرے نفس میں برائی پیدا ہو گئی ہے۔

۱۱۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلَكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي تَابَعَهُ عُقَيْلٌ ؟

۱۱۱۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے، انھیں زہری نے، انھیں ابو امامہ بن سہل نے اور انھیں ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا ہے بلکہ یہ کہے کہ میرے نفس میں برائی پیدا ہو گئی ہے اس روایت کی متابعت عقیل نے کی۔

باب ۶۵۷ لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ ؟

۶۵۷۔ زمانہ کو گالی نہ دو

۱۱۱۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ يَسُبُّ بَنُو آدَمَ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ ؟

۱۱۱۱۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے، انھیں ابو سلمہ نے خبر دی کہا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ ارشاد فرماتا ہے کہ انسان زمانہ کو گالی دیتا ہے حالانکہ میں ہی زمانہ ہوں، میرے ہی قبضہ میں رات اور دن ہیں۔

۱۱۱۲۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ وَلَا تَقُولُوا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ ؟

۱۱۱۲۔ ہم سے عیاش بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگور (عنب) کو "کرم" نہ کہو اور یہ نہ کہو کہ زمانہ کی نامرادی کیونکہ اللہ ہی زمانہ ہے۔

لہ "خبثت نفسی" اور "لقست نفسی" کا مفہوم ایک ہی ہے لیکن پہلے میں لفظی قباحت و شناعت بھی پائی جاتی ہے، اس لئے آنحضورؐ نے فرمایا کہ اس سے بچنا چاہیئے اس کے بجائے مہذب الفاظ استعمال کرنے چاہئیں اگر کوئی بری چیز بھی بیان کرنی ہے تو اس میں بھی حتی الامکان بھدے اور قبیح الفاظ استعمال کرنے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

باب ۶۵۸ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ. وَقَدْ قَالَ: إِنَّمَا الْمُفْلِسُ الَّذِي يُفْلِسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، كَقَوْلِهِ: إِنَّمَا الصُّرَعَةُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ، كَقَوْلِهِ: لَا مُلْكَ إِلَّا لِلَّهِ فَوَصَفَهُ بِانْتِهَاءِ الْمُلْكِ، ثُمَّ ذَكَرَ الْمُلُوكَ أَيْضًا فَقَالَ: إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا.

۶۵۸ - بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ "کرم" مومن کا دل ہے اور فرمایا کہ مفلس تو وہ ہے جو قیامت کے دن مفلس ہوگا، جیسے آپ نے فرمایا کہ طاقت ور پچھاڑ دینے والا تو وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے اوپر قابو رکھے، جیسے فرمایا کہ اللہ کے سوا کسی کا ملک نہیں، ملک (کی ملکیت) سے ہی سرے سے نفی کردی، لیکن بادشاہوں کا بھی ذکر کیا اور فرمایا کہ "جب بادشاہ کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اسے اجاڑ دیتے ہیں۔"

۱۱۱۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيَقُولُونَ الْكَرْمُ، إِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ.

۱۱۱۳ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سعید بن مسیب نے، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگ (انگور کو) "کرم" کہتے ہیں۔ کرم تو مومن کا دل ہے۔

باب ۶۵۹ قَوْلِ الرَّجُلِ: فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي، فِيهِ الزُّبَيْرُ.

۶۵۹ - کسی شخص کا کہنا کہ "میرے باپ اور ماں تم پر قربان ہوں" اس روایت میں زبیر رضی اللہ عنہ ہیں۔

۱۱۱۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفَدِّي أَحَدًا غَيْرَ سَعْدٍ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي، أَظُنُّهُ يَوْمَ أُحُدٍ.

۱۱۱۴ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے سعد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن شداد نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کے متعلق اپنے آپ کو قربان کرنے کے لیے نہیں سنا، سوا سعد رضی اللہ عنہ کے میں نے آنحضور سے سنا۔ آپ فرما رہے تھے، تیر مارو، میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں، میرا خیال ہے کہ یہ غزوۂ احد کے موقعہ پر فرمایا۔

باب ۶۶۰ قَوْلِ الرَّجُلِ جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاكَ. وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا.

۶۶۰ - کسی کا یہ کہنا اللہ مجھے آپ پر قربان کرے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا، ہم نے آپ پر اپنے باپوں اور ماؤں کو قربان کیا۔

۱۱۱۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ مُرْدِفُهَا عَلَى رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَثَرَتِ النَّاقَةُ فَصُرِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْأَةُ، وَأَنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ أَحْسِبُ

۱۱۱۵ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی اسحاق نے حدیث کی، اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مدینہ منورہ کے لیے) روانہ ہوئے، ام المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا آنحضور کی سواری پر آپ کے پیچھے تھیں۔ راستہ میں کسی جگہ اونٹنی کا پاؤں پھسل گیا اور آنحضور اور ام المؤمنین گر گئے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اپنی سواری سے فوراً کود پڑے اور آنحضور کی خدمت میں پہنچ گئے اور عرض کی،

اقْتَحَمَ عَنْ بَعِيرِهِ فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاكَ هَلْ أَصَابَكَ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَ لَا وَلٰكِنْ عَلَيْكَ بِالْمَرْأَةِ فَأَلْقَى أَبُو طَلْحَةَ ثَوْبَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَصَدَ قَصْدَهَا فَأَلْقَى ثَوْبَهُ عَلَيْهَا فَقَامَتِ الْمَرْأَةُ فَشَدَّ لَهُمَا عَلَى رَاحِلَتِهِمَا فَرَكِبَا فَسَارُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِظَهْرِ الْمَدِينَةِ أَوْ قَالَ أَشْرَفُوا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ۔ فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُهَا حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ ۔

یا نبی اللہ! اللہ آپ پر مجھے قربان کرے، کیا آپ کو کوئی چوٹ آئی؟ آنحضور ؐ نے فرمایا، کہ نہیں، البتہ عورت کی خبر لو، چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا اپنے چہرے پر ڈال لیا، پھر ام المؤمنین کی طرف بڑھے اور اپنا کپڑا ان کے اوپر ڈال دیا۔ اس کے بعد وہ کھڑی ہو گئیں اور آنحضور ؐ اور ام المؤمنین کے لیے کجاوہ باندھا گیا۔ اب سوار ہو کر پھر سفر شروع کیا، جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو آنحضور ؐ نے فرمایا کہ "لوٹنے والے، توبہ کرتے ہوئے اپنے رب کی عبادت کرتے ہوئے اور اس کی حمد بیان کرتے ہوئے" آنحضور ؐ اسے برابر کہتے رہے یہاں تک کہ مدینہ میں داخل ہو گئے۔

باب ۶۶۱ أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

۶۶۱ - اللہ عزوجل کے پسندیدہ نام

۱۱۱۶ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقُلْنَا لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا كَرَامَةَ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: سَمِّ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ

۱۱۱۶ - ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عیینہ نے خبر دی۔ ان سے ابن المنکدر نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہم میں سے ایک صاحب کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو انھوں نے اس کا نام "قاسم" رکھا۔ ہم نے ان سے کہا کہ ہم تمھاری کنیت "ابوالقاسم" نہیں ہونے دیں گے اور نہ کرامت اور برکت کے لیے ہم ایسا کریں گے۔ ان صاحب نے اس کی اطلاع آنحضور ؐ کو دی، تو آنحضور ؐ نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمٰن رکھ لو۔

باب ۶۶۲ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي قَالَهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۶۲ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میرے نام پر نام رکھو، لیکن میری کنیت نہ اختیار کرو۔ اس کی روایت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی۔

۱۱۱۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالُوا لَا نَكْنِيهِ حَتَّى نَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي ۔

۱۱۱۷ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے حدیث بیان کی، ان سے سالم نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم میں سے ایک صاحب کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو انھوں نے اس کا نام قاسم رکھا، صحابہ ؓ نے ان سے کہا کہ جب تک ہم حضور اکرم ؐ سے نہ پوچھ لیں ہم اس نام پر تمہاری کنیت نہیں ہونے دیں گے۔ پھر آنحضور ؐ نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ اختیار کرو۔

۱۱۱۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي ۔

۱۱۱۸ - ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابن سیرین نے اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ اختیار کرو۔

۱۱۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالُوْا لَا نَكْنِيْكَ بِأَبِي الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ أَسْمِ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ۔

۱۱۱۹۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن المنکدر سے سنا کہ کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا کہ ہم میں سے ایک صاحب کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو انھوں نے اس کا نام قاسم رکھا۔ صحابہؓ نے کہا کہ ہم تمھاری کنیت ابوالقاسم نہیں ہونے دیں گے اور نہ تمھیں اس پر خوش ہونے کا موقعہ دیں گے۔ وہ صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا تذکرہ کیا آنحضورؐ نے فرمایا کہ اپنے لڑکے کا نام عبدالرحمن رکھ لو۔

باب ۶۶۳ إِسْمِ الْحَزْنِ۔

۶۶۳۔ "حزن" نام رکھنا۔

۱۱۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ أَبَاهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا اسْمُكَ قَالَ حَزْنٌ قَالَ أَنْتَ سَهْلٌ قَالَ لَا أُغَيِّرُ اسْمًا سَمَّانِيْهِ أَبِيْ. قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ. فَمَا زَالَتِ الْحُزُوْنَةُ فِيْنَا بَعْدُ۔

۱۱۲۰۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں ابن مسیب نے اور انھیں ان کے والد مسیب رضی اللہ عنہ نے کہ آپ کے والد (حزن بن ابی وہب) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آنحضورؐ نے دریافت فرمایا کہ آپ کا نام کیا ہے۔ انھوں نے بتایا کہ حزن، (یعنی سختی و قساوت سہل کی ضد) آنحضورؐ نے فرمایا کہ آپ تو سہل (یعنی نرمی) ہیں۔ پھر انھوں نے کہا کہ میرا جو نام میرے والد رکھ گئے ہیں اسے میں تبدیل نہیں کروں گا۔ ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے تھے کہ چنانچہ ہمارے خاندان میں بعد تک سختی باقی رہی۔

۱۱۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَمَحْمُوْدٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ بِهٰذَا۔

۱۱۲۱۔ علی بن عبداللہ و محمود۔ عبدالرزاق معمر۔ زہری، ابن مسیب اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔

باب ۶۶۴ تَحْوِيْلِ الْاِسْمِ إِلٰى اسْمٍ أَحْسَنَ مِنْهُ۔

۶۶۴۔ کسی نام کو بدل کر اس سے اچھا نام رکھنا۔

۱۱۲۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ أُتِيَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِيْ أُسَيْدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ وُلِدَ فَوَضَعَهٗ عَلٰى فَخِذِهٖ وَأَبُوْ أُسَيْدٍ جَالِسٌ. فَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَمَرَ أَبُوْ أُسَيْدٍ بِابْنِهٖ فَاحْتُمِلَ مِنْ فَخِذِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفَاقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ الصَّبِيُّ فَقَالَ أَبُوْ أُسَيْدٍ قَلَبْنَاهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ مَا اسْمُهٗ قَالَ فُلَانٌ قَالَ وَلٰكِنِ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ فَسَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ الْمُنْذِرَ۔

۱۱۲۲۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو غسان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی اور ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ منذر بن ابی اسید رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تو انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا۔ آنحضورؐ نے بچہ کو اپنی ران پر رکھ لیا۔ ابو اسید رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور اکرمؐ کسی چیز میں جو سامنے تھی مصروف ہو گئے (اور بچہ کی طرف سے توجہ ہٹ گئی) ابو اسید رضی اللہ عنہ نے بچے کے متعلق حکم دیا اور آنحضورؐ کی ران سے اٹھا لیا گیا۔ پھر جب آنحضورؐ متوجہ ہوئے تو بچہ کو نہیں دیکھا اور دریافت فرمایا، بچہ کہاں ہے؟ ابو اسید رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ ہم نے اسے گھر بھیج دیا۔ آنحضورؐ نے پوچھا۔ اس کا نام کیا ہے؟ عرض کی کہ فلاں۔ آنحضورؐ نے فرمایا، بلکہ اس کا نام "منذر" ہے چنانچہ اسی دن آنحضورؐ نے ان کا نام منذر رکھا۔

۱۱۲۳۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ

۱۱۲۳۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی

بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ فَقِيلَ تُزَكِّي نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ ۔

انھیں شعبہ نے، انھیں عطاء بن ابی میمونہ نے، انھیں ابو رافع نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ زینب رضی اللہ عنہا کا نام "برہ" تھا۔ کہا جانے لگا کہ آپ اپنی پاکی ظاہر کرتی ہیں، چنانچہ آں حضور نے ان کا نام زینب رکھا۔

۱۱۲۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَحَدَّثَنِي أَنَّ جَدَّهُ حَزْنًا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ اسْمِي حَزْنٌ قَالَ بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ قَالَ مَا أَنَا بِمُغَيِّرٍ اسْمًا سَمَّانِيهِ أَبِي قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا زَالَتْ فِينَا الْحُزُونَةُ بَعْدُ ۔

۱۱۲۴۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، انھیں عبد الحمید بن جبیر نے، انھیں شیبہ نے خبر دی، کہا کہ میں سعید بن مسیب کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ تو انھوں نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ ان کے دادا "حزن" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آنحضور نے دریافت فرمایا کہ آپ کا نام کیا ہے؟ انھوں نے کہا کہ میرا نام حزن ہے۔ آنحضور نے فرمایا کہ آپ تو "سہل" ہیں۔ انھوں نے کہا کہ جو نام میرے والد نے میرا رکھ دیا ہے میں اسے تبدیل نہیں کروں گا۔ ابن مسیب نے فرمایا کہ بعد میں بھی سختی ہمارے یہاں اسی وجہ سے باقی رہ گئی۔

باب ۶۶۵ مَنْ سَمَّى بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ وَقَالَ أَنَسٌ قَبَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ يَعْنِي ابْنَهُ ۔

۶۶۵۔ جس نے انبیاء کے نام پر نام رکھے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیا یعنی صاحبزادہ کو۔

۱۱۲۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قُلْتُ لِابْنِ أَبِي أَوْفَى رَأَيْتَ إِبْرَاهِيمَ ابْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاتَ صَغِيرًا وَلَوْ قُضِيَ أَنْ يَكُونَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيٌّ عَاشَ ابْنُهُ وَلَكِنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ ۔

۱۱۲۵۔ ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہ میں نے ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا، آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیم رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا؟ بیان کیا کہ ان کی وفات بچپن ہی میں ہو گئی تھی اور اگر آنحضرت کے بعد کسی نبی کی آمد کا فیصلہ ہوتا تو آنحضور کے صاحبزادے زندہ رہتے لیکن آنحضور کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۱۱۲۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ ۔

۱۱۲۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں عدی بن ثابت نے کہا کہ میں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا۔ بیان کیا کہ جب ابراہیم علیہ السلام کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لیے جنت میں ایک دودھ پلانے والی ہو گی۔

۱۱۲۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَرَوَاهُ أَنَسٌ عَنْ

۱۱۲۷۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حصین بن عبد الرحمن نے، ان سے سالم بن ابی الجعد نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ اختیار کرو کیونکہ میں قاسم (تقسیم کرنے والا) ہوں۔ اور تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں اور اس کی روایت انس رضی اللہ عنہ نے

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

١١٢٨۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا أَبُو حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي وَمَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ صُورَتِي وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

١١٢٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ وَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَكَانَ أَكْبَرَ وَلَدِ أَبِي مُوسَى۔

١١٣٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ۔ رَوَاهُ أَبُو بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ٦٦٦ تَسْمِيَةِ الْوَلِيدِ

١١٣١۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ: اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ بِمَكَّةَ، اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ۔

باب ٦٦٧ مَنْ دَعَا صَاحِبَهُ فَنَقَصَ مِنِ اسْمِهِ حَرْفًا

وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا هِرٍّ۔

١١٣٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ

بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی۔

۱۱۲۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوحصین نے حدیث بیان کی، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو، لیکن میری کنیت نہ اختیار کرو۔ اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا، اور جس نے قصداً میری طرف کوئی جھوٹ بات منسوب کی، اس نے اپنا ٹھکانا جہنم بنالیا۔

۱۱۲۹۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ نے، ان سے ابوبردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے یہاں ایک بچہ کی پیدائش ہوئی تو میں اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضور ﷺ نے اس کا نام ابراہیم رکھا۔ اور ایک کھجور اپنے دہان مبارک میں نرم کرکے اس کے منہ میں ڈالی اور اس کے لیے برکت کی دعا کی پھر اسے مجھے دے دیا۔ یہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے سب سے بڑے لڑکے تھے۔

۱۱۳۰۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، انھوں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ بیان کیا کہ جس دن ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اس دن سورج گرہن ہوا تھا۔ اس کی روایت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی۔

۶۶۶۔ ولید نام رکھنا۔

۱۱۳۱۔ ہمیں ابونعیم فضل بن دکین نے خبر دی۔ ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے زہری نے، ان سے سعید نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک رکوع سے اٹھایا تو یہ دعا کی "اے اللہ ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابی ربیعہ اور مکہ میں موجود کمزور مسلمانوں (رضی اللہ عنہم) کو نجات دے۔ اے اللہ قبیلہ مضر پر اپنی سخت پکڑ نازل کر، اے اللہ ان پر یوسف علیہ السلام جیسا قحط نازل فرما۔

۶۶۷۔ جس نے اپنے کسی ساتھی کو اس کے نام میں سے کوئی حرف کم کرکے پکارا۔

اور ابوحازم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یا ابا ہر!

۱۱۳۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَ هٰذَا جِبْرِيلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرَى مَا لَا نَرَى ؛

سے زہری نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یا عائش! یہ جبریل ہیں اور تمہیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے کہا اور ان پر بھی سلام اور اللہ کی رحمت ہو۔ بیان کیا کہ آنحضورؐ وہ چیزیں دیکھتے تھے جو ہم نہیں دیکھتے تھے۔

۱۱۳۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ فِي الثَّقَلِ وَأَنْجَشَةُ غُلَامُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسُوقُ بِهِنَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَنْجَشُ رُوَيْدَكَ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ ؛

۱۱۳۳۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابوقلابہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا مسافروں کے سامان کے ساتھ تھیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام انجشہ عورتوں کی سواری چلا رہے تھے۔ آنحضورؐ نے فرمایا یا انجش! شیشوں کو لے چلنے میں آہستہ خرامی اختیار کرو۔

باب ۶۶۸ الْكُنْيَةِ لِلصَّبِيِّ قَبْلَ أَنْ يُولَدَ لِلرَّجُلِ ؛

۶۶۸۔ بچہ کی کنیت اور بچہ کی پیدائش سے پہلے کسی مرد کی کنیت۔

۱۱۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَكَانَ لِي أَخٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو عُمَيْرٍ قَالَ أَحْسِبُهُ فَطِيمٌ. وَكَانَ إِذَا جَاءَ قَالَ: يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ، نُغَرٌ كَانَ يَلْعَبُ بِهِ فَرُبَّمَا حَضَرَ الصَّلَاةَ وَهُوَ فِي بَيْتِنَا فَيَأْمُرُ بِالْبِسَاطِ الَّذِي تَحْتَهُ فَيُكْنَسُ وَيُنْضَحُ. ثُمَّ يَقُومُ وَنَقُومُ خَلْفَهُ فَيُصَلِّي بِنَا ؛

۱۱۳۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالتیاح نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اخلاق کے اعتبار سے سب سے بہتر تھے۔ میرا ایک بھائی ابوعمیر نامی تھا۔ بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ بچہ کا دودھ چھوٹ چکا تھا۔ آنحضورؐ جب تشریف لاتے تو اس سے مزاحاً فرماتے "یا ابا عمیر ما فعل النغیر"۔ اکثر ایسا ہوتا کہ نماز کا وقت ہو جاتا اور آنحضور ہمارے گھر میں ہوتے۔ آپ اس بستر کو بچھانے کا حکم دیتے جس پر آپ بیٹھے ہوئے ہوتے، چنانچہ اسے جھاڑ کر اس پر پانی چھڑک دیا جاتا۔ پھر آپ کھڑے ہوتے اور ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہوتے اور آپ ہمیں نماز پڑھاتے۔

باب ۶۶۹ التَّكَنِّي بِأَبِي تُرَابٍ وَإِنْ كَانَ لَهُ كُنْيَةٌ أُخْرَى ؛

۶۶۹۔ ایک کنیت پہلے سے ہوتے ہوئے ابوتراب کنیت رکھنا۔

۱۱۳۵۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ إِنْ كَانَتْ أَحَبَّ أَسْمَاءِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَيْهِ لَأَبُو تُرَابٍ وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ أَنْ يُدْعَى بِهَا، وَمَا سَمَّاهُ أَبُو تُرَابٍ إِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۳۵۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوحازم نے حدیث بیان کی، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ علی رضی اللہ عنہ کو ان کی کنیت "ابوتراب" سب سے زیادہ عزیز تھی اور اس کنیت سے انھیں پکارا جاتا تو خوش ہوتے تھے۔ کیونکہ یہ کنیت ابوتراب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی تھی۔ ایک دن فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ناراض

فَاضَبَ يَوْمًا فَاطِمَةَ فَخَرَجَ فَاضْطَجَعَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُهُ فَقَالَ هُوَ ذَا مُضْطَجِعٌ فِي الْجِدَارِ فَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَامْتَلَأَ ظَهْرُهُ تُرَابًا فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ وَيَقُولُ اجْلِسْ يَا أَبَا تُرَابٍ

ہو کر باہر چلے آئے اور مسجد کی دیوار کے پاس لیٹ گئے۔ آنحضورؐ ان کے پیچھے آئے اور فرمایا کہ یہ یہاں تو دیوار کے پاس لیٹے ہوئے ہیں۔ جب آنحضورؐ تشریف لائے تو حضرت علیؓ کی پیٹھ مٹی سے بھر چکی تھی۔ آنحضورؐ ان کی پیٹھ سے مٹی جھاڑنے لگے اور فرمانے لگے "ابو تراب" اٹھ جاؤ۔

باب ۶۷۰ أَبْغَضِ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللّٰهِ

۶۷۰۔ اللہ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ نام

۱۱۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْنَى الْأَسْمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تَسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ

۱۱۳۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے ناگوار اور بدترین نام اس کا ہوگا۔ جو اپنا نام "ملک الاملاک" رکھے گا۔

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً قَالَ أَخْنَعُ اسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ، وَقَالَ سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ أَخْنَعُ الْأَسْمَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تَسَمَّى بِمَلِكِ الْأَمْلَاكِ قَالَ سُفْيَانُ يَقُولُ غَيْرُهُ تَفْسِيرُهُ شَاهَانْ شَاهْ

۱۱۳۷۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے) روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ اللہ کے نزدیک سب سے بدترین نام۔ اور سفیان نے ایک سے زیادہ مرتبہ یہ روایت اس طرح بیان کی کہ اللہ کے نزدیک سب سے بدترین ناموں (جمع کے صیغے کے ساتھ) میں اس کا نام ہوگا جو "ملک الاملاک" اپنا نام رکھے گا۔ سفیان نے بیان کیا کہ ابوالزناد کے غیر نے فرمایا کہ اس کا مفہوم ہے "شاہان شاہ"۔

باب ۶۷۱ كُنْيَةِ الْمُشْرِكِ

وَقَالَ مِسْوَرٌ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ

۶۷۱۔ مشرک کی کنیت

مسور رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں اگر ابن ابی طالب چاہیں۔"

۱۱۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَأُسَامَةُ وَرَاءَهُ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي حَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَسَارَا حَتَّى مَرَّا

۱۱۳۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی۔ ان سے سلیمان نے، ان سے محمد بن ابی عتیق نے، ان سے ابن ابی شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور انہیں اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر فدک کا بنا ہوا ایک کپڑا بچھا تھا۔ اسامہ رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے سوار تھے۔ آنحضورؐ بنی حارث بن خزرج میں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے جا رہے تھے، یہ واقعہ غزوۂ بدر سے پہلے کا ہے۔ یہ دونوں

بِمَجْلِسٍ فِيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ اِبْنُ سَلُوْلٍ وَ ذٰلِكَ
قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ، فَاِذَا فِي الْمَجْلِسِ
اَخْلَاطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُشْرِكِيْنَ عَبَدَةِ
الْاَوْثَانِ وَالْيَهُوْدِ وَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّآبَّةِ
خَمَّرَ ابْنُ اُبَيٍّ اَنْفَهٗ بِرِدَآئِهٖ وَقَالَ: لَا تُغَبِّرُوْا
عَلَيْنَا فَسَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ
ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ اِلَى اللّٰهِ وَ قَرَاَ عَلَيْهِمُ
الْقُرْاٰنَ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ اِبْنُ سَلُوْلٍ: اَيُّهَا
الْمَرْءُ لَا اَحْسَنَ مِمَّا تَقُوْلُ اِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا
بِهٖ فِيْ مَجَالِسِنَا، فَمَنْ جَآءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ. قَالَ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاغْشَنَا فِيْ
مَجَالِسِنَا فَاِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ، فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُوْنَ وَ
الْمُشْرِكُوْنَ وَالْيَهُوْدُ حَتّٰى كَادُوْا يَتَثَاوَرُوْنَ
فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُخَفِّضُهُمْ حَتّٰى سَكَتُوْا ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَآبَّتَهٗ فَسَارَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى
سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
اَيْ سَعْدُ اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ اَبُوْ حُبَابٍ. يُرِيْدُ عَبْدَ اللّٰهِ
بْنَ اُبَيٍّ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ اَيْ رَسُوْلَ
اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ اعْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ فَوَالَّذِيْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ
الْكِتَابَ لَقَدْ جَآءَ اللّٰهُ بِالْحَقِّ الَّذِيْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ وَ
لَقَدِ اصْطَلَحَ اَهْلُ هٰذِهِ الْبُحَيْرَةِ عَلٰى اَنْ يُّتَوِّجُوْهُ وَ
يُعَصِّبُوْهُ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّ اللّٰهُ ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِيْ
اَعْطَاكَ شَرِقَ بِذٰلِكَ فَذٰلِكَ فَعَلَ بِهٖ مَا رَاَيْتَ، فَعَفَا
عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ يَعْفُوْنَ
عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَهْلِ الْكِتَابِ كَمَا اَمَرَهُمُ اللّٰهُ وَ
يَصْبِرُوْنَ عَلَى الْاَذٰى قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ

حضرات روانہ ہوئے اور راستے میں ایک مجلس سے گزرے جس میں عبداللہ بن
ابی بن سلول بھی تھا، عبداللہ نے ابھی تک اپنے اسلام کا (نفاق کے طور پر) اعلان
نہیں کیا تھا۔ اس مجلس میں کچھ مسلمان بھی تھے۔ بتوں کی پرستش کرنے والے
مشرکین بھی تھے اور یہودی بھی تھے۔ مسلمان شرکاء میں عبداللہ بن رواحہ رضی
اللہ عنہ بھی تھے۔ جب مجلس پر (آنحضورؐ کی) سواری کا غبار اڑ کر پڑا تو عبداللہ
بن ابی نے اپنی چادر ناک پر رکھ لی اور کہنے لگا کہ ہم پر غبار نہ اڑاؤ۔ اس کے بعد
حضورؐ نے (قریب پہنچنے کے بعد) انہیں سلام کیا اور کھڑے ہو گئے۔ پھر سواری
سے اتر کر انہیں اللہ کی طرف بلایا اور قرآن مجید کی آیتیں انہیں پڑھ کر سنائیں۔
اس پر عبداللہ بن ابی بن سلول نے کہا کہ میاں جو تم کہتے ہو میرے لیے ناقابل فہم
ہے اگر واقعی وہ حق ہے تو ہماری مجلسوں میں آکر اس کی وجہ سے ہمیں تکلیف نہ
دیا کرو جو تمہارے پاس جائے بس اس سے کہہ سن لیا کرو۔ عبداللہ بن رواحہ
رضی اللہ عنہ نے عرض کی، ضرور یا رسول اللہؐ! آپ ہماری مجلسوں میں بھی تشریف
لایا کریں۔ کیونکہ ہم اسے پسند کرتے ہیں۔ اس معاملہ پر مسلمانوں، مشرکوں اور
یہودیوں میں جھگڑا ہو گیا اور قریب تھا کہ ایک دوسرے کے خلاف ہاتھ
اٹھا دیں، لیکن آنحضورؐ انہیں خاموش کرتے رہے، آخر جب سب لوگ
خاموش ہو گئے تو آنحضورؐ اپنی سواری پر بیٹھے اور روانہ ہوئے جب سعد بن
بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے یہاں پہنچے تو ان سے فرمایا کہ اے سعد تم نے نہیں سنا
آج ابو حباب نے کس طرح کی باتیں کیں۔ آپ کا اشارہ عبداللہ بن ابی کی طرف
تھا۔ کہ اس نے یہ یہ باتیں کہیں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بولے، میرے باپ
آپ پر قربان ہوں۔ یا رسول اللہؐ آپ اسے معاف فرما دیں اور اس سے
درگذر فرمائیں اس ذات کی قسم جس نے آپ پر کتاب نازل کی۔ بلاشبہ
اللہ تعالیٰ نے وہ حق بھیج دیا ہے جو اس نے آپ پر نازل کیا ہے، اس شہر (مدینہ
منورہ) کے باشندے اس پر متفق ہو گئے تھے کہ اسے (عبداللہ بن ابی کو) شاہی
تاج پہنا دیں۔ اور شاہی عمامہ باندھ دیں۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس کے
امکانات کو اس حق کی وجہ سے ختم کر دیا جو اس نے آپ کو عنایت فرمایا
ہے تو وہ اس کی وجہ سے چڑ گیا، اور جو کچھ آپ نے آج مشاہدہ کیا وہ اس کا
ردعمل ہے آنحضورؐ نے عبداللہ بن ابی کو معاف کر دیا۔ آنحضورؐ اور آپ کے صحابہ
مشرکین اور اہل کتاب سے جیسا کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا، درگذر
کیا کرتے تھے، اور ان کی طرف سے پہنچنے والی تکلیفوں پر صبر کیا کرتے تھے،

الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ الْآيَةَ، وَقَالَ وَدَّ كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَأَوَّلُ فِي الْعَفْوِ عَنْهُمْ مَا أَمَرَهُ اللَّهُ بِهِ حَتَّى أُذِنَ لَهُ فِيهِمْ فَلَمَّا غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا فَقَتَلَ اللَّهُ بِهَا مَنْ قَتَلَ مِنْ صَنَادِيدِ الْكُفَّارِ وَسَادَةِ قُرَيْشٍ فَقَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مَنْصُورِينَ غَانِمِينَ مَعَهُمْ أُسَارَى مِنْ صَنَادِيدِ الْكُفَّارِ وَسَادَةِ قُرَيْشٍ، قَالَ ابْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ: هَذَا أَمْرٌ قَدْ تَوَجَّهَ فَبَايِعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَسْلَمُوا ؛

اللہ تعالیٰ نے بھی ارشاد فرمایا ہے کہ "تم ان لوگوں سے جنھیں کتاب دی گئی ہے (اذیت دہ باتیں) سنو گے" دوسرے موقع پر ارشاد فرمایا "بہت سے اہل کتاب خواہش رکھتے ہیں" چنانچہ حضور اکرمؐ انھیں معاف کرنے کے لیے اللہ کے حکم کے مطابق توجیہہ کیا کرتے تھے۔ بالآخر آپ کو (جنگ کی) اجازت دی گئی جب آنحضورؐ نے غزوۂ بدر کیا اور اللہ کے حکم سے اس میں کفار کے بڑے بڑے بہادر سردار قریش کے قتل کیے گئے تو آنحضورؐ اپنے صحابہؓ کے ساتھ فتح مند اور غنیمت کا مال لیے ہوئے واپس ہوئے، ان کے ساتھ کفار قریش کے بہادر سردار قیدی کی حیثیت سے تھے۔ اب عبداللہ بن ابی بن سلول اور اس کے بت پرست مشرک ساتھی کہنے لگے کہ اب بات بالکل بدل گئی ہے چنانچہ اس وقت انھوں نے آنحضورؐ سے اسلام پر بیعت کی اور (بظاہر) اسلام قبول کر لیا۔

۱۱۳۹ ۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَفَعْتَ أَبَا طَالِبٍ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ؟ قَالَ نَعَمْ هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ لَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ؛

۱۱۳۹ ۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن حارث بن نوفل نے اور ان سے عباس بن مطلب رضی اللہ عنہ نے، کہ انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا آپ نے جناب ابوطالب کو (مرنے کے بعد) کوئی فائدہ پہنچایا، وہ آپ کی حفاظت کیا کرتے تھے اور آپ کے لیے لوگوں پر غصہ ہوا کرتے تھے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہاں۔ وہ جہنم کے اوپر والے حصہ میں ہیں۔ اگر میں نہ ہوتا تو جہنم کے سب سے نچلے حصے میں ہوتے۔

بَاب ۶۷۲ الْمَعَارِيضُ مَنْدُوحَةٌ عَنِ الْكَذِبِ

وَقَالَ إِسْحَاقُ سَمِعْتُ أَنَسًا: مَاتَ ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ فَقَالَ: كَيْفَ الْغُلَامُ؟ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ هَدَأَ نَفَسُهُ وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ قَدِ اسْتَرَاحَ، وَظَنَّ أَنَّهَا صَادِقَةٌ ؛

۶۷۲ ۔ تعریض میں اتنی وسعت ہے کہ جھوٹ سے چھوٹ مل جاتی ہے۔ اور اسحاق نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ایک بچے کا انتقال ہو گیا۔ آپ نے (اپنی بیوی سے) پوچھا کہ بچہ کیسا ہے؟ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اس کی جان کو سکون ہو گیا اور مجھے امید ہے کہ وہ آرام سے ہو گا۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا سمجھتی تھیں کہ انھوں نے سچ کہا تھا۔

٭ ٭ ٭

۱۱۴۰ ۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ لَهُ فَحَدَا الْحَادِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْفُقْ يَا أَنْجَشَةُ وَيْحَكَ بِالْقَوَارِيرِ ؛

۱۱۴۰ ۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت بنانی نے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے۔ راستہ میں حدی خواں نے حدی پڑھی تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ ارے انجشہ ان آبگینوں کو آہستہ آہستہ لے چل۔

۱۱۴۱ ۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ وَأَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ

۱۱۴۱ ۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے، ان سے انس و ایوب نے، ان سے ابوقلابہ نے اور ان سے انس

اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ وَكَانَ غُلَامٌ يَحْدُو بِهِنَّ يُقَالُ لَهُ اَنْجَشَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رُوَيْدَكَ يَا اَنْجَشَةُ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيْرِ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ يَعْنِي النِّسَاءَ۔

۱۱۴۲۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَادٍ يُقَالُ لَهُ اَنْجَشَةُ وَكَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رُوَيْدَكَ يَا اَنْجَشَةُ لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيْرَ. قَالَ قَتَادَةُ يَعْنِي ضَعَفَةَ النِّسَاءِ۔

۱۱۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ فَزَعٌ فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِيْ طَلْحَةَ فَقَالَ مَا رَاَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَّاِنْ وَّجَدْنَاهُ لَبَحْرًا۔

بَابُ ۶۷۳ قَوْلُ الرَّجُلِ لِلشَّيْءِ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَّهُوَ يَنْوِيْ اَنَّهُ لَيْسَ بِحَقٍّ۔

۱۱۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ سَاَلَ اُنَاسٌ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسُوْا بِشَيْءٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ فَاِنَّهُمْ يُحَدِّثُوْنَ اَحْيَانًا بِالشَّيْءِ يَكُوْنُ حَقًّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِيْ اُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُوْنَ فِيْهَا اَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ۔

بَابُ ۶۷۴ رَفْعِ الْبَصَرِ اِلَى السَّمَاءِ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى:

رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے، انجشہ نامی غلام عورتوں کی سواریوں کو حدی پڑھتا لے چل رہا تھا۔ آنحضور نے اس سے فرمایا، انجشہ، ان آبگینوں کو سبک خرامی کے ساتھ لے چلو۔ ابو قلابہ نے بیان کیا کہ مراد عورتیں تھیں۔

۱۱۴۲۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں حبان نے خبر دی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک حدی خواں تھے انجشہ نامی، ان کی آواز بڑی اچھی تھی۔ آنحضور نے ان سے فرمایا، انجشہ آہستہ خرامی اختیار کرو۔ ان آبگینوں کو مت توڑو۔ قتادہ نے بیان کیا کہ مراد کمزور عورتیں ہیں۔

۱۱۴۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے بیان کیا ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مدینہ منورہ پر (ایک رات) خوف طاری ہو گیا (نامعلوم آواز کی وجہ سے) چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ایک گھوڑے پر سوار ہوئے۔ پھر (واپس آکر) فرمایا ہمیں تو کوئی (خوف کی) چیز نظر نہ آئی (تھی) البتہ یہ گھوڑا (اچھی اور تیز چال میں) دریا تھا۔

۶۷۳۔ کسی شخص کا کسی چیز کے متعلق کہنا کہ یہ کچھ نہیں ہے۔

اور مقصد یہ ہو کہ اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

۱۱۴۴۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی۔ انھیں مخلد بن یزید نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے خبر دی کہ ابن شہاب نے بیان کیا کہ انھیں یحییٰ بن عروہ نے خبر دی، کہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کاہنوں کے بارے میں پوچھا۔ آنحضور نے ان سے فرمایا کہ ان کے (پیشین گوئیوں کی) کوئی حیثیت نہیں۔ صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! لیکن وہ بعض اوقات ایسی باتیں بیان کرتے ہیں جو صحیح ثابت ہوتی ہیں۔ آنحضور نے فرمایا کہ وہ سچی بات ہوتی ہے جسے شیطان اچک لیتا ہے اور پھر اسے اپنے دلی (کاہن) کے کان میں مرغ کی آواز کی طرح ڈالتا ہے۔ اس کے بعد کاہن اس (ایک سچی بات میں) سو سے زیادہ جھوٹ ملا دیتا ہے۔

۶۷۴۔ آسمان کی طرف نظر اٹھانا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد،

أَفَلَا يَنْظُرُوْنَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ، وَقَالَ أَيُّوْبُ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ۔

کیا وہ اونٹ نہیں دیکھتے کہ کیسے اس کی پیدائش کی گئی ہے۔ اور آسمان کی طرف کہ کیسے وہ بلند کیا گیا ہے" اور ایوب نے بیان کیا ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا۔

۱۱۴۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ أَخْبَرَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثُمَّ فَتَرَ عَنِّي الْوَحْيُ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِيْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِيْ إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَاءَنِيْ بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ۔

۱۱۴۵۔ ہم سے ابن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ مجھے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی، انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر میرے پاس وحی آنے کا سلسلہ بند ہو گیا۔ ایک دن میں چل رہا تھا کہ میں نے آسمان کی طرف سے ایک آواز سنی۔ میں نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی تو میں نے پھر اس فرشتہ کو دیکھا جو میرے پاس غار حرا میں آیا تھا۔ وہ آسمان و زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

۱۱۴۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ شَرِيْكٌ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: بِتُّ فِيْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ أَوْ بَعْضُهُ قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَرَأَ: إِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيٰتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ۔

۱۱۴۶۔ ہم سے ابن مریم نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے شریک نے خبر دی، انھیں کریب نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے ایک رات میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر گزاری، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس رات وہیں قیام پذیر تھے جب رات کا آخری تہائی حصہ ہوا۔ یا اس کا بعض۔ تو آنحضورؐ اٹھ بیٹھے اور آسمان کی طرف دیکھا پھر اس آیت کی تلاوت کی۔ " بلاشبہ آسمان کی اور زمین کی پیدائش میں اور دن رات کے بدلتے رہنے میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔

بَابُ ۶۷۵ نَكْتِ الْعُوْدِ فِي الْمَاءِ وَالطِّيْنِ۔

۶۷۵۔ لکڑی سے پانی اور مٹی پر نشان بنانا۔

۱۱۴۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ عُثْمَانَ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَائِطٍ مِنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ وَفِيْ يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُوْدٌ يَضْرِبُ بِهِ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَفْتِحُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَذَهَبْتُ فَإِذَا أَبُوْ بَكْرٍ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا عُمَرُ فَفَتَحْتُ لَهُ

۱۱۴۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن غیاث نے ان سے ابوعثمان نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے باغوں میں سے ایک باغ میں تھے، آنحضورؐ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے وہ پانی اور مٹی کے درمیان (فکر اور سوچ کے عالم میں) نشان بنا رہے تھے۔ اسی دوران میں ایک صاحب نے (باغ کا دروازہ) کھلوانا چاہا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو۔ اور انھیں جنت کی خوشخبری سنا دو۔ میں گیا تو وہاں ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود تھے، میں نے ان کے لیے دروازہ کھولا اور انھیں جنت کی خوشخبری سنا، پھر ایک اور صاحب نے دروازہ کھلوایا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ دروازہ کھول د

وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ. ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ: افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ أَوْ تَكُونُ، فَذَهَبْتُ فَإِذَا عُثْمَانُ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي قَالَ، قَالَ اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ.

بَابُ ٦٧٦ الرَّجُلُ يَنْكُتُ الشَّيْءَ بِيَدِهِ فِي الْأَرْضِ.

١١٤٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ الْأَرْضَ بِعُودٍ فَقَالَ: لَيْسَ مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ فُرِغَ مِنْ مَقْعَدِهِ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَقَالُوا: أَفَلَا نَتَّكِلُ؟ قَالَ: اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى الْآيَةَ.

بَابُ ٦٧٧ التَّكْبِيرِ وَالتَّسْبِيحِ عِنْدَ التَّعَجُّبِ

١١٤٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ، مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجَرِ يُرِيدُ بِهِ أَزْوَاجَهُ حَتَّى يُصَلِّينَ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ. وَقَالَ ابْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَّقْتَ نِسَاءَكَ؟ قَالَ: لَا

اور انھیں جنت کی خوشخبری سنا دو۔ اس مرتبہ عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے ان کے لیے دروازہ کھولا۔ اور انھیں جنت کی خوشخبری سنا دی، پھر ایک تیسرے صاحب نے دروازہ کھلوایا۔ آنحضورؐ اس وقت ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ اب سیدھے بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا، دروازہ کھول دو۔ اور جنت کی خوشخبری سنا دو۔ ان آزمائشوں کے ساتھ جس سے (دنیا میں) انھیں دوچار ہونا پڑے گا۔ میں گیا تو وہاں عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ ان کے لیے بھی میں نے دروازہ کھولا۔ اور انھیں جنت کی خوشخبری سنائی۔ اور وہ بات بھی بتا دی جو آنحضورؐ نے ارشاد فرمائی تھی۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: "اللہ مددگار ہے"۔

۶۷۶۔ ایک شخص اپنے ہاتھ سے زمین میں کسی چیز کو کریدتا ہے۔

۱۱۴۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان و منصور نے، ان سے سعد بن عبیدہ نے ان سے ابو عبد الرحمٰن سلمی نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک تھے۔ آنحضورؐ ایک لکڑی سے زمین کو کریدنے لگے، پھر فرمایا، تم میں کوئی ایسا نہیں ہے جس کا جنت اور دوزخ کا ٹھکانا طے نہ ہو چکا ہو۔ صحابہؓ نے عرض کی پھر کیوں نہ ہم اس پر بھروسہ کر لیں (اور عمل چھوڑ دیں)؟ آنحضورؐ نے فرمایا، عمل کرتے رہو۔ کیونکہ ہر شخص کو اس کی تقدیر کے مطابق آسانی ہوتی ہے۔ (اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "پس جس نے دیا اور تقویٰ اختیار کیا، آخر آیت تک۔

۶۷۷۔ تعجب کے وقت اللہ اکبر اور سبحان اللہ کہنا۔

۱۱۴۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، ان سے ہند بنت حارث نے حدیث بیان کی۔ کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (رات میں) بیدار ہوئے اور فرمایا سبحان اللہ کس طرح رحمت کے خزانے نازل کئے گئے ہیں اور کس طرح کے فتنے نازل کئے گئے ہیں! کون ہے جو ان حجرہ والیوں کو جگائے۔ آنحضورؐ کی مراد ازواج مطہراتؓ سے تھی تاکہ وہ نماز پڑھ لیں۔ کیونکہ بہت سی دنیا میں کپڑے پہننے والیاں آخرت میں ننگی ہوں گی اور ابن ابی ثور نے بیان کیا، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ آنحضورؐ نے ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے؟ آنحضورؐ نے

قُلْتُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ؛

فرمایا کہ نہیں، میں نے کہا اللہ اکبر!

۱۱۵۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي اَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا جَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُوْرُهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً مِنَ الْعِشَاءِ ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ مَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْلِبُهَا حَتّٰى اِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ الَّذِي عِنْدَ مَسْكَنِ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِمَا رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَفَذَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكُمَا اِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا قَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنِ ابْنِ اٰدَمَ مَبْلَغَ الدَّمِ وَاِنِّي خَشِيْتُ اَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوْبِكُمَا ؛

۱۱۵۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے اور ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے محمد بن ابی عتیق نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے علی بن حسین نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ صفیہ بنت حی رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی کہ وہ آنحضور کے پاس ملنے آئیں۔ آنحضور اس وقت مسجد میں رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف کئے ہوئے تھے۔ رات کے وقت تھوڑی دیر انھوں نے آنحضور سے باتیں کیں اور واپس لوٹنے کے لیے اٹھیں تو آنحضور بھی انھیں چھوڑ آنے کے لیے کھڑے ہوگئے جب وہ مسجد کے اس دروازہ کے پاس پہنچیں جہاں آنحضور کی زوجۂ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ تھا تو ادھر سے دو انصاری صحابی گذرے اور آنحضور کو سلام کیا اور آگے بڑھ گئے لیکن آنحضور نے ان سے فرمایا کہ تھوڑی دیر کے لیے ٹھہر جاؤ، یہ صفیہ بنت حی ہیں: ان دونوں صحابہ نے عرض کی سبحان اللہ، یارسول اللہ! ان پر بڑا شاق گذرا کہ آنحضور نے ان کے متعلق یہ سوچا کہ آنحضور کے متعلق انھیں کوئی شبہ ہوسکتا ہے لیکن آنحضور نے فرمایا کہ شیطان انسان کے خون کی طرح دوڑتا رہتا ہے اس لیے مجھے خوف ہوا کہ کہیں وہ تمہارے دل میں کوئی شبہ ڈال دے۔

بَابُ ۶۷۸ النَّهْيِ عَنِ الْخَذْفِ ؛

۶۷۸۔ کنکری پھینکنے کی ممانعت۔

۱۱۵۱۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ صُهْبَانَ الْاَزْدِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ اِنَّهُ لَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ وَلَا يَنْكَاُ الْعَدُوَّ وَاِنَّهُ يَفْقَاُ الْعَيْنَ وَيَكْسِرُ السِّنَّ ؛

۱۱۵۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے بیان کیا انھوں نے عقبہ بن صہبان ازدی سے سنا، وہ عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکری (بلا وجہ) پھینکنے سے منع کیا تھا اور فرمایا تھا کہ وہ نہ شکار مار سکتی اور نہ دشمن کو کوئی نقصان پہنچا سکتی، البتہ آنکھ پھوڑ سکتی ہے اور دانت توڑ سکتی ہے۔

بَابُ ۶۷۹ الْحَمْدِ لِلْعَاطِسِ ؛

۶۷۹۔ چھینکنے والے کا الحمد للہ کہنا۔

۱۱۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْاٰخَرَ فَقِيْلَ لَهُ فَقَالَ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ وَهٰذَا

۱۱۵۲۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو اصحاب چھینکے۔ آنحضور نے ایک کا جواب یرحمک اللہ (اللہ تم پر رحم کرے) سے دیا اور دوسرے کا نہیں دیا۔ آنحضور سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ اس نے الحمد للہ کہا تھا (اس لیے

لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ ۔

باب ۶۸۰ تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ إِذَا حَمِدَ اللّٰهَ ۔

۱۱۵۳ ۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ ابْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَرَدِّ السَّلَامِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ، وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ، وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ أَوْ قَالَ حَلْقَةِ الذَّهَبِ، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالسُّنْدُسِ وَالْمَيَاثِرِ ۔

باب ۶۸۱ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْعُطَاسِ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ التَّثَاؤُبِ ۔

۱۱۵۴ ۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَحَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يُشَمِّتَهُ، وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِذَا قَالَ هَا ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ ۔

❊ ❊ ❊

باب ۶۸۲ إِذَا عَطَسَ كَيْفَ يُشَمَّتُ ۔

۱۱۵۵ ۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ

اس کا جواب دیا) اور دوسرے نے الحمد للہ نہیں کہا تھا۔

۶۸۰ ۔ جب چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو اس کا جواب یرحمک اللہ سے دینا۔

۱۱۵۳ ۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث بن سلیم نے بیان کیا کہ میں نے معاویہ بن سوید بن مقرن سے سنا۔ اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتوں کا حکم دیا تھا اور سات سے روکا تھا، ہمیں آنحضور ؐ نے بیمار کی بیمار پرسی کرنے۔ جنازہ کے پیچھے چلنے، چھینکنے والے کے جواب دینے، دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنے، سلام کا جواب دینے، مظلوم کی مدد کرنے اور قسم کھا لینے والے کی قسم پوری کرنے میں مدد دینے کا حکم دیا تھا۔ اور آنحضور ؐ نے ہمیں سات باتوں سے روکا تھا، سونے کی انگوٹھی سے، یا بیان کیا کہ سونے کے چھلے سے، ریشم اور دیبا اور سندس (دیبا سے باریک ریشمی کپڑا) پہننے سے اور (ریشمی) زین سے۔

۶۸۱ ۔ چھینک کے پسندیدہ ہونے اور جماہی کے ناپسندیدہ ہونے کے سلسلے میں۔

۱۱۵۴ ۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (فرمایا کہ) اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جماہی کو ناپسند کرتا ہے (کیونکہ یہ سستی اور جسم کے بھاری ہونے کی علامت ہے) اس لیے جب تم میں سے کوئی شخص چھینکے اور الحمد للہ (تمام تعریف اللہ کے لیے ہے) کہے تو ہر مسلمان پر جو اسے سنے حق ہے کہ اس کا جواب یرحمک اللہ سے دے۔ لیکن جماہی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔ اس لیے جہاں تک ہو سکے اسے روکے۔ کیونکہ جب وہ (جماہی لیتے ہوئے) ہا کہتا ہے تو شیطان اس پر ہنستا ہے۔

۶۸۲ ۔ چھینکنے والے کا کس طرح جواب دیا جائے؟

۱۱۵۵ ۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی، انہیں عبد اللہ بن دینار نے خبر دی انہیں ابو صالح نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی چھینکے تو الحمد للہ کہے۔ اور اس کا بھائی یا اس کا ساتھی (راوی کو

الحمد لله وليقل له أخوه أو صاحبه يرحمك الله فإذا قال له يرحمك الله فليقل يهديكم الله ويصلح بالكم.

(رشتہ تھا) "یرحمک اللہ" کہے، جب ساتھی یرحمک اللہ کہے تو اس کے جواب میں چھینکنے والا کہے کہ "یھدیکم اللہ ویصلح بالکم" (اللہ تمہیں سیدھے راستہ پر رکھے اور تمہارے حالات درست کرے)۔

باب ٦٨٣ لا يشمت العاطس إذا لم يحمد الله

۶۸۳ ـ جب چھینکنے والا الحمد نہ کہے تو اس کے لیے یرحمک اللہ بھی نہ کہا جائے۔

١١٥٦ ـ حدثنا آدم بن أبي إياس حدثنا شعبة حدثنا سليمان التيمي قال سمعت أنسا رضي الله عنه يقول: عطس رجلان عند النبي صلى الله عليه وسلم فشمت أحدهما ولم يشمت الآخر فقال الرجل: يا رسول الله شمت هذا ولم تشمتني قال إن هذا حمد الله ولم تحمد الله.

۱۱۵۶ ـ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سلیمان تیمی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں دو حضرات نے چھینکا، لیکن آنحضور نے ان میں سے ایک کی چھینک پر یرحمک اللہ کہا اور دوسرے کی چھینک پر نہیں کہا۔ اس پر دوسرے صاحب نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ نے ان کی چھینک پر یرحمک اللہ فرمایا لیکن میری چھینک پر نہیں فرمایا۔ آنحضور نے فرمایا کہ انھوں نے الحمد للہ کہا تھا اور تم نے نہیں کہا تھا۔

باب ٦٨٤ إذا تثاءب فليضع يده على فيه

۶۸۴ ـ جب جمائی آئے تو ہاتھ منہ پر رکھ لے۔

١١٥٧ ـ حدثنا عاصم بن علي حدثنا ابن أبي ذئب عن سعيد المقبري عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن الله يحب العطاس ويكره التثاؤب فإذا عطس أحدكم وحمد الله كان حقا على كل مسلم سمعه أن يقول له يرحمك الله، وأما التثاؤب فإنما هو من الشيطان فإذا تثاءب أحدكم فليرده ما استطاع فإن أحدكم إذا تثاءب ضحك منه الشيطان.

۱۱۵۷ ـ ہم سے عاصم بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی۔ ان سے سعید مقبری نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے اس لیے جب تم میں سے کوئی شخص چھینکے اور الحمد للہ کہے لیکن جمائی لینا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ اس لیے جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو حتی الامکان اُسے روکے، اس لیے جب کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

كتاب الاستئذان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اجازت لینے کے متعلق احادیث

باب ٦٨٥ بدء السلام

سلام کی ابتداء

١١٥٨ ـ حدثنا يحيى بن جعفر حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن همام عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: خلق الله آدم على صورته طوله ستون ذراعا فلما خلقه قال اذهب فسلم على أولئك النفر من الملائكة جلوس فاستمع ما

۱۱۵۸ ـ ہم سے یحییٰ بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے ان سے ہمام نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے آدم کو مکمل طور پر اپنی صورت کے مطابق پیدا کیا۔ ان کی لمبائی ساٹھ ہاتھ تھی جب انھیں پیدا کر چکا تو فرمایا کہ جاؤ اور ان فرشتوں کو جو بیٹھے ہوئے ہیں، سلام کرو اور سنو کہ وہ تمہارے سلام کا کیا

يُحَيُّونَكَ فَإِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوْا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ اٰدَمَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدُ حَتَّى الْاٰنَ؛

باب ۶۸۶ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰى اَهْلِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ. فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ. لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ. وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ اَبِي الْحَسَنِ لِلْحَسَنِ اِنَّ نِسَاءَ الْعَجَمِ يَكْشِفْنَ صُدُوْرَهُنَّ وَرُءُوْسَهُنَّ قَالَ اِصْرِفْ بَصَرَكَ، يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ. وَقَالَ قَتَادَةُ عَمَّا لَا يَحِلُّ لَهُمْ. وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ. خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ مِنَ النَّظَرِ اِلٰى مَا نُهِيَ عَنْهُ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي النَّظَرِ اِلَى الَّتِيْ لَمْ تَحِضْ مِنَ النِّسَاءِ: لَا يَصْلُحُ النَّظَرُ اِلٰى شَيْءٍ مِّنْهُنَّ مِمَّنْ يُّشْتَهَى النَّظَرُ اِلَيْهِ وَاِنْ كَانَتْ صَغِيْرَةً وَكَرِهَ عَطَاءٌ النَّظَرَ اِلَى الْجَوَارِيْ يُبَعْنَ بِمَكَّةَ اِلَّآ اَنْ يُّرِيْدَ اَنْ يَّشْتَرِيَ؛

جواب دیتے ہیں، کیونکہ یہی تمھارا اور تمھاری ذریت کا سلام ہوگا۔ آدم علیہ السلام نے کہا۔ السلام علیکم۔ فرشتوں نے جواب دیا السلام علیکم ورحمۃ اللہ، انھوں نے آدم کے سلام پر" ورحمۃ اللہ" کا اضافہ کیا۔ پس جو شخص بھی جنت میں جائے آدم علیہ السلام کی صورت، کے مطابق ہو کر جائے گا، اس کے بعد سے اب تک مخلوق (کے قد اور خوبصورتی وغیرہ میں) کمی ہوتی رہی ہے۔

۶۸۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

اے ایمان والو! تم اپنے (خاص) گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں مت داخل ہو جب تک کہ اجازت نہ حاصل کر لو اور ان کے رہنے والوں کو سلام نہ کر لو۔ تمھارے حق میں یہی بہتر ہے تاکہ تم خیال رکھو۔ پھر اگر ان میں تمھیں کوئی (آدمی) نہ معلوم ہو تو بھی ان میں نہ داخل ہو جب تک کہ تم کو اجازت نہ مل جائے۔ اور اگر تم سے کہہ دیا جائے کہ لوٹ جاؤ تو لوٹ آیا کرو (یہی) تمھارے حق میں پاکیزہ تر ہے، اور اللہ تمھارے اعمال کو خوب جانتا ہے۔ تم پر کوئی گناہ اس میں نہیں ہے کہ تم (ان) مکانات میں داخل ہو جاؤ (جن میں) کوئی رہتا نہ ہو اور ان میں تمھارا کچھ مال ہو۔ اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو۔ اور سعید بن ابی الحسن نے (اپنے بھائی) حسن بصری سے کہا کہ عجمی عورتیں سینہ اور سر کھولے رہتی ہیں۔ تو حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ان سے اپنی نگاہ پھیر لو، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے" مومنوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں"، قتادہ نے فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جو ان کے لیے جائز نہیں ہے (اس سے حفاظت کریں)" اور (آپ کہہ دیجیے ایمان والیوں سے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت رکھیں اور اپنے سنگار ظاہر نہ ہونے دیں" خائنۃ الاعین "سے مراد اس چیز کی طرف دیکھنا ہے جس سے منع کیا گیا ہے۔ زہری نے نابالغ لڑکیوں کو دیکھنے کے سلسلہ میں فرمایا کہ ان کی بھی کسی ایسی چیز کی طرف نظر نہ کرنی چاہیئے جسے دیکھنے سے شہوت نفسانی پیدا ہو سکتی ہے۔ خواہ وہ لڑکی چھوٹی ہی کیوں نہ ہو، عطاء نے ان کنیزوں کی طرف نظر کرنے کو ناپسندیدہ کہا ہے، جو مکہ میں بیچی جاتی ہیں، ہاں اگر انھیں خریدنے کا ارادہ ہو (تو جائز ہے)۔

١١٥٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَرْدَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ يَوْمَ النَّحْرِ خَلْفَهُ عَلَى عَجُزِ رَاحِلَتِهِ. وَكَانَ الْفَضْلُ رَجُلًا وَضِيئًا فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ يُفْتِيهِمْ وَأَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ وَضِيئَةٌ تَسْتَفْتِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفِقَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَأَعْجَبَهُ حُسْنُهَا فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا فَأَخْلَفَ بِيَدِهِ فَأَخَذَ بِذَقَنِ الْفَضْلِ فَعَدَلَ وَجْهَهُ عَنِ النَّظَرِ إِلَيْهَا، فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ؟ قَالَ نَعَمْ.

۱۱۵۹ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں سلیمان بن یسار نے خبر دی اور انھیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی۔ بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کو قربانی کے دن اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا۔ فضل خوبصورت مرد تھے۔ حضور اکرمؐ لوگوں کو مسائل بتانے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ اسی دوران میں قبیلہ خثعم کی ایک خوبصورت عورت بھی آنحضورؐ سے مسئلہ پوچھنے آئی۔ فضل رضی اللہ عنہ اس عورت کی طرف دیکھنے لگے۔ اس کا حسن انھیں پسند آ گیا تھا۔ آنحضورؐ نے مڑ کر دیکھا تو فضل اس پر نظریں جمائے ہوئے تھے، آنحضورؐ نے اپنا ہاتھ پیچھے لے جا کر فضل کی ٹھوڑی پکڑی اور ان کا چہرہ دوسری طرف کر دیا کہ اس کی طرف نہ دیکھ سکیں۔ پھر اس عورت نے کہا، یا رسول اللہؐ! حج کے بارے میں اللہ کا جو اپنے بندوں پر فریضہ ہے وہ میرے والد پر عائد ہوتا ہے جو بہت بوڑھے ہو چکے ہیں، اور سواری پر سیدھے نہیں بیٹھ سکتے۔ کیا اگر میں ان کی طرف سے حج کر لوں تو ان کا حج ادا ہو جائے گا۔؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہاں۔

١١٦٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطُّرُقَاتِ. فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيهَا فَقَالَ إِذْ أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ. قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ.

۱۱۶۰ - ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ابوعامر نے خبر دی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، راستوں پر بیٹھنے سے بچو! صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہؐ، ہماری یہ مجلسیں تو بہت ناگزیر ہیں، ہم ان میں روزمرہ کے مسائل پر گفتگو کرتے ہیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا، اگر یہ مجلسیں تمہارے لیے اتنی ہی ضروری ہیں تو پھر راستے کو اس کا حق دو۔ عرض کی، راستے کا حق کیا ہے؟ یا رسول اللہؐ! فرمایا (غیر محرم کو دیکھنے سے) نظر نیچی رکھنا، تکلیف دہ باتوں سے باز رہنا، سلام کا جواب دینا۔ بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔

باب ٦٨٧ السَّلَامُ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالَى: وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا.

۶۸۷ - سلام، اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔

اور جب تمھیں سلام کیا جائے تو تم اس سے بہتر جواب دو یا (کم از کم) ویسا ہی جواب دو۔

١١٦١ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ قَبْلَ عِبَادِهِ، السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ، السَّلَامُ عَلَى مِيكَائِيلَ، السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ

۱۱۶۱ - ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے شقیق نے حدیث بیان کی، اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم (ابتداء اسلام میں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو کہتے "سلام ہو اللہ پر اس کے بندوں سے پہلے، سلام ہو جبریل پر، سلام ہو میکائیل پر، سلام ہو فلاں پر، پھر (ایک مرتبہ) جب آنحضورؐ

صلی اللہ علیہ وسلم اقبل علینا بوجهه فقال: إن الله هو السلام، فإذا جلس أحدكم في الصلاة فليقل التحيات لله والصلوات والطيبات، السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته، السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين، فإنه إذا قال ذلك أصاب كل عبد صالح في السماء والأرض، أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله، ثم يتخير بعد من الكلام ما شاء۔

باب ۶۸۸ تسليم القليل على الكثير

۱۱۶۲ ۔ حدثنا محمد بن مقاتل أبو الحسن أخبرنا عبد الله أخبرنا معمر عن همام بن منبه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: يسلم الصغير على الكبير، والمار على القاعد، والقليل على الكثير۔

باب ۶۸۹ تسليم الراكب على الماشي

۱۱۶۳ ۔ حدثنا محمد أخبرنا مخلد أخبرنا ابن جريج قال أخبرني زياد أنه سمع ثابتا مولى عبد الرحمن بن زيد أنه سمع أبا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يسلم الراكب على الماشي، والماشي على القاعد، والقليل على الكثير۔

باب ۶۹۰ تسليم الماشي على القاعد

۱۱۶۴ ۔ حدثنا إسحاق بن إبراهيم أخبرنا روح بن عبادة حدثنا ابن جريج قال أخبرني زياد أن ثابتا أخبره وهو مولى عبد الرحمن بن زيد عن أبي هريرة رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال: يسلم الراكب على الماشي، والماشي على القاعد، والقليل على الكثير۔

باب ۶۹۱ تسليم الصغير على الكبير

وقال إبراهيم عن موسى بن عقبة عن صفوان بن سليم عن عطاء بن يسار عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يسلم الصغير على الكبير، والمار على القاعد، والقليل على الكثير۔

نماز سے فارغ ہوتے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اللہ ہی "سلام" ہے۔ اس لیے جب تم میں سے کوئی نماز میں بیٹھے تو "التحیات معہ د الصلوات والطیبات، السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا و علیٰ عباد اللہ الصالحین"، پڑھا کرے، کیونکہ جب وہ یہ دعا پڑھے گا تو آسمان و زمین کے ہر صالح بندے کو اس کی یہ دعا پہنچے گی "اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہٗ"، اس کے بعد اسے اختیار ہے جو دعا چاہے پڑھے۔

۶۸۸ ۔ کم تعداد کی جماعت کا بڑی تعداد والی جماعت کو سلام کرنا۔

۱۱۶۲ ۔ ہم سے محمد بن مقاتل ابوالحسن نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں ہمام بن منبہ نے اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔ گذرنے والا بیٹھنے والے کو سلام کرے اور کم تعداد والے بڑی تعداد والوں کو سلام کریں۔

۶۸۹ ۔ سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے۔

۱۱۶۳ ۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں مخلد نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے زیاد نے خبر دی، انھوں نے عبدالرحمن بن زید کے مولا ثابت سے سنا اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے۔ پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو، اور کم تعداد والے بڑی تعداد والوں کو۔

۶۹۰ ۔ چلنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو سلام کرے۔

۱۱۶۴ ۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں روح بن عبادہ نے خبر دی ان سے ابن جریج نے کہا کہ مجھے زیاد نے خبر دی، انھیں ثابت نے خبر دی آپ عبدالرحمن بن زید کے مولا ہیں۔ اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے، پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو اور کم تعداد والے بڑی تعداد والوں کو۔

۶۹۱ ۔ چھوٹے کا سلام بڑے کو۔

اور ابراہیم نے بیان کیا۔ ان سے موسیٰ بن عقبہ نے ان سے صفوان بن سلیم نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چھوٹا بڑے کو سلام کرے گذرنے والا بیٹھنے والے کو اور کم تعداد والے بڑی تعداد والوں کو۔

باب ۶۹۲ إِفْشَاءُ السَّلَامِ

۱۱۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَشْعَثَ ابْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ، بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَنَصْرِ الضَّعِيفِ، وَعَوْنِ الْمَظْلُومِ وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ ۔ وَنَهَى عَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ، وَنَهَانَا عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ رُكُوبِ الْمَيَاثِرِ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالْقَسِّيِّ وَالْإِسْتَبْرَقِ ۔

۶۹۲۔ افشاء سلام

۱۱۶۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے، ان سے اشعث بن ابی الشعثاء نے، ان سے معاویہ بن سوید بن مقرن نے اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا تھا۔ بیمار کی بیمار پرسی کرنے کا، جنازے کے پیچھے چلنے کا، چھینکنے (والے کا) کے جواب دینے کا، کمزور کی مدد کرنے کا، مظلوم کی مدد کرنے کا۔ افشاء سلام (اسلام کو دینے اور بکثرت سلام کرنے) کا، قسم (حق) کھانے والے کی قسم پوری کرنے کا اور آنحضورؐ نے چاندی کے برتن میں پینے سے منع فرمایا تھا اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے ہمیں منع فرمایا تھا۔ میاثر (ریشم کا زین) پر سوار ہونے سے ریشم اور دیبا پہننے، قسی (ریشمی کپڑا) اور استبرق پہننے سے (منع فرمایا تھا۔)۔

باب ۶۹۳ اَلسَّلَامُ لِلْمَعْرِفَةِ وَغَيْرِ الْمَعْرِفَةِ ۔

۱۱۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ: تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَعَلَى مَنْ لَمْ تَعْرِفْ ۔

۶۹۳۔ متعارف اور غیر متعارف سب کو سلام کرنا۔

۱۱۶۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الخیر نے، ان سے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اسلام کی کون سی حالت افضل ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا، یہ کہ (مخلوق خدا کو) کھانا کھلاؤ اور سلام کرو۔ اسے بھی جسے تم پہچانتے ہو اور اسے بھی جسے نہیں پہچانتے۔

۱۱۶۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هَذَا وَيَصُدُّ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ، وَذَكَرَ سُفْيَانُ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۔

۱۱۶۷۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عطاء بن یزید لیثی نے اور ان سے ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے کسی (مسلمان بھائی) سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق رکھے کہ جب وہ ملیں تو یہ ایک طرف منہ پھیرلے اور دوسرا دوسری طرف، اور دونوں میں اچھا وہ ہے جو سلام کی ابتدا کرے۔ اور سفیان نے بیان کیا کہ انہوں نے یہ حدیث زہری سے تین مرتبہ سنی۔

باب ۶۹۴ آيَةِ الْحِجَابِ ۔

۱۱۶۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ ابْنَ عَشْرِ سِنِينَ مَقْدَمَ رَسُولِ اللهِ

۶۹۴۔ پردہ کی آیت

۱۱۶۸۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انہیں یونس نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے کہا کہ مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ (ہجرت

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَخَدَمْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا حَيَاتَهُ، وَكُنْتُ أَعْلَمَ النَّاسِ بِشَأْنِ الْحِجَابِ حِيْنَ أُنْزِلَ، وَقَدْ كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِيْ عَنْهُ وَكَانَ أَوَّلُ مَا نَزَلَ فِيْ مُبْتَنَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ: أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا عَرُوْسًا فَدَعَا الْقَوْمَ فَأَصَابُوْا مِنَ الطَّعَامِ ثُمَّ خَرَجُوْا وَبَقِيَ مِنْهُمْ رَهْطٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطَالُوا الْمُكْثَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ وَخَرَجْتُ مَعَهُ كَيْ يَخْرُجُوْا فَمَشَى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى جَاءَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، ثُمَّ ظَنَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ خَرَجُوْا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ فَإِذَا هُمْ جُلُوْسٌ لَمْ يَتَفَرَّقُوْا فَرَجَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى بَلَغَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَظَنَّ أَنْ قَدْ خَرَجُوْا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوْا فَأُنْزِلَ آيَةُ الْحِجَابِ فَضَرَبَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ سِتْرًا۔

۱۱۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ أَبِيْ حَدَّثَنَا أَبُوْ مِجْلَزٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ دَخَلَ الْقَوْمُ فَطَعِمُوْا ثُمَّ جَلَسُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ فَأَخَذَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُوْمُوْا فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مِنَ الْقَوْمِ وَقَعَدَ بَقِيَّةُ الْقَوْمِ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوْسٌ ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوْا فَانْطَلَقُوْا، فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ فَأَلْقَى الْحِجَابَ

کرکے (تشریف لائے تو آپ کی عمر دس سال تھی۔ پھر میں نے آنحضورؐ کی زندگی کے باقی دس سالوں میں آپ کی خدمت کی۔ اور میں پردہ کے حکم کے متعلق سب سے زیادہ جانتا ہوں کہ کب نازل ہوا تھا۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مجھ سے اس کے بارے میں پوچھا کرتے تھے۔ پردہ کے حکم کا نزول سب سے پہلے اس رات ہوا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کے بعد ان کے ساتھ پہلی خلوت کی تھی۔ آنحضورؐ ان کے دولہا تھے اور آپؐ نے صحابہؓ کو دعوت ولیمہ پر بلایا تھا۔ کھانے سے فارغ ہو کر سب حضرات چلے گئے لیکن چند حضرات حضور اکرمؐ کے پاس بھی باقی رہ گئے اور بہت دیر تک وہیں ٹھہرے رہے (اور آپس میں باتیں کرتے رہے) آنحضورؐ اٹھ کر باہر تشریف لے گئے اور میں بھی آنحضورؐ کے ساتھ چلا گیا تاکہ وہ لوگ بھی چلے جائیں۔ آنحضورؐ چلتے رہے اور میں بھی آنحضورؐ کے ساتھ چلتا رہا اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کی چوکھٹ تک پہنچے آنحضورؐ نے سمجھا کہ وہ لوگ اب چلے گئے ہیں اس لیے واپس تشریف لائے اور میں بھی آنحضورؐ کے ساتھ واپس آیا لیکن آپ جب زینب رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں داخل ہوئے تو وہ لوگ ابھی بیٹھے ہوئے تھے اور ابھی تک واپس نہیں گئے تھے۔ آنحضورؐ دوبارہ وہاں سے واپس تشریف لائے اور میں بھی آنحضورؐ کے ساتھ آیا۔ جب آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کی چوکھٹ تک پہنچے تو آپ نے سمجھا کہ وہ لوگ نکل چکے ہیں۔ آپؐ پھر واپس آئے اور میں بھی آپؐ کے ساتھ واپس آیا تو واقعی لوگ جا چکے تھے۔ پھر پردہ کی آیت نازل ہوئی اور آنحضورؐ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا لیا۔

۱۱۶۹۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی۔ ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ان سے ابومجلز نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو لوگ اندر آئے اور کھانا کھایا، پھر بیٹھ کر باتیں کرتے رہے۔ آنحضورؐ نے اس طرح اظہار کیا گویا آپ کھڑے ہونا چاہتے ہیں (تاکہ جو لوگ بیٹھے ہیں وہ بھی چلے جائیں) لیکن وہ کھڑے نہیں ہوئے۔ جب آنحضورؐ نے یہ دیکھا تو آپ کھڑے ہو گئے۔ آپ کے کھڑے ہونے پر قوم کے جن لوگوں کو کھڑا ہونا تھا وہ بھی کھڑے ہو گئے لیکن بعض حضرات اب بھی بیٹھے رہے اور جب آنحضورؐ اندر داخل ہونے کے لیے تشریف لائے تو کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے (آنحضورؐ واپس ہو گئے) اور پھر جب وہ لوگ بھی کھڑے ہوئے اور چلے

وَبَيْنَهُ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ الْآيَةَ.

گئے تو میں نے آنحضورؐ کو اس کی اطلاع دی آنحضورؐ تشریف لائے اور اندر داخل ہو گئے میں نے بھی اندر جانا چاہا لیکن آنحضورؐ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال لیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "اے لوگو! جو ایمان لے آئے ہو نبی کے گھر میں نہ داخل ہو" آخر تک۔

۱۱۷۰ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ حَدَّثَنَا أَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحْجُبْ نِسَاءَكَ، قَالَتْ فَلَمْ يَفْعَلْ، وَكَانَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجْنَ لَيْلًا إِلٰى لَيْلٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ وَكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيْلَةً فَرَآهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ. فَقَالَ: عَرَفْتُكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلٰى أَنْ يُنْزَلَ الْحِجَابُ، قَالَتْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ الْحِجَابِ.

۱۱۷۰ - ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی۔ انھیں یعقوب نے خبر دی، ان سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کی، کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آنحضورؐ سے کہا کرتے تھے کہ آنحضورؐ ازواج مطہرات کا پردہ کرائیں۔ بیان کیا کہ آنحضورؐ نے ایسا نہیں کیا اور ازواج مطہرات رفع حاجت کے لیے صرف رات ہی کے وقت نکلتی تھیں۔ (اس وقت گھروں میں بیت الخلاء نہیں تھے) ایک مرتبہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا باہر گئی ہوئی تھیں۔ ان کا قد لمبا تھا۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انھیں دیکھا۔ اس وقت وہ مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا سودہ میں نے آپ کو پہچان لیا۔ یہ آپ نے اس لیے کہا کیونکہ آپ پردہ کے حکم کے نازل ہونے کے بڑے متمنی تھے۔ بیان کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے پردہ کی آیت نازل کی۔

باب ۶۹۵ الِاسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ.

۶۹۵ - اجازت کا حکم اس لیے ہے تاکہ (پرائیویٹ کاموں پر) نظر نہ پڑے۔

۱۱۷۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ. قَالَ الزُّهْرِيُّ حَفِظْتُهُ كَمَا أَنَّكَ هٰهُنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اطَّلَعَ رَجُلٌ مِنْ جُحْرٍ فِيْ حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ فَقَالَ لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهِ فِيْ عَيْنِكَ إِنَّمَا جُعِلَ الِاسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ.

۱۱۷۱ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا (سفیان نے کہا کہ میں نے یہ حدیث زہری سے سن کر اس طرح یاد کی ہے جیسے تم اس وقت یہاں موجود ہو۔ (اور اس میں کسی شبہ شک کی گنجائش نہیں) اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حجرہ میں سوراخ میں سے دیکھا۔ آنحضورؐ کے پاس اس وقت ایک کنگھا تھا جس سے آپؐ سر مبارک کھجا رہے تھے آنحضورؐ نے ان سے فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم جھانک رہے ہو تو یہ کنگھا تمہاری آنکھ میں چبھو دیتا۔ (اندر داخل ہونے سے پہلے) اجازت مانگنا تو ہے ہی اس لیے کہ (اندر کی کوئی پرائیویٹ چیز) نہ دیکھی جائے۔

۱۱۷۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۱۷۲ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن ابی بکر نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حجرہ میں جھانک کر دیکھا تو آنحضورؐ ان

وسلم فقام إليه النبي صلى الله عليه وسلم بمشقص أو بمشاقص فكأني أنظر إليه يختل الرجل ليطعنه۔

باب ٦٩٦ زنا الجوارح دون الفرج۔

۱۱۷۳۔ حدثنا الحميدي حدثنا سفيان عن ابن طاؤس عن أبيه عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: لم أر شيئا أشبه باللمم من قول أبي هريرة۔ حدثني محمود أخبرنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن ابن طاؤس عن أبيه عن ابن عباس قال: ما رأيت شيئا أشبه باللمم مما قال أبو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم إن الله كتب على ابن آدم حظه من الزنا أدرك ذلك لا محالة، فزنا العين النظر، وزنا اللسان المنطق، والنفس تمنى وتشتهي والفرج يصدق ذلك كله أو يكذبه۔

باب ٦٩٧ التسليم والاستئذان ثلاثا۔

۱۱۷۴۔ حدثنا إسحاق أخبرنا عبد الصمد حدثنا عبد الله بن المثنى حدثنا ثمامة بن عبد الله عن أنس رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا سلم سلم ثلاثا وإذا تكلم بكلمة أعادها ثلاثا۔

۱۱۷۵۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان حدثنا يزيد بن خصيفة عن بسر بن سعيد عن أبي سعيد الخدري قال كنت في مجلس من مجالس الأنصار إذ جاء أبو موسى كأنه مذعور۔ فقال استأذنت على عمر ثلاثا فلم يؤذن لي فرجعت فقال: ما منعك؟ قلت استأذنت ثلاثا فلم يؤذن لي فرجعت، وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم

کی طرف تیر کا پھل یا بہت سے پھل لے کر بڑھے، گویا میں آنحضور ؐ کو دیکھ رہا ہوں، ان صاحب کی طرف اس طرح چپکے چپکے تشریف لا رہے تھے (گویا) آپ وہ پھل انھیں چبھو دیں گے۔

۶۹۶ ۔ شرمگاہ کے علاوہ دوسرے اعضاء کی زنا۔

۱۱۷۳ ۔ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابن طاؤس نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے زیادہ صغیرہ گناہوں سے مشابہ میں نے اور کوئی چیز نہیں دیکھی۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالرزاق نے خبر دی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں ابن طاؤس نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے کوئی چیز صغیرہ گناہوں سے مشابہ اس حدیث کے مقابلہ میں نہیں دیکھی جسے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے مقابلہ میں زنا میں سے اس کا حصہ لکھ دیا ہے۔ جس سے وہ لا محالہ دوچار ہوگا۔ پس آنکھ کی زنا دیکھنا ہے زبان کی زنا بولنا ہے۔ دل کی زنا یہ ہے کہ وہ خواہش اور آرزو کرتا ہے اور شرمگاہ ان سب چیزوں کی تصدیق کر دیتی ہے (اگر واقعی زنا میں ملوث ہو گیا) یا جھٹلا دیتی ہے (اگر بچا رہا۔)

۶۹۷ ۔ سلام اور اجازت تین مرتبہ ہونی چاہیئے۔

۱۱۷۴ ۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالصمد نے خبر دی، انھیں عبداللہ بن مثنیٰ نے خبر دی، ان سے ثمامہ بن عبداللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو سلام کرتے (اور جواب نہ ملتا) تو تین مرتبہ سلام کرتے تھے۔ اور جب آپ کوئی بات فرماتے تو (زیادہ سے زیادہ) تین مرتبہ اسے دہراتے۔

۱۱۷۵ ۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن خصیفہ نے حدیث بیان کی، ان سے بسر بن سعید نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں انصار کی ایک مجلس میں تھا کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے، جیسے گھبرائے ہوئے ہوں، انھوں نے کہا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کے یہاں تین مرتبہ اندر آنے کی اجازت چاہی لیکن مجھے کوئی جواب نہیں ملا۔ اس لیے واپس چلا آیا (جب عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا) تو انھوں نے دریافت فرمایا کہ (اندر آنے میں) کیا بات مانع تھی؟ میں نے کہا کہ میں نے تین مرتبہ

إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ، فَقَالَ وَاللَّهِ لَتُقِيمَنَّ عَلَيْهِ بَيِّنَةً أَمِنْكُمْ أَحَدٌ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: وَاللَّهِ لَا يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَصْغَرُ الْقَوْمِ فَكُنْتُ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقُمْتُ مَعَهُ فَأَخْبَرْتُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ، وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ بُسْرٍ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ بِهَذَا؛

باب ۶۹۸ إِذَا دُعِيَ الرَّجُلُ فَجَاءَ هَلْ يَسْتَأْذِنُ؟ قَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هُوَ إِذْنُهُ؛

۱۱۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ. وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ أَخْبَرَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِي قَدَحٍ. فَقَالَ: أَبَا هِرٍّ الْحَقْ أَهْلَ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ إِلَيَّ. قَالَ فَأَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَأَقْبَلُوا فَاسْتَأْذَنُوا فَأُذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا؛

باب ۶۹۹ التَّسْلِيمُ عَلَى الصِّبْيَانِ؛

۱۱۷۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ؛

باب ۷۰۰ تَسْلِيمُ الرِّجَالِ عَلَى النِّسَاءِ وَالنِّسَاءِ عَلَى الرِّجَالِ؛

اندر آنے کی اجازت مانگی اور جب مجھے کوئی جواب نہیں ملا تو واپس چلا گیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، تم میں سے کوئی کسی سے تین مرتبہ اجازت چاہے اور اسے اجازت نہ ملے تو واپس چلا جانا چاہیئے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا واللہ، تمھیں اس حدیث کے لیے کوئی گواہ لانا ہوگا (ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے مجلس والوں سے پوچھا کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس نے آنحضور سے یہ حدیث سنی ہو؟ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واللہ، تمہارے ساتھ (اس کی گواہی دینے) سوا جماعت میں سب سے کم عمر شخص کے اور کوئی نہیں کھڑا ہوگا۔ اور میں ہی جماعت کا وہ سب سے کم عمر فرد تھا۔ میں ان کے ساتھ اٹھ کر گیا اور عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی تھی۔ اور ابن المبارک نے بیان کیا، انھیں ابن عیینہ نے خبر دی۔ ان سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے بسر نے اور انھوں نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث سنی۔

۶۹۸۔ اگر کوئی شخص بلانے پر آیا ہو تو اسے بھی اجازت لینی چاہیئے (اندر داخل ہونے کے لیے)؟ سعید نے قتادہ کے واسطہ سے بیان کیا ان سے ابورافع نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہی (بلانا) اس کے لیے اجازت ہے۔

۱۱۷۶۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمر بن ذر نے حدیث بیان کی اور ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں عمر بن ذر نے خبر دی انھیں مجاہد نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (آپ کے گھر میں) داخل ہوا، آنحضور نے ایک بڑے پیالے میں دودھ پایا تو فرمایا، ابوہریرہ! اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انھیں میرے پاس بلا لاؤ۔ میں ان کے پاس آیا اور انھیں بلا لایا وہ آئے اور (اندر آنے کی) اجازت چاہی، پھر جب اجازت دی گئی تو داخل ہوئے۔

۶۹۹۔ بچوں کو سلام کرنا۔

۱۱۷۷۔ ہم سے علی بن الجعد نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں سیار نے، انھیں ثابت بنانی نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ آپ بچوں کے پاس سے گذرے تو انھیں سلام کیا اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

۷۰۰۔ مردوں کا عورتوں کو سلام کرنا اور عورتوں کا مردوں کو۔

۱۱۷۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ: كُنَّا نَفْرَحُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، قُلْتُ وَلِمَ؟ قَالَ كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ تُرْسِلُ إِلَى بُضَاعَةَ، قَالَ ابْنُ مَسْلَمَةَ نَخْلٍ بِالْمَدِينَةِ فَتَأْخُذُ مِنْ أُصُولِ السِّلْقِ فَتَطْرَحُهُ فِي قِدْرٍ وَتُكَرْكِرُ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيرٍ فَإِذَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ انْصَرَفْنَا وَنُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَتُقَدِّمُهُ إِلَيْنَا فَنَفْرَحُ مِنْ أَجْلِهِ، وَمَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ.

۱۱۷۸ - ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم جمعہ کے دن خوش ہوا کرتے تھے، میں نے عرض کی کس لیے؟ فرمایا کہ ہماری ایک بڑھیا تھیں جو مقام بضاعہ بھیجا کرتی تھیں - ابن سلمہ نے کہا کہ بضاعہ مدینہ منورہ کا کھجور کا ایک باغ تھا - پھر وہ وہاں سے چقندر لاتی تھیں اور اسے ہانڈی میں ڈالتی تھیں - اور جو کے کچھ دانے پیس کر (اس میں ملاتی تھیں) - جب ہم جمعہ کی نماز پڑھ کر واپس ہوتے تو انہیں سلام کرنے آتے اور وہ اس پکوان کو ہمارے سامنے رکھتی تھیں - ہم اس وجہ سے خوش ہوتے تھے، قیلولہ یا دوپہر کا کھانا ہم جمعہ بعد کرتے تھے -

۱۱۷۹- حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ، قَالَتْ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، تَرَى مَا لَا نَرَى تُرِيدُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. تَابَعَهُ شُعَيْبٌ وَقَالَ يُونُسُ وَالنُّعْمَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَبَرَكَاتُهُ.

۱۱۷۹ - ہم سے ابن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے عائشہ! یہ جبریل ہیں تمہیں سلام کہتے ہیں - بیان کیا کہ میں نے عرض کی وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ، آپ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھ سکتے - ام المؤمنین کا اشارہ آنحضور کی طرف تھا - اس روایت کی متابعت شعیب نے کی اور یونس اور نعمان نے زہری کے واسطے سے "وبرکاتہ"، کا بھی اضافہ کیا -

بَابٌ إِذَا قَالَ مَنْ ذَا فَقَالَ أَنَا

۷۰۱ - جب کسی نے پوچھا کہ کون صاحب؟ اور جواب ملا کہ میں!

۱۱۸۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَيْنٍ كَانَ عَلَى أَبِي فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ: مَنْ ذَا؟ فَقُلْتُ أَنَا، فَقَالَ: أَنَا أَنَا، كَأَنَّهُ كَرِهَهَا.

۱۱۸۰ - ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے حدیث بیان کی - ان سے شعبہ نے بیان کیا - ان سے محمد بن منکدر نے کہا کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس قرض کے بارے میں حاضر ہوا جو میرے والد پر تھا - میں نے دروازہ کھٹکھٹایا آنحضور نے دریافت فرمایا، کون صاحب ہیں؟ میں نے کہا کہ "میں"، آنحضور نے اس پر فرمایا "میں" "میں"، جیسے آپ نے اس جواب کو ناپسند فرمایا -

بَابٌ مَنْ رَدَّ فَقَالَ عَلَيْكَ السَّلَامُ وَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ الْمَلَائِكَةُ عَلَى آدَمَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ.

۷۰۲ - جس نے جواب دیا اور کہا "علیک السلام" اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا تھا کہ "وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" (اور ان پر بھی سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) فرشتوں نے آدم علیہ السلام کو جواب دیا "السلام علیک ورحمۃ اللہ" (سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمت)

۱۱۸۱- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

۱۱۸۱ - ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ بن نمیر نے

بن نمیر حدثنا عبید اللہ عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رجلا دخل المسجد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس فی ناحیۃ المسجد فصلی ثم جاء فسلم علیہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: وعلیک السلام ارجع فصل فانک لم تصل، فرجع فصلی ثم جاء فسلم فقال: وعلیک السلام فارجع فصل فانک لم تصل فقال فی الثانیۃ او فی التی بعدھا: علمنی یا رسول اللہ، فقال اذا قمت الی الصلوۃ فاسبغ الوضوء ثم استقبل القبلۃ فکبر ثم اقرأ بما تیسر معک من القرآن ثم ارکع حتی تطمئن راکعا ثم ارفع حتی تستوی قائما ثم اسجد حتی تطمئن ساجدا ثم ارفع حتی تطمئن جالسا ثم اسجد حتی تطمئن ساجدا ثم ارفع حتی تطمئن جالسا ثم افعل ذلک فی صلاتک کلھا، وقال ابو اسامۃ فی الاخیر حتی تستوی قائما۔

خبر دی۔ ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید مقبری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب مسجد میں داخل ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے انھوں نے نماز پڑھی، اور پھر حاضر ہو کر آنحضور کو سلام کیا، آنحضور نے فرمایا "وعلیک السلام" جاؤ اور دوبارہ نماز پڑھو، کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ واپس گئے اور نماز پڑھی، اور پھر آ کر سلام کیا۔ آنحضور نے فرمایا "وعلیک السلام" واپس جاؤ اور نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے، ان صاحب نے دوسری مرتبہ، یا اس کے بعد، عرض کی یا رسول اللہ! مجھے سکھا دیجئے، آنحضور نے فرمایا جب نماز کے لیے کھڑے ہوا کرو تو پہلے پوری طرح وضو کرو۔ پھر قبلہ رُو ہو کر تکبیر (تحریمہ) کہو، اس کے بعد قرآن مجید میں سے جو تمہارے لیے آسان ہو وہ پڑھو، پھر رکوع کرو اور جب رکوع کی حالت میں برابر ہو جاؤ تو سر اٹھاؤ، جب سیدھے کھڑے ہو جاؤ، تو اب سجدہ میں جاؤ۔ جب سجدہ پوری طرح کر لو تو سر اٹھاؤ، اور اچھی طرح سے بیٹھ جاؤ یہی عمل اپنی ہر رکعت میں کرو۔ اور ابو اسامہ نے اخیر کے متعلق یہ بیان کیا کہ یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔

١١٨٢۔ حدثنا ابن بشار قال حدثنی یحیی عن عبید اللہ حدثنی سعید عن ابیہ عن ابی ہریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم ارفع حتی تطمئن جالسا۔

١١٨٢۔ ہم سے ابن بشار نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پھر سر اٹھاؤ۔ اور اچھی طرح بیٹھ جاؤ۔

باب اذا قال فلان یقرئک السلام

۷۰۳۔ جب کوئی کہے کہ فلاں تمھیں سلام کہتا ہے۔

١١٨٣۔ حدثنا ابو نعیم حدثنا زکریا قال سمعت عامرا یقول حدثنی ابو سلمۃ بن عبد الرحمن ان عائشۃ رضی اللہ عنھا حدثتہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لھا ان جبریل یقرئک السلام، قالت وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔

١١٨٣۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عامر سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ مجھ سے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام تمھیں سلام کہتے ہیں، عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ "وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ"

باب التسلیم فی مجلس فیہ اخلاط من المسلمین والمشرکین

۷۰۴۔ ایسی مجلس کو سلام کرنا جس میں مسلمان اور مشرک سب ہوں۔

١١٨٤۔ حدثنا ابراہیم بن موسی اخبرنا ہشام عن معمر عن الزہری عن عروۃ بن الزبیر قال اخبرنی اسامۃ بن زید ان النبی صلی اللہ علیہ

١١٨٤۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں معمر نے، انھیں زہری نے، ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ مجھے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے،

وَسَلَّمَ رَكِبَ حِمَارًا عَلَيْهِ إِكَافٌ تَحْتَهُ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَأَرْدَفَ وَرَاءَهُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَهُوَ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَذَلِكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ حَتَّى مَرَّ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ وَفِيهِمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ، وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ، فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ: لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللَّهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ: أَيُّهَا الْمَرْءُ لَا أَحْسَنَ مِنْ هَذَا إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا فِي مَجَالِسِنَا وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ. قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ اغْشَنَا فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذَلِكَ، فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَتَوَاثَبُوا فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَتُوا ثُمَّ رَكِبَ دَابَّتَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ أَيْ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ؟ يُرِيدُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ، قَالَ كَذَا وَكَذَا. قَالَ اعْفُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاصْفَحْ، فَوَاللَّهِ لَقَدْ أَعْطَاكَ اللَّهُ الَّذِي أَعْطَاكَ، وَلَقَدِ اصْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ الْبَحْرَةِ عَلَى أَنْ يُتَوِّجُوهُ فَيُعَصِّبُونَهُ بِالْعِصَابَةِ، فَلَمَّا رَدَّ اللَّهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَرِقَ بِذَلِكَ فَذَلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ، فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۵۰۷ مَنْ لَمْ يُسَلِّمْ عَلَى مَنِ اقْتَرَفَ ذَنْبًا وَلَمْ يَرُدَّ سَلَامَهُ حَتَّى تَتَبَيَّنَ تَوْبَتُهُ

جس پر پالان بندھا ہوا تھا اور نیچے فدک کی بنی ہوئی ایک مخملی چادر بچھی ہوئی تھی۔ آنحضورؐ نے سواری پر اپنے پیچھے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بٹھایا تھا۔ آپ بنی حارث بن خزرج بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے جا رہے تھے۔ یہ جنگ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے۔ آنحضورؐ ایک مجلس سے گزرے جس میں مسلمان بت پرست، مشرک اور یہودی سب ہی شریک تھے۔ عبداللہ بن ابی بن سلول بھی شرکا میں تھا۔ مجلس میں عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ جب مجلس پر سواری کا گرد پڑا تو عبداللہ نے اپنی چادر سے اپنی ناک چھپائی اور کہا کہ ہمارے اوپر غبار نہ اڑاؤ۔ پھر حضور اکرمؐ نے سلام کیا اور وہاں رک گئے اور اتر کر انہیں اللہ کی طرف بلایا اور ان کیلئے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ عبداللہ بن ابی بن سلول بولا، میاں میں ان باتوں کے سمجھنے سے قاصر ہوں۔ اگر وہ چیز حق ہے جو تم کہتے ہو تو ہماری مجلسوں میں آکر ہمیں تکلیف نہ دیا کرو۔ اپنے گھر جاؤ اور ہم میں سے جو تمہارے پاس آئے اس سے بیان کرو۔ اس پر عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ آنحضورؐ ہماری مجلسوں میں تشریف لایا کریں۔ کیونکہ ہم اسے پسند کرتے ہیں۔ پھر مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں میں اس بات پر تو تو میں میں ہونے لگی اور قریب تھا کہ وہ کوئی ارادہ کر بیٹھیں اور ایک دوسرے پر حملہ کر دیں۔ لیکن آنحضورؐ انہیں برابر خاموش کراتے رہے۔ اور جب وہ خاموش ہو گئے (اور معاملہ رفع دفع ہو گیا) تو آنحضورؐ اپنی سواری پر بیٹھ کر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے یہاں گئے۔ آنحضورؐ نے ان سے فرمایا۔ سعد آپ نے نہیں سنا کہ ابوحباب نے آج کیا بات کہی ہے۔ آپ کا اشارہ عبداللہ بن ابی کی طرف تھا کہ اس نے یہ یہ باتیں کہی ہیں۔ سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ کہ یا رسول اللہ! اسے معاف کر دیجئے۔ اور درگزر فرمائیے اللہ تعالیٰ نے وہ حق آپ کو عطا فرمایا ہے جو عطا فرمانا تھا۔ اسی بستی (مدینہ منورہ) کے لوگ (آپؐ کی ہجرت اور انصار کے ایمان سے پہلے) اس پر متفق ہو گئے تھے کہ اسے (عبداللہ بن ابی کو) تاج پہنا دیں اور شاہی عمامہ اس کے سر پر باندھ دیں لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس منصوبہ کو اس حق کی وجہ سے ختم کر دیا جو اس نے آپؐ کو عطا فرمایا ہے تو اسے حق سے حسد ہو گیا اور اسی وجہ سے اس نے یہ معاملہ کیا ہے جو آپؐ نے دیکھا۔ چنانچہ آنحضورؐ نے اسے معاف کر دیا۔

۵۰۷ ۔ جس نے گناہ کے مرتکب کو سلام نہیں کیا، اور اس وقت تک اس کے سلام کا جواب بھی نہیں دیا جب تک اس کا توبہ کرنا ظاہر

وَإِلَى مَتَى تَتَبَيَّنُ تَوْبَةُ الْعَاصِي - وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو وَلَا تُسَلِّمُوا عَلَى شَرَبَةِ الْخَمْرِ ؞

نہیں ہو گیا اور کتنے دنوں تک گنہگار کا توبہ کرنا ظاہر ہوتا ہے؟ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شراب پینے والوں کو سلام نہ کرو۔

۱۱۸۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوكَ وَنَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا وَآتِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ أَمْ لَا؟ حَتَّى كَمُلَتْ خَمْسُونَ لَيْلَةً وَآذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللهِ عَلَيْنَا حِينَ صَلَّى الْفَجْرَ ؞

۱۱۸۵ - ہم سے ابن بکیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبدالرحمن بن عبداللہ نے اور ان سے عبداللہ بن کعب نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ جب وہ غزوۂ تبوک میں شریک نہیں ہو سکے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بات چیت کرنے کی ممانعت کر دی تھی اور میں آنحضور کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کرتا تھا اور یہ اندازہ لگاتا تھا کہ آنحضور نے جواب سلام میں ہونٹ مبارک ہلائے یا نہیں، آخر پچاس دن گزر گئے اور آنحضور نے اللہ کی بارگاہ میں ہماری توبہ کے قبول کئے جانے کا نماز فجر کے بعد اعلان کیا۔

بَابٌ كَيْفَ يُرَدُّ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ السَّلَامُ ؞

۷۰۶ - ذمیوں کے سلام کا جواب کس طرح دیا جائے۔

۱۱۸۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَهْطٌ مِّنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ فَفَهِمْتُهَا فَقُلْتُ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ فَإِنَّ اللهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ ؞

۱۱۸۶ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے کہا کہ مجھے عروہ نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ کچھ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ "السام علیک" (تمہیں موت آئے) میں ان کی بات سمجھ گئی اور میں نے جواب دیا "وعلیکم السام واللعنۃ" آنحضور نے فرمایا عائشہ صبر سے کام لو کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام معاملات میں نرمی کو پسند کرتا ہے، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا آپ نے سنا نہیں کہ انہوں نے کیا کہا تھا؟ آنحضور نے فرمایا کہ میں نے ان کا جواب دے دیا تھا کہ "وعلیکم" (اور تمہیں بھی)۔

۱۱۸۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمُ الْيَهُودُ فَإِنَّمَا يَقُولُ أَحَدُهُمُ السَّامُ عَلَيْكَ فَقُلْ وَعَلَيْكَ ؞

۱۱۸۷ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں عبداللہ بن دینار نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تمہیں یہودی سلام کریں، اور اگر ان میں سے کوئی "السام علیک" کہے تو تم اس کے جواب میں صرف "وعلیک" (اور تمہیں بھی) کہہ دیا کرو۔

۱۱۸۸ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ ؞

۱۱۸۸ - ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، انہیں عبیداللہ بن ابی بکر بن انس نے خبر دی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اہل کتاب تمہیں سلام کریں تو تم اس کے جواب میں صرف "وعلیکم" کہو۔

بَابٌ مَنْ نَظَرَ فِي كِتَابِ مَنْ يُحْذَرُ عَلَى

۷۰۷ - جس نے حقیقت حال معلوم کرنے کے لیے ایسے شخص کا

الْمُسْلِمِيْنَ لِيَسْتَبِيْنَ أَمْرُهُ ؟

۱۱۸۹ ـ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ بُهْلُوْلٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَأَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ وَكُلُّنَا فَارِسٌ فَقَالَ انْطَلِقُوْا حَتّٰى تَأْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ مَعَهَا صَحِيْفَةٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِيْ بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُشْرِكِيْنَ، قَالَ فَأَدْرَكْنَاهَا تَسِيْرُ عَلٰى جَمَلٍ لَهَا حَيْثُ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْنَا أَيْنَ الْكِتَابُ الَّذِيْ مَعَكِ؟ قَالَتْ: مَا مَعِيَ كِتَابٌ فَأَنَخْنَا بِهَا فَابْتَغَيْنَا فِيْ رَحْلِهَا فَمَا وَجَدْنَا شَيْئًا. قَالَ صَاحِبَايَ مَا نَرٰى كِتَابًا، قَالَ قُلْتُ لَقَدْ عَلِمْتُ مَا كَذَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ يُحْلَفُ بِهِ لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَأُجَرِّدَنَّكِ قَالَ فَلَمَّا رَأَتِ الْجِدَّ مِنِّيْ أَهْوَتْ بِيَدِهَا إِلٰى حُجْزَتِهَا وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَاءٍ فَأَخْرَجَتِ الْكِتَابَ، قَالَ فَانْطَلَقْنَا بِهِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ يَا حَاطِبُ عَلٰى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ مَا بِيْ إِلَّا أَنْ أَكُوْنَ مُؤْمِنًا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَمَا غَيَّرْتُ وَلَا بَدَّلْتُ، أَرَدْتُ أَنْ تَكُوْنَ لِيْ عِنْدَ الْقَوْمِ يَدٌ يَدْفَعُ اللّٰهُ بِهَا عَنْ أَهْلِيْ وَمَالِيْ وَلَيْسَ مِنْ أَصْحَابِكَ هُنَاكَ إِلَّا وَلَهُ مَنْ يَدْفَعُ اللّٰهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ قَالَ صَدَقَ فَلَا تَقُوْلُوْا لَهُ إِلَّا خَيْرًا، قَالَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّهُ قَدْ خَانَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَالْمُؤْمِنِيْنَ فَدَعْنِيْ فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ قَالَ فَقَالَ: يَا عُمَرُ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ

خط دیکھا جس میں مسلمانوں کے خلاف کوئی بات تھی ؟

۱۱۸۹ ۔ ہم سے یوسف بن بہلول نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ادریس نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے حصین بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے سعد بن عبیدہ نے، ان سے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے زبیر بن عوام اور ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہم کو بھیجا، ہم سب گھوڑ سوار تھے، آنحضور ؐ نے فرمایا کہ جاؤ اور جب "روضۂ خاخ" (مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام) پر پہنچو تو وہاں تمہیں مشرکین کی ایک عورت ملے گی۔ اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا ایک خط ہوگا جو مشرکین کے پاس بھیجا گیا ہے۔ بیان کیا کہ ہم نے اس عورت کو پالیا۔ وہ اپنے اونٹ پر جا رہی تھی اور وہیں پر (ملی جہاں) آنحضور ؐ نے بتایا تھا۔ بیان کیا کہ ہم نے اس سے کہا کہ خط جو تم ساتھ لے جا رہی ہو وہ کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے اس کے اونٹ کو بٹھایا اور اس کے کجاوہ میں تلاشی لی لیکن کہیں کوئی چیز نہیں ملی۔ میرے دونوں ساتھیوں نے کہا کہ ہمیں کہیں کوئی خط تو نظر نہیں آتا! بیان کیا کہ میں نے کہا مجھے یقین ہے کہ حضور اکرم ؐ نے غلط بات نہیں کہی ہے قسم ہے اس کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے، تم خط نکالو ورنہ میں تمہیں ننگا کر دوں گا۔ بیان کیا کہ جب اس عورت نے دیکھا کہ میں واقعی اس معاملہ میں سنجیدہ ہوں تو اس نے ازار باندھنے کی جگہ کی طرف ہاتھ بڑھایا، وہ ایک چادر ازار کے طور پر باندھے ہوئے تھی، اور خط نکالا۔ بیان کیا کہ ہم اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آنحضور ؐ نے دریافت فرمایا، حاطب تم نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے عرض کی کہ میں اب بھی اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں، میرے اندر کوئی تغیر و تبدیلی نہیں آئی ہے۔ میرا مقصد (خط بھیجنے سے) صرف یہ تھا کہ (قریش پر آپ کی فوج کشی کی اطلاع دوں اور اس طرح) میرا ان لوگوں پر احسان ہو جائے اور اس کی وجہ سے اللہ میرے اہل اور مال کی طرف سے (ان سے) مدافعت کرائے۔ آپ ؐ کے جتنے (مہاجر) صحابہ ہیں ان کے مکہ معظمہ میں ایسے افراد ہیں جن کے ذریعہ اللہ ان کے مال اور ان کے گھر والوں کی حفاظت کراتا ہے۔ آنحضور ؐ نے فرمایا، انہوں نے سچ کہہ دیا ہے۔ اب تم لوگ ان کے بارے میں سوا بھلائی کے اور کچھ نہ کہو۔ بیان کیا کہ اس پر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس شخص نے اللہ، اس کے رسول اور مومنوں کے ساتھ خیانت کی ہے۔ مجھے اجازت

اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ، قَالَ فَدَمَعَتْ عَيْنَا عُمَرَ وَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ۔

باب ۷۰۸ كَيْفَ يُكْتَبُ الْكِتَابُ إِلَى أَهْلِ الْكِتَابِ

۱۱۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَكَانُوا تِجَارًا بِالشَّامِ فَأَتَوْهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُرِئَ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ السَّلَامُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ۔

باب ۷۰۹ بِمَنْ يُبْدَأُ فِي الْكِتَابِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ وَصَحِيفَةً مِنْهُ إِلَى صَاحِبِهِ. وَقَالَ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجَرَ خَشَبَةً فَجَعَلَ الْمَالَ فِي جَوْفِهَا وَكَتَبَ إِلَيْهِ صَحِيفَةً مِنْ فُلَانٍ إِلَى فُلَانٍ۔

باب ۷۱۰ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ۔

۱۱۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

دیکھئے کہ میں اس کی گردن مار دوں۔ بیان کیا کہ آنحضور نے فرمایا، عمر! تمہیں کیا معلوم، اللہ تعالیٰ اہل بدر کی لڑائی میں شریک صحابہ کی زندگی پر مطلع تھا اور اس کے باوجود کہا کہ، تم جو چاہو کرو، تمہارے لیے جنت لکھ دی گئی ہے۔" بیان کیا کہ اس پر عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھیں اشک آلود ہوگئیں اور عرض کی اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جاننے والے ہیں۔

۷۰۸۔ اہل کتاب کو کس طرح خط لکھا جائے۔

۱۱۹۰۔ ہم سے محمد بن مقاتل ابو الحسن نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی۔ انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ اور انہیں ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ہرقل نے قریش کے چند افراد کے ساتھ انہیں بھی بلا بھیجا۔ یہ لوگ شام تجارت کی غرض سے گئے تھے۔ سب لوگ ہرقل کے پاس آئے۔ پھر انہوں نے واقعہ بیان کیا۔ بیان کیا کہ پھر ہرقل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا اور وہ پڑھا گیا خط میں یہ لکھا ہوا تھا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محمد کی طرف سے جو اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) ہرقل عظیم روم کی طرف، سلام ہو ان پر جنہوں نے ہدایت کی اتباع کی۔ اما بعد۔

۷۰۹۔ خط کس کے نام سے شروع کیا جائے۔ لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے جعفر بن ربیع نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالرحمٰن بن ہرمز نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے، کہ آنحضور نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر کیا کہ انہوں نے لکڑی کا ایک لٹھا لیا اور اس میں سوراخ کر کے ایک ہزار دینار اور خط رکھ دیا۔ وہ خط ان کی طرف سے ان کے ساتھی (قرض خواہ) کی طرف تھا اور عمر بن ابی سلمہ نے بیان کیا کہ ان سے ان کے والد نے اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہوں نے لکڑی کے ایک لٹھے میں سوراخ کیا اور مال اس کے اندر رکھ دیا۔ اور ان کے پاس ایک خط لکھا، فلاں کی طرف سے فلاں کو ملے۔

۷۱۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔

۱۱۹۱۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث

سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ. اَنَّ اَهْلَ قُرَيْظَةَ نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِ سَعْدٍ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ فَجَاءَ فَقَالَ: قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ اَوْ قَالَ خَيْرِكُمْ فَقَعَدَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِكَ قَالَ فَاِنِّيْ اَحْكُمُ اَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبٰى ذَرَارِيُّهُمْ فَقَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ بِمَا حَكَمَ بِهِ الْمَلِكُ. قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللهِ اَفْهَمَنِيْ بَعْضُ اَصْحَابِيْ عَنْ اَبِي الْوَلِيْدِ مِنْ قَوْلِ اَبِيْ سَعِيْدٍ اِلٰى حُكْمِكَ.

بَابُ الْمُصَافَحَةِ. وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ عَلَّمَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ وَكَفِّيْ بَيْنَ كَفَّيْهِ. وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَامَ اِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ يُهَرْوِلُ حَتّٰى صَافَحَنِيْ وَهَنَّاَنِيْ.

۱۱۹۲ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ اَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِيْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ نَعَمْ.

۱۱۹۳ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عَقِيْلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اٰخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.

بَابُ الْاَخْذِ بِالْيَدَيْنِ. وَصَافَحَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ابْنَ الْمُبَارَكِ بِيَدَيْهِ.

بیان کی، ان سے سعد بن ابراہیم نے، ان سے ابوامامہ بن سہل بن حنیف اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہ قریظہ کے یہودی سعد رضی اللہ عنہ کو ثالث بنانے پر تیار ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلا بھیجا، جب وہ آئے تو آنحضور نے فرمایا کہ اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ یا (آنحضور نے) فرمایا کہ اپنے میں سب سے افضل کے لیے کھڑے ہو جاؤ) پھر وہ حضور اکرم کے پاس بیٹھ گئے اور آنحضور نے فرمایا کہ یہ لوگ آپ کی ثالثی پر آمادہ ہیں۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ ان میں جو جنگ کے قابل ہیں انہیں قتل کر دیا جائے اور ان کے بچوں عورتوں کو قید کر لیا جائے۔ آنحضور نے فرمایا کہ آپ نے وہی فیصلہ کیا جس فیصلہ کو فرشتہ لے کر آیا تھا۔ ابوعبداللہ (مصنف) نے بیان کیا کہ مجھے میرے بعض اصحاب نے ابوالولید کے واسطہ سے ابوسعید رضی اللہ عنہ کا قول (علی کے بجائے لفظ) "الی" حکمک نقل کیا ہے۔

۷۱۱ - مصافحہ۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد سکھلایا تو میری دونوں ہتھیلیاں آنحضور کی ہتھیلیوں کے درمیان تھیں اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے۔ طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ اٹھ کر بڑی تیزی سے میری طرف بڑھے اور مجھ سے مصافحہ کیا اور (توبہ کے قبول ہونے پر) مجھے مبارکباد دی۔

۱۱۹۲ - ہم سے عمرو بن عاصم نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہمام نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا مصافحہ کا دستور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔

۱۱۹۳ - ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے حیوۃ نے خبر دی۔ کہا کہ مجھ سے ابوعقیل زہرہ بن معبد نے حدیث بیان کی، انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے سنا، بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آنحضور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔

۷۱۲ - دونوں ہاتھ پکڑنا۔

اور حماد بن زید نے ابن مبارک سے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا۔

۱۱۹۴ - حدثنا أبو نعيم حدثنا سيف قال سمعت مجاهدا يقول حدثني عبد الله بن سخبرة أبو معمر قال سمعت ابن مسعود يقول: علمني رسول الله صلى الله عليه وسلم وكفي بين كفيه التشهد كما يعلمني السورة من القرآن: التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله، وهو بين ظهرانينا فلما قبض قلنا السلام يعني على النبي صلى الله عليه وسلم۔

۱۱۹۴ - ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سیف نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے مجاہد سے سنا۔ کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن سخبرہ ابو معمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تشہد سکھایا، اس وقت میرے ہاتھ آنحضورؐ کی ہتھیلیوں کے درمیان میں تھے۔ (اس طرح سکھایا) جس طرح آپ قرآن مجید کی سورت سکھایا کرتے تھے۔ التحیات لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله۔ آنحضورؐ اس وقت حیات تھے۔ جب آپ کی وفات ہوگئی تو ہم (خطاب کا صیغہ کے بجائے اس طرح پڑھنے لگے "السلام" یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

الحمدللہ تفہیم البخاری کا پچیسواں (۲۵) پارہ مکمل ہوا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

۲۶ چھبیسواں پارہ

باب ۷۱۳۔ المُعَانَقَةِ وَقَوْلِ الرَّجُلِ كَيْفَ أَصْبَحْتَ؟

۱۱۹۵۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا يَعْنِي ابْنَ أَبِي طَالِبٍ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا أَبَا الْحَسَنِ كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا فَأَخَذَ بِيَدِهِ الْعَبَّاسُ فَقَالَ أَلَا تَرَاهُ أَنْتَ وَاللّٰهِ بَعْدَ الثَّلَاثِ عَبْدُ الْعَصَا وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيُتَوَفَّى فِي وَجَعِهِ وَإِنِّي لَأَعْرِفُ فِي وُجُوهِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْمَوْتَ فَاذْهَبْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْأَلَهُ فِيمَنْ يَكُونُ الْأَمْرُ فَإِنْ كَانَ فِينَا عَلِمْنَا ذٰلِكَ وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا أَمَرْنَاهُ فَأَوْصَى بِنَا؟ قَالَ عَلِيٌّ وَاللّٰهِ لَئِنْ سَأَلْنَاهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَمْنَعُنَا لَا يُعْطِينَاهَا النَّاسُ أَبَدًا وَإِنِّي لَا أَسْأَلُهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَدًا۔

۷۱۳۔ معانقہ اور کسی کا یہ کہنا کہ صبح کیسے گزاری؟

۱۱۹۵۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں بشر بن شعیب نے خبر دی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے بیان کیا انہیں عبداللہ بن کعب نے خبر دی اور انہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ علی رضی اللہ عنہ یعنی ابن ابی طالب، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں سے نکلے اور ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی ان سے علبسہ نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے بیان کیا انہیں عبداللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی اور انہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں سے نکلے، یہ اس مرض کا واقعہ ہے جس میں آنحضورؐ کی وفات ہوئی تھی، لوگوں نے پوچھا، ابوالحسن (حضرت علی کی کنیت) حضور اکرمؐ نے صبح کیسے گزاری؟ انہوں نے فرمایا کہ بحمد اللہ، سکون رہا۔ پھر علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ عباس رضی اللہ عنہ نے پکڑ کر فرمایا۔ کیا تم آنحضورؐ کو دیکھتے نہیں، واللہ تین دن کے بعد تمہیں ڈنڈے کے سامنے جھکنا پڑے گا۔ واللہ میں جانتا ہوں کہ حضور اکرمؐ اس مرض میں وفات پا جائیں گے۔ میں بنی عبدالمطلب کے چہروں پر موت کے آثار کو خوب جانتا ہوں اس لئے ہمارے ساتھ رسول اکرمؐ کے پاس چلو تاکہ پوچھا جائے آنحضورؐ کے بعد خلافت کس کے ہاتھ میں رہے گی، اگر ہمیں لوگوں کو ملنی ہے تو ہمیں معلوم ہو جائے گا۔ اور دوسروں کے پاس جائے گی تو ہم عرض کریں گے تاکہ حضورؐ ہمارے بارے میں کچھ وصیت کر دیں، علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ واللہ اگر ہم نے آں حضورؐ سے خلافت کی درخواست کی اور آں حضورؐ نے انکار کر دیا تو پھر لوگ ہمیں کبھی نہیں دینگے میں تو آنحضورؐ سے کبھی اس کے متعلق نہیں پوچھوں گا؛

باب ۷۱۴۔ مَنْ أَجَابَ بِلَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ:

۷۱۴۔ جس نے لبیک وسعدیک سے جواب دیا؛

۱۱۹۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ قَالَ مِثْلَهُ ثَلَاثًا هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ؟ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ، أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ۔

۱۱۹۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے معاذ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں۔۔۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر آں حضورؐ کے پیچھے سوار تھا، آں حضورؐ نے فرمایا اے معاذ! میں نے کہا "لبیک وسعدیک" (حاضر ہوں، حکم کی بجاآوری کے لئے) پھر آں حضورؐ نے تین مرتبہ مجھے اسی طرح مخاطب کیا اس کے بعد فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ (پھر خود ہی جواب دیا) ... یہ کہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں پھر آپ تھوڑی دیر چلتے رہے اور فرمایا۔ اے معاذ! میں نے عرض کی "لبیک وسعدیک" فرمایا، تمہیں معلوم ہے کہ جب وہ یہ کرلیں تو اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے؟ یہ کہ انہیں عذاب نہ دے۔

۱۱۹۷۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ مُعَاذٍ بِهَذَا۔

۱۱۹۷۔ ہم سے ہدبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے معاذ رضی اللہ عنہ نے یہی حدیث۔

۱۱۹۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا وَاللَّهِ أَبُو ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرَّةِ الْمَدِينَةِ عِشَاءً اسْتَقْبَلَنَا أُحُدٌ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا أُحِبُّ أَنَّ أُحُدًا لِي ذَهَبًا يَأْتِي عَلَيَّ لَيْلَةٌ أَوْ ثَلَاثٌ عِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللَّهِ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَأَرَانَا بِيَدِهِ۔ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْأَكْثَرُونَ هُمُ الْأَقَلُّونَ إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا ثُمَّ قَالَ لِي مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ يَا أَبَا ذَرٍّ حَتَّى أَرْجِعَ فَانْطَلَقَ حَتَّى غَابَ عَنِّي فَسَمِعْتُ صَوْتًا فَتَخَشَّيْتُ أَنْ يَكُونَ عُرِضَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَذْهَبَ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْرَحْ فَمَكُثْتُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِعْتُ صَوْتًا خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عُرِضَ لَكَ

۱۱۹۸۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے زید بن وہب نے حدیث بیان کی (کہا کہ) واللہ ہم سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے مقام ربذہ میں حدیث بیان کی، بیان کیا کہ میں۔۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رات کے وقت مدینہ منورہ کی کالی پتھروں والی زمین پر چل رہا تھا کہ احد پہاڑی دکھائی دی آں حضورؐ نے فرمایا اے ابوذر! مجھے پسند نہیں کہ اگر احد پہاڑی کے برابر بھی میرے پاس سونا ہو اور مجھ پر ایک رات بھی اس طرح گزر جائے یا (آں حضورؐ نے ایک رات کی بجائے) تین رات (فرمایا) کہ اس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس بچے، سوا اس کے کہ جو میں قرض کی ادائیگی کے لئے محفوظ رکھ لوں (میں اس سارے سونے کو) اللہ کی مخلوق میں اس طرح تقسیم کردوں گا، ابوذر رضی اللہ عنہ نے اس کیفیت کو اپنے ہاتھ سے ہمیں دکھلایا پھر آں حضورؐ نے فرمایا، اے ابوذر! میں نے عرض کیا لبیک وسعدیک، یارسول اللہ! آں حضورؐ نے فرمایا۔ زیادہ جمع کرنے والے ہی (ثواب کی حیثیت سے) کم حاصل کرنے والے ہوتے ہیں، سوا اس کے جو اللہ کے بندوں پر مال اس طرح خرچ کرے (کثرت کے ساتھ خرچ کرے) پھر فرمایا یہیں ٹھہرے رہو ابوذر، یہاں سے اس وقت تک نہ ہٹنا۔ جب تک میں واپس نہ آجاؤں پھر

ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَكَ نُقِمْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ جِبْرِيلُ أَتَانِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ. قُلْتُ لِزَيْدٍ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَالَ أَشْهَدُ لَحَدَّثَنِيهِ أَبُو ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ، قَالَ الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ نَحْوَهُ. وَقَالَ أَبُو شِهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ يَمْكُثُ عِنْدِي فَوْقَ ثَلَاثٍ؛

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور نظروں سے اوجھل ہوگئے۔ اس کے بعد میں نے آواز سنی اور مجھے خطرہ ہوا کہ کہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی پریشانی نہ پیش آگئی ہو۔ اس لئے میں نے (آں حضور کو دیکھنے کے لئے) جانا چاہا۔ لیکن فوراً ہی آنحضورؐ کا ارشاد یاد آیا کہ یہاں سے نہ ہٹنا، چنانچہ میں وہیں رک گیا (جب آنحضورؐ تشریف لائے تو) میں نے عرض کی، میں نے آواز سنی تھی اور مجھے خطرہ ہوگیا تھا کہ کہیں آپ کو کوئی پریشانی نہ پیش آجائے، پھر مجھے آپ کا ارشاد یاد آیا، اس لئے یہیں ٹھہر گیا، آں حضورؐ نے فرمایا یہ جبرئیل علیہ السلام تھے میرے پاس آئے تھے اور مجھے اطلاع دی ہے کہ میری امت کا جو بھی فرد اس حال میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہوگا تو وہ جنت میں جائے گا، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہوگی؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہاں، اگرچہ اس نے زنا اور چوری بھی کی ہو، (اعمش نے بیان کیا کہ) میں نے زید بن وہب سے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس حدیث کے راوی ابو درداء رضی اللہ عنہ ہیں؟ زید نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ حدیث مجھ سے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے مقام ربذہ میں بیان کی تھی اعمش نے بیان کیا کہ مجھ سے ابو صالح نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو درداء رضی اللہ عنہ نے اسی طرح حدیث بیان کی۔ اور ابو شہاب نے اعمش کے واسطے سے بیان کیا (ابو ذر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں کہ اگر سونا احد پہاڑی کے برابر بھی ہو تو میں پسند نہیں کروں گا کہ) میرے پاس تین دن سے زیادہ رہے۔

باب ۷۱۵. لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ؛

۷۱۵۔ کوئی شخص کسی دوسرے بیٹھے ہوئے شخص کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے؛

۱۱۹۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ؛

۱۱۹۹۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اس کے بیٹھنے کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ خود وہاں بیٹھ جائے؛

باب ۷۱۶. إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللهُ لَكُمْ وَإِذَا قِيلَ انْشُزُوا فَانْشُزُوا الْآيَةَ؛

۷۱۶۔ جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں کشادگی کر لیا کرو، تو کشادگی کر لیا کرو، اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کشادگی کرے گا اور جب تم سے کہا جائے (مجلس میں مزید افراد کے لئے گنجائش پیدا کرنے کے لئے) کہ اٹھ جاؤ تو اٹھ جایا کرو؛

۱۲۰۰۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ وَيَجْلِسَ فِيهِ آخَرُ وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ

۱۲۰۰۔ ہم سے خلاد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عبیداللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا تھا کہ کسی شخص کو اس کے بیٹھنے کی جگہ سے اٹھایا جائے تاکہ دوسرا اس کی جگہ بیٹھے البتہ (آنے والے کو مجلس میں) جگہ دے دیا کرو اور کشادگی کر دیا کرو، اور

وَيَجْلِسُ فِيهِ آخَرُ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسَ مَكَانَهُ ؛

ابن عمر رضی اللہ عنہ ناپسند کرتے تھے کہ کوئی شخص مجلس میں سے کسی کو اٹھا کر خود اس کی جگہ بیٹھ جائے ؛

باب ۷۱۷۔ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ أَوْ بَيْتِهِ وَلَمْ يَسْتَأْذِنْ أَصْحَابَهُ أَوْ تَهَيَّأَ لِلْقِيَامِ لِيَقُومَ النَّاسُ ؛

۷۱۷۔ جو اپنے ساتھیوں کی اجازت کے بغیر مجلس یا گھر میں کھڑا ہوا، یا کھڑے ہونے کے لئے اہتمام کیا، تاکہ دوسرے لوگ کھڑے ہو جائیں ؛

۱۲۰۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ دَعَا النَّاسَ طَعِمُوا ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ قَالَ فَأَخَذَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مَعَهُ مِنَ النَّاسِ وَبَقِيَ ثَلَاثَةٌ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا فَانْطَلَقُوا قَالَ فَجِئْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوا فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ فَأَرْخَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا ؛

۱۲۰۱۔ ہم سے حسن بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے معتمر نے حدیث بیان کی انہوں نے اپنے والد سے سنا، وہ ابو مجلز کے حوالہ سے بیان کرتے تھے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو لوگوں کو (دعوت ولیمہ پر) بلایا لوگوں نے کھانا کھایا اور پھر بیٹھ کر باتیں کرتے رہے بیان کیا کہ پھر آنحضورؐ نے اس کا اظہار کیا گویا آپ اٹھنا چاہتے تھے لیکن لوگ (جو بیٹھے باتیں کر رہے تھے) کھڑے نہیں ہوئے جب آں حضورؐ نے یہ دیکھا تو آپ کھڑے ہوگئے جب آں حضورؐ کھڑے ہوگئے تو آپ کے ساتھ اور بھی صحابہ کھڑے ہوگئے لیکن تین حضرات ابھی باقی رہ گئے۔ اس کے بعد حضور اکرم اندر جانے کے لئے تشریف لائے لیکن وہ لوگ اب بھی بیٹھے تھے۔ اس کے بعد وہ لوگ بھی چلے گئے۔ بیان کیا کہ پھر میں آیا اور میں نے آنحضورؐ کو اطلاع دی کہ وہ (تین حضرات) بھی جا چکے ہیں، آنحضورؐ تشریف لائے اور اندر داخل ہوگئے۔ میں نے بھی اندر جانا چاہا، لیکن آنحضورؐ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال لیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "اے وہ لوگو جو ایمان لے آئے ہو! نبی کے گھر میں اس وقت تک نہ داخل ہو جب تک نہیں (اجازت) دی جائے ارشاد "ان ذلکم کان عند اللہ عظیما" تک۔

باب ۷۱۸۔ الِاحْتِبَاءُ بِالْيَدِ وَهُوَ الْقُرْفُصَاءُ ؛

۷۱۸۔ ہاتھ سے احتباء کرنا یہ قرفصاء کو کہتے ہیں (یعنی اس طرح سرین پر بیٹھنا کہ دونوں رانیں پیٹ سے ملالی جائیں اور دونوں ہاتھوں سے پنڈلی پکڑے رہا جائے ؛

۱۲۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي غَالِبٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۲۰۲۔ ہم سے محمد بن ابی غالب نے حدیث بیان کی انہیں ابراہیم بن منذر حزامی نے خبر دی ان سے محمد بن فلیح نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صحن کعبہ میں اپنے ہاتھ سے اس

وَسَلَّمَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ مُحْتَبِيًا بِيَدِهِ هٰكَذَا ؛

طرح احتباء کئے ہوئے دیکھا ؛

باب ۷۱۹ ۔ مَنِ اتَّكَأَ بَيْنَ يَدَيْ أَصْحَابِهِ

قَالَ خَبَّابٌ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً قُلْتُ أَلَا تَدْعُو اللهَ ؟ فَقَعَدَ ؛

۷۱۹ ۔ جو اپنے ساتھیوں کے سامنے کسی چیز پر ٹیک لگا کر بیٹھا ۔ خباب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ایک چادر پر ٹیک لگائے ہوئے تھے میں نے عرض کی آنحضورؐ اللہ سے دعا نہیں کرتے ! آپ (یہ سن کر) بیٹھ گئے ؛

۱۲۰۳ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ ؟ قَالُوا بَلٰى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ

۱۲۰۳ ۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی ان سے جریری نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ کی خبر نہ دوں ؟ صحابہ نے عرض کی ، کیوں نہیں یا رسول اللہ ! آنحضورؐ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا ۔ اور والدین کی نافرمانی کرنا ؛

۱۲۰۴ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ مِثْلَهُ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ : أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ ؛

۱۲۰۴ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی اور ان سے بشر نے اسی طرح حدیث بیان کی (اور یہ بھی بیان کیا کہ) آنحضورؐ ٹیک لگائے ہوئے تھے پھر آپ سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا ہاں ، اور جھوٹی بات بھی ، آنحضورؐ اسے بار بار دہراتے رہے کہ ہم نے کہا ، کاش آپ خاموش ہو جاتے ؛

باب ۷۲۰ ۔ مَنْ أَسْرَعَ فِي مَشْيِهِ لِحَاجَةٍ أَوْ قَصْدٍ ؛

۷۲۰ ۔ جو کسی ضرورت یا کسی اور مقصد کی وجہ سے تیز چلا ؛

۱۲۰۵ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ قَالَ ، صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَأَسْرَعَ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ ؛

۱۲۰۵ ۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر پڑھائی اور پھر بڑی تیزی کے ساتھ آپ گھر میں گئے ۔

باب ۷۲۱ ۔ السَّرِيرِ ؛

۷۲۱ ۔ تخت ؛

۱۲۰۶ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ ، كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَسْطَ السَّرِيرِ وَأَنَا مُضْطَجِعَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ تَكُونُ لِيَ الْحَاجَةُ فَأَكْرَهُ أَنْ أَقُومَ فَأَسْتَقْبِلَهُ فَأَنْسَلُّ انْسِلَالًا ؛

۱۲۰۶ ۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ، ان سے اعمش نے ، ان سے ابو الضحیٰ نے ، ان سے مسروق نے ، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تخت کے درمیان میں نماز پڑھتے تھے اور میں آنحضورؐ اور قبلہ کے درمیان لیٹی رہتی تھی ، مجھے کوئی ضرورت ہوتی لیکن میں اٹھنا پسند نہیں کرتی تھی البتہ آپ کی طرف سے رخ کر کے آہستہ سے کھسک جاتی تھی ؛

باب ۷۲۲۔ مَنْ اُلْقِيَ لَهُ وِسَادَةٌ

۱۲۰۷۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَحَدَّثَنِي عَبْدُاللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ اَخْبَرَنِي اَبُوالْمَلِيحِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِيكَ زَيْدٍ عَلَى عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهُ صَوْمِي فَدَخَلَ عَلَيَّ فَاَلْقَيْتُ لَهُ وِسَادَةً مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْاَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَقَالَ لِي اَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ؟ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ خَمْسًا، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ تِسْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ اِحْدَى عَشْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ شَطْرَ الدَّهْرِ صِيَامُ يَوْمٍ وَاِفْطَارُ يَوْمٍ؟

۷۲۲۔ جس کے لئے گدا بچھایا گیا؟

۱۲۰۷۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے خالد نے حدیث بیان کی اور مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن عون نے حدیث بیان کی ان سے خالد (بن عبداللہ طحان) نے حدیث بیان کی، ان سے خالد (حذاء) نے ان سے ابو قلابہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھے ابو الملیح نے خبر دی، انہوں نے (ابو قلابہ کو مخاطب کرکے) بیان کیا کہ میں تمہارے والد زید کے ساتھ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے روزے کا ذکر کیا گیا، آنحضورؐ میرے یہاں تشریف لائے میں نے آپ کے لئے چمڑے کا ایک گدا، جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی، بچھا دیا، آں حضورؐ زمین پر بیٹھے اور گدا میرے اور آنحضورؐ کے درمیان یوں ہی کا توں پڑا رہا، پھر آنحضورؐ نے مجھ سے فرمایا، کیا تمہارے لئے ہر مہینے میں تین دن کے (روزے) کافی نہیں؟ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! آنحضورؐ نے فرمایا، پھر پانچ دن رکھا کرو، میں نے عرض کی یا رسول اللہ! فرمایا سات دن میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! فرمایا نو دن! میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! فرمایا گیارہ دن، میں نے عرض کی یا رسول اللہ! فرمایا داؤد علیہ السلام کے روزے سے زیادہ کوئی روزہ نہیں ہے، زندگی کے نصف ایام، ایک دن کا روزہ اور ایک دن بلا روزہ کے؟

۱۲۰۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ اَنَّهُ قَدِمَ الشَّامَ. وَحَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ ذَهَبَ عَلْقَمَةُ اِلَى الشَّامِ فَاَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي جَلِيسًا فَقَعَدَ اِلَى اَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتَ؟ قَالَ مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ، قَالَ اَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي كَانَ لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ؟ يَعْنِي حُذَيْفَةَ، اَلَيْسَ فِيكُمْ اَوْ كَانَ فِيكُمُ الَّذِي اَجَارَهُ اللهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّيْطَانِ؟ يَعْنِي عَمَّارًا اَوَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّوَاكِ وَالْوِسَادَةِ؟ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ كَيْفَ كَانَ عَبْدُاللهِ يَقْرَاُ وَاللَّيْلِ اِذَا

۱۲۰۸۔ مجھ سے یحییٰ بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے مغیرہ نے، ان سے ابراہیم نے اور ان سے علقمہ نے کہ آپ شام آئے، اور مجھ سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے مغیرہ نے اور ان سے ابراہیم نے بیان کیا کہ علقمہ شام گئے اور مسجد میں جاکر دو رکعت نماز پڑھی، پھر یہ دعا کی اے اللہ، مجھے ایک ہم نشین عطا فرما چنانچہ آپ ابو درداء کی مجلس میں بیٹھے، ابو درداء رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا، تمہارا تعلق کہاں سے ہے؟ فرمایا، اہل کوفہ سے پوچھا، کیا تمہارے یہاں (نفاق اور منافقین کے) راز جاننے والے وہ صاحب نہیں ہیں جن کے سوا کوئی اور ان سے واقف نہیں ہے آپ کا اشارہ حذیفہ رضی اللہ عنہ کی طرف تھا۔ کیا تمہارے یہاں وہ نہیں ہیں یا (فرمایا کہ) تمہارے وہ تو جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سے شیطان سے پناہ دی تھی؟ اشارہ عمار رضی اللہ عنہ کی طرف تھا، کیا

يغشى؟ قال والذكر والانثى، فقال ما زال هؤلاء حتى كادوا يشككوني وقد سمعتها من رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

تمہارے یہاں مسواک اور گدے والے نہیں ہیں؟ آپ کا اشارہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف تھا، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس سورۃ " واللیل اذا یغشیٰ " کس طرح پڑھا کرتے تھے؟ علقمہ نے کہا کہ وہ " والذکر والانثیٰ " پڑھا کرتے تھے ابو درداء رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ یہ لوگ اپنے مسلسل عمل سے قریب تھا کہ مجھے شبہ میں ڈال دیتے، حالانکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خود اسے سنا تھا۔

باب ۷۲۳۔ القائلة بعد الجمعة۔

۱۲۰۹۔ حدثنا محمد بن كثير حدثنا سفيان عن ابي حازم عن سهل بن سعد قال كنا نقيل ونتغدى بعد الجمعة۔

۷۲۳۔ جمعہ کے بعد قیلولہ۔

۱۲۰۹۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل ابن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم کھانا اور قیلولہ جمعہ بعد کرتے تھے۔

باب ۷۲۴۔ القائلة في المسجد۔

۱۲۱۰۔ حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا عبد العزيز بن ابي حازم عن سهل بن سعد قال ما كان لعلي اسم احب اليه من ابي تراب وان كان ليفرح به اذا دعا بها، جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم بيت فاطمة عليها السلام فلم يجد عليا في البيت فقال اين ابن عمك؟ فقالت كان بيني وبينه شيء فغاضبني فخرج فلم يقل عندي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لانسان، انظر اين هو فجاء فقال يا رسول الله في المسجد راقد فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو مضطجع قد سقط رداؤه عن شقه فاصابه تراب فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسحه عنه وهو يقول قم ابا تراب قم ابا تراب۔

۷۲۴۔ مسجد میں قیلولہ۔

۱۲۱۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے عبد العزیز بن حازم نے حدیث بیان کی ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ کو کوئی نام " ابو تراب " سے زیادہ عزیز نہیں تھا، جب آپکو اس نام سے بلایا جاتا تو آپ خوش ہوتے تھے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ علیہا السلام کے گھر تشریف لائے تو علی رضی اللہ عنہ کو گھر میں نہیں پایا اور دریافت فرمایا کہ تمہارے چچا کے لڑکے (اور شوہر) کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا میرے اور ان کے درمیان کچھ تلخی ہوگئی تھی، وہ مجھ پر غصہ ہو کر باہر چلے گئے اور میرے یہاں (گھر میں) قیلولہ نہیں کیا آں حضور نے ایک شخص سے کہا کہ دیکھو وہ کہاں ہیں، وہ صاحب واپس آئے اور عرض کی یا رسول اللہ! مسجد میں سوئے ہوئے ہیں آنحضور تشریف لائے تو علی رضی اللہ عنہ لیٹے ہوئے تھے، اور چادر آپ کے پہلو سے گر گئی تھی اور گرد آلود ہو گئی تھی، آنحضور مٹی اس سے صاف کرنے لگے اور فرمانے لگے، ابو تراب، (مٹی والے) اٹھو، ابو تراب اٹھو۔

باب ۷۲۵۔ من زار قوما فقال عندهم۔

۱۲۱۱۔ حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا محمد بن عبد الله الانصاري قال حدثني ابي عن ثمامة عن انس ان ام سليم كانت تبسط للنبي صلى الله عليه وسلم نطعا فيقيل عندها

۷۲۵۔ جو کچھ لوگوں کی ملاقات کیلئے گیا اور قیلولہ انہیں کے یہاں کیا۔

۱۲۱۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے ثمامہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ ان کی والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چمڑے کا فرش بچھا

عَلٰى ذٰلِكَ النِّطْعِ قَالَ فَاِذَا نَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَتْ مِنْ عَرَقِهٖ وَشَعْرِهٖ فَجَمَعَتْهُ فِيْ قَارُوْرَةٍ ثُمَّ جَمَعَتْهُ فِيْ سُكٍّ، قَالَ فَلَمَّا حَضَرَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ الْوَفَاةُ اَوْصٰى اِلَيَّ اَنْ يُّجْعَلَ فِيْ حَنُوْطِهٖ مِنْ ذٰلِكَ السُّكِّ، قَالَ فَجُعِلَ فِيْ حَنُوْطِهٖ ؛

دیتی تھیں اور آنحضورؐ نے ان کے یہاں اسی پر قیلولہ کر لیتے تھے، بیان کیا کہ (پھر جب آنحضورؐ سو گئے اور بیدار ہوئے) تو ام سلیم رضی اللہ عنہا نے آنحضورؐ کا پسینہ اور (جھڑے ہوئے) آپ کے بال لئے، اور (پسینہ کو) ایک شیشی میں جمع کیا اور سُک (ایک خوشبو) میں اسے ملا لیا، بیان کیا کہ پھر جب انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آپ نے وصیت کی کہ اس سک (جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ ملا ہوا تھا) میں سے اس کے حنوط میں ملا دیا جائے بیان کیا کہ پھر ان کے حنوط میں اسے ملا یا گیا؛

۱۲۱۲۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ، كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَهَبَ اِلٰى قُبَآءٍ يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهٗ، وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ، فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْ قَالَ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ شَكَّ اِسْحَاقُ، قُلْتُ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَدَعَا، ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهٗ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ، مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ۔ فَقُلْتُ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ، اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ زَمَانَ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ ؛

۱۲۱۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے، عبد اللہ بن ابی طلحہ نے آپ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قباء تشریف لے جاتے تھے تو ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے یہاں بھی جاتے تھے اور وہ آں حضورؐ کو کھانا کھلاتی تھیں۔ وہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، ایک دن آنحضورؐ ان کے یہاں تشریف لے گئے اور انہوں نے آنحضورؐ کو کھانا کھلایا، پھر آنحضورؐ سو گئے اور بیدار ہوئے تو آپ ہنس رہے تھے ام حرام رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا، یا رسول اللہ آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ اللہ کے راستے میں غزوہ کرتے ہوئے (خواب میں) میرے سامنے پیش کئے گئے، جو اس سمندر کے اوپر (کشتیوں میں) سوار ہوں گے، (جنت میں وہ ایسے ہیں) جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں، یا بیان کیا کہ بادشاہوں کی طرح تخت پر، اسحاق کو اس سلسلے میں شبہ تھا (ام حرام رضی اللہ عنہا نے بیان کیا) کہ میں نے عرض کی آنحضورؐ دعا کریں کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے بنائے، آنحضورؐ نے دعا کی، پھر آنحضورؐ اپنا سر رکھ کر سو گئے اور جب بیدار ہوئے تو ہنس رہے تھے، میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کس بات پر ہنس رہے تھے؟ فرمایا میری امت کے کچھ لوگ غزوہ کرتے ہوئے اللہ کے راستہ میں میرے سامنے پیش کئے گئے جو اس سمندر کے اوپر سوار ہوں گے، جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں یا مثل بادشاہوں کے تخت پر، میں نے عرض کی، اللہ سے میرے لئے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ تم اس طبقہ کے سب سے پہلے لوگوں میں ہوگی، چنانچہ ام حرام رضی اللہ عنہا نے معاویہ رضی اللہ عنہ (کی شام پر گورنری کے زمانہ میں) سمندری سفر کیا اور خشکی پر اترنے کے بعد اپنی سواری پر سے گر پڑیں اور وفات پا گئیں؛

باب ۷۲۶۔ الْجُلُوسِ كَيْفَ مَا تَيَسَّرَ؛

۱۲۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ. وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالِاحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى فَرْجِ الْإِنْسَانِ مِنْهُ شَيْءٌ وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُدَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ؛

۷۲۶۔ سہولت کے مطابق بیٹھنا؛

۱۲۱۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے عطاء بن یزید لیثی نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے پہناوے اور دو طرح کی خرید و فروخت سے منع کیا تھا؛ اشتمال صماء اور ایک کپڑے میں اس طرح احتباء کرنے سے کہ انسان کی شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو اور ملامست اور منابذت سے[1] اس روایت کی متابعت معمر، محمد بن ابی حفصہ اور عبداللہ بن بدیل نے زہری کے واسطہ سے کی؛

باب ۷۲۷۔ مَنْ نَاجَى بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ وَمَنْ لَمْ يُخْبِرْ بِسِرِّ صَاحِبِهِ فَإِذَا مَاتَ أَخْبَرَ بِهِ؛

۷۲۷۔ جس نے لوگوں کے سامنے سرگوشی کی اور جس نے اپنے ساتھی کا راز نہیں بتایا، پھر جب ساتھی کی وفات ہوگئی تو بتایا؛

۱۲۱۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ أَبِي عَوَانَةَ حَدَّثَنَا فِرَاسٌ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: إِنَّا كُنَّا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ جَمِيعًا لَمْ تُغَادَرْ مِنَّا وَاحِدَةٌ فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَمْشِي لَا وَاللّٰهِ مَا تَخْفَى مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَآهَا رَحَّبَ قَالَ: مَرْحَبًا بِابْنَتِي، ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا فَلَمَّا رَأَى حُزْنَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ إِذَا هِيَ تَضْحَكُ، فَقُلْتُ لَهَا أَنَا مِنْ بَيْنِ نِسَائِهِ خَصَّكِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسِّرِّ مِنْ بَيْنِنَا ثُمَّ أَنْتِ تَبْكِينَ، فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا عَمَّا سَارَّكِ؟ قَالَتْ مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهُ فَلَمَّا تُوُفِّيَ قُلْتُ لَهَا، عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِي عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا أَخْبَرْتِنِي، قَالَتْ أَمَّا الْآنَ فَنَعَمْ فَأَخْبَرَتْنِي

۱۲۱۴۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ابوعوانہ نے ان سے فراس نے حدیث بیان کی ان سے عامر نے ان سے مسروق نے کہ مجھ سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، بیان کیا کہ ہم تمام ازواج مطہرات حضور اکرم کے مرض وفات میں آنحضور کے پاس تھیں، کوئی وہاں سے نہیں ہٹا تھا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا چلتی ہوئی آئیں، نہیں خدا کی قسم ان کی چال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چال سے الگ نہیں تھی (بلکہ بہت ہی مشابہ تھی) جب حضور اکرم نے انہیں دیکھا تو خوش آمدید کہا، فرمایا بیٹی، مرحبا! پھر آنحضور نے اپنی بائیں طرف یا دائیں طرف انہیں بٹھایا۔ اس کے بعد آہستہ سے انہیں کچھ کہا اور فاطمہ رضی اللہ عنہا بہت زیادہ رونے لگیں، جب آں حضور نے ان کا غم ملاحظہ فرمایا تو دوبارہ ان سے سرگوشی کی اس پر وہ ہنسنے لگیں، تمام ازواج میں سے میں نے ان سے کہا کہ حضور اکرم نے ہم میں سے صرف آپ کو سرگوشی کی خصوصیت بخشی، پھر آپ رونے لگیں جب آنحضور اٹھے تو میں نے ان سے پوچھا کہ ان کے کان میں آں حضور نے کیا فرمایا تھا، انہوں نے کہا کہ میں آں حضور کا راز نہیں کھول سکتی، پھر جب آنحضور کی وفات ہوگئی تو میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ پر میرا جو حق ہے اس کا واسطہ دیتی ہوں کہ آپ مجھے وہ بات بتا دیں

[1] ۔ دونوں پہناووں اور خرید و فروخت کی صورتوں کی تشریح ایک سے زیادہ مرتبہ گزر چکی ہے؛

قَالَتْ : اَمَّا حِیْنَ سَارَّنِیْ فِی الْاَمْرِ الْاَوَّلِ فَاِنَّهٗ اَخْبَرَنِیْ اَنَّ جِبْرِیْلَ كَانَ یُعَارِضُهٗ بِالْقُرْاٰنِ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَاِنَّهٗ قَدْ عَارَضَنِیْ بِهٖ الْعَامَ مَرَّتَیْنِ وَلَا اَرَی الْاَجَلَ اِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِی اللّٰهَ وَاصْبِرِیْ فَاِنِّیْ نِعْمَ السَّلَفُ اَنَا لَكِ قَالَتْ فَبَكَیْتُ بُكَائِیَ الَّذِیْ رَاَیْتِ فَلَمَّا رَاٰی جَزَعِیْ سَارَّنِی الثَّانِیَةَ قَالَ یَا فَاطِمَةُ اَلَا تَرْضَیْنَ اَنْ تَكُوْنِیْ سَیِّدَةَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَوْ سَیِّدَةَ نِسَآءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ ؛

انہوں نے کہا کہ ہاں اب بتا سکتی ہوں، چنانچہ انہوں نے مجھے بتایا، کہا کہ جب آں حضورؐ نے مجھ سے پہلی مرتبہ سرگوشی کی تھی تو فرمایا تھا کہ جبرائیل علیہ السلام ہر سال آں حضورؐ سے سال میں ایک مرتبہ دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال مجھ سے انہوں نے دو مرتبہ دور کیا اور میرا خیال ہے کہ میری وفات کا وقت قریب ہے، اللہ سے ڈرتی رہنا اور صبر کرنا، کیونکہ میں تمہارے لئے ایک اچھا آگے جانے والا ہوں۔ بیان کیا کہ اس وقت میرا رونا جو آپ نے دیکھا تھا اس کی وجہ یہی تھی، جب آں حضورؐ نے میری پریشانی دیکھی تو آپ نے دوبارہ مجھ سے سرگوشی کی، فرمایا۔ فاطمہ، کیا تم اس پر خوش نہیں، کہ تم مومنوں کی عورتوں کی سردار ہو گی، یا (فرمایا کہ) اس امت کی عورتوں کی سردار ہو گی ؛

باب ۷۲۸۔ اَلْاِسْتِلْقَآءِ ؛

۷۲۸۔ چت لیٹنا ؛

۱۲۱۵۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبَّادُ بْنُ تَمِیْمٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ مُسْتَلْقِیًا وَاضِعًا اِحْدٰی رِجْلَیْهِ عَلَی الْاُخْرٰی ؛

۱۲۱۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عباد بن تمیم نے خبر دی، ان سے ان کے چچا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے دیکھا تھا، آپ ایک پاؤں دوسرے پر رکھے ہوئے تھے ؛

باب ۷۲۹۔ لَا یَتَنَاجٰی اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ

وَقَوْلِهٖ تَعَالٰی : یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَنَاجَیْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَ مَعْصِیَةِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰی اِلٰی قَوْلِهٖ وَعَلَی اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ وَقَوْلِهٖ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ذٰلِكَ خَیْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اِلٰی قَوْلِهٖ وَاللّٰهُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ؛

۷۲۹۔ تیسرے ساتھی کو نظر انداز کر کے دو آدمی آپس میں سرگوشی نہ کریں اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے ایمان والو جب تم کسی سے سرگوشی کرو تو سرگوشی گناہ اور زیادتی اور نافرمانی رسول کی نہ کرو، اور نیکی اور پرہیزگاری کی سرگوشیاں کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو" ارشاد "اور ایمان والوں کو تو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے"۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے ایمان والو جب تم رسول سے سرگوشی کرو تو اپنی سرگوشی سے پہلے کچھ خیرات دے دیا کرو، یہی تمہارے حق میں بہتر ہے اور پاک ہونے کا اچھا ذریعہ، لیکن اگر تم مقدرت نہ رکھتے ہو تو اللہ بڑا مغفرت والا بڑا رحمت والا ہے" ارشاد "واللہ خبیر بما تعملون" تک " !!

۱۲۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۱۲۱۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا كَانُوْا ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجٰى اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ ؛

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تین آدمی ساتھ ہوں تو تیسرے ساتھی کو چھوڑ کر، آپس میں سرگوشی نہ کریں ؛

بَاب ۷۳۰ ۔ حِفْظِ السِّرِّ ؛

۷۳۰ ۔ راز داری ؛

۱۲۱۷ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَبَاحٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، اَسَرَّ اِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرًّا فَمَا اَخْبَرْتُ بِهِ اَحَدًا بَعْدَهٗ وَلَقَدْ سَاَلَتْنِيْ اُمُّ سُلَيْمٍ فَمَا اَخْبَرْتُهَا بِهٖ ؛

۱۲۱۷ ۔ ہم سے عبداللہ بن صباح نے حدیث بیان کی ان سے معتمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک راز کی بات کہی تھی اور میں نے وہ راز کسی کو نہیں بتایا (آپ کی والدہ) ام سلیم رضی اللہ عنہا نے بھی مجھ سے اس کے متعلق پوچھا لیکن میں نے انہیں بھی نہیں بتایا ؛

بَاب ۷۳۱ ۔ اِذَا كَانُوْا اَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةٍ فَلَا بَاْسَ بِالْمُسَارَّةِ وَالْمُنَاجَاةِ ؛

۷۳۱ ۔ جب تین سے زیادہ افراد ہوں تو سرگوشی میں کوئی حرج نہیں ؛

۱۲۱۸ ۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجٰى رَجُلَانِ دُوْنَ الْاٰخَرِ حَتّٰى تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ اَجْلَ اَنْ يُحْزِنَهٗ ؛

لئے ہے تاکہ تیسرا ساتھی کبیدہ خاطر نہ ہو جائے ؛

۱۲۱۸ ۔ ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم تین افراد ہو تو تیسرے ساتھی کو چھوڑ کر (دو آپس میں سرگوشی نہ کریں) ہاں جب لوگوں کے ساتھ مجلس میں ہوں (تو دو آدمی سرگوشی کر سکتے ہیں) یہ اس

۱۲۱۹ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قِسْمَةً فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ، اِنَّ هٰذِهٖ لَقِسْمَةٌ مَا اُرِيْدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ قُلْتُ اَمَا وَاللّٰهِ لَاٰتِيَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهٗ وَهُوَ فِيْ مَلَاٍ فَسَارَرْتُهٗ فَغَضِبَ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهٗ ثُمَّ قَالَ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى مُوْسٰى اُوْذِيَ بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ ؛

۱۲۱۹ ۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی ان سے ابو حمزہ نے، ان سے اعمش نے، ان سے شقیق نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ کچھ تقسیم کیا اس پر قبائل انصار کے ایک شخص نے کہا کہ یہ ایسی تقسیم ہے جس سے اللہ کی خوشنودی مقصود نہیں تھی، میں نے کہا کہ ہاں، خدا کی قسم، میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہونگا، چنانچہ حاضر ہوا، آں حضورؐ اس وقت مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے، میں نے آں حضورؐ کے کان میں یہ بات کہی تو آپ غصہ ہوئے اور آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا، پھر فرمایا، موسیٰ علیہ السلام پر اللہ کی رحمت ہو، انہیں اس سے زیادہ تکلیف پہنچائی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا ؛

بَاب ۷۳۲ ۔ طُوْلِ النَّجْوٰى . وَاِذْ هُمْ نَجْوٰى مَصْدَرٌ مِّنْ نَاجَيْتُ، فَوَصَفَهُمْ بِهَا وَالْمَعْنٰى يَتَنَاجَوْنَ ؛

۷۳۲ ۔ دیر تک سرگوشی کرنا۔ آیت "اذ ہم نجوٰی" میں نجوٰی ناجیت کا مصدر ہے، ان لوگوں کا وصف اس سے بیان کیا گیا ہے، مفہوم یہ ہے کہ وہ سرگوشی کرتے ہیں ؛

۱۲۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَرَجُلٌ يُنَاجِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَالَ يُنَاجِيهِ حَتَّى نَامَ أَصْحَابُهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى ؛

۱۲۲۰۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالعزیز نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نماز کی اقامت کہی گئی اور ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کر رہے تھے، پھر وہ دیر تک سرگوشی کرتے رہے، یہاں تک کہ آپ کے صحابہ سونے لگے اس کے بعد آپ اٹھے اور نماز پڑھی ؛

باب ۷۳۳۔ لَا تُتْرَكُ النَّارُ فِي الْبَيْتِ عِنْدَ النَّوْمِ ؛

۷۳۳۔ سوتے وقت گھر میں آگ نہ رہنے دی جائے ؛

۱۲۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ ؛

۱۲۲۱۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے سالم نے اور ان سے انکے والد نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب سونے لگو تو گھر میں آگ نہ چھوڑو ؛

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ فَحُدِّثَ بِشَأْنِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ النَّارَ إِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ ؛

۱۲۲۲۔ مجھ سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی ان سے برید بن عبداللہ نے ان سے ابوبردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مدینہ منورہ میں ایک گھر رات کے وقت جل گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ آگ تمہاری دشمن ہے اس لئے جب سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو ؛

۱۲۲۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ كَثِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمِّرُوا الْآنِيَةَ وَأَجِيفُوا الْأَبْوَابَ وَأَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا جَرَّتِ الْفَتِيلَةَ فَأَحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ ؛

۱۲۲۳۔ ہم سے قتیبہ بن نے حدیث بیان کی ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے کثیر نے، ان سے عطاء نے، ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (سوتے وقت) برتن ڈھک لیا کرو، دروازے بند کر لیا کرو اور چراغ بجھا دیا کرو کیونکہ یہ چوہا بعض اوقات چراغ کی بتی کھینچ لیتا ہے اور گھر والوں کو جلا دیتا ہے (کیونکہ اس سے آگ سلگ جاتی ہے)

باب ۷۳۴۔ إِغْلَاقِ الْأَبْوَابِ بِاللَّيْلِ ؛

۷۳۴۔ رات کے وقت دروازے بند کرنا ؛

۱۲۲۴۔ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ أَبِي عَبَّادٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَصَابِيحَ بِاللَّيْلِ إِذَا رَقَدْتُمْ وَغَلِّقُوا الْأَبْوَابَ وَأَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ وَخَمِّرُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ قَالَ هَمَّامٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلَوْ بِعُودٍ

۱۲۲۴۔ ہم سے حسان بن ابی عباد نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب رات میں سونے لگو تو چراغ بجھا لیا کرو اور دروازے بند کر لیا کرو، مشکیزوں کا منہ باندھ دیا کرو اور کھانے پینے کی چیزیں ڈھک دیا کرو، ہمام نے بیان کیا کہ میرا

خیال ہے کہ یہ بھی فرمایا کہ "اگرچہ ایک لکڑی سے ہی ہو"۔

باب ۷۳۵۔ الْخِتَانِ بَعْدَ الْكِبَرِ وَنَتْفِ الْإِبْطِ

۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ الْخِتَانُ وَالِاسْتِحْدَادُ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ۔

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ بَعْدَ ثَمَانِينَ سَنَةً وَاخْتَتَنَ بِالْقَدُومِ مُخَفَّفَةً حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ وَقَالَ بِالْقَدُّومِ۔

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِثْلُ مَنْ أَنْتَ حِينَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ أَنَا يَوْمَئِذٍ مَخْتُونٌ قَالَ وَكَانُوا لَا يَخْتِنُونَ الرَّجُلَ حَتَّى يُدْرِكَ وَقَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا خَتِينٌ۔

۷۳۵۔ بڑے ہونے کے بعد ختنہ، اور بغل کے بال صاف کرنا

۱۲۲۵۔ ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ چیزیں فطری ہیں، ختنہ، موئے زیر ناف بنانا، بغل کے بال صاف کرنا، مونچھ چھوٹی کرانا اور ناخن کاٹنا۔

۱۲۲۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب بن حمزہ نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابراہیم علیہ السلام نے اسی سال کی عمر میں ختنہ کرایا، اور آپ نے قدوم۔ بالتخفیف (ختنہ کا آلہ) سے ختنہ کرایا، ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے مغیرہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوالزناد نے بالقدوم (تشدید کے ساتھ بیان کیا)

۱۲۲۷۔ ہم سے محمد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہیں عباد بن موسیٰ نے خبر دی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے ان سے ابواسحاق نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر کیا تھی؟ فرمایا کہ ان دنوں میرا ختنہ ہو چکا تھا اور ابن ادریس نے اپنے والد کے حوالہ سے بیان کیا، ان سے ابن اسحاق نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو میرا ختنہ ہو چکا تھا۔[1]

---

[1] شریعت اسلامی میں ختنہ بالغ ہونے سے پہلے ہی مشروع ہے اس کے بعد نہیں، البتہ شاہ اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نومسلم کو بعد البلوغ بھی ختنہ کا فتویٰ دیتے تھے۔ ایک دفعہ ایک ادھیڑ عمر آدمی نے اسلام قبول کیا، اور شاہ صاحب نے اسے ختنہ کا فتویٰ دیا، نتیجہ یہ ہوا کہ ختنہ سے اس کی موت واقع ہوگئی، یہی وجہ ہے کہ علماء اس سلسلے میں احتیاط کرتے ہیں اور نومسلم بالغوں کو بھی ختنہ کے لئے نہیں کہتے۔ کیونکہ بلوغ کے بعد ختنہ میں غیر معمولی تکلیف ہوتی ہے، اور بعض اوقات موت تک نوبت پہنچتی ہے۔

باب ۷۳۶۔ كُلُّ لَهْوٍ بَاطِلٌ إِذَا شَغَلَهُ عَنْ طَاعَةِ اللهِ. وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ وَقَوْلِهِ تَعَالَى. وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللهِ۔

۷۳۶۔ ہر کھیل جو اللہ کی عبادت سے غافل کر دے، باطل ہے، اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا کہ آؤ، جوا کھیلیں اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "

۱۲۲۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ۔

۱۲۲۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے حمید بن عبد الرحمٰن نے بیان کیا، ان سے عبد الرحمٰن نے بیان کیا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جس نے قسم کھائی اور کہا کہ " لات وعزیٰ کی قسم، تو پھر وہ لا الٰہ الا اللہ کہے اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا کہ آؤ، جوا کھیلیں، اسے صدقہ دینا چاہیئے۔

باب ۷۳۷۔ مَا جَاءَ فِي الْبِنَاءِ. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ إِذَا تَطَاوَلَ رِعَاءُ الْبُهْمِ فِي الْبُنْيَانِ۔

۷۳۷۔ عمارت کے متعلق روایات۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ مویشی چرانے والے کوٹھیوں میں اکڑنے لگیں گے۔

۱۲۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُنِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَيْتُ بِيَدِي بَيْتًا يُكِنُّنِي مِنَ الْمَطَرِ وَيُظِلُّنِي مِنَ الشَّمْسِ مَا أَعَانَنِي عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ۔

۱۲۲۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق نے حدیث بیان کی، آپ ابن سعید ہیں۔ ان سے سعید نے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنے ہاتھوں سے ایک گھر بنایا، تاکہ بارش سے حفاظت رہے اور دھوپ سے سایہ حاصل ہو اللہ کی مخلوق میں سے کسی نے اس کام میں میری مدد نہیں کی۔

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاللهِ مَا وَضَعْتُ لَبِنَةً عَلٰى لَبِنَةٍ وَلَا غَرَسْتُ نَخْلَةً مُنْذُ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ سُفْيَانُ فَذَكَرْتُهُ لِبَعْضِ أَهْلِهِ قَالَ وَاللهِ لَقَدْ بَنٰى. قَالَ سُفْيَانُ قُلْتُ فَلَعَلَّهُ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَبْنِيَ۔

۱۲۳۰۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے بیان کیا اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ واللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد نہ میں نے کوئی اینٹ کسی اینٹ پر رکھی اور نہ کوئی باغ لگایا۔ سفیان نے بیان کیا کہ میں نے کہا، پھر یہ بات اپنی عمر رضی اللہ عنہ نے گھر بنانے سے پہلے کہی ہو گی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

كِتَابُ الدَّعَوَاتِ !!

کتاب الدعوات !!

باب ۷۳۸ . قَوْلُهُ تَعَالٰى اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ وَلِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ ؛

۷۳۸ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "مجھے پکارو! میں تمہیں جواب دوں گا، بلاشبہ جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ جلد دوزخ میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے اور ہر نبی کو دعا مستجاب حاصل ہوتی ہے ؛

۱۲۳۱ ۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُوْ بِهَا وَاُرِيْدُ اَنْ اَخْتَبِئَ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِيْ فِي الْاٰخِرَةِ، وَقَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ قَالَ مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ اَبِيْ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، كُلُّ نَبِيٍّ سَاَلَ سُؤْلًا اَوْ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَا بِهَا فَاسْتُجِيْبَ فَجَعَلْتُ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ؛

۱۲۳۱ ۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر نبی کو ایک دعا حاصل ہوتی ہے (جو قبول کی جاتی ہے) اور میں چاہتا ہوں کہ میں اپنی دعا کو آخرت میں اپنی امت کی شفاعت کے لئے محفوظ رکھوں، اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا، ان سے معتمر نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے سنا، انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر نبی نے کچھ چیزیں مانگی ہیں یا فرمایا کہ ہر نبی کو دعا دی گئی جس کی اس نے دعا مانگی اور پھر اسے قبول کیا گیا لیکن میں نے اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لئے مخصوص کر رکھی ہے ؛

باب ۷۳۹ . اَفْضَلُ الْاِسْتِغْفَارِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا. وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ؛

۷۳۹ ۔ سب سے بہتر استغفار۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ؛

۱۲۳۲ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَدَّادُ بْنُ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

۱۲۳۲ ۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے حسین نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن بریدہ نے حدیث بیان کی ان سے بشیر بن کعب عدوی نے کہا کہ مجھ سے شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ

سَيِّدُ الِاسْتِغْفَارِ اَنْ تَقُوْلَ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ اغْفِرْلِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ قَالَ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهٖ قَبْلَ اَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُّصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ؛

علیہ وسلم نے، کہ سید الاستغفار (مغفرت مانگنے کا سب سے بہتر طریقہ) یہ ہے کہ یوں کہے، اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تونے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں اپنی استطاعت کے مطابق تجھ سے کئے ہوئے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں، ان بری چیزوں سے جو میں نے کی ہیں تیری پناہ مانگتا ہوں مجھ پر نعمتیں تیری ہیں اس کا اعتراف کرتا ہوں، اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں، اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں، میری مغفرت کر دے کہ تیرے سوا اور کوئی گناہ نہیں معاف کرتا، آں حضورؐ نے فرمایا کہ جس نے اس دعاء کے الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے دل میں اسے کہہ لیا اور اسی دن اس کا انتقال ہو گیا، شام ہونے سے پہلے تو وہ جنتی ہے اور جس نے اس دعا کے الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے رات میں اسے کہہ لیا، اور پھر اس کا صبح ہونے سے پہلے انتقال ہو گیا تو وہ جنتی ہے؛

باب ۷۴۰۔ اِسْتِغْفَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ؛

۷۴۰۔ دن اور رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا استغفار؛

۱۲۳۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ، وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً؛

۱۲۳۳۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، کہا کہ مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آں حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ گواہ ہے، میں دن میں سو مرتبہ سے زیادہ اللہ سے استغفار اور اس سے توبہ کرتا ہوں؛

باب ۷۴۱۔ التَّوْبَةُ قَالَ قَتَادَةُ، تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا الصَّادِقَةُ النَّاصِحَةُ؛

۷۴۱۔ توبہ۔ قتادہ نے فرمایا کہ "تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا" میں نصوح سے مراد سچی اور خالص توبہ ہے؛

۱۲۳۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْشِهَابٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدِيْثَيْنِ اَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ عَنْ نَفْسِهٖ قَالَ، اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَاَنَّهٗ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ اَنْ يَّقَعَ عَلَيْهِ وَاِنَّ الْفَاجِرَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلٰى اَنْفِهٖ فَقَالَ بِهٖ هٰكَذَا، قَالَ اَبُوْشِهَابٍ بِيَدِهٖ فَوْقَ اَنْفِهٖ ثُمَّ قَالَ، اَللّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ

۱۲۳۴۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابوشہابؒ نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے، ان سے عمارہ بن عمیر نے ان سے حارث بن سوید نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دو حدیثیں (بیان کی) ایک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے اور دوسری خود اپنی طرف سے، فرمایا کہ مومن اپنے گناہوں کو ایسا محسوس کرتا ہے، جیسے وہ کسی پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہے اور ڈرتا ہے کہ کہیں وہ اس کے اوپر نہ گر جائے اور بدکار اپنے گناہوں کو مکھی کی طرح سمجھتا ہے کہ وہ اس کے ناک کے پاس سے گزری اور اس نے اپنے ہاتھ سے یوں اس کی طرف اشارہ کیا، ابوشہابؒ نے ناک پر اپنے ہاتھ کے اشارہ سے اس کی کیفیت بتائی۔ فرمایا (رسول اللہ

مَنْزِلًا وَبِهِ مَهْلَكَةٌ وَمَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ حَتَّى اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَ أَرْجِعُ إِلَى مَكَانِي فَرَجَعَ فَنَامَ نَوْمَةً ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ. تَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ وَجَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ سَمِعْتُ الْحَارِثَ. وَقَالَ شُعْبَةُ وَأَبُو مُسْلِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ. وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اللہ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے، جس نے کسی پرخطر جگہ پڑاؤ کیا ہو، اس کے ساتھ اس کی سواری بھی ہو اور اس پر کھانے پینے کی چیزیں موجود ہوں۔ وہ سر رکھ کر سوگیا ہو اور جب بیدار ہوا ہو تو اس کی سواری غائب رہی ہو آخر بھوک و پیاس یا جو کچھ اللہ نے چاہا اسے سخت لگ جائے وہ اپنے دل میں سوچے کہ مجھے اب گھر واپس چلا جانا چاہیئے اور جب وہ واپس ہوا تو پھر سوگیا لیکن اس نیند سے جو سر اٹھایا تو اس کی سواری وہاں موجود ہو، اس روایت کی متابعت ابوعوانہ اور جریر نے اعمش کے واسطہ سے کی، اور ابواسامہ نے بیان کیا، ان سے اعمش نے ان سے ابراہیم تیمی نے حدیث بیان کی ان سے عمارہ نے حدیث بیان کی ان سے حارث نے سنا اور شعبہ اور مسلم نے بیان کیا ان سے اعمش نے ان سے ابراہیم تیمی نے اور ان سے حارث بن سوید نے اور معاویہ نے بیان کیا ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے عمارہ نے، ان سے اسود نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اور ابراہیم تیمی سے روایت ہے ان سے حارث بن سوید نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے۔

١٢٢٥. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَحَدَّثَنَا هُدْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ سَقَطَ عَلَى بَعِيرِهِ وَقَدْ أَضَلَّهُ فِي أَرْضِ فَلَاةٍ۔

۱۲۲۵۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی انہیں حبان نے خبر دی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ اور ہم سے ہدبہ نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی انس سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے تم میں سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جس کا اونٹ غیر متوقع طور پر اچانک اسے مل گیا ہو، حالانکہ وہ ایک چٹیل میدان میں گم ہوا تھا۔

باب ٧٤٢. الضَّجْعِ عَلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ

۷۴۲۔ دائیں پہلو لیٹنا

١٢٢٦. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَجِيءَ الْمُؤَذِّنُ فَيُؤْذِنَهُ۔

۱۲۲۶۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے انہیں عروہ نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات میں (تہجد کی) گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے، پھر جب فجر طلوع ہوجاتی تو دو ہلکی رکعتیں (سنت فجر) پڑھتے، اس کے بعد آپ دائیں پہلو لیٹ جاتے، آخر مؤذن آتا اور آپ کو اطلاع دیتا۔

باب ۷۴۳۔ إِذَا بَاتَ طَاهِرًا :

۱۲۳۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُورًا عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ وَقُلْ، اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَهْبَةً وَرَغْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنْ مُتَّ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُولُ فَقُلْتُ أَسْتَذْكِرُهُنَّ وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ قَالَ لَا وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ :

۷۴۳۔ طہارت کی حالت میں رات گزارنا :

۱۲۳۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے معتمر نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے منصور سے سنا ان سے سعد بن عبیدہ نے بیان کیا کہ مجھ سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی آپ نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم سونے لگو تو نماز کی طرح وضو کرلو، پھر دائیں کروٹ لیٹ جاؤ، اور یہ دعا پڑھو" اے اللہ میں نے اپنے آپ کو تیری اطاعت میں دے دیا، اپنا سب کچھ تیرے سپرد کر دیا، اپنے معاملات تیرے حوالے کر دیئے، خوف کی وجہ سے اور تیری (رحمت و ثواب کی) امید میں، کوئی پناہ گاہ کوئی مخلص تیرے سوا نہیں، میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی ہے اور تیرے نبی پر جو تو نے بھیجا ہے" اس کے بعد اگر تم مر گئے تو فطرت (دین اسلام) پر مروگے، پس ان کلمات کو (رات کی) سب سے آخری بات بناؤ، جنہیں تم اپنی زبان سے ادا کرو۔ (براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) میں نے عرض کی "برسولك الذی ارسلت" کہنے میں کیا وجہ ہے ؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ نہیں "وبنبیك الذی ارسلت" کہو :

باب ۷۴۴۔ مَا يَقُولُ إِذَا نَامَ :

۱۲۳۸۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا، وَإِذَا قَامَ قَالَ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ :

۷۴۴۔ سوتے وقت کیا کہنا چاہیئے :

۱۲۳۸۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک نے، ان سے ربعی بن حراش نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر لیٹتے تو یہ کہتے "تیرے ہی نام کے ساتھ میں مرا اور زندہ رہتا ہوں، اور جب بیدار رہتے تو کہتے اسی اللہ کے لئے تمام تعریفیں ہیں جس نے ہمیں زندہ کیا (جگایا) اس کے بعد کہ اس نے موت طاری کر دی تھی (سلا دیا تھا) اور اسی کی طرف لوٹنا ہے :

۱۲۳۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا وَحَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى رَجُلًا فَقَالَ إِذَا أَرَدْتَ مَضْجَعَكَ فَقُلْ، اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ

۱۲۳۹۔ ہم سے سعید بن ربیع اور محمد بن عرعرہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق نے، انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو حکم دیا، اور ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق ہمدانی نے حدیث بیان کی اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو وصیت کی اور فرمایا کہ بستر پر جانے لگو تو یہ دعا پڑھا کرو "اے اللہ" میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی اور اپنا معاملہ تجھے سونپا، اور اپنے آپ کو تیری طرف

رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ، اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ، فَاِنْ مُتَّ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ ؛

متوجہ کیا، اور تجھ پر بھروسہ کیا، تیری طرف رغبت اور تیرے خوف کی وجہ سے، تجھ سے تیرے سوا کوئی جائے پناہ نہیں، میں تیری کتاب پر ایمان لایا، جو تو نے نازل کی، اور تیرے نبی پر جنہیں تو نے بھیجا" پھر اگر وہ مرا تو فطرت (اسلام) پر مرے گا؛

باب ۷۴۵۔ وَضْعِ الْيَدِ الْيُمْنٰى تَحْتَ الْخَدِّ الْاَيْمَنِ ؛

۱۲۴۰۔ حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهٗ تَحْتَ خَدِّهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ، اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ؛

۷۴۵۔ دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھنا؛

۱۲۴۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالملک نے ان سے ربعی نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں بستر پر لیٹتے تو اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے اور یہ کہتے "اے اللہ تیرے نام کے ساتھ مرتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں" اور جب بیدار ہوتے تو کہتے "تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں زندہ کیا۔ اس کے بعد کہ ہمیں موت (مراد نیند سے) دے دی تھی۔ اور تیری ہی طرف جانا ہے"۔

باب ۷۴۶۔ اَلنَّوْمِ عَلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ ؛

۱۲۴۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ، كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ نَامَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَهُنَّ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَيْلَتِهٖ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ۔ اِسْتَرْهِبُوْهُمْ مِنَ الرَّهْبَةِ۔ مَلَكُوْتٌ، مُلْكٌ مَثَلُ رَهَبُوْتٌ خَيْرٌ مِنْ رَحَمُوْتٍ۔ تَقُوْلُ، تَرْهَبُ خَيْرٌ مِنْ تَرْحَمَ ؛

۷۴۶۔ دائیں کروٹ پر سونا؛

۱۲۴۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالواحد بن زیاد نے حدیث بیان کی ان سے علاء بن مسیب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر لیٹتے تو دائیں پہلو پر لیٹتے اور پھر کہتے "اَللّٰهُمَّ اسلمت نفسی الیک ووجھت وجھی الیک وفوضت امری الیک، والجأت ظھری الیک رغبۃ ورھبۃ الیک، لا ملجاء ولا منجا منک الا الیک آمنت بکتابک الذی انزلت ونبیک الذی ارسلت" اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے یہ دعا پڑھی اور پھر اس رات اگر اس کی وفات ہوگئی تو اس کی وفات فطرت پر ہوگی، استرھبوھم" رھبۃ سے ماخوذ ہے "ملکوت" بمعنی ملک سے جیسے "رھبوت خیر من رحموت" بولتے ہیں "ترھب خیر من ان ترحم"؛

باب ۷۴۷۔ اَلدُّعَاءِ اِذَا انْتَبَهَ بِاللَّيْلِ ؛

۱۲۴۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ كُرَيْبٍ

۷۴۷۔ رات میں جاگنے کے وقت کی دعا؛

۱۲۴۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن مہدی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے، ان سے سلمہ نے ان سے کریب

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: بِتُّ عِنْدَ مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى حَاجَتَهُ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَأَتَى الْقِرْبَةَ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءً بَيْنَ وُضُوءَيْنِ لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ أَبْلَغَ فَصَلَّى فَقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَرَى أَنِّي كُنْتُ أَتَّقِيهِ فَتَوَضَّأْتُ فَقَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِأُذُنِي فَأَدَارَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَتَتَامَّتْ صَلَاتُهُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ، فَآذَنَهُ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَكَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ يَسَارِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا، قَالَ كُرَيْبٌ: وَسَبْعٌ فِي التَّابُوتِ، فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ وَلَدِ الْعَبَّاسِ فَحَدَّثَنِي بِهِنَّ فَذَكَرَ عَصَبِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعَرِي وَبَشَرِي وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ؛

اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں میمونہ رضی اللہ عنہ کے یہاں ایک رات سویا تو (میں نے دیکھا کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب (رات میں) بیدار ہوئے تو آپ نے ضرورت پوری کرنے کے بعد اپنا چہرہ دھویا، پھر دونوں ہاتھ دھوئے اور پھر سو گئے اس کے بعد آپ کھڑے ہو گئے اور مشکیزہ کے پاس گئے اور آپ نے اس کا منہ کھولا۔ پھر درمیانی وضو کیا (نہ مبالغہ کے ساتھ اور نہ معمولی ہلکے قسم کا) (تین تین مرتبہ سے کم اعضا کو دھویا۔ البتہ پانی ہر جگہ پہنچا دیا، پھر آپ نے نماز پڑھی میں بھی کھڑا ہوا اور آپ کے پیچھے ہی رہا، کیونکہ میں اسے پسند نہیں کرتا تھا کہ آنحضورؐ یہ سمجھیں کہ میں آپ کا انتظار کر رہا ہوں میں نے بھی وضو کر لیا تھی، آنحضورؐ جب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو میں بھی آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا، آپ نے میرا کان پکڑ کر دائیں طرف کر دیا۔ میں نے آنحضورؐ کی (اقتداء) میں (تیرہ رکعت نماز مکمل کی، اس کے بعد آپ سو گئے اور آپ کی آواز میں آواز پیدا ہونے لگی آنحضورؐ جب سوتے تھے تو آپ کی سانس میں آواز پیدا ہونے لگتی تھی اس کے بعد بلال رضی اللہ عنہ نے آپ کو نماز کی اطلاع دی، چنانچہ آپ نے (نیا وضو) کئے بغیر نماز پڑھی۔ آنحضورؐ اپنی دعا میں یہ کہتے تھے "اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا کر، میری نظر میں نور پیدا کر، میرے کان میں نور پیدا کر، میرے دائیں طرف نور پیدا کر، میرے بائیں طرف نور پیدا کر، میرے اوپر نور پیدا کر، میرے نیچے نور پیدا کر، میرے آگے نور پیدا کر، میرے پیچھے نور پیدا کر، اور تو مجھے نور بنا، اور کریب نے بیان کیا کہ "تابوت میں سات (نور) تھے۔ پھر میں نے عائشہؓ کے ایک صاحبزادے سے ملاقات کی تو انہوں نے مجھ سے ان کے متعلق حدیث بیان کی کہ "میرے پٹھے، میرا گوشت، میرا خون، میرے بال اور میرا چمڑا، اور دو چیزوں کا اور ذکر کیا؛

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ، اللّٰهُمَّ لَكَ

۱۲۴۴۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی انہوں نے سلیمان بن ابی مسلم سے سنا انہوں نے طاؤس سے اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں تہجد کے لئے کھڑے ہوتے تو یہ دعا کرتے "اے اللہ" تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں تو آسمان و زمین اور ان میں تمام چیزوں کا نور ہے تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں تو آسمان اور زمین اور ان میں موجود تمام چیزوں کا قائم رکھنے والا ہے اور تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں، تو حق ہے تیرا وعدہ حق ہے تیرا قول حق ہے تجھ سے ملنا حق ہے، جنت حق ہے، دوزخ حق ہے، قیامت حق ہے، انبیاء حق ہیں اور محمد حق ہیں،

أَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَوْ لَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ۔

اے اللہ تیرے سپرد کیا، تجھ پر بھروسہ کیا تجھ پر ایمان لایا، تیری طرف رجوع کیا، دشمنوں کا معاملہ تیرے سپرد کیا، فیصلہ تیرے سپرد کیا، پس میری اگلی پچھلی خطائیں معاف کر، وہ بھی جو میں نے چھپ کر کی ہیں اور وہ بھی جو کھل کر کی ہیں تو ہی سب سے پہلے ہے اور تو ہی سب سے بعد میں ہے، صرف تو ہی معبود ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ۔

باب ۷۴۸ ۔ التَّكْبِيرُ وَالتَّسْبِيحُ عِنْدَ الْمَنَامِ

۷۴۸ ۔ سوتے وقت تکبیر و تسبیح ۔

۱۲۴۴ ۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ شَكَتْ مَا تَلْقَى فِي يَدِهَا مِنَ الرَّحَى فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَلَمْ تَجِدْهُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ، فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ قَالَ فَجَاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْتُ أَقُومُ فَقَالَ مَكَانَكِ، فَجَلَسَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي فَقَالَ: أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ إِذَا أَوَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا أَوْ أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا، فَكَبِّرَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَهٰذَا خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ. وَعَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: التَّسْبِيحُ أَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ ۔

۱۲۴۴ ۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے ان سے ابن ابی لیلیٰ نے، ان سے علی نے کہ فاطمہ علیہا السلام نے چکی کی وجہ سے اپنے ہاتھ کی ..... شکایت کی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک خادم مانگنے کے لئے حاضر ہوئیں آں حضور گھر میں موجود نہیں تھے اس لئے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے ذکر کیا۔ جب آنحضور آئے اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے اس کا ذکر کیا۔ بیان کیا کہ پھر آں حضور ہمارے یہاں تشریف لائے، ہم اس وقت تک اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے میں کھڑا ہونے لگا آپ نے فرمایا کہ کیا میں تم دونوں کو وہ چیز نہ بتا دوں جو تمہارے لئے خادم سے بہتر ہو، جب تم اپنے بستر پر جانے لگو، تو تینتیس مرتبہ اللہ اکبر کہو، تینتیس مرتبہ سبحان اللہ کہو، اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ کہو، یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے اور شعبہ سے روایت ہے ان سے خالد نے، ان سے ابن سیرین نے بیان کیا کہ سبحان اللہ چونتیس مرتبہ ۔

باب ۷۴۹ ۔ التَّعَوُّذُ وَالْقِرَاءَةُ عِنْدَ الْمَنَامِ

۷۴۹ ۔ سوتے وقت اعوذ باللہ پڑھنا اور تلاوت کرنا ۔

۱۲۴۵ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ نَفَثَ فِي يَدَيْهِ وَقَرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهُ ۔

۱۲۴۵ ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے انہیں عروہ نے خبر دی اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹتے تو اپنے ہاتھوں پر پھونکتے اور معوذات پڑھتے اور دونوں ہاتھ اپنے جسم پر پھیرتے ۔

باب ۷۵۰

۱۲۴۶ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۱۲۴۶ ۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے زہیر نے حدیث بیان کی ان سے عبیداللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَوٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهٗ بِدَاخِلَةِ اِزَارِهٖ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ مَا خَلَفَهٗ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ بِاسْمِكَ رَبِّ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ الصَّالِحِيْنَ، تَابَعَهٗ اَبُوْضَمْرَةَ وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، وَقَالَ يَحْيٰى وَبِشْرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَرَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص بستر پر لیٹے تو پہلے اپنا بستر اپنے ازار کے کنارے سے جھاڑ لے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کی لاعلمی میں کیا چیز اس پر آگئی ہے پھر یہ دعا پڑھے، میرے پالنے والے، تیرے نام سے میں نے اپنا پہلو رکھا ہے اور تیرے ہی نام سے اسے اٹھاؤں گا اگر تو نے میری جان کو روک لیا تو اس پر رحم کرنا، اور اگر چھوڑ دیا (زندگی باقی رکھی) تو اس کی اسی طرح حفاظت کرنا، جس طرح تو صالحین کی حفاظت کرتا ہے اس کی روایت ابوضمرہ اور اسماعیل بن زکریا نے عبید اللہ کے حوالہ سے کی اور یحییٰ اور بشر نے بیان کیا اس سے عبید اللہ نے ان سے سعید نے ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اس کی روایت مالک اور ابن عجلان نے کی ان سے سعید نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ؛

بَابٌ ۷۵۱ ـ الدُّعَاءِ نِصْفَ اللَّيْلِ ؛

۷۵۱ ـ آدھی رات میں دعاء ؛

۱۲۴۷ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ وَاَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَنَزَّلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ يَقُوْلُ مَنْ يَدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ يَسْاَلُنِيْ فَاُعْطِيَهٗ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَ لَهٗ ؛

۱۲۴۷ ـ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے ان سے ابو عبد اللہ الاغر اور ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا رب تبارک و تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا تک نزول فرماتا ہے اس وقت جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے، اور فرماتا ہے کون ہم سے دعا کرتا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں کون مجھ سے مانگتا ہے کہ میں اسے دوں کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اس کی مغفرت کروں ؛

بَابٌ ۷۵۲ ـ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْخَلَاءِ ؛

۷۵۲ ـ بیت الخلاء کے لئے دعاء ؛

۱۲۴۸ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ؛

۱۲۴۸ ـ ہم سے محمد بن عرعرہ نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد العزیز بن صہیب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء جاتے تو یہ دعا پڑھتے " اے اللہ برائیوں اور بری چیزوں سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں ؛

بَابٌ ۷۵۳ ـ مَا يَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ ؛

۷۵۳ ـ صبح کے وقت کیا کہے ؛

۱۲۴۹ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ ؛

۱۲۴۹ ـ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی ان سے حسین نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ

عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيِّدُ الِاسْتِغْفَارِ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ إِذَا قَالَ حِينَ يُمْسِي فَمَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ أَوْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِذَا قَالَ حِينَ يُصْبِحُ فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ مِثْلُهُ ؛

بن بریدہ نے حدیث بیان کی ان سے بشیر بن کعب نے اور ان سے شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے عمدہ استغفار یہ ہے" اے اللہ! تو میرا پالنے والا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں، اور میں تیرے عہد پر قائم ہوں اور تیرے وعدہ پر، جہاں تک مجھ سے ممکن ہے۔ تیری نعمت کا طالب ہوکر تیری پناہ میں آتا ہوں اور اپنے گناہوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں، پس تو میری مغفرت فرما، کیونکہ تیرے سوا گناہ اور کوئی معاف نہیں کرتا میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے برے کاموں سے" اگر کسی نے رات ہوتے ہی یہ کہہ لیا اور اسی رات اس کا انتقال ہوگیا تو وہ جنت میں جائے گا، یا (فرمایا کہ) وہ اہل جنت میں ہوگا، اور اگر یہ دعا صبح کے وقت پڑھی اور اسی دن اس کا انتقال ہوگیا تو وہ بھی ایسا ہی ہوگا۔

۱۲۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ قَالَ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ أَمُوتُ وَأَحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ؛

۱۲۵۰۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عبدالملک بن عمیر نے ان سے ربعی بن حراش نے، اور ان سے حذیفہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ کرتے تو کہتے، تیرے نام کے ساتھ" اے اللہ! میں مرتا ہوں اور جیتا ہوں" اور جب بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے" تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں موت کے بعد زندگی دی، اور اسی کی طرف لوٹنا ہے"۔

۱۲۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا فَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا تَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ؛

۱۲۵۱۔ ہم سے عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحمزہ نے، ان سے منصور نے ان سے ربعی بن حراش نے ان سے خرشہ بن الحر نے اور ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں سونے لگتے تو کہتے، اے اللہ! میں تیرے ہی نام سے مرتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں" اور جب بیدار ہوتے تو فرماتے" تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں، جس نے ہمیں موت کے بعد زندگی بخشی اور اسی کی طرف جانا ہے"۔

بَابُ ۷۵۴۔ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ ؛

۷۵۴۔ نماز میں دعاء ؛

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلْ اَللّٰهُمَّ

۱۲۵۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں لیث نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے یزید نے حدیث بیان کی ان سے ابوالخیر نے، ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مجھے ایسی دعا سکھا دیجئے جسے میں اپنی نماز میں پڑھا کروں، آنحضور نے فرمایا کہ یہ کہا کرو" اے اللہ

إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ، وَقَالَ عَمْرٌو وَعَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ إِنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور گناہوں کو تیرے سوا اور کوئی معاف نہیں کرتا، پس میری مغفرت کر، ایسی مغفرت جو تیرے پاس ہے اور مجھ پر رحم کر، بلاشبہ تو بڑا مغفرت کرنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے اور عمرو نے کہا، ان سے یزید نے، ان سے ابوالخیر نے انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ؛

۱۲۵۳ ـ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا أُنْزِلَتْ فِي الدُّعَاءِ

۱۲۵۳ ـ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن سعیر نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ " وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا "۔ دعا کے بارے میں نازل ہوئی تھی (کہ بہت زور زور سے کرو اور نہ بالکل آہستہ آہستہ) ؛

۱۲۵۴ ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَقُولُ فِي الصَّلَاةِ السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ إِلَى قَوْلِهِ الصَّالِحِينَ، فَإِذَا قَالَهَا أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ لِلَّهِ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ صَالِحٍ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الثَّنَاءِ مَا شَاءَ ؛

۱۲۵۴ ـ ہم سے عثمان بن شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابووائل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نماز میں یہ کہا کرتے تھے، کہ " اللہ پر سلام ہو، فلاں پر سلام ہو " پھر آں حضورؐ نے ہم سے ایک دن فرمایا " اللہ خود " سلام " ہے اس لئے جب تم نماز میں بیٹھو تو یہ پڑھا کرو " التحیات للہ " ارشاد " الصالحین " تک اس لئے کہ جب تم کہو گے تو آسمان و زمین میں موجود اللہ کے ہر صالح بندہ کو پہنچے گا " اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله اس کے بعد ثنا میں اختیار ہے جو چاہو پڑھو۔"

بَاب ۷۵۵ ـ الدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ؛

۷۵۵ ـ نماز کے بعد دعا ؛

۱۲۵۵ ـ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا وَرْقَاءُ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ، ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالدَّرَجَاتِ وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ، قَالَ كَيْفَ ذَاكَ ؟ قَالَ صَلَّوْا كَمَا صَلَّيْنَا وَجَاهَدُوا كَمَا جَاهَدْنَا وَأَنْفَقُوا مِنْ فُضُولِ أَمْوَالِهِمْ وَلَيْسَتْ لَنَا أَمْوَالٌ قَالَ، أَفَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَمْرٍ تُدْرِكُونَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَتَسْبِقُونَ مَنْ جَاءَ بَعْدَكُمْ وَلَا يَأْتِي أَحَدٌ بِمِثْلِ

۱۲۵۵ ـ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی انہیں یزید نے خبر دی انہیں ورقاء نے خبر دی انہیں سُمی نے انہیں ابوصالح نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ صحابہ نے عرض کی، یارسول اللہ، مالدار لوگ بلند درجات اور ہمیشہ رہنے والی جنت کی نعمتوں کو حاصل کرنے گئے آنحضرتؐ نے فرمایا یہ کیسے ؟ صحابہ نے عرض کی جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں، جس طرح ہم جہاد کرتے ہیں وہ بھی جہاد کرتے ہیں اور اس کے ساتھ وہ اپنا زائد مال بھی (اللہ کے راستہ میں) خرچ کرتے ہیں اور ہمارے پاس مال نہیں ہے، آں حضورؐ نے فرمایا، پھر کیا میں تمہیں

مَا جِئْتُمْ إِلَّا مَنْ جَاءَ بِمِثْلِهِ ؛ تُسَبِّحُونَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَ تَحْمَدُونَ عَشْرًا وَ تُكَبِّرُونَ عَشْرًا ۔ تَابَعَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سُمَيٍّ وَرَوَاهُ ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سُمَيٍّ وَرَجَاءِ ابْنِ حَيْوَةَ وَرَوَاهُ جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، وَرَوَاهُ سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

ایک ایسا عمل نہ بتا دوں جس سے تم اپنے آگے کے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ اور اپنے پیچھے آنے والوں سے آگے نکل جاؤ اور کوئی شخص اتنا ثواب نہ حاصل کر سکے جتنا تم نے کیا ہو، سوا اس صورت کے جبکہ وہ بھی عمل کرے جو تم کروگے (اور وہ عمل یہ ہے) کہ ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ پڑھا کرو۔ دس مرتبہ الحمد للہ پڑھا کرو اور دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو۔ اس کی روایت عبد اللہ بن عمر نے سمی اور رجاء بن حیاۃ سے کی اور اس کی روایت جریر نے عبد العزیز بن رفیع سے کی، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے، اور اس کی روایت سہیل نے اپنے والد سے کی، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ؛

۱۲۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيرَةُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ إِذَا سَلَّمَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۔ اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ۔ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُسَيَّبَ ؛

۱۲۵۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے مسیب بن رافع نے ان سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے مولا ورّاد نے بیان کیا کہ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد جب سلام پھیرتے تو یہ کہا کرتے تھے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ملک اسی کے لئے ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے اے اللہ جو کچھ تو نے دیا ہے اسے کوئی روکنے والا نہیں، اور جو کچھ تو نے روک دیا اسے کوئی دینے والا نہیں۔ اور کسی مالدار کو اور نصیبہ ور کو تیری بارگاہ میں اس کا مال نفع نہیں پہنچا سکتا (بلکہ صرف عمل صالح نفع پہنچائے گا) اور شعبہ نے بیان کیا، ان سے منصور نے بیان کیا کہ میں نے مسیب سے سنا ؛

بَابٌ ۷۵۶۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَصَلِّ عَلَيْهِمْ وَمَنْ خَصَّ أَخَاهُ بِالدُّعَاءِ دُونَ نَفْسِهِ : وَقَالَ أَبُو مُوسَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ ؛

۷۵۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اور ان کے لئے دعا کیجئے " اور جس نے اپنے آپ کو چھوڑ کر اپنے بھائی کے لئے دعا کی اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے اللہ عبید ابو عامر کی مغفرت کر، اے اللہ، عبد اللہ بن قیس کے گناہ معاف کر ؛

۱۲۵۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ

۱۲۵۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے سلمہ کے مولا یزید بن ابی عبید نے اور ان سے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر گئے (راستہ میں) مسلمانوں میں سے ایک فرد نے کہا : عامر

الْقَوْمِ: أَبَا عَامِرٍ لَوْ أَسْمَعْتَنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ فَنَزَلَ يَحْدُو بِهِمْ يُذَكِّرُ: تَاللَّهِ لَوْلَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا. وَذَكَرَ شِعْرًا غَيْرَ هَذَا وَلَكِنِّي لَمْ أَحْفَظْهُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا السَّائِقُ؟ قَالُوا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ. قَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ. وَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْلَا مَتَّعْتَنَا بِهِ فَلَمَّا صَافَّ الْقَوْمُ قَاتَلُوهُمْ فَأُصِيبَ عَامِرٌ بِقَائِمَةِ سَيْفِ نَفْسِهِ فَمَاتَ، فَلَمَّا أَمْسَوْا أَوْقَدُوا نَارًا كَثِيرَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذِهِ النَّارُ؟ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ؟ قَالُوا عَلَى حُمُرٍ إِنْسِيَّةٍ فَقَالَ: أَهْرِيقُوا مَا فِيهَا وَكَسِّرُوهَا قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نُهَرِيقُ مَا فِيهَا وَنَغْسِلُهَا؟ قَالَ أَوْ ذَاكَ۔

اپنی حدی سناؤ۔ وہ حدی پڑھنے لگے اور کہنے لگے "بخدا اگر اللہ نہ ہوتا تو ہدایت نہ پاتے" اس کے علاوہ دوسرے اشعار بھی انہوں نے۔۔۔ پڑھے، مجھے وہ یاد نہیں ہیں (اونٹ ہدی سن کر تیز چلنے لگے تو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سواریوں کو کون ہنکا رہا ہے لوگوں نے کہا کہ عامر بن اکوع ہیں آں حضورؐ نے فرمایا اللہ اس پر رحم کرے مسلمانوں میں کے ایک فرد نے عرض کی، یا رسول اللہ! کاش ابھی آنحضورؐ ان سے ہمیں اور فائدہ اٹھانے دیتے! پھر جب صف بندی ہوئی تو مسلمانوں نے کفار سے جنگ کی اور عامر رضی اللہ عنہ کی تلوار (غلطی سے لڑتے وقت) خود ان کے پاؤں پر لگ گئی اور آپ کا انتقال ہو گیا۔ شام ہوئی، تو لوگوں نے جگہ جگہ آگ جلائی، آں حضورؐ نے دریافت فرمایا، یہ آگ کیسی؟ اسے کیوں جلایا گیا ہے؟ صحابہ نے کہا کہ پالتو (گدھوں کا گوشت پکانے کے لئے) آنحضورؐ نے فرمایا جو کچھ ہانڈیوں میں (گوشت) ہے اسے انڈیل دو، اور ہانڈیوں کو توڑ دو۔ ایک صحابی نے عرض کی، یا رسول اللہ! ایسا کیوں نہ کرلیں کہ ہانڈیوں میں جو کچھ ہے اسے پھینک دیں اور ہانڈیوں کو دھولیں؟ آں حضورؐ نے فرمایا یہی کر لو؛

۱۲۵۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ رَجُلٌ بِصَدَقَةٍ قَالَ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلَانٍ فَأَتَاهُ أَبِي فَقَالَ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى؛

۱۲۵۸۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے، انہوں نے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اگر کوئی شخص صدقہ لاتا تو آں حضورؐ فرماتے کہ اے اللہ، آل فلاں (لانے والے) پر اپنی رحمتیں فرما، میرے والد صدقہ لائے تو آں حضورؐ نے فرمایا کہ اے اللہ ابن ابی اوفی پر اپنی رحمتیں نازل فرما؛

۱۲۵۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرًا قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ؟ وَهُوَ نُصُبٌ كَانُوا يَعْبُدُونَهُ يُسَمَّى الْكَعْبَةَ الْيَمَانِيَةَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَصَكَّ فِي صَدْرِي فَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا قَالَ فَخَرَجْتُ فِي خَمْسِينَ مِنْ أَحْمَسَ مِنْ قَوْمِي وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ فَانْطَلَقْتُ فِي عُصْبَةٍ مِنْ قَوْمِي فَأَتَيْتُهَا

۱۲۵۹۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے ان سے قیس نے بیان کیا کہ میں نے جریر سے سنا بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم مجھے ذوالخلصہ سے نجات نہیں دوگے؟ یہ ایک بت تھا جس کی مشرکین عبادت کرتے تھے اور اس کا نام "الکعبۃ الیمانیۃ" رکھتے تھے، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا، آں حضورؐ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور دعا کی کہ اے اللہ! اسے ثبات قدم عطا فرما، اور اسے ہدایت کرنے والا اور ہدایت پایا ہوا بنا۔ بیان کیا کہ پھر میں اپنی قوم کے پچاس عمدہ سواروں کو لے کر نکلا، اور بعض اوقات سفیان نے روایت اس طرح

فَاَحْرَقْتُهَا ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا اَتَيْتُكَ حَتّٰى تَرَكْتُهَا مِثْلَ الْجَمَلِ الْاَجْرَبِ فَدَعَا لِاَحْمَسَ وَخَيْلِهَا ؛

بیان کی کہ میں اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ نکلا" اور وہاں پہنچ کر میں نے اس بت کو جلا دیا اس کے بعد آں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا ، اور عرض کی یا رسول اللہ ، بخدا ! میں آپ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہو رہا ہوں جب میں نے اس بتکدہ کو (جلا کر) خارش زدہ اونٹ کی طرح کر ڈالا ہے آں حضورؐ نے قبیلہ احمس اور اس کے سواروں کے لئے دعا کی ؛

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَسٌ خَادِمُكَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيْمَا اَعْطَيْتَهُ

۱۲۶۰۔ ہم سے سعید بن ربیع نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ، ان سے قتادہ نے کہا کہ میں نے انس رضی اللہ سے سنا کہا کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ انس آپ کا خدمتگار ہے آں حضورؐ نے فرمایا کہ اے اللہ اس کے مال اور اولاد کو زیادہ کر ، اللہ جو کچھ تو نے اسے دیا ، اس میں برکت عطا فرما ؛

۱۲۶۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَقَدْ اَذْكَرَنِيْ كَذَا وَكَذَا اٰيَةً اَسْقَطْتُهَا فِيْ سُوْرَةِ كَذَا وَكَذَا ؛

۱۲۶۱۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبدہ نے حدیث بیان کی ، ان سے ہشام نے اور ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو مسجد میں پڑھتے سنا تو فرمایا ، اللہ فلاں پر رحم کرے اس نے مجھے فلاں فلاں آیتیں یاد دلا دیں ، جو میں فلاں فلاں سورتوں سے بھول گیا تھا ؛

۱۲۶۲۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ هٰذِهِ لَقِسْمَةٌ مَا اُرِيْدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ فَاَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ حَتّٰى رَاَيْتُ الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهِ وَقَالَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى لَقَدْ اُوْذِيَ بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ ؛

۱۲۶۲۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی انہیں سلیمان نے خبر دی ، انہیں ابو وائل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز تقسیم کی تو ایک شخص بولا کہ یہ ایسی تقسیم ہے کہ اس سے اللہ کی خوشنودی مقصود نہیں ہے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی تو آپ اس پر غصہ ہوئے اور میں نے ناراضگی کے آثار آپ کے چہرۂ مبارک پر دیکھے اور آپ نے فرمایا اللہ موسیٰ پر رحم کرے انہیں اس سے بھی زیادہ تکلیف دی گئی تھی لیکن انہوں نے صبر کیا ؛

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ السَّجْعِ فِي الدُّعَاءِ ؛

۷۵۷۔ سجع کی رعایت کے ساتھ دعا کرنا مکروہ ہے ؛

۱۲۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ اَبُوْ حَبِيْبٍ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ مُقْرِئُ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ الْخِرِّيْتِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدِّثِ النَّاسَ كُلَّ جُمُعَةٍ

۱۲۶۳۔ ہم سے یحییٰ بن محمد بن سکن نے حدیث بیان کی ان سے حبان بن ہلال ابو حبیب نے حدیث بیان کی ان سے ہارون مقری نے حدیث بیان کی ان سے زبیر بن خریت نے حدیث بیان کی ، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں سے (دین کی باتیں ہفتہ میں صرف

مَرَّةً فَإِنْ أَبَيْتَ فَمَرَّتَيْنِ فَإِنْ أَكْثَرْتَ فَثَلَاثَ مِرَارٍ وَلَا تُمِلَّ النَّاسَ هَذَا الْقُرْآنَ وَلَا أُلْفِيَنَّكَ تَأْتِي الْقَوْمَ وَهُمْ فِي حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِهِمْ فَتَقُصُّ عَلَيْهِمْ فَتَقْطَعُ عَلَيْهِمْ حَدِيثَهُمْ وَلَكِنْ أَنْصِتْ فَإِذَا أَمَرُوكَ فَحَدِّثْهُمْ وَهُمْ يَشْتَهُونَهُ فَانْظُرِ السَّجْعَ مِنَ الدُّعَاءِ فَاجْتَنِبْهُ فَإِنِّي عَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا ذَلِكَ يَعْنِي لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا ذَلِكَ الِاجْتِنَابَ۔

ایک دن) ہر جمعہ کو کیا کرو، اگر تم اس پر تیار نہ ہو تو دو مرتبہ، اگر تم زیادہ ہی کرنا چاہتے ہو تو بس تین دن، اور لوگوں کو اس قرآن سے اکتا نہ دینا، ایسا نہ ہو کہ تم کچھ لوگوں کے پاس پہنچو، وہ اپنی باتوں میں مصروف ہوں اور تم پہنچتے ہی ان سے اپنی بات بیان کرنے لگو اور ان کی آپس کی گفتگو کو کاٹ دو، کہ اس طرح وہ اکتا جائیں، بلکہ (ایسے مواقع پر) تمہیں خاموش رہنا چاہئے جب وہ تم سے کہیں تو تم بھی انہیں اپنی بات سناؤ (دین کی) اس طرح کہ وہ بھی اس کے خواہش مند ہوں اور دعا میں سجع کی رعایت کی طرف دھیان رکھنا اور اس سے پرہیز کرتے رہنا، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کو دیکھا ہے کہ وہ ہمیشہ ایسا ہی کرتے تھے، یعنی ہمیشہ اس سے پرہیز کرتے تھے۔

باب ۷۵۸۔ لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مُكْرِهَ لَهُ

۷۵۸۔ دعا عزم و یقین کے ساتھ کرنی چاہئے، کیونکہ اللہ پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں ہے۔

۱۲۶۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ وَلَا يَقُولَنَّ اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي فَإِنَّهُ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ۔

۱۲۶۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی انہیں عبد العزیز نے خبر دی ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو عزم و یقین کے ساتھ کرے۔ اور یہ نہ کہے کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے عطا فرما، کیونکہ اللہ پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں۔

۱۲۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مُكْرِهَ لَهُ۔

۱۲۶۵۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے مالک نے، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی شخص اس طرح نہ کہے کہ "اے اللہ" اگر تو چاہے تو مجھے معاف کر دے میری مغفرت کر دے، بلکہ عزم کے ساتھ دعا کرے، کہ اللہ پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں۔

باب ۷۵۹۔ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَعْجَلْ

۷۵۹۔ بندہ جلد بازی نہیں کرتا تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے۔

۱۲۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُولُ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي۔

۱۲۶۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے انہیں ابن ازہر کے مولا ابو عبید نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بندہ کی دعا قبول ہوتی ہے اگر وہ جلدی نہ کرے، کہ کہنے لگے کہ میں نے دعا کی تھی، اور میری دعا قبول نہیں ہوئی۔

باب ۷۶۰۔ رَفْعُ الْأَيْدِي فِي الدُّعَاءِ

۷۶۰۔ دعا میں ہاتھوں کا اٹھانا، اور ابو موسیٰ اشعری

وَقَالَ اَبُوْمُوْسٰی الْاَشْعَرِیُّ دَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْہِ وَرَاَیْتُ بَیَاضَ اِبْطَیْہِ۔ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَفَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَیْہِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَبْرَاُ اِلَیْکَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ۔ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰہِ وَقَالَ الْاُوَیْسِیُّ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ وَّشَرِیْکٍ سَمِعَا اَنَسًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی رَاَیْتُ بَیَاضَ اِبْطَیْہِ؛

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اور اپنے ہاتھ اٹھائے تو میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے (اور کہا) اے اللہ، خالد نے جو کچھ کیا، میں اس سے اپنی برأت کرتا ہوں ابو عبداللہ نے کہا اور اویسی نے کہا کہ مجھ سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے یحیٰی بن سعید اور شریک نے، انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور میں نے آپ کی بغلونکی سفیدی دیکھی؛

باب ۷۶۱۔ الدُّعَاءِ غَیْرَ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَۃِ؛

۷۶۱۔ قبلہ کی طرف رخ کئے بغیر دعا؛

۱۲۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَۃَ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَیْنَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اُدْعُ اللّٰہَ اَنْ یُّسْقِیَنَا فَتَغَیَّمَتِ السَّمَآءُ وَمُطِرْنَا حَتّٰی مَا کَادَ الرَّجُلُ یَصِلُ اِلٰی مَنْزِلِہٖ فَلَمْ تَزَلْ تُمْطَرُ اِلَی الْجُمُعَۃِ الْمُقْبِلَۃِ فَقَامَ ذٰلِکَ الرَّجُلُ اَوْغَیْرُہٗ فَقَالَ اُدْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّصْرِفَہٗ عَنَّا فَقَدْ غَرِقْنَا فَقَالَ اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا فَجَعَلَ السَّحَابُ یَتَقَطَّعُ حَوْلَ الْمَدِیْنَۃِ وَلَا یُمْطِرُ اَھْلَ الْمَدِیْنَۃِ؛

۱۲۶۷۔ ہم سے محمد بن محبوب نے حدیث بیان کی ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ ایک صاحب کھڑے ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ، اللہ سے دعا کرو، کہ ہمارے لئے بارش برسائے (آں حضورؐ نے دعا کی) اور آسمان ابر آلود ہو گیا اور بارش برسنے لگی۔ یہ حال ہو گیا کہ ہمارے لئے گھر تک پہنچنا دشوار ہو گیا یہ بارش اگلے جمعہ تک ہوتی رہی، وہی صاحب یا کوئی دوسرے صاحب اس جمعہ کو کھڑے ہوئے اور کہا کہ اللہ سے دعا کیجئے کہ اب بارش بند کر دے ہم تو ڈوب گئے، آں حضورؐ نے دعا کی، کہ اے اللہ ہمارے چاروں طرف کی بستیوں کو سیراب کر، اور ہم پر بارش بند کر دے، چنانچہ بادل ٹکڑے ہو کر مدینہ کی چاروں طرف کی بستیوں میں چلا گیا اور ہمارے مدینہ والوں پر بارش رک گئی؛

باب ۷۶۲۔ الدُّعَاءِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَۃِ؛

۷۶۲۔ قبلہ رو ہو کر دعا کرنا؛

۱۲۶۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا وُھَیْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ یَحْیٰی عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی ھٰذَا الْمُصَلّٰی یَسْتَسْقِیْ فَدَعَا وَاسْتَسْقٰی ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ وَقَلَبَ رِدَآءَہٗ؛

۱۲۶۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحیٰی نے حدیث بیان کی ان سے عباد بن تمیم نے اور ان سے عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس عیدگاہ استسقاء کی دعا کے لئے نکلے اور دعا کی، اور بارش کی دعا کی، پھر آپ قبلہ رو ہو گئے اور اپنی چادر کو پلٹا؛

باب ۷۶۳۔ دَعْوَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

۷۶۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے خادم کے لئے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَادِمِهِ بِطُولِ الْعُمُرِ بِكَثْرَةِ مَالِهِ ؛

١٢٦٩. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا حَرَمِيٌّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَتْ أُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ خَادِمُكَ أَنَسٌ أُدْعُ اللهَ لَهُ، قَالَ اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ ؛

بَابُ ٧٦٤. الدُّعَاءِ عِنْدَ الْكَرْبِ ؛

١٢٧٠. حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو عِنْدَ الْكَرْبِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ؛

١٢٧١. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ، وَقَالَ وَهْبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ ؛

بَابُ ٧٦٥. التَّعَوُّذِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ

١٢٧٢. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي سُمَيٌّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَسُوءِ الْقَضَاءِ، وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ، قَالَ سُفْيَانُ الْحَدِيثُ

طول عمر اور مال کی زیادتی کی دعا ؛

۱۲۶۹۔ ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے حرمی نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میری والدہ نے کہا یا رسول اللہ انس آپ کا خادم ہے اس کے لئے دعا فرما دیں۔ آنحضورؐ نے دعا کی کہ اے اللہ اس کے مال و اولاد کو زیادہ کر اور جو کچھ تو نے اسے دیا ہے اس میں برکت عطا فرما۔

۷۶۴۔ پریشانی کے وقت دعا ؛

۱۲۷۰۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے ابوالعالیہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے وقت یہ دعا کرتے تھے " اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو عظیم ہے اور بردبار ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں اور زمین کا پالنے والا ہے، عرش عظیم کا رب ہے ؛

۱۲۷۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ہشام بن ابی عبداللہ نے ان سے قتادہ نے ان سے ابوالعالیہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرب و پریشانی میں یہ دعا کرتے تھے " اللہ عظیم اور بردبار کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرش عظیم کا رب ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں کا رب ہے اور عرش عظیم کا رب ہے۔" اور وہیب نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اسی طرح ؛

۷۶۵۔ سخت مصیبت سے پناہ ؛

۱۲۷۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے سمی نے حدیث بیان کی ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مصیبت کی سختی، تباہی تک پہنچ جانے، فیصلہ کی برائی اور شماتت اعداء سے پناہ مانگتے تھے اور سفیان نے بیان کیا کہ حدیث میں تین صفات کا

ثَلَاثُ زِدْتُ أَنَا وَاحِدَةً لَا أَدْرِي أَيَّتُهُنَّ هِيَ ؎

بیان تھا ایک میں نے بڑھا دی تھی اور مجھے یاد نہیں کہ وہ ایک کونسی ... صفت ہے ؎

باب ۷۶۶۔ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى ؎

۷۶۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کہ "اے اللہ" رفیق اعلیٰ کے ساتھ ؎

۱۲۷۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ صَحِيْحٌ، لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرَ فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلٰى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ، اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى. قُلْتُ إِذًا لَا يَخْتَارُنَا وَعَلِمْتُ أَنَّهُ الْحَدِيْثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيْحٌ، قَالَتْ فَكَانَتْ تِلْكَ اٰخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى ؎

۱۲۷۳۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے انہیں سعید بن المسیب نے اور عروہ بن زبیر نے بہت سے اہل علم کی موجودگی میں خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار نہیں تھے تو فرماتے تھے جب بھی کسی نبی کی روح قبض کی جاتی ہے تو پہلے جنت میں اس کا ٹھکانا دکھا دیا جاتا ہے اس کے بعد اسے اختیار دیا جاتا ہے (کہ چاہیں دنیا میں رہیں یا جنت کے اپنے گھر میں) چنانچہ آنحضور جب بیمار تھے، اور سر مبارک میری ران پر تھا اس وقت آپ پر تھوڑی دیر تک غشی طاری ہوئی، پھر جب آپ کو اس سے افاقہ ہوا تو چھت کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے لگے، پھر فرمایا، اے اللہ، رفیق اعلیٰ کے ساتھ! میں نے سمجھ لیا کہ آں حضور اب ہمیں اختیار نہیں کر سکتے، میں سمجھ گئی کہ جو حدیث آں حضور صحت کے زمانہ میں فرمایا کرتے تھے یہ وہی بات ہے۔ بیان کیا کہ یہ آنحضور کا آخری کلمہ تھا، جسے آپ نے تکلم فرمایا کہ "اے اللہ" رفیق اعلیٰ کے ساتھ؎!

باب ۷۶۷۔ الدُّعَاءِ بِالْمَوْتِ وَالْحَيَاةِ ؎

۷۶۷۔ موت اور زندگی کی دعا ؎

۱۲۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ أَتَيْتُ خَبَّابًا وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعًا قَالَ لَوْ لَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ ؎

۱۲۷۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے بیان کیا ان سے قیس نے حدیث بیان کی کہا کہ میں خباب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے سات داغ (کسی بیماری کے علاج کے لئے) لگوائے تھے، آپ نے فرمایا کہ .... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں ضرور اس کی دعا کرتا ؎

۱۲۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ أَتَيْتُ خَبَّابًا وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعًا فِي بَطْنِهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لَوْ لَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ ؎

۱۲۷۵۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے بیان کیا ان سے قیس نے حدیث بیان کی کہا میں خباب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے اپنے پیٹ پر سات داغ لگوائے تھے میں نے سنا کہ آپ کہہ رہے تھے کہ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں ضرور

اس کی ضرور دعا کر لیتا ؛

۱۲۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّيًا لِلْمَوْتِ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي ؛

۱۲۷۶۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی انہیں اسماعیل نے خبر دی انہیں عبد العزیز بن صہیب نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص کسی تکلیف کی وجہ سے، جو اسے ہونے لگی ہو، موت کی تمنا نہ کرے۔ اگر موت کی تمنا ناگزیر ہی ہو جائے تو یہ کہے کہ اے اللہ، جب تک میرے لئے زندگی بہتر ہے مجھے زندہ رکھ اور جب میرے لئے موت بہتر ہو تو مجھے اٹھا لے ؛

باب ۷۶۸۔ الدُّعَاءِ لِلصِّبْيَانِ بِالْبَرَكَةِ وَمَسْحِ رُءُوسِهِمْ. وَقَالَ أَبُو مُوسَى وُلِدَ لِي غُلَامٌ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ ؛

۷۶۸۔ بچوں کے لئے برکت کی دعا اور ان کے سر پر ہاتھ پھیرنا۔ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے برکت کی دعا کی ؛

۱۲۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنِ الْجَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ

۱۲۷۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے حاتم نے حدیث بیان کی ان سے جعد بن عبد الرحمن نے بیان کیا کہ میں نے سائب بن یزید سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میری خالہ مجھے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرا یہ بھانجہ بیمار ہے چنانچہ آں حضور نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا کی پھر آپ نے وضو کیا اور میں نے آپ کے وضو کا پانی پیا، اس کے بعد میں آپ کی پشت کی طرف کھڑا ہو گیا اور میں نے مہر نبوت دیکھی، جو دونوں شانوں کے درمیان میں تھی حجلۂ عروسی کی گھنڈی کی طرح ؛

۱۲۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عَقِيلٍ أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هِشَامٍ مِنَ السُّوقِ أَوْ إِلَى السُّوقِ فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ عُمَرَ فَيَقُولَانِ أَشْرِكْنَا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ فَرُبَّمَا أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا إِلَى الْمَنْزِلِ ؛

۱۲۷۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی ایوب نے حدیث بیان کی ان سے ابو عقیل نے کہ انہیں ان کے دادا عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ ساتھ لے کر بازار سے نکلتے تھے یا بازار جاتے تھے اور کھانے کی کوئی چیز خریدتے تھے پھر اگر ابن زبیر یا ابن عمر رضی اللہ عنہم کی ان سے ملاقات ہو جاتی تو وہ کہتے کہ ہمیں بھی اس میں شریک کیجئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے لئے برکت کی دعا کی تھی۔ بسا اوقات تو سواری پر لدا ہوا پورا کا پورا غلہ منافع میں آ جاتا تھا اور وہ اسے گھر بھیج دیتے تھے ؛

۱۲۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

۱۲۷۹۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ وَهُوَ الَّذِيْ مَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجْهِهٖ وَهُوَ غُلَامٌ مِّنْ بِئْرِهِمْ ؛

۱۲۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيَدْعُوْ لَهُمْ فَاُتِيَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَآءٍ فَاَتْبَعَهٗ اِيَّاهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ عَنْهُ اَنَّهٗ رَاٰى سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ يُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ ؛

بَاب ۷۶۹۔ الصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۱۲۸۲۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ لَقِيَنِيْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ اَلَا اُهْدِيْ لَكَ هَدِيَّةً ؟ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ ، فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؛

۱۲۸۳۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ وَّالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ

بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے صالح بن کیسان نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا انہیں محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ نے خبر دی، آپ ہی وہ ہیں جن کے منہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی کی تھی، وہ اس وقت بچے تھے، انہیں کے کنوئیں سے پانی لے کر ؛

۱۲۸۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں ہشام بن عروہ نے خبر دی انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچوں کو لایا جاتا تو آپ ان کے لئے دعا کرتے تھے، ایک مرتبہ ایک بچہ لایا گیا اور اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا پھر آں حضورؐ نے پانی منگایا اور پیشاب کی جگہ پر اسے ڈالا، کپڑے کو دھویا نہیں ؛

۱۲۸۱۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، کہا کہ مجھے عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھ پر ہاتھ پھیرا تھا۔ انہوں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو ایک رکعت نماز وتر پڑھتے دیکھا تھا ؛

۷۶۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا ؛

۱۲۸۲۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے حکم نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے سنا کہا کہ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور فرمایا کیا میں تمہیں ایک ہدیہ نہ دوں ؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں میں تشریف لائے تو ہم نے کہا، یا رسول اللہ، یہ تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ آپ کو سلام کس طرح کریں، لیکن آپ پر درود ہم کس طرح بھیجیں گے ؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ اس طرح کہو، "اے اللہ" محمد پر اپنی رحمت نازل کر اور آل محمد پر، جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر رحمت نازل کی، بلاشبہ تو تعریف کیا ہوا اور پاک ہے! اے اللہ محمد پر اور آل محمد پر برکت نازل کر، جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر برکت نازل کی بلاشبہ تو تعریف کیا ہوا اور پاک ہے ؛

۱۲۸۳۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی ان سے ابی حازم اور دراوردی نے حدیث بیان کی ان سے یزید نے ان سے عبداللہ بن خباب نے ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے کہا، یا رسول

قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ هٰذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي قَالَ، قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ ؛

اللہ، آپ کو سلام اس طرح کیا جاتا ہے لیکن آپ پر درود کس طرح بھیجا جاتا ہے ؟ آں حضور نے فرمایا کہ اس طرح کہو " اے اللہ اپنی رحمت نازل کر جیسا کہ تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکت نازل کی ؛

باب ۷۷۰۔ هَلْ يُصَلّٰى عَلٰى غَيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؛

۷۷۰۔ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور پر درود بھیجا جا سکتا ہے ؟ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد " وصل علیہم ان صلاتک سکن لہم ؛

۱۲۸۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ اِذَا اَتٰى رَجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَتِهٖ قَالَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ فَاَتَاهُ اَبِيْ بِصَدَقَتِهٖ فَقَالَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِيْ اَوْفٰى ؛

۱۲۸۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن مرہ نے اور ان سے ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی شخص اپنا صدقہ لے کر آتا تو آپ فرماتے " اللهم صل علیہ " اے اللہ اس پر اپنی رحمت نازل فرما میرے والد بھی اپنا صدقہ لے کر حاضر ہوئے تو آں حضور نے فرمایا کہ اے اللہ، آل ابی اوفیٰ پر اپنی رحمت نازل کر ؛

۱۲۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ اَنَّهُمْ قَالُوْا، يَا رَسُوْلَ اللهِ كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ ؟ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؛

۱۲۸۵۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے عبد اللہ بن ابی بکر نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عمرو بن سلیم زرقی نے بیان کیا کہ مجھے ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ ! ہم آپ پر کس طرح درود بھیجیں ؟ آنحضور نے فرمایا کہ اس طرح کہو " اے اللہ محمد، آپ کی ازواج اور آپ کی نسل پر اپنی رحمت نازل کر جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر رحمت نازل کی، اور محمد ان کی ازواج اور ان کی نسل پر برکت نازل کر، جیسا کہ تو نے ابراہیم پر برکت نازل کی، بلا شبہ تو ستودہ صفات پاک ہے ؛

باب ۷۷۱۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰذَيْتُهٗ فَاجْعَلْهُ لَهٗ زَكٰوةً وَّرَحْمَةً ؛

۷۷۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ اے اللہ ! اگر مجھ سے کسی کو تکلیف پہنچی ہو تو اسے کفارہ اور رحمت بنا دے ؛

۱۲۸۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

۱۲۸۶۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے کہا کہ مجھ سے ابن شہاب نے بیان کیا انہیں سعید بن المسیب نے خبر دی اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ، اَللّٰهُمَّ فَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهٗ فَاجْعَلْ ذٰلِكَ لَهٗ قُرْبَةً اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ؛

بَاب ۷۷۲۔ اَلتَّعَوُّذِ مِنَ الْفِتَنِ ؛

۱۲۸۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَحْفَوْهُ الْمَسْاَلَةَ فَغَضِبَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ ، لَا تَسْاَلُوْنِي الْيَوْمَ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا بَيَّنْتُهٗ لَكُمْ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا فَاِذَا كُلُّ رَجُلٍ لَافٌّ رَاْسَهٗ فِي ثَوْبِهٖ يَبْكِي ، فَاِذَا رَجُلٌ كَانَ اِذَا لَاحَى الرِّجَالَ يُدْعٰى لِغَيْرِ اَبِيْهِ ، فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَبِيْ قَالَ حُذَافَةُ ثُمَّ اَنْشَاَ عُمَرُ فَقَالَ ، رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا رَاَيْتُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ قَطُّ اِنَّهٗ صُوِّرَتْ لِيَ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَتّٰى رَاَيْتُهُمَا وَرَاءَ الْحَائِطِ ، وَكَانَ قَتَادَةُ يَذْكُرُ عِنْدَ هٰذَا الْحَدِيْثِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ؛

بَاب ۷۷۳۔ اَلتَّعَوُّذِ مِنْ غَلَبَةِ الرِّجَالِ ؛

۱۲۸۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ طَلْحَةَ اِلْتَمِسْ لَنَا غُلَامًا مِّنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِيْ ، فَخَرَجَ بِيْ اَبُوْ طَلْحَةَ يُرْدِفُنِيْ وَرَاءَهٗ

علیہ وسلم سے سنا، آں حضورؐ نے فرمایا کہ اے اللہ! میں نے جس مومن کو بھی برا بھلا کہا ہو تو اس کے لئے قیامت کے دن اپنی قربت کا ذریعہ بنا دے۔

۷۷۲۔ فتنوں سے پناہ مانگنا؛

۱۲۸۷۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کئے اور جب بہت زیادہ کئے تو آں حضورؐ کو ناراضی ہوئی، پھر آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا، آج تم مجھ سے جو بات پوچھو گے میں بتاؤں گا، اس وقت میں نے دائیں بائیں دیکھا تو تمام صحابہ سر اپنے کپڑوں میں لپیٹے ہوئے رو رہے تھے۔ ایک صاحب جن کا اگر کسی سے جھگڑا ہوتا تو انہیں ان کے باپ کے سوا اور کسی کی طرف (طعنہ زنی کے طور پر) منسوب کیا جاتا تھا انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! میرے باپ کون ہیں؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ حذافہ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور عرض کی (آں حضورؐ کی ناراضگی کو دور کرنے کے لئے) ہم اللہ سے راضی ہیں کہ وہ رب ہے اسلام سے کہ وہ دین ہے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ رسول ہیں ہم فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ آں حضورؐ نے فرمایا، آج کی طرح خیر و شر کے معاملہ میں میں نے کوئی دن نہیں دیکھا، میرے سامنے جنت اور دوزخ کی تصویر لائی گئی اور میں نے انہیں دیوار کے اوپر دیکھا، قتادہ اس حدیث کو بیان کرتے وقت اس آیت کا ذکر کیا کرتے تھے "اے ایمان والو! ایسی چیزوں کے متعلق نہ سوال کرو کہ اگر تمہارے سامنے واضح ہو جائے تو تمہاری تکلیف کا باعث ہوں؛

۷۷۳۔ لوگوں کے غلبہ سے پناہ؛

۱۲۸۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن ابی عمرو، مطلب بن عبداللہ بن حنطب کے مولا نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا، اپنے یہاں کے لڑکوں میں سے کوئی بچہ تلاش کر لو جو میرے کام کر دیا کرے، چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مجھے اپنی

فَكُنْتُ أَخْدِمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ اللّٰهُمَّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ فَلَمْ أَزَلْ أَخْدُمُهُ حَتَّى أَقْبَلْنَا مِنْ خَيْبَرَ وَأَقْبَلَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَدْ حَازَهَا فَكُنْتُ أَرَاهُ يُحَوِّي وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ أَوْ كِسَاءٍ ثُمَّ يُرْدِفُهَا وَرَاءَهُ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ رِجَالًا فَأَكَلُوا وَكَانَ ذٰلِكَ بِنَاءَهُ بِهَا ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى بَدَا لَهُ أُحُدٌ قَالَ هٰذَا جُبَيْلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ:

پر پیچھے بٹھا کرلے گئے، آنحضورؐ جب بھی گھر ہوتے تو میں آپ کی خدمت کیا کرتا تھا، میں نے سنا کہ آنحضورؐ یہ دعا اکثر پڑھا کرتے تھے "اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں، غم والم سے، عجز دکمزوری سے اور بخل سے اور بزدلی سے اور قرض کے بوجھ سے اور انسانوں کے غلبہ سے" میں آں حضورؐ کی خدمت کرتا تھا، پھر جب ہم خیبر سے واپس آئے اور آنحضورؐ ام المومنین صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کے ساتھ واپس ہوئے آنحضورؐ نے انہیں اپنے لئے منتخب کیا تھا، آنحضورؐ نے ان کے لئے عبا یا چادر سے پردہ کیا اور انہیں اپنی سواری پر پیچھے بٹھالیا، جب ہم مقام صہبا پہنچے، تو آپ نے دستر خوان پر حلیس تیار کرایا، پھر مجھے بھیجا اور میں کچھ صحابہ کو بلالایا اور سب نے اسے کھایا، یہ آپ کی دعوت ولیمہ تھی اس کے بعد آپ آگے بڑھے اور احد پہاڑی دکھائی دی آنحضورؐ نے فرمایا، یہ پہاڑی ہم سے محبت کرتی ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں آپ جب مدینہ منورہ پہنچے تو فرمایا، اے اللہ، میں اس کے دونوں پہاڑوں کے درمیانی علاقہ کو اس طرح باحرمت قرار دیتا ہوں جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو باحرمت قرار دیا تھا، اے اللہ، یہاں والوں کو برکت عطا فرما ان کے مدمیں اور ان کے صاع میں:

باب ۴۷۷۔ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ:

۴۷۷۔ عذاب قبر سے پناہ:

۱۲۸۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ خَالِدٍ بِنْتَ خَالِدٍ قَالَ وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ:

۱۲۸۹۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ام خالد رضی اللہ عنہا سے سنا (موسیٰ نے) بیان کیا کہ میں نے کسی سے نہیں سنا، ان کی بیان کی ہوئی حدیث سے مختلف کسی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے:

۱۲۹۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ مُصْعَبٍ كَانَ سَعْدٌ يَأْمُرُ بِخَمْسٍ وَيَذْكُرُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِهِنَّ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا يَعْنِي فِتْنَةَ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ:

۱۲۹۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الملک نے حدیث بیان کی ان سے مصعب نے کہ سعد رضی اللہ عنہ پانچ باتوں کا حکم دیتے تھے اور انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ذکر کرتے تھے کہ اے اللہ، میں تیری پناہ مانگتا ہوں، بزدلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ بدترین بڑھاپا مجھ پر طاری کر دیا جائے اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں، دنیا کے فتنہ سے، اس سے مراد دجال کا فتنہ ہے اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں، قبر کے عذاب سے:

۱۲۹۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَتْ عَلَیَّ عَجُوْزَانِ مِنْ عُجُزِ یَهُوْدِ الْمَدِیْنَةِ فَقَالَتَا لِیْ، اِنَّ اَهْلَ الْقُبُوْرِ یُعَذَّبُوْنَ فِیْ قُبُوْرِهِمْ فَكَذَّبْتُهُمَا وَلَمْ اُنْعِمْ اَنْ اُصَدِّقَهُمَا فَخَرَجَتَا وَدَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عَجُوْزَیْنِ وَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ، صَدَقَتَا اِنَّهُمْ یُعَذَّبُوْنَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ كُلُّهَا، فَمَا رَاَیْتُهُ بَعْدُ فِیْ صَلٰوةٍ اِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

باب ۷۷۵۔ التَّعَوُّذُ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ۔

۱۲۹۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ، كَانَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ۔

باب ۷۷۶۔ التَّعَوُّذُ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ۔

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّی بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقُوْلُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰی، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ عَنِّیْ خَطَایَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَایَا كَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ

۱۲۹۱۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے ابو وائل نے، ان سے مسروق نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مدینہ کے یہودیوں کی دو بوڑھی عورتیں میرے پاس آئیں اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ قبر والوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہوگا، لیکن میں نے انہیں جھٹلایا اور ان کی تصدیق نہیں کر سکی، پھر وہ دونوں عورتیں چلی گئیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ دو بوڑھی عورتیں تھیں، پھر میں نے آپ سے واقعہ کا ذکر کیا، آنحضورؐ نے فرمایا کہ انہوں نے صحیح کہا قبر والوں کو عذاب ہوگا اور ان کے عذاب کو تمام چوپائے سنیں گے، پھر میں نے دیکھا کہ آنحضورؐ ہر نماز میں قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے۔

۷۷۵۔ زندگی اور موت کے فتنوں سے پناہ۔

۱۲۹۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے کہ اے اللہ، میں تیری پناہ مانگتا ہوں، عاجزی سے سستی سے، بزدلی اور بہت زیادہ بڑھاپے سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کی آزمائشوں سے"۔

۷۷۶۔ گناہ اور قرض سے پناہ مانگنا۔

۱۲۹۳۔ ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے ..... ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے، اے اللہ، میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی، بہت زیادہ بڑھاپے گناہ، اور قرض سے اور قبر کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے، اور دوزخ کی آزمائش سے اور دوزخ کے عذاب سے اور مالداری کی آزمائش سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں محتاجی کی آزمائش سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال سے اور آزمائش سے اے اللہ، مجھ سے میرے گناہوں کو برف اور اولے کے پانی سے دھو دے۔ اور میرے دل کو خطاؤں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل سے صاف کر دیا ہے اور مجھ سے اور میرے گناہوں میں اتنی دوری کر دے جتنی مشرق اور مغرب میں ہے

خطایای كما باعدت بين المشرق والمغرب ؛

باب ۷۷۷۔ الاستعاذة من الجبن والكسل ؛

۷۷۷۔ بزدلی اور سستی سے پناہ مانگنا ؛

۱۲۹۴۔ حدثنا خالد بن مخلد حدثنا سليمان قال حدثني عمرو بن أبي عمرو قال سمعت أنسا قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول، اللهم إني أعوذ بك من الهم والحزن والعجز والكسل والجبن والبخل وضلع الدين وغلبة الرجال ؛

۱۲۹۴۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عمرو بن ابی عمرو نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، غم والم سے، عاجزی، سستی بزدلی، بخل، قرض چڑھ جانے اور لوگوں کے غلبہ سے ؛

باب ۷۷۸۔ التعوذ من البخل۔ البخل والبخل واحد، مثل الحزن والحزن ؛

۷۷۸۔ بخل سے پناہ مانگنا، بُخل اور بَخل ایک ہی ہیں، جیسے حُزن اور حَزن۔

۱۲۹۵۔ حدثنا محمد بن المثنى حدثني غندر حدثنا شعبة عن عبد الملك بن عمير عن مصعب بن سعد عن سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه كان يأمر بهؤلاء الخمس ويحدثهن عن النبي صلى الله عليه وسلم اللهم إني أعوذ بك من البخل وأعوذ بك من الجبن وأعوذ بك أن أرد إلى أرذل العمر وأعوذ بك من فتنة الدنيا وأعوذ بك من عذاب القبر ؛

۱۲۹۵۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالملک بن عمیر نے ان سے مصعب بن سعد نے اور ان سے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کہ آپ ان پانچ باتوں کا حکم دیتے تھے اور انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کرتے تھے کہ "اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، بخل سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے، میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ ناکارہ عمر میں پہنچا دیا جاؤں، میں تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کی آزمائش سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے ؛

باب ۷۷۹۔ التعوذ من أرذل العمر، أراذلنا۔ أسقاطنا ؛

۷۷۹۔ ناکارہ عمر سے پناہ "اراذلنا" ای اسقاطنا۔

۱۲۹۶۔ حدثنا أبو معمر حدثنا عبد الوارث عن عبد العزيز بن صهيب عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال، كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتعوذ يقول، اللهم إني أعوذ بك من الكسل وأعوذ بك من الجبن وأعوذ بك من الهرم وأعوذ بك من البخل ؛

۱۲۹۶۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے اور ان سے انس۔۔۔۔ بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے کہ "اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی سے۔ تیری پناہ مانگتا ہوں، بزدلی سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں، ناکارہ بڑھاپے سے۔ اور تیری پناہ مانگتا ہوں بخل سے۔"

باب ۷۸۰۔ الدعاء برفع الوباء والوجع ؛

۷۸۰۔ دعا، وبا اور پریشانی کو دور کرتی ہے ؛

۱۲۹۷۔ حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفيان عن هشام بن عروة عن أبيه عن

۱۲۹۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد

عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَمَا حَبَّبْتَ اِلَيْنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ وَانْقُلْ حُمَّاهَا اِلَى الْجُحْفَةِ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا وَصَاعِنَا؛

نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ ہمارے دل میں مدینہ کی ایسی ہی محبت پیدا کر دے جیسی تو نے مکہ کی محبت ہمارے دل میں پیدا کی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور اس کے بخار کو جحفہ میں منتقل کر دے، اے اللہ ہمارے مد اور صاع میں برکت عطا فرما؛

۱۲۹۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ اَبَاهُ قَالَ عَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ شَكْوٰى اَشْفَيْتُ مِنْهَا عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَ بِيْ مَا تَرٰى مِنَ الْوَجَعِ وَاَنَا ذُوْ مَالٍ وَلَا يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَةٌ لِّيْ وَاحِدَةٌ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ؟ قَالَ لَا، قُلْتُ فَبِشَطْرِهٖ؟ قَالَ الثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِيْ فِيْ امْرَاَتِكَ، قُلْتُ اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِيْ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَ دَرَجَةً وَّرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ اٰخَرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ، قَالَ سَعْدٌ رَثٰى لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ؛

۱۲۹۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، انہیں ابن شہاب نے خبر دی انہیں عامر بن سعد نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقعہ پر (مکہ معظمہ) میں میری عیادت کے لئے تشریف لائے، میری اس بیماری نے مجھے موت سے قریب کر دیا تھا، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! آنحضور خود مشاہدہ فرما رہے تھے کہ بیماری نے مجھے کہاں پہنچا دیا ہے اور میرے پاس مال و دولت ہے اور سوا ایک لڑکی کے اس کا اور کوئی وارث نہیں کیا میں اپنی دولت کا دو تہائی صدقہ کر دوں؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ نہیں، میں نے عرض کی، پھر آدھی کا کر دوں؟ فرمایا کہ ایک تہائی بہت ہے اگر تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں محتاج چھوڑ دو اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور یقین رکھو کہ تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے اور اس سے مقصود اللہ کی خوشنودی ہوئی ہو تو تمہیں اس پر ثواب ملے گا، یہاں تک کہ اگر تم اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ رکھو گے (تو اس پر بھی ثواب ملے گا) میں نے عرض کی کیا میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے چھوڑ دیا جاؤں گا؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اگر تم پیچھے چھوڑ دیئے جاؤ اور پھر کوئی عمل کرو جس سے مقصود اللہ کی رضا ہوئی ہو تو تمہارا مرتبہ بلند ہوگا اور امید ہے کہ تم ابھی زندہ رہو گے اور کچھ قومیں تم سے فائدہ اٹھائیں گی۔ اور کچھ نقصان اٹھائیں گی اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت کو کامیاب فرما اور انہیں الٹے پاؤں واپس نہ کر، البتہ افسوس سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کا ہے، سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر افسوس کا اظہار اس وجہ سے کیا تھا کہ ان کی وفات مکہ معظمہ میں ہو گئی تھی؛

بَابٌ ۷۸۱۔ اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَفِتْنَةِ النَّارِ؛

۷۸۱۔ ناکارہ عمر، دنیا کی آزمائش اور دوزخ کی آزمائش سے پناہ مانگنا؛

۱۲۹۹۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا

۱۲۹۹۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہیں حسین نے

الْحُسَيْنُ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ مُصْعَبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَعَوَّذُوا بِكَلِمَاتٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ ؛

خبر دی انہیں زائدہ نے انہیں عبد الملک نے انہیں مصعب نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ان کلمات کے ذریعہ اللہ کی پناہ مانگو، جن کے ذریعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے ۔ اے اللہ، میں تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے، تیری پناہ مانگتا ہوں بخل سے، تیری پناہ مانگتا ہوں، اس سے کہ ناکارہ عمر کو پہنچوں تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے ؛

۱۳۰۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ؛

۱۳۰۰۔ ہم سے یحیٰی بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے وکیع نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ، میں تیری پناہ مانگتا ہوں، سستی سے ناکارہ، بڑھاپے سے، قرض سے اور گناہ سے، اے اللہ، میں تیری پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے عذاب سے، دوزخ کی آزمائش سے، قبر کے عذاب سے مالداری کی بری آزمائش سے، محتاجی کی بری آزمائش سے اور مسیح دجال کی بری آزمائش سے اے اللہ میرے گناہوں کو برف اور اولے کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو خطاؤں سے پاک کر دے جس طرح سفید کپڑا میل سے صاف کر دیا جاتا ہے، اور میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنا فاصلہ کر دے جتنا فاصلہ مشرق و مغرب میں ہے

باب ۷۸۲۔ الِاسْتِعَاذَةِ مِنْ فِتْنَةِ الْغِنَى ؛

۷۸۲۔ مالداری کے فتنہ سے اللہ کی پناہ ؛

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالَتِهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْغِنَى وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ

۱۳۰۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے سلام بن ابی مطیع نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ان کی خالہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگا کرتے تھے کہ اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں، دوزخ کی آزمائش سے، دوزخ کے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کی آزمائش سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں مالداری کی آزمائش سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کے آزمائش سے ؛

باب ۷۸۳۔ التَّعَوُّذِ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ ؛

۷۸۳۔ محتاجی کی آزمائش سے پناہ ؛

۱۳۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

۱۳۰۲۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں ابو معاویہ نے خبر دی انہیں ہشام بن عروہ نے خبر دی انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے، اے

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ قَلْبِيْ بِمَآءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ ؛

اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں دوزخ کی آزمائش سے اور دوزخ کے عذاب سے اور قبر کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے اور مالداری کی بری آزمائش سے اور محتاجی کی بری آزمائش سے اور مسیح دجال کی بری آزمائش سے، اے اللہ میرے دل کو برف اور اولے کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو خطاؤں سے صاف کر دے، جیسا کہ سفید کپڑے کو میل سے صاف کرتا ہے اور میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی دوری مشرق و مغرب میں ہے اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی سے، گناہ سے اور قرض سے۔"

بَابُ ۷۸۴۔ اَلدُّعَآءِ بِكَثْرَةِ الْمَالِ مَعَ الْبَرَكَةِ ؛

۷۸۴۔ برکت کے ساتھ مال کی زیادتی کی دعا ؛

۱۳۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسٌ خَادِمُكَ اُدْعُ اللّٰهَ لَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ مِثْلَهٗ ؛

۱۳۰۳۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور ان سے ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ انہوں نے کہا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انس آپ کا خادم ہے اس کے لئے اللہ سے دعا کیجئے۔ آں حضورؐ نے دعا کی، اے اللہ، اس کے مال و اولاد میں زیادتی کر اور جو کچھ تو نے اسے دیدیا اس میں برکت عطا فرما اور ہشام بن زید سے روایت ہے کہ انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اسی طرح سنا؛

۱۳۰۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْزَيْدٍ سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ اَنَسٌ خَادِمُكَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ ؛

۱۳۰۴۔ ہم سے ابو زید سعید بن ربیع نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ انس آپ کا خادم ہے آں حضورؐ نے کہا اے اللہ، اس کے مال اور اولاد میں زیادتی کر اور جو کچھ تو دے" اس میں برکت عطا فرما ؛

بَابُ ۷۸۵۔ اَلدُّعَآءِ عِنْدَ الْاِسْتِخَارَةِ ؛

۷۸۵۔ استخارہ کی دعا ؛

۱۳۰۵۔ حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَبُوْ مُصْعَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الْمَوَالِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا كَالسُّوْرَةِ مِنَ الْقُرْاٰنِ، اِذَا هَمَّ بِالْاَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ

۱۳۰۵۔ ہم سے ابو مصعب مطرف بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمٰن بن ابی الموال نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن منکدر نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام معاملات میں استخارہ کی تعلیم دیتے تھے۔ قرآن کی سورت کی طرح ! اور کہتے تھے کہ" اے اللہ میں بھلائی مانگتا ہوں (استخارہ) تیری بھلائی سے، قدرت مانگتا ہوں، تیری قدرت سے

ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ ؛

اور تیرے عظیم فضل کا طلب گار ہوں کیونکہ تو قدرت والا ہے اور مجھے قدرت نہیں، تو علم والا ہے، مجھے علم نہیں اور تو تمام پوشیدہ باتوں کو جاننے والا ہے اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے بہتر ہے، میرے دین کے اعتبار سے میری معاش اور میرے انجام کار کے اعتبار سے یا دعا میں یہ الفاظ کہے "فی عاجل امری و آجلہ" تو اسے میرے لئے مقدر کر دے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے برا ہے میرے دین کے لئے میری زندگی کے لئے اور میرے انجام کار کے لئے یا یہ الفاظ فرمائے "فی عاجل امری و آجلہ" تو اسے مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے اور میرے لئے بھلائی مقدر کر دے جہاں کہیں بھی وہ ہو اور پھر مجھے اس سے مطمئن کر دے (یہ دعا کرتے وقت) اپنی ضرورت کا یقین کر دینا چاہیئے ؛

باب ۷۸۶ ۔ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْوُضُوءِ ؛

۷۸۶ ۔ وضو کے وقت دعا ؛

۱۳۰۶ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ ؛

۱۳۰۶ ۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے برید بن عبد اللہ نے ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی مانگا، پھر آپ نے وضو کیا۔ پھر ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی "اے اللہ! عبید ابو عامر کی مغفرت فرما" میں نے اس وقت آں حضورؐ کی بغل کی سفیدی دیکھی۔ پھر آپ نے دعا کی "اے اللہ، قیامت کے دن اسے اپنی بہت سی مخلوق سے بلند مرتبہ پر رکھ" ؛

باب ۷۸۷ ۔ الدُّعَاءِ إِذَا عَلَا عَقَبَةً ؛

۷۸۷ ۔ کسی گھاٹی پر چڑھتے وقت کی دعا ؛

۱۳۰۷ ۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكُنَّا إِذَا عَلَوْنَا كَبَّرْنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا وَلٰكِنْ تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا. ثُمَّ أَتَى عَلَيَّ وَأَنَا أَقُولُ فِي نَفْسِي لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ أَوْ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ هِيَ كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ؛

۱۳۰۷ ۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے سلیمان نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے جب ہم کسی بلند جگہ پر پہنچتے تو تکبیر کہتے آنحضورؐ نے فرمایا لوگو! اپنے اوپر رحم کرو، تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے، تم تو اس ذات کو پکارتے ہو جو بہت زیادہ سننے والا ہے بہت زیادہ دیکھنے والا ہے پھر آں حضورؐ میرے پاس تشریف لائے، میں اس وقت زیر لب کہہ رہا تھا، "لا حول ولا قوۃ الا باللہ" آنحضورؐ نے فرمایا، عبد اللہ بن قیس، کہو لا حول ولا قوۃ الا باللہ" کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ یا آں حضورؐ نے یہ فرمایا۔ کیا میں تمہیں ایک ایسا کلمہ نہ بتا دوں جو جنت

کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے، لا حول ولا قوۃ الا باللہ"

باب ۷۸۸۔ الدُّعَاءِ اِذَا هَبَطَ وَادِيًا

فِيهِ حَدِيثُ جَابِرٍ:

باب ۷۸۹۔ الدُّعَاءِ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اَوْ رَجَعَ:

۱۳۰۸۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِّنَ الْاَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آئِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ:

باب ۷۹۰۔ الدُّعَاءِ لِلْمُتَزَوِّجِ:

۱۳۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ: مَهْيَمْ اَوْ مَهْ؟ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ:

۱۳۱۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ هَلَكَ اَبِي وَتَرَكَ سَبْعَ اَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ فَتَزَوَّجْتُ امْرَاَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا؟ قُلْتُ ثَيِّبًا قَالَ هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ اَوْ تُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ؟ قُلْتُ هَلَكَ اَبِي فَتَرَكَ سَبْعَ اَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ فَكَرِهْتُ اَنْ اَجِيئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ

۷۸۸۔ کسی وادی میں اترتے وقت کی دعا اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ کی بھی حدیث ہے:

۷۸۹۔ سفر کا ارادہ کرنے کے وقت یا سفر سے واپسی کے وقت دعا پڑھنے کا بیان:

۱۳۰۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ یا حج یا عمرہ سے واپس ہوتے تھے تو زمین سے ہر بلند چیز پر چڑھتے وقت تین تکبیریں کہا کرتے تھے "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اس کے لئے سلطانی ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ لوٹتے ہیں توبہ کرتے ہوئے اپنے رب کی عبادت کرتے ہوئے اور حمد بیان کرتے ہوئے اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اپنے بندہ کی مدد کی اور تنہا تمام لشکر کو شکست دی:

۷۹۰۔ شادی کرنے والے کے لئے دعا:

۱۳۰۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی۔ ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ پر زردی کا اثر دیکھا تو فرمایا، یہ کیا ہے؟ کہا کہ میں نے ایک عورت سے گٹھلی کے برابر سونے پر شادی کی ہے آں حضور نے فرمایا کہ اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے، ولیمہ کرو، چاہے ایک بکری کا ہی ہو:

۱۳۱۰۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے والد شہید ہوئے۔ تو انہوں نے سات یا نو لڑکیاں چھوڑی تھیں، (راوی کو تعداد میں شبہ تھا) پھر میں نے ایک عورت سے شادی کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، جابر کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کی کہ جی ہاں، فرمایا کنواری سے یا بیاہی سے؟ میں نے کہا کہ بیاہی سے! فرمایا کسی لڑکی سے کیوں نہ کی، تم اس سے کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی یا (آں حضور نے فرمایا) کہ تم اسے ہنساتے اور وہ تمہیں ہنساتی

فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً تَقُومُ عَلَيْهِنَّ قَالَ فَبَارَكَ اللَّهُ عَلَيْكَ لَمْ يَقُلِ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرٍو بَارَكَ اللَّهُ عَلَيْكَ؛

میں نے عرض کی، میرے والد شہید ہوئے سات یا نو لڑکیاں چھوڑی ہیں اس لئے میں نے پسند نہیں کیا کہ میں ان کے پاس انہی جیسی لڑکی لاؤں، چنانچہ میں نے ایسی عورت سے شادی کی جو ان کی نگرانی کر سکے آنحضورؐ نے فرمایا، اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے، ابن عیینہ اور محمد بن مسلمہ نے عمرو کے واسطہ سے روایت میں "اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے" کے الفاظ نہیں کہے؛

بَابُ ٧٩١ - مَا يَقُولُ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ؛

۷۹۱ - جب اپنی بیوی کے پاس آئے تو کیا دعا کرنی چاہیئے؛

١٣١١ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا؛

۱۳۱۱ - ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے سالم نے ان سے کریب نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آنے کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے "اللہ کے نام سے اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھ اور جو کچھ ہمیں عطا فرمائے اسے بھی شیطان سے دور رکھ" تو اگر اس صحبت کے نتیجہ میں کوئی اولاد مقدر میں ہوگی تو شیطان اسے کبھی نقصان نہیں پہنچائے گا؛

بَابُ ٧٩٢ - قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً؛

۷۹۲ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد "اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر؛

١٣١٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ؛

۱۳۱۲ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی ان سے عبدالعزیز نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر یہ دعا ہوا کرتی تھی" اے اللہ ہمیں دنیا میں بھلائی (حسنہ) عطا کر اور آخرت میں بھلائی عطا کر، اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا؛

بَابُ ٧٩٣ - التَّعَوُّذِ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا؛

۷۹۳ - دنیا کی آزمائش سے پناہ؛

١٣١٣ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا تُعَلَّمُ الْكِتَابَةُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ نُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ

۱۳۱۳ - ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے حدیث بیان کی ان سے عبیدہ بن حمید نے حدیث بیان کی ان سے عبدالملک بن عمیر نے، ان سے مصعب بن سعد بن ابی وقاص نے اور ان سے ان کے والد نے رضی اللہ عنہ، بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ کلمات اس طرح سکھاتے تھے، جیسے لکھنا سکھاتے تھے " اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخل سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں۔ بزدلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں ناکارہ عمر سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے

وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ ؛

بَابُ ۷۹۴ ـ تَكْرِيرِ الدُّعَاءِ ؛

۱۳۱۴ ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْذِرٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُبَّ حَتَّى إِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ قَدْ صَنَعَ الشَّيْءَ وَمَا صَنَعَهُ، وَإِنَّهُ دَعَا رَبَّهُ ثُمَّ قَالَ أَشَعَرْتِ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ ؛ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ؛ قَالَ جَاءَنِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ ؛ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ مَنْ طَبَّهُ ؛ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ، قَالَ فِيمَاذَا قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ، قَالَ فَأَيْنَ هُوَ ؛ قَالَ فِي ذَرْوَانَ ؛ وَذَرْوَانُ بِئْرٌ فِي بَنِي زُرَيْقٍ قَالَتْ فَأَتَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَ ؛ وَاللَّهِ لَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُؤُسُ الشَّيَاطِينِ قَالَتْ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهَا عَنِ الْبِئْرِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا أَخْرَجْتَهُ ؛ قَالَ أَمَّا أَنَا فَقَدْ شَفَانِي اللَّهُ وَكَرِهْتُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا زَادَ عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَاللَّيْثُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ، سُحِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا وَدَعَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ ؛

۷۹۴ ـ بار بار دعا کرنا ؛

۱۳۱۴ ـ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا اور یہ کیفیت ہوئی کہ آں حضورؐ سمجھنے لگے کہ فلاں کام آپ نے کر لیا ہے حالانکہ وہ کام آپ نے نہیں کیا تھا، اور آں حضورؐ نے اپنے رب سے دعا کی تھی، پھر آپ نے فرمایا تمہیں معلوم ہے اللہ نے مجھے وہ بات بتا دی ہے جو میں نے اس سے پوچھی تھی، عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ جواب کیا ہے؟ فرمایا میرے پاس دو مرد آئے اور ایک میرے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا پاؤں کے پاس، پھر ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا، ان صاحب کی بیماری کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا ان پر جادو ہوا ہے پہلے نے پوچھا کس نے جادو کیا ہے؟ جواب دیا لبید بن اعصم نے، پوچھا کہ وہ جادو کس چیز میں ہے؟ جواب دیا ان کنگھی پر کھجور کے خوشہ میں! پوچھا کہ وہ ہے کہاں؟ کہا کہ ذروان میں اور ذروان بنی زریق کا ایک کنواں ہے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر آں حضورؐ اس کنویں پر تشریف لے گئے اور جب عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس دوبارہ واپس آئے تو فرمایا، اللہ اس کا پانی تو مہندی سے نچوڑے ہوئے پانی کی طرح تھا، اور وہاں کے کھجور کے درخت شیطان کے سر کی طرح تھے، بیان کیا کہ پھر آنحضورؐ تشریف لائے اور انہیں کنویں کے متعلق بتایا، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ، پھر آپ نے انہیں نکالا کیوں نہیں؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ مجھے اللہ نے شفا دے دی ہے، اور میں نے یہ پسند کیا نہیں کہ لوگوں میں ایک بری چیز پھیلا دوں۔ عیسیٰ بن یونس اور لیث نے ہشام کے واسطہ سے اضافہ کیا ہے کہ ان سے ان کے والد نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا ہے تو آپ مسلسل دعا کرتے رہے اور پھر پوری حدیث بیان کی ؛

بَابُ ۷۹۵ ـ الدُّعَاءِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ ،

۷۹۵ ـ مشرکین کے لئے بد دعا،

ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا " اے اللہ، میری مدد کیجئے ایسے قحط کے ذریعہ جیسا یوسف

بِسِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِاَبِيْ جَهْلٍ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ، اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَّفُلَانًا حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ؛

علیہ السلام کے زمانہ میں پڑا تھا۔ اور آپ نے بد دعا کی "اے اللہ ابوجہل کو پکڑ لیجئے" اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں یہ دعا کی کہ اے اللہ فلاں فلاں کو اپنی رحمت سے دور کر دے" یہاں تک کہ قرآن کی آیت "لیس لک من الامر شئی" نازل ہوئی"

۱۳۱۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاَحْزَابِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ؛

۱۳۱۵۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی انہیں وکیع نے خبر دی انہیں ابن ابی خالد نے کہا میں نے ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "احزاب" کے لئے بد دعا کی "اے اللہ" کتاب کے نازل کرنے والے، حساب جلدی لینے والے "احزاب کو (مشرکین کی جماعتوں کو غزوہ احزاب میں) شکست دے، انہیں شکست دیدے اور انہیں جھنجھوڑ دے؛

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ قَنَتَ، اَللّٰهُمَّ اَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ، اَللّٰهُمَّ اَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ؛

۱۳۱۶۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب عشا کی آخری رکعت میں (رکوع سے اٹھتے ہوئے) سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تھے تو دعا قنوت پڑھتے تھے "اے اللہ عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے اے اللہ، ولید بن ولید کو نجات دے، اے اللہ، سلمہ بن ہشام کو نجات دے اے اللہ کمزور و ناتوان مومنوں کو نجات دے، اے اللہ قبیلہ مضر پر اپنی پکڑ کو سخت کر دے اے اللہ، وہاں ایسا قحط پیدا کر دے جیسا یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں ہوا تھا؛

۱۳۱۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ فَاُصِيْبُوْا فَمَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلٰى شَيْءٍ مَا وَجَدَ عَلَيْهِمْ فَقَنَتَ شَهْرًا فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَيَقُوْلُ اِنَّ عُصَيَّةَ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ؛

۱۳۱۷۔ ہم سے حسن بن ربیع نے حدیث بیان کی ان سے ابوالاحوص نے حدیث بیان کی ان سے عاصم نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم بھیجی جس میں شریک افراد کو "قراء" (یعنی قرآن مجید کے عالم) کہا جاتا ہے۔ ان حضرات کو شہید کر دیا گیا میں نے نہیں دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی کسی چیز کا اتنا غم ہوا ہو، جتنا آپ کو ان کی شہادت کا ہوا تھا، چنانچہ آنحضور نے ایک مہینے تک فجر کی نماز میں ان کے لئے بد دعا کی اور کہا کہ "عُصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی؛

۱۳۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

۱۳۱۸۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام نے

حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ، كَانَ الْيَهُودُ يُسَلِّمُونَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ، اَلسَّامُ عَلَيْكَ فَفَطِنَتْ عَائِشَةُ إِلٰى قَوْلِهِمْ فَقَالَتْ، عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْلًا يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللهِ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا يَقُولُونَ؟ قَالَ، أَوَلَمْ تَسْمَعِي أَرُدُّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَقُولُ وَعَلَيْكُمْ؛

حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے انہیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے تو کہتے السّام علیکم (آپ کو موت آئے) عائشہ رضی اللہ عنہا ان کا مقصد سمجھ گئیں اور جواب دیا کہ "علیکم السّام واللعنۃ" (تمہیں بھی موت آئے اور تم پر لعنت ہو) آنحضور نے فرمایا ٹھہرو، عائشہ، اللہ تمام امور میں نرمی کو پسند کرتا ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی، یا رسول اللہ، کیا آپ نے نہیں سنا کہ یہ لوگ کیا کہتے ہیں، آنحضور نے فرمایا تم نے نہیں سنا کہ میں ان کو کس طرح جواب دیتا ہوں، میں کہتا ہوں، "وعلیکم" (اور تم پر بھی)

۱۳۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ، كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَقَالَ، مَلَأَ اللهُ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ وَهِيَ صَلَاةُ الْعَصْرِ

۱۳۱۹۔ ہم سے محمد بن مثنٰی نے حدیث بیان کی ان سے انصاری نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن حسان نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن سیرین نے حدیث بیان کی ان سے عبیدہ نے حدیث بیان کی ان سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ غزوہ خندق کے موقعہ پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آں حضور نے فرمایا ان کی قبروں اور ان کے گھروں کو آگ سے بھر دے انہوں نے ہمیں "صلاۃ وسطی" نہیں پڑھنے دی، یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ (صلاۃ وسطی سے مراد) عصر کی نماز ہے۔

باب ۷۹۶۔ اَلدُّعَاءِ لِلْمُشْرِكِينَ؛

۷۹۶۔ مشرکین کے لئے دعاء؛

۱۳۲۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَدِمَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو عَلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ، يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ دَوْسًا قَدْ عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللهَ عَلَيْهَا فَظَنَّ النَّاسُ أَنَّهُ يَدْعُو عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَائْتِ بِهِمْ؛

۱۳۲۰۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ طفیل بن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ، قبیلہ اوس نے نافرمانی اور سرکشی کی ہے آپ انکے لئے بد دعا کیجئے، لوگوں نے سمجھا آں حضور ان کے لئے بد دعا ہی کریں گے لیکن آں حضور نے دعا کی کہ اے اللہ قبیلہ اوس کو ہدایت دے اور انہیں میرے پاس بھیج دے؛

باب ۷۹۷۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ؛

۷۹۷۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا کہ "اے اللہ! جو کچھ میں پہلے کر چکا ہوں اور جو کچھ بعد میں کروں گا اس میں میری مغفرت فرما؛"

۱۳۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ، رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي كُلِّهِ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطَايَايَ وَعَمْدِي وَجَهْلِي وَهَزْلِي وَكُلُّ ذَلِكَ عِنْدِي، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَحَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۳۲۱۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے عبدالملک بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق نے ان سے ابن ابی موسیٰ نے ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے اے میرے رب! میری خطا، میری نادانی اور تمام معاملات میں میرے حد سے تجاوز کرنے میں میری مغفرت فرما اور تو اس کا مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے اے اللہ میری مغفرت کر، میری خطاؤں میں، میرے بالارادہ اور بلاارادہ کاموں میں اور میرے ہنسی مزاح کے کاموں میں اور یہ سب میری ہی طرف سے ہے اے اللہ میری ہی طرف سے ہے اے اللہ میری مغفرت کر ان کاموں میں جو میں کر چکا ہوں اور انہیں جو کروں گا اور جنہیں میں نے چھپایا اور جنہیں میں نے ظاہر کیا تو ہی سب سے پہلے ہے اور تو ہی سب سے بعد میں ہے اور تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے اور عبیداللہ بن معاذ نے بیان کیا کہ ہم سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق نے ان سے ابوبردہ بن ابی موسیٰ نے اور ان سے ان کے والد نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۱۳۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُوسَى وَأَبِي بُرْدَةَ أَحْسِبُهُ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي هَزْلِي وَجِدِّي وَخَطَايَ وَعَمْدِي وَكُلُّ ذَلِكَ عِنْدِي۔

۱۳۲۲۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبیداللہ بن عبدالمجید نے حدیث بیان کی ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی ان سے ابوبکر بن ابی موسیٰ اور ابوبردہ نے، اور میرا خیال ہے کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے "اے اللہ میری مغفرت کر، میری خطاؤں میں میری نادانی میں، اور میری کسی معاملہ میں زیادتی میں؟ اور مجھ سے اس کا زیادہ جاننے والا ہے اے اللہ میری مغفرت کر میرے ہنسی مزاح اور میری سنجیدگی میں اور میرے ارادہ میں، اور یہ سب کچھ میری ہی طرف سے ہے۔

۱۳۲۳۔ بَابٌ ۷۹۸۔ الدُّعَاءِ فِي السَّاعَةِ الَّتِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔

۷۹۸۔ اس گھڑی میں دعا کرنا جو جمعہ کے دن آتی ہے۔

۱۳۲۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا

۱۳۲۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہیں ایوب نے خبر دی انہیں محمد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے جسے اگر کوئی مسلمان اس حال میں پا

مُسْلِمٌ وَّهُوَ قَائِمٌ يُّصَلِّيْ يَسْأَلُ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ وَقَالَ بِيَدِهٖ قُلْنَا يُقَلِّلُهَا يُزَهِّدُهَا .

لے کہ وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو تو جو بھلائی وہ مانگے گا اللہ عنایت فرمائے گا اور اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا اور ہم نے اس سے یہ سمجھا کہ آنحضورؐ اس گھڑی کے مختصر ہونے کی طرف اشارہ کر رہے ہیں ؛

بَاب ۷۹۹ - قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَجَابُ لَنَا فِي الْيَهُوْدِ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيْنَا ؛

۷۹۹ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ یہود کے بارے میں ہماری دعائیں قبول ہوتی ہیں ، لیکن ان کی کوئی دعا ہمارے بارے میں قبول نہیں ہوتی ؛

۱۳۲۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ الْيَهُوْدَ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا : السَّامُ عَلَيْكَ قَالَ وَعَلَيْكُمْ ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ : السَّامُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْكُمْ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَإِيَّاكِ وَالْعُنْفَ أَوِ الْفُحْشَ ، قَالَتْ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا ؟ قَالَ : أَوَلَمْ تَسْمَعِيْ مَا قُلْتُ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِيْ فِيْهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ ؛

۱۳۲۴ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ یہود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا " السام علیکم " آنحضورؐ نے جواب دیا ، وعلیکم ، لیکن عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا " السام علیکم ولعنکم اللہ وغضب علیکم " آنحضورؐ نے فرمایا ، ٹھہرو ، عائشہ ، نرم خوئی اختیار کرو اور سختی اور بدکلامی سے پرہیز کرو ۔ انہوں نے کہا کیا آپ نے نہیں سنا کہ یہودی کیا کہہ رہے ہیں ، آنحضورؐ نے فرمایا تم نے نہیں سنا میں نے انہیں کیسا جواب دیا ۔ میں نے ان کی بات انہیں پر لوٹا دی اور میری ان کے بارے میں دعا قبول کی گئی اور ان کی میرے بارے میں نہیں سنی گئی ؛

بَاب ۸۰۰ - التَّأْمِيْنِ ؛

۸۰۰ - آمین کہنا ؛

۱۳۲۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَاهُ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْقَارِئُ فَأَمِّنُوْا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَّافَقَ تَأْمِيْنُهٗ تَأْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ؛

۱۳۲۵ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ، . . . . کہ زہری نے بیان کیا کہ ہم سے حدیث سعید بن مسیب نے بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، جب قرآن پڑھنے والا آمین کہے تو تم بھی آمین کہو ۔ کیونکہ اس وقت ملائکہ بھی آمین کہتے ہیں جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے ساتھ ہوتی ہے اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں ؛

بَاب ۸۰۱ - فَضْلِ التَّهْلِيْلِ ؛

۸۰۱ - لا الٰہ الا اللہ کہنے کی فضیلت ؛

۱۳۲۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

۱۳۲۶ - ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے سمی نے ، ان سے ابو صالح نے ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے یہ دعا کی ۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ، تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے سلطانی ہے

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِّنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ اِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْهُ ؛ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ : مَنْ قَالَ عَشْرًا كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مِّنْ وُّلْدِ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ عُمَرُ بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ رَّبِيْعِ بْنِ خُثَيْمٍ مِثْلَهُ ، فَقُلْتُ لِلرَّبِيْعِ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ ؟ فَقَالَ مِنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ فَاَتَيْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنٍ فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ ؟ فَقَالَ مِنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى فَاَتَيْتُ ابْنَ اَبِيْ لَيْلٰى فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ ؟ فَقَالَ مِنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ يُحَدِّثُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَوْلَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَالَ مُوْسٰى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَالَ اِسْمَاعِيْلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الرَّبِيْعِ قَوْلَهُ وَقَالَ اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ سَمِعْتُ هِلَالَ بْنَ يَسَافٍ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ خُثَيْمٍ وَعَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَوْلَهُ . وَقَالَ الْاَعْمَشُ وَحُصَيْنٌ عَنْ هِلَالٍ عَنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَوْلَهُ ، وَرَوَاهُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

اور اسی کے لئے تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے" دن میں سو مرتبہ پڑھے اسے دس غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے لئے سو نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس کی سو برائیاں مٹا دی جائیں گی، اور اس دن یہ دعا شیطان سے اس کی حفاظت ہو گی۔ شام تک کے لئے۔ اور کوئی شخص اس سے بہتر کام کرنے والا نہیں سمجھا جائے گا۔ سوا اس کے کہ جو اس سے زیادہ کرے۔ عبداللہ بن محمد نے بیان کیا۔ ان سے عبدالملک بن عمرو نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن ابی زائدہ نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق نے ان سے عمرو بن میمون نے بیان کیا کہ جس نے یہ دعا دس مرتبہ پڑھ لی وہ ایسا ہو گا جیسے اس نے دس عربی غلام آزاد کئے۔ عمر بن ابی زائدہ نے بیان کیا کہ ہم سے عبداللہ بن ابی السفر نے حدیث بیان کی ان سے شعبی نے ان سے ربیع بن خثیم نے اسی طرح، میں نے ربیع سے پوچھا کہ آپ نے کس سے حدیث سنی ہے؟ انہوں نے کہا کہ عمرو بن میمون سے پھر میں نے عمر بن میمون کے پاس آیا اور ان سے دریافت کیا کہ آپ نے حدیث کس سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ابن ابی لیلیٰ سے میں ابن ابی لیلیٰ کے پاس آیا اور پوچھا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے وہ یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کرتے تھے اور ابراہیم بن یوسف نے بیان کیا ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابواسحاق نے کہ مجھ سے عمر بن میمون نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے اور ان سے ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد۔ اور موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے وہیب نے حدیث بیان کی ان سے داؤد نے ان سے عامر نے ان سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے اور ان سے ابوایوب رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے اور اسماعیل نے بیان کیا ان سے شعبی نے، ان سے ربیع نے اور آدم نے بیان کیا ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالملک بن میسرہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے ہلال بن یسار سے سنا ان سے ربیع بن خثیم اور عمرو بن میمون نے، اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اور اعمش اور حصین نے ہلال کے واسطہ سے بیان کیا، ان سے ربیع نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے۔ یہی ارشاد۔ اور اس کی روایت ابو محمد حضرمی نے ابوایوب رضی اللہ

عنہ کے واسطہ سے کی۔ ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے :

باب ۸۰۲۔ فضل التسبیح :

۱۳۲۷۔ حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ عن مالک عن سمی عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال سبحان اللہ وبحمدہ فی یوم مائۃ مرۃ حطت خطایاہ وان کانت مثل زبد البحر :

۸۰۲۔ سبحان اللہ کی فضیلت :

۱۳۲۷۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے سمی نے ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سبحان اللہ وبحمدہ دن میں سو مرتبہ کہا اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں خواہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں :

۱۳۲۸۔ حدثنا زہیر بن حرب حدثنا ابن فضیل عن عمارۃ عن ابی زرعۃ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمٰن سبحان اللہ العظیم سبحان اللہ وبحمدہ :

۱۳۲۸۔ ہم سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے ابن فضیل نے حدیث بیان کی ان سے عمارہ نے۔ ان سے ابوزرعہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو کلمے جو زبان پر ہلکے ہیں لیکن ترازو پر بھاری ہیں اور رحمان کو عزیز ہیں۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم :

باب ۸۰۳۔ فضل ذکر اللہ عز وجل :

۱۳۲۹۔ حدثنا محمد بن العلاء حدثنا ابو اسامۃ عن برید بن عبد اللہ عن ابی بردۃ عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل الذی یذکر ربہ والذی لا یذکر مثل الحی والمیت :

۸۰۳۔ اللہ عز وجل کے ذکر کی فضیلت :

۱۳۲۹۔ ہم سے محمد بن العلاء نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی ان سے برید بن عبد اللہ نے ان سے ابوبردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس شخص کی مثال جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور اس کی مثال جو اپنے رب کو یاد نہیں کرتا زندہ اور مردہ جیسی ہے :

۱۳۳۰۔ حدثنا قتیبۃ بن سعید حدثنا جریر عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للہ ملائکۃ یطوفون فی الطرق یلتمسون اہل الذکر فاذا وجدوا قوما یذکرون اللہ تنادوا ہلموا الی حاجتکم قال فیحفونہم باجنحتہم الی السماء الدنیا قال فیسألہم ربہم وہو اعلم منہم ما یقول عبادی قالوا یقولون یسبحونک ویکبرونک ویحمدونک ویمجدونک

۱۳۳۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے فرشتے جو راستوں میں پھرتے رہتے ہیں اور اللہ کے ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں پھر جب وہ ایسے لوگوں کو پا لیتے ہیں، جو اللہ کا ذکر کرتے ہوتے ہیں تو آواز دیتے ہیں کہ "آؤ اپنی ضرورت کی طرف: بیان کیا کہ پھر اپنے پروں سے ان کا احاطہ کر کے وہ آسمان دنیا کی طرف چلے جاتے ہیں بیان کیا کہ پھر ان کا رب ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ اپنے بندوں کے متعلق ان سے بہتر جانتا ہے کہ یہ میرے بندے کیا کہتے

قَالَ فَيَقُوْلُ، هَلْ رَاٰنِيْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ مَا رَاَوْكَ، قَالَ فَيَقُوْلُ وَكَيْفَ لَوْ رَاَوْنِيْ؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْكَ كَانُوْا اَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَّاَشَدَّ لَكَ تَمْجِيْدًا وَّاَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيْحًا، قَالَ يَقُوْلُ فَمَا يَسْاَلُوْنِيْ؟ قَالَ يَسْاَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ؟ قَالَ يَقُوْلُ وَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَّاَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَّاَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً، قَالَ فَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ مِنَ النَّارِ، قَالَ يَقُوْلُ وَهَلْ رَاَوْهَا؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ مَا رَاَوْهَا، قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَّاَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً، قَالَ فَيَقُوْلُ فَاُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، قَالَ يَقُوْلُ مَلَكٌ مِّنَ الْمَلَآئِكَةِ فِيْهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ اِنَّمَا جَآءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُمُ الْجُلَسَآءُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ. رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ. وَرَوَاهُ سُهَيْلٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

ہیں؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ وہ تیری تسبیح پڑھتے ہیں تیری کبریائی بیان کرتے ہیں، تیری حمد کرتے ہیں اور تیری بڑائی کرتے ہیں، بیان کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ کہا کہ وہ جواب دیتے ہیں نہیں واللہ انہوں نے تجھے نہیں دیکھا ہے بیان کیا کہ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پھر ان کا اس وقت کیا حال ہوتا جب وہ مجھے دیکھتے ہوئے ہوتے؟ بیان کیا وہ جواب دیتے ہیں اگر وہ تیرے دیدار سے مشرف ہوتے تو تیری عبادت سب سے زیادہ کرتے، تیری بڑائی سب سے زیادہ بیان کرتے تیری تسبیح سب سے زیادہ کرتے، بیان کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا پھر وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ وہ کہیں گے کہ جنت مانگتے ہیں. بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ دریافت کریگا انہوں نے جنت دیکھی ہے؟ فرشتے جواب دیں گے، نہیں، واللہ اے رب انہوں نے جنت دیکھی نہیں ہے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ دریافت فرمائے گا ان کا اس وقت کیا عالم ہوتا اگر انہوں نے جنت کو دیکھا ہوتا؟ کہا کہ فرشتے جواب دیں گے کہ اگر انہوں نے جنت کو دیکھا ہوتا تو وہ اس کے سب سے زیادہ خواہشمند ہوتے سب سے بڑھ کر اس کے طلب گار ہوتے اور سب سے زیادہ اس کے آرزو مند ہوتے، بیان کیا کہ وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ بیان کیا کہ فرشتے جواب دینگے دوزخ سے، بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ پوچھے گا، کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ کہا کہ وہ جواب دیں گے، نہیں، واللہ، انہوں نے جہنم کو دیکھا نہیں ہے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا پھر اگر انہوں نے اگر اسے دیکھا ہوتا تو ان کا کیا حال ہوتا؟ بیان کیا کہ پھر وہ جواب دیں گے کہ اگر انہوں نے اسے دیکھا ہوتا تو اس سے فرار میں سب سے آگے ہوتے اور سب سے زیادہ اس سے خوف کھاتے، بیان کیا کہ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی مغفرت کی۔ بیان کیا کہ اس پر ایک فرشتہ بول اٹھے گا کہ ان میں فلاں بھی تھا، جو ان میں (ذاکرین) میں نہیں تھا بلکہ وہ کسی ضرورت سے آگیا تھا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ یہ (ذاکرین) وہ لوگ ہیں جن کی مجلس میں بیٹھنے والا بھی نامراد نہیں رہتا، اس کی روایت شعبہ نے کی ان سے اعمش نے بیان کیا اور اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حوالہ نہیں دیا ہے اس کی روایت سہیل نے کی۔ ان سے ان کے والد نے ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ؛

باب ۸۰۴ ۔ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ؛

۸۰۴ ۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہنا ؛

۱۳۳۱ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُو الْحَسَنِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ اَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عَقَبَةٍ اَوْ قَالَ فِيْ ثَنِيَّةٍ قَالَ فَلَمَّا عَلَا عَلَيْهَا رَجُلٌ نَادٰى فَرَفَعَ صَوْتَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

۱۳۱۳ ۔ ہم سے ابوالحسن محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں سلیمان تیمی نے خبر دی انہیں ابوعثمان نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھاٹی پر چڑھ رہے تھے۔ بیان کیا کہ ایک اور صاحب بھی ان کے ساتھ اس پر چڑھ گئے تو انہوں نے آواز دی اور بلند آواز سے "لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر" کہا، بیان کیا کہ اس وقت

وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، قَالَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ، قَالَ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا ثُمَّ قَالَ، يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ؛

آنحضورؐ اپنے خچر پر سوار تھے۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ تم لوگ کسی بہرے اور غیر حاضر کو نہیں پکارتے پھر فرمایا، ابوموسیٰ، یا فرمایا، اے ابوعبداللہ، کیا میں تمہیں ایک کلمہ نہ بتادوں جو جنت کے خزانوں میں سے ہے، میں نے عرض کی، ضرور ارشاد فرمائیں! فرمایا کہ "لاحول ولا قوۃ الا باللہ"؛

باب ۸۰۵ ـ لِلّٰهِ مِائَةُ اسْمٍ غَيْرَ وَاحِدٍ ؛

۸۰۵ ـ ایک نام خاص کے سوا اللہ کے ننانوے دوسرے نام ہیں؛

۱۳۳۲ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً قَالَ، لِلّٰهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ اسْمًا مِائَةٌ إِلَّا وَاحِدًا لَا يَحْفَظُهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ وَتْرٌ يُحِبُّ الْوَتْرَ ؛

۱۳۳۲ ـ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم نے یہ حدیث ابوالزنادنے یاد کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایتاً بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، ایک کم سو، جو شخص بھی انہیں یاد کرلے گا جنت میں جائے گا اللہ طاق ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے؛

باب ۸۰۶ ـ الْمَوْعِظَةِ سَاعَةً بَعْدَ سَاعَةٍ ؛

۸۰۶ ـ وقفہ کے ساتھ وعظ ونصیحت؛

۱۳۳۳ ـ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ كُنَّا نَنْتَظِرُ عَبْدَ اللّٰهِ إِذْ جَاءَ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ فَقُلْنَا أَلَا تَجْلِسُ قَالَ لَا وَلٰكِنْ أَدْخُلُ فَأُخْرِجُ إِلَيْكُمْ صَاحِبَكُمْ وَإِلَّا جِئْتُ أَنَا فَجَلَسْتُ، فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِهِ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَمَا إِنِّي أُخْبَرُ بِمَكَانِكُمْ وَلٰكِنَّهُ يَمْنَعُنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ كَرَاهِيَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا ؛

۱۳۳۳ ـ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے شقیق نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم عبداللہ رضی اللہ عنہ کا انتظار کر رہے تھے کہ یزید بن معاویہ . . . . تابعی آئے، ہم نے کہا، تشریف رکھئے، لیکن انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ میں اندر جاؤں گا اور تمہارے ساتھی (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کو باہر لاؤں گا۔ اگر وہ نہ آئے تو میں ہی تنہا آجاؤں گا۔ اور تمہارے ساتھ بیٹھوں گا، پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے، اور آپ یزید بن معاویہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ پھر ہمارے سامنے کھڑے ہوئے اور فرمایا میں تمہاری یہاں موجودگی کو خوب جانتا ہوں، لیکن تمہارے پاس باہر آنے سے مجھے یہ بات روکتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں وعظ ونصیحت کرنے میں اس کا خیال رکھتے تھے کہ کہیں ہم اکتا نہ جائیں؛

باب ۸۰۷ ـ مَا جَاءَ فِي الرِّقَاقِ وَأَنْ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ ؛

۸۰۷ ـ دل میں نرمی و رقت پیدا کرنے والی احادیث اور یہ کہ زندگی تو آخرت ہی کی زندگی ہے۔

۱۳۳۴ ـ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ هُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ ۔ قَالَ عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ

۱۳۳۴ ـ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ بن سعید نے خبر دی، وہ ابوہند کے صاحبزادے ہیں انہیں ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے، صحت اور فراغت۔ عباس عنبری نے بیان کیا کہ ہم سے صفوان بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی،

حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ؛

ان سے عبد اللہ بن ابی ہند نے، ان سے ان کے والد نے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی طرح ؛

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ، اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ ، فَأَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ ؛

۱۳۳۵۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے معاویہ بن قرہ نے، اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے اللہ آخرت کی زندگی کے سوا اور کوئی زندگی زندگی نہیں پس تو انصار اور مہاجرین میں صلاح کو باقی رکھ ؛

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَنْدَقِ وَهُوَ يَحْفِرُ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ وَيَمُرُّ بِنَا فَقَالَ ، اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ ، فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ ، تَابَعَهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ؛

۱۳۳۶۔ ہم سے احمد بن مقدام نے حدیث بیان کی۔ ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی ان سے سہل بن سعدی رضی اللہ عنہ نے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ خندق کے موقعہ پر موجود تھے، آں حضور بھی خندق کھودتے تھے اور ہم مٹی منتقل کرتے تھے اور آنحضور ہمارے قریب سے گزرتے ہوئے فرماتے، اے اللہ زندگی تو آخرت کی زندگی ہی ہے پس تو انصار و مہاجرین کی مغفرت کر۔ اس روایت کی متابعت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی ؛

بَابُ ۸۰۸۔ مَثَلِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ ۔ وَقَوْلِهِ تَعَالَى ، إِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ ؛

۸۰۸۔ آخرت میں دنیا کی مثال، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد، "بلاشبہ دنیا کی زندگی کھیل کود ہے، اور زینت اور آپس میں ایک دوسرے پر فخر کرنے اور مال و اولاد کو زیادہ کرنے کا نام ہے اس کی مثال اس بارش کی ہے جس کے سبزہ نے کفار کو لبھالیا ہے پھر جب اس میں ابھار آتا ہے تو تم دیکھوگے کہ وہ زرد ہو چکا ہے۔ پھر وہ روندڈالا جاتا ہے اور آخرت میں سخت عذاب ہے، اور اللہ کی مغفرت اور اس کی خوشنودی بھی ہے اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کی ٹٹی ہے ؛

۱۳۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ، مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ؛

۱۳۳۷۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد العزیز بن ابی حازم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں ایک کوڑے جتنی دنیا اور اس میں جو کچھ ہے سب سے بہتر ہے اور اللہ کے راستے میں صبح کو یا شام کو چلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے ؛

باب ۸۰۹۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ،

۸۰۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد "دنیا میں اس طرح ہو جاؤ جیسے تم مسافر ہو یا راستہ چلنے والے ہو"

۱۳۳۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبُو الْمُنْذِرِ الطُّفَاوِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِي فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ؛

۱۳۳۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبد الرحمٰن ابو منذر طفاوی نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان اعمش نے بیان کیا ان سے مجاہد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا شانہ پکڑ کر فرمایا، دنیا میں اس طرح ہو جاؤ جیسے تم مسافر یا راستہ چلنے والے ہو، شام ہو جائے تو صبح کے منتظر نہ رہو۔ اور صبح کے وقت شام کے منتظر نہ رہو، بلکہ جو عمل نیک کرنا ہے اسے اسی وقت کر لو، اپنی صحت کو مرض سے پہلے غنیمت جانو، اور زندگی کو موت سے پہلے؛

باب ۸۱۰۔ فِي الْأَمَلِ وَطُولِهِ، وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ، ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ، وَقَالَ عَلِيٌّ: ارْتَحَلَتِ الدُّنْيَا مُدْبِرَةً وَارْتَحَلَتِ الْآخِرَةُ مُقْبِلَةً وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُونَ فَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا فَإِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَلَا حِسَابَ وَغَدًا حِسَابٌ وَلَا عَمَلٌ. بِمُزَحْزِحِهِ، بِمُبَاعِدِهِ؛

۸۱۰۔ امید اور اس کی درازی۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "پس جو شخص دوزخ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا، وہ کامیاب رہا۔ اور دنیا کی زندگی تو محض دھوکے کی ٹٹی ہے انہیں چھوڑ دو کہ وہ کھاتے رہیں مزے کرتے رہیں اور امید انہیں دھوکے میں رکھتی ہے پس وہ عنقریب جان لیں گے"۔ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دنیا پیٹھ پھیرتی ہوئی چلی گئی اور آخرت سامنے آگئی، انسانوں میں دنیا و آخرت دونوں کے اہل ہیں۔ پس تم آخرت کے اہل ہو، دنیا کے اہل نہ ہو، کیونکہ آج تو کام ہی کام ہے حساب نہیں ہے، اور کل حساب ہو گا اور عمل کا وقت نہیں رہے گا۔ "بمزحزحہ" بمعنی مباعدہ؛

۱۳۳۹۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُنْذِرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسَطِ خَارِجًا مِنْهُ وَخَطَّ خُطُطًا صِغَارًا إِلَى هٰذَا الَّذِي فِي الْوَسَطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِي فِي الْوَسَطِ وَقَالَ هٰذَا الْإِنْسَانُ وَهٰذَا أَجَلُهُ مُحِيطٌ بِهِ أَوْ قَدْ أَحَاطَ بِهِ وَهٰذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ أَمَلُهُ وَهٰذِهِ

۱۳۳۹۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی انہیں یحییٰ نے خبر دی ان سے سفیان نے بیان کیا ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے منذر نے ان سے ربیع بن خثیم نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چوکھٹا خط کھینچا، پھر اس کے درمیان میں ایک خط کھینچا جو چوکھٹے خط سے نکلا ہوا تھا اس کے بعد درمیان والے خط کے اس حصے میں، جو چوکھٹے کے درمیان میں تھا، چھوٹے چھوٹے بہت سے خطوط کھینچے اور پھر فرمایا کہ یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے جو اسے گھیرے ہوئے ہے اور یہ جو (بیچ کے خط کا حصہ) ہے یا باہر نکلا ہوا ہے

الخطط الصغار الأعراض فإن أخطأه هذا نهشه هذا وإن أخطأه هذا نهشه هذا ۔

۱۳۴۰ - **حدثنا** مسلم حدثنا همام عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة عن أنس قال خط النبي صلى الله عليه وسلم خطوطا فقال هذا الأمل وهذا أجله فبينما هو كذلك إذ جاءه الخط الأقرب ۔

باب ۸۱۱ من بلغ ستين سنة فقد أعذر الله إليه في العمر لقوله أولم نعمركم ما يتذكر فيه من تذكر وجاءكم النذير ۔

۱۳۴۱ **حدثني** عبد السلام بن مطهر حدثنا عمر بن علي عن معن بن محمد الغفاري عن سعيد بن أبي سعيد المقبري عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أعذر الله إلى امرئ أخر أجله حتى بلغه ستين سنة ۔ تابعه أبو حازم وابن عجلان عن المقبري ۔

۱۳۴۲ - **حدثنا** علي بن عبد الله حدثنا أبو صفوان عبد الله بن سعيد حدثنا يونس عن ابن شهاب قال أخبرني سعيد بن المسيب أن أبا هريرة رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يزال قلب الكبير شابا في اثنتين في حب الدنيا وطول الأمل قال الليث حدثني يونس عن ابن شهاب قال أخبرني سعيد وأبو سلمة ۔

۱۳۴۳ - **حدثنا** مسلم بن إبراهيم حدثنا هشام حدثنا قتادة عن أنس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكبر ابن آدم ويكبر معه اثنان حب المال وطول العمر رواه شعبة عن قتادة ۔

باب ۸۱۲ العمل الذي يبتغى به وجه الله فيه سعد ۔

۱۳۴۴ - **حدثنا** معاذ بن أسد أخبرنا

وہ اس کی امیدیں ہیں، اور چھوٹے چھوٹے خطوط مشکلات ہیں، پس انسان جب ایک مشکل سے بچ کر نکلتا ہے تو دوسری میں پھنس جاتا ہے اور دوسری سے نکلتا ہے تو تیسری میں پھنس جاتا ہے۔

۱۳۴۰ - ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند خطوط کھینچے اور فرمایا کہ یہ امید ہے اور یہ موت ہے، انسان اسی حالت (امید) میں رہتا ہے کہ قریب والے خط (موت) تک پہنچ جاتا ہے۔

۸۱۱ - جو شخص ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا تو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عمر کے بارے میں اس پر حجت تمام ہوگئی، اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں کہ "کیا ہم نے تمھیں اتنی عمر نہیں دی تھی کہ جو شخص اس میں نصیحت حاصل کرنا چاہتا کرلیتا، اور تمہارے پاس ڈرانے والا آیا۔"

۱۳۴۱ - ہم سے عبدالسلام بن مطہر نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے معن بن محمد غفاری نے، ان سے سعید بن سعید مقبری نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے عذر کے سلسلے میں حجت تمام کردی جس کی موت کو مؤخر کیا یہاں تک کہ وہ ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا۔ اس روایت کی متابعت ابوحازم اور ابن عجلان نے مقبری کے واسطہ سے کی۔

۱۳۴۲ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوصفوان عبداللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضور نے فرمایا کہ بوڑھے انسان کا دل دو چیزوں کے بارے میں ہمیشہ جوان رہتا ہے دنیا کی محبت اور زندگی کی درازی کی امید۔ لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی اور یونس نے ابن شہاب کے واسطہ سے بیان کیا کہ مجھے سعید اور ابوسلمہ نے خبر دی۔

۱۳۴۳ - ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انسان کی عمر بڑھتی جاتی ہے اور اس کے ساتھ دو چیزیں اس کے اندر بڑھتی جاتی ہیں، مال کی محبت اور عمر کی درازی۔ اس کی روایت شعبہ نے قتادہ کے واسطہ سے کی۔

۸۱۲ - ایسا کام جس سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی مقصود ہو۔ اس باب میں سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔

۱۳۴۴ - ہم سے معاذ بن اسد نے حدیث بیان کی انھیں عبداللہ نے

عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ وَزَعَمَ مَحْمُودٌ أَنَّهُ عَقَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا مِنْ دَلْوٍ كَانَ فِي دَارِهِمْ قَالَ سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ ثُمَّ أَحَدَ بَنِي سَالِمٍ قَالَ غَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنْ يُوَافِيَ عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ۔

خبر دی، انہیں معمر نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے محمود بن ربیع نے خبر دی اور محمود اس یقین کا اظہار کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات خوب ان کے ذہن میں محفوظ ہے انہیں یاد ہے کہ آنحضورؐ نے ان کے گھر کی ایک ڈول میں پانی لے کر کلی کی تھی انہوں نے بیان کیا کہ عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے میں نے سنا پھر بنی سالم کے ایک اور صاحب سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضورؐ میرے یہاں تشریف لائے اور فرمایا کوئی بندہ جب قیامت کے دن اس حالت میں پیش ہوگا کہ اس نے کلمہ لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کیا ہوگا اور اس سے اس کا مقصود اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا ہوگی تو اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ کو اس پر حرام کر دے گا۔

۱۳۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّتَهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةُ۔

۱۳۴۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے یعقوب بن عبد الرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے ان سے سعید مقبری نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اس مومن بندے کا جس کی کوئی عزیز چیز میں دنیا سے اٹھا لوں اور وہ اس پر ثواب کی نیت سے صبر کرے تو اس کا بدلہ میرے یہاں جنت کے سوا اور کچھ نہیں۔

باب ۸۱۳۔ مَا يُحْذَرُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَالتَّنَافُسِ فِيهَا۔

۸۱۳۔ دنیا کی زینت اور اس میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے سے بچنے کے متعلق احادیث۔

۱۳۴۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ كَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِهِ فَوَافَتْهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفَ تَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ حِينَ،

۱۳۴۶۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھ سے عروہ نے بن زبیر نے حدیث بیان کی اور انہیں مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ جو بنی عامر بن لؤی کے حلیف تھے اور بدر کی لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے انہوں نے انہیں خبر دی کہ آنحضورؐ نے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بحرین وہاں کا جزیہ لانے کے لئے بھیجا، آنحضورؐ نے بحرین والوں سے صلح کر لی تھی اور ان پر علاء بن الحضرمی کو امیر مقرر کیا تھا۔ جب ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بحرین کا جزیہ کا مال لے کر آئے تو انصار نے ان کے آنے کے متعلق پوچھا اور صبح کی نماز حضور اکرمؐ کے ساتھ پڑھی، اور جب آنحضورؐ جانے لگے تو وہ آپ کے سامنے آگئے۔ آنحضورؐ انہیں دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا کہ میرا خیال ہے ابوعبیدہ کی آمد کے متعلق تم نے سن لیا ہے اور یہ بھی کہ وہ کچھ لے کر آئے ہیں؟ انصار نے کہا

رَآهُمْ وَقَالَ أَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ وَأَنَّهُ جَاءَ بِشَيْءٍ قَالُوا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَأَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللَّهِ مَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُلْهِيَكُمْ كَمَا أَلْهَتْهُمْ.

جی ہاں یا رسول اللہ! آنحضورؐ نے فرمایا پھر تمہیں خوشخبری ہو تم اس کی امید رکھو جو تمہیں خوش کر دے گی۔ خدا گواہ ہے فقر و محتاجی وہ چیز نہیں ہے جس سے تمہارے متعلق ڈرتا ہوں بلکہ میں تو اس سے ڈرتا ہوں کہ دنیا تم پر بھی اسی طرح کشادہ کر دی جائے گی جس طرح ان لوگوں پر کر دی گئی تھی جو تم سے پہلے تھے اور تم بھی اس کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی اسی طرح کوشش کروگے جس طرح وہ کرتے تھے اور تمہیں بھی اسی طرح غافل کر دے گی جس نے انہیں غافل کیا تھا۔

١٣٤٧۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطُكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا. ٦١٨٠

١٣٤٧۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا ہم سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے یزید ابی حبیب نے ان سے ابوالخیر نے اور ان سے عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور جنگ احد کے شہیدوں کے لئے اس طرح نماز پڑھی جس طرح مردہ پر نماز پڑھی جاتی ہے پھر آپ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا میں تم سے آگے جاؤں گا اور میں تم پر گواہ ہوں گا، واللہ میں اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں یا (فرمایا کہ) زمین کی کنجیاں دی گئیں ہیں اور واللہ میں تمہارے متعلق اس سے نہیں ڈرتا کہ تم میرے بعد شرک کروگے بلکہ مجھے تمہارے متعلق اس کا خوف ہے کہ تم (دنیا میں) اس کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنے لگوگے۔

١٣٤٨۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَكْثَرَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ قِيلَ وَمَا بَرَكَاتُ الْأَرْضِ قَالَ زَهْرَةُ الدُّنْيَا فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ هَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَصَمَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَعَلَ يَمْسَحُ عَنْ جَبِينِهِ فَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ قَالَ أَنَا قَالَ أَبُو سَعِيدٍ لَقَدْ حَمِدْنَاهُ حِينَ طَلَعَ ذَلِكَ قَالَ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَإِنَّ كُلَّ مَا أَنْبَتَ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرَةِ أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ

١٣٤٨۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے زید بن اسلم نے ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارے متعلق سب سے زیادہ اسی سے خوف کھاتا ہوں کہ جب اللہ تعالیٰ زمین کی برکتیں تمہارے لئے نکال دے گا۔ پوچھا گیا زمین کی برکتیں کیا ہیں؟ فرمایا کہ دنیا کی چمک دمک۔ اس پر ایک صاحب نے آنحضورؐ سے پوچھا، کیا بھلائی سے برائی پیدا ہو سکتی ہے؟ آنحضورؐ اس پر خاموش ہو گئے اور ہم نے خیال کیا کہ شاید آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے اس کے بعد آپ پیشانی کو صاف کرنے لگے اور دریافت فرمایا، پوچھنے والے صاحب کہاں ہیں؟ پوچھنے والے نے کہا کہ حاضر ہوں۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب اس سوال کا حل ہمارے سامنے آگیا تو ہم نے ان صاحب کی تعریف کی۔ آنحضورؐ نے فرمایا بھلائی سے تو بھلائی ہی پیدا ہو سکتی ہے، لیکن یہ مال سرسبز اور خوشگوار گھاس کی طرح ہے اور جو

خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ فَاجْتَرَّتْ وَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَأَكَلَتْ وَإِنَّ هٰذَا الْمَالَ حُلْوَةٌ مَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ فَنِعْمَ الْمَعُونَةُ هُوَ وَمَنْ أَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ

چیزیں بھی ربیع کے موسم میں اگتی ہیں وہ چرنے والے جانوروں کو ہلاک کر دیتی ہیں یا ہلاکت کے قریب کر دیتی ہیں سوا اس جانور کے جو پیٹ بھر کر کھائے کہ جب اس نے کھا لیا اور اس کی دونوں کوکھ بھر گئیں تو سورج کی طرف منہ کرکے جگالی کرلی اور پھر پتلا دست پاخانہ کر دیا اور پیشاب کر دیا اور پھر لوٹ کے کھا لیا۔ اور یہ مال بھی بہت شیریں ہے جس نے اسے حق کے ساتھ لیا اور حق میں خرچ کیا تو وہ بہترین ذریعہ ہے اور جس نے اسے ناجائز طریقہ سے حاصل کیا تو وہ اس شخص جیسا ہے جو کھاتا جاتا ہے لیکن آسودہ نہیں ہوتا۔

۱۳۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي زَهْدَمُ بْنُ مُضَرِّبٍ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ فَمَا أَدْرِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ قَوْلِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْذُرُونَ وَلَا يَفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ

۱۳۴۹۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابو جمرہ سے سنا کہا کہ مجھ سے زہدم بن مضرب نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے سنا اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سب سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر ان لوگوں کا زمانہ جو اس کے بعد ہوں گے عمران نے بیان کیا کہ مجھے نہیں معلوم آنحضور نے اس ارشاد کو دو مرتبہ دہرایا یا تین مرتبہ پھر ان کے بعد وہ لوگ ہوں گے کہ وہ گواہی دیں گے لیکن ان کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی، وہ خیانت کریں گے اور ان پر سے اعتماد جاتا رہے گا، وہ نذر مانیں گے لیکن پوری نہیں کریں گے، اور ان میں موٹاپا پھیل جائے گا۔

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ مِنْ بَعْدِهِمْ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَتُهُمْ أَيْمَانَهُمْ وَأَيْمَانُهُمْ شَهَادَتَهُمْ

۱۳۵۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی ان سے ابو حمزہ نے ان سے اعمش نے ان سے ابراہیم نے ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بہتر میرا زمانہ ہے اس کے بعد ان لوگوں کا جو اس کے بعد ہوں گے اور اس کے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جن کی گواہیاں ان کے قسموں سے آگے رہیں گی اور قسمیں گواہیوں سے (یعنی جھوٹی گواہیاں دینے کے شوقین ہوں گے)

۱۳۵۱۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ خَبَّابًا وَقَدِ اكْتَوَى يَوْمَئِذٍ سَبْعًا فِي بَطْنِهِ وَقَالَ لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِالْمَوْتِ إِنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضَوْا وَلَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا بِشَيْءٍ وَإِنَّا أَصَبْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ

۱۳۵۱۔ مجھ سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے وکیع نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے قیس نے بیان کیا کہ میں نے خباب رضی اللہ عنہ سے سنا اس دن ان کے پیٹ میں سات داغ لگائے گئے تھے آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں اپنے لئے موت کی دعا کرتا۔ آنحضور کے صحابہ گزر گئے اور دنیا ان کے اعمال خیر میں سے کچھ بھی نہ گھٹا سکی اور ہم نے دنیا سے اتنا کچھ حاصل کیا کہ مٹی کے سوا اس کی کوئی جگہ نہیں۔

مَوْضِعًا اِلَّا التُّرَابَ ؛

۱۳۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَيْسٌ قَالَ اَتَيْتُ خَبَّابًا وَّهُوَ يَبْنِيْ حَائِطًا لَّهٗ فَقَالَ اِنَّ اَصْحَابَ الَّذِيْنَ مَضَوْا لَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا شَيْئًا وَّاِنَّا اَصَبْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ شَيْئًا لَّا نَجِدُ لَهٗ مَوْضِعًا اِلَّا التُّرَابَ ؛

۱۳۵۲۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے بیان کیا، ان سے قیس نے حدیث بیان کی کہا کہ میں خباب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اپنے باغ کی چہار دیواری بنوا رہے تھے آپ نے فرمایا کہ ہمارے ساتھی جو گذر گئے دنیا نے ان کے اعمال میں سے کچھ بھی کمی نہیں کی لیکن ہم نے ان کے بعد اتنا حاصل کیا کہ مٹی کے سوا ان کے رکھنے کی کوئی جگہ ہی نہیں ملتی ؛

۱۳۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۵۳۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے ان سے اعمش نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے خباب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی ؛

باب ۸۱۴۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ. جَمْعُهٗ سُعُرٌ. قَالَ مُجَاهِدٌ الْغَرُوْرُ الشَّيْطَانُ ؛

۸۱۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے لوگو، اللہ کا وعدہ حق ہے پس تمہیں دنیا کی زندگی دھوکہ میں نہ ڈال دے اور نہ کوئی دھوکہ کی چیز تمہیں اللہ سے غافل کر دے۔ بلاشبہ شیطان تمہارا دشمن ہے پس تم اسے اپنا دشمن ہی سمجھو، وہ تو اپنے گروہ کو بلاتا ہے کہ وہ جہنمی ہو جائے (سعیر کی) جمع "سُعُر" ہے مجاہد نے فرمایا کہ "الغرور" سے مراد شیطان ہے ؛

۱۳۵۴۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْقُرَشِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ ابْنَ اَبَانَ اَخْبَرَهٗ قَالَ اَتَيْتُ عُثْمَانَ بِطَهُوْرٍ وَّهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْمَقَاعِدِ فَتَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ وَهُوَ فِيْ هٰذَا الْمَجْلِسِ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ مِثْلَ هٰذَا الْوُضُوْءِ ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ قَالَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْتَرُّوْا ؛

۱۳۵۴۔ ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے ان سے محمد بن ابراہیم قرشی نے بیان کیا کہ مجھے معاذ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی، انہیں ابن ابان نے خبر دی کہا کہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے وضو کا پانی لے کر آیا آپ چبوترے پر بیٹھے ہوئے تھے، پھر آپ نے اچھی طرح وضو کیا اس کے بعد فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی جگہ وضو کرتے دیکھا تھا آنحضورؐ نے اچھی طرح وضو کیا پھر فرمایا کہ جس نے اس طرح وضو کیا اور مسجد میں آکر دو رکعت نماز پڑھی تو اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دھوکا میں نہ آجانا ؛

باب ۸۱۵۔ ذَهَابِ الصَّالِحِيْنَ

۸۱۵۔ نیکوں کے گزر جانے کے بارے میں ؛

۱۳۵۵۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ

۱۳۵۵۔ مجھ سے یحییٰ بن حماد نے حدیث بیان کی ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی ان سے بیان نے، ان سے قیس نے بن ابی حازم

عَنْ مِرْدَاسٍ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: یَذْهَبُ الصَّالِحُوْنَ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ وَیَبْقٰی حُفَالَةٌ کَحُفَالَةِ الشَّعِیْرِ اَوِ التَّمْرِ لَا یُبَالِیْهِمُ اللّٰهُ بَالَةً، قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ یُقَالُ حُفَالَةٌ وَحُثَالَةٌ۔

باب ۸۱۶ - مَا یُتَّقٰی مِنْ فِتْنَةِ الْمَالِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی: اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَةٌ۔

۱۳۵۶۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا اَبُوْبَکْرٍ عَنْ اَبِیْ حَصِیْنٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: تَعِسَ عَبْدُ الدِّیْنَارِ وَالدِّرْهَمِ وَالْقَطِیْفَةِ وَالْخَمِیْصَةِ اِنْ اُعْطِیَ رَضِیَ وَاِنْ لَمْ یُعْطَ لَمْ یَرْضَ۔

۱۳۵۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: لَوْ کَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِیَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰی ثَالِثًا وَلَا یَمْلَاُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَیَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰی مَنْ تَابَ۔

۱۳۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً یَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِابْنِ اٰدَمَ مِثْلَ وَادٍ مَالًا لَاَحَبَّ اَنَّ لَهٗ اِلَیْهِ مِثْلَهٗ وَلَا یَمْلَاُ عَیْنَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَیَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰی مَنْ تَابَ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَا اَدْرِیْ مِنَ الْقُرْاٰنِ هُوَ اَمْ لَا، قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَیْرِ یَقُوْلُ ذٰلِکَ عَلَی الْمِنْبَرِ۔

۱۳۵۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَیْمَانَ بْنِ الْغَسِیْلِ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ

نے اور ان سے مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نیک بندے یکے بعد دیگرے گزر جائیں گے اور نہایت فرومایہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو اور کھجور میں سے پھینک دینے کے قابل چیزوں کی طرح کے، اللہ تعالیٰ ان کی ذرا بھی پروا نہیں کرے گا۔ ابو عبداللہ نے کہا کہ "حفالة" اور "حثالة" بولا جاتا ہے (ایک ہی معنی میں)

۸۱۶۔ مال کی آزمائش سے بچنے کے متعلق اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بلاشبہ تمہارے مال و اولاد آزمائش ہیں"۔

۱۳۵۶۔ مجھ سے یحییٰ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں ابوبکر نے خبر دی، انہیں حصین نے انہیں ابو صالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دینار و درہم کے غلام عمدہ ریشمی چادروں کے غلام تباہ ہوئے، کہ اگر انہیں دیا جاتا ہے تو خوش ہوتے ہیں اور اگر نہیں دیا جاتا تو ناراض رہتے ہیں۔

۱۳۵۷۔ ہم سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے اور ان سے عطاء نے بیان کیا کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آں حضورؐ نے فرمایا کہ اگر انسان کے پاس مال کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری کا خواہشمند ہوگا اور انسان کا پیٹ مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرتا ہے۔

۱۳۵۸۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی انہیں مخلد نے خبر دی کہا کہ میں نے عطاء سے سنا کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آنحضورؐ نے فرمایا کہ اگر انسان کے پاس مال (بھیڑ بکری) کی پوری وادی ہو تو وہ چاہے گا کہ اسے ویسی ہی ایک اور وادی مل جائے اور انسان کی آنکھ کو مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور جو اللہ سے توبہ کرتا ہے وہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں یہ قرآن میں سے ہے یا نہیں، بیان کیا کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو یہ منبر پر کہتے سنا ہے۔

۱۳۵۹۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمن بن سلیمان ابن غسیل نے حدیث بیان کی ان سے عباس بن سہیل بن سعد نے بیان

ابْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلٰى مِنْبَرٍ بِمَكَّةَ فِي خُطْبَتِهٖ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ ابْنَ اٰدَمَ اُعْطِيَ وَادِيًا مَلْاً مِنْ ذَهَبٍ اَحَبَّ اِلَيْهِ ثَانِيًا وَلَوْ اُعْطِيَ ثَانِيًا اَحَبَّ اِلَيْهِ

کیا کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو مکہ معظمہ میں منبر پر یہ کہتے سنا آپ نے اپنے خطبہ میں فرمایا کہ اے لوگو، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اگر انسان کو ایک وادی سونا بھر کے دیدی جائے تو وہ دوسری کا خواہش مند رہے گا اگر دوسری دی جائے تو تیسری کا خواہش مند رہے گا اور انسان کا پیٹ مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ اسکی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرتا۔

۱۳۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، لَوْ اَنَّ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ ذَهَبٍ اَحَبَّ يَكُوْنَ لَهٗ وَادِيَانِ وَلَنْ يَمْلَأَ فَاهُ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ، وَقَالَ لَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اُبَيٍّ قَالَ كُنَّا نَرٰى هٰذَا مِنَ الْقُرْاٰنِ حَتّٰى نَزَلَتْ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ،

۱۳۶۰۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے صالح نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر انسان کے پاس سونے کے ایک وادی ہو تو وہ چاہے گا کہ دو ہو جائیں اور اس کا منہ مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرتا ہے اور ہم سے ابو الولید نے بیان کیا۔ ان سے حماد بن سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابی رضی اللہ عنہ نے کہ ہم اسے قرآن میں سے سمجھتے تھے یہاں تک کہ آیت "الہٰکم التکاثر" نازل ہوئی۔

باب ۸۱۷۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْمَالُ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا۔ قَالَ عُمَرُ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ اِلَّا اَنْ نَفْرَحَ بِمَا زَيَّنْتَهٗ لَنَا، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ اَنْ اُنْفِقَهٗ فِيْ حَقِّهٖ؛

۸۱۷۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ یہ مال سرسبز و خوشگوار ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ انسانوں کو خواہشات کی محبت مرغوب بنا دی گئی ہے، عورتوں بال بچوں، ڈھیروں سونے چاندی، نشان لگے ہوئے گھوڑوں اور چوپایوں اور کھیتوں میں، یہ زندگی کی پونجی ہے" عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے اللہ، ہم تو سوا اس کے کچھ کر ہی نہیں سکتے۔ کہ جس چیز سے تو نے ہمیں زینت بخشی ہے اس پر ہم خوش ہوں۔ اے اللہ میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ مال کو تو حق جگہ پر خرچ کروا؛

۱۳۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ وَسَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ، فَاَعْطَانِيْ، ثُمَّ قَالَ هٰذَا الْمَالُ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ قَالَ لِيْ يَا حَكِيْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ

۱۳۶۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے زہری سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ مجھے عروہ اور سعید بن مسیب نے خبر دی ہے انہیں حکیم بن حزام نے، کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا تو آنحضورؐ نے مجھے عطا فرمایا، پھر میں نے مانگا اور آنحضورؐ نے پھر عطا فرمایا، پھر میں نے مانگا اور آنحضورؐ نے پھر عطا فرمایا، پھر فرمایا ہے کہ یہ مال۔ اور بعض اوقات سفیان نے بیان کیا کہ (حکیم رضی اللہ عنہ نے

وربما قال سفيان قال لي يا حكيم ان هذا المال خضرة حلوة فمن اخذه بطيب نفس بورك له فيه ومن اخذه باشراف نفس لم يبارك له فيه وكان كالذي يأكل ولا يشبع واليد العليا خير من اليد السفلى۔

بیان کیا کہ، اے حکیم یہ مال سرسبز اور خوشگوار ہے، پس جو شخص اسے نیک نیتی سے لیتا ہے اس کے مال میں بھی برکت ہوتی ہے اور جو لالچ کے ساتھ لیتا ہے تو اس کے مال میں برکت نہیں ہوتی، بلکہ وہ اس شخص جیسا ہو جاتا ہے جو کھاتا جاتا ہے لیکن اس کا پیٹ نہیں بھرتا اور اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔

باب ۸۱۸ - ما قدم من ماله فهو له

۸۱۸ - اپنا جو مال (موت سے پہلے خرچ کر لیا ہے وہی اس کا ہے۔

۱۳۶۲ - حدثني عمر بن حفص حدثني ابي حدثنا الاعمش قال حدثني ابراهيم التيمي عن الحارث بن سويد قال عبد الله قال النبي صلى الله عليه وسلم ايكم مال وارثه احب اليه من ماله؟ قالوا يا رسول الله ما منا احد الا ماله احب اليه، قال فان ماله ما قدم ومال وارثه ما اخر۔

۱۳۶۲ - مجھ سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابراہیم تیمی نے حدیث بیان کی ان سے حارث بن سوید نے کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کون ہے جسے اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال عزیز ہو؟ صحابہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! ہم میں کوئی ایسا نہیں جسے اپنا مال زیادہ عزیز نہ ہو آنحضورؐ نے فرمایا، پھر اس کا مال وہ ہے جو اس نے (موت سے) پہلے (اللہ کے راستہ میں خرچ) کیا اور اس کے وارث کا مال وہ ہے جو چھوڑ کے مرا۔

باب ۸۱۹ - المكثرون هم المقلون وقوله تعالى من كان يريد الحيوة الدنيا وزينتها نوف اليهم اعمالهم فيها وهم فيها لا يبخسون ۔ اولئك الذين ليس لهم في الآخرة الا النار وحبط ما صنعوا فيها وباطل ما كانوا يعملون

۸۱۹ - زیادہ مال جمع کرنے والے ہی کم مایہ ہیں، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جو شخص دنیا کی زندگی اور اسکی زینت کا طلبگار ہے تو ہم اس کے تمام اعمال کا بدلہ اس دنیا میں پورا کر دیتے ہیں اور اس میں ان کے لئے کسی طرح کی کمی نہیں کی جاتی، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں دوزخ کے سوا اور کچھ نہیں ہے اور جو کچھ انہوں نے اس دنیا کی زندگی میں کیا وہ بیکار ثابت ہوا اور جو کچھ وہ کرتے ہیں سب باطل ہے۔

۱۳۶۳ - حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا جرير عن عبد العزيز بن رفيع عن زيد بن وهب عن ابي ذر رضي الله عنه قال خرجت ليلة من الليالي فاذا رسول الله صلى الله عليه وسلم يمشي وحده وليس معه انسان، قال فظننت انه يكره ان يمشي معه احد، قال فجعلت امشي في ظل القمر فالتفت فرآني فقال من هذا؟ قلت ابو ذر جعلني الله فداءك، قال يا ابا ذر تعاله، قال فمشيت معه ساعة فقال ان

۱۳۶۳ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے عبد العزیز بن رفیع نے ان سے زید بن وہب نے اور ان سے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک روز میں باہر نکلا تو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تنہا چل رہے تھے اور آپ کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا بیان کیا کہ اس سے میں سمجھا کہ آنحضورؐ اسے پسند نہیں کریں گے آپ کے ساتھ اس وقت کوئی رہے اس لئے میں چاندنی کی چھایا میں آنحضورؐ کے پیچھے چلنے لگا۔ اس کے بعد آنحضورؐ مڑے اور مجھے دیکھا اور دریافت فرمایا کون صاحب ہیں؟ میں نے عرض کی ابو ذر، اللہ! آنحضورؐ پر مجھے قربان کرے۔ آنحضورؐ نے فرمایا، ابو ذر، یہاں آؤ۔ بیان کیا کہ میں پھر تھوڑی دیر تک آں حضورؐ کے

المكثرين هم المقلون يوم القيامة الا من اعطاه الله خيرا فنفح فيه يمينه وشماله وبين يديه ووراءه وعمل فيه خيرا قال فمشيت معه ساعة فقال لي اجلس ههنا قال فاجلسني في قاع حوله حجارة فقال لي اجلس ههنا حتى ارجع اليك قال فانطلق في الحرة حتى لا اراه فلبث عني فاطال اللبث ثم اني سمعته وهو مقبل وهو يقول وان سرق وان زنى، قال فلما جاء لم اصبر حتى قلت يا نبي الله جعلني الله فداءك من تكلم في جانب الحرة ما سمعت احدا يرجع اليك شيئا، قال ذلك جبريل عليه السلام عرض لي في جانب الحرة قال بشر امتك انه من مات لا يشرك بالله شيئا دخل الجنة قلت يا جبريل وان سرق وان زنى قال نعم، قال قلت وان سرق وان زنى قال نعم وان شرب الخمر قال النضر اخبرنا شعبة وحدثنا حبيب بن ابي ثابت والاعمش وعبد العزيز بن رفيع حدثنا زيد بن وهب بهذا، قال ابو عبد الله حديث ابي صالح عن ابي الدرداء مرسل لا يصح انما اردنا للمعرفة والصحيح حديث ابي ذر قيل لابي عبد الله حديث عطاء بن يسار عن ابي الدرداء، قال مرسل ايضا لا يصح، والصحيح حديث ابي ذر قال اضربوا على حديث ابي الدرداء هذا اذا مات قال لا اله الا الله عند الموت ٭

ساتھ چلتا رہا اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ جو لوگ (دنیا میں) زیادہ مال و دولت جمع کئے ہوئے ہیں قیامت کے دن وہی کم مایہ ہوں گے سوا ان کے جنہیں اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور انہوں نے اسے دائیں بائیں آگے پیچھے خرچ کیا ہو اور اسے بھلے کاموں میں خرچ کیا ہو۔ بیان کیا کہ پھر میں تھوڑی دیر تک آنحضورؐ کے ساتھ چلتا رہا، آں حضورؐ نے فرمایا کہ یہاں بیٹھ جاؤ، بیان کیا کہ آں حضورؐ نے مجھے ایک ہموار زمین پر بٹھا دیا جس کے چاروں طرف پتھر تھے اور فرمایا یہیں اس وقت تک بیٹھے رہو جب تک میں تمہارے پاس لوٹ کے آؤں، بیان کیا کہ پھر آں حضورؐ پتھریلی زمین کی طرف چلے گئے اور نظروں سے اوجھل ہو گئے آپ وہاں رہے اور دیر تک وہیں رہے پھر میں نے آپ سے سنا آپ یہ کہتے ہوئے تشریف لا رہے تھے "چاہے چوری کی اچاہے زنا کی ہو" بیان کیا کہ جب آں حضورؐ تشریف لائے تو مجھ سے صبر نہیں ہو سکا اور میں نے عرض کی اے اللہ کے نبی، اللہ آپ پر قربان کرے، اس پتھریلی... زمین کے کنارے آپ کس سے گفتگو فرما رہے تھے، میں نے تو کسی دوسرے کو آپ سے گفتگو کرتے دیکھا نہیں تھا؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام تھے، پتھریلی زمین (حرہ) کے کنارے مجھ سے ملے اور کہا کہ اپنی امت کو خوشخبری سنا دو، کہ جو بھی اس حال میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو گا تو وہ جنت میں جائے گا، میں نے عرض کی اے جبرئیل، خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کی ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ بیان کیا کہ میں نے عرض کی، خواہ اس نے چوری کی ہو، زنا کی ہو؟ کہا کہ ہاں، خواہ اس نے شراب ہی پی ہو[1] نضر نے بیان کیا کہ ہمیں شعبہ نے خبر دی (کہا) اور ہم سے حبیب بن ابی ثابت، اعمش اور عبد العزیز بن رفیع نے حدیث بیان کی ان سے زید بن وہب نے حدیث بیان کی، یہی حدیث۔ ابو عبد اللہ نے کہا کہ ابو صالح کی حدیث بواسطہ ابو درداء رضی اللہ عنہ مرسل ہے صحیح نہیں ہے ہم نے اسے اس لئے بیان کیا کہ معلوم ہو جائے، صحیح ابو ذر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے، ابو عبد اللہ سے (امام بخاری) پوچھا گیا کہ عطا ابن یسار کی بواسطہ ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ فرمایا کہ وہ بھی مرسل ہے اور صحیح نہیں ہے۔ صحیح ابو ذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے اور کہا کہ ابو درداء رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اتنا اضافہ اور کر لو کہ یہ حکم اس وقت ہے جب مرتے وقت کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیا، اور تائب ہو گیا تو جنت میں جائے گا)

[1] امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ زانی اور چور مسلمان کے جنت میں داخل ہونے کی جو تصریح حدیث میں ہے اس کا مقصد یہ نہیں ہے کہ بہر حال وہ جنت میں داخل ہو گا، بلکہ مقصد یہ ہے کہ اگر مرنے سے پہلے اس نے توبہ کر لی تو جنت میں داخل ہو گا، لیکن بعض علماء نے اس کا مفہوم یہ بیان

باب ٨٢٠ - قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا

١٣٦٤ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ، كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرَّةِ الْمَدِينَةِ فَاسْتَقْبَلَنَا أُحُدٌ فَقَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَا يَسُرُّنِي أَنَّ عِنْدِي مِثْلَ أُحُدٍ هٰذَا ذَهَبًا تَمْضِي عَلَيَّ ثَالِثَةٌ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا شَيْئًا أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللّٰهِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ ثُمَّ مَشَى فَقَالَ إِنَّ الْأَكْثَرِينَ هُمُ الْأَقَلُّونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَقَلِيلٌ مَا هُمْ، ثُمَّ قَالَ لِي: مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ حَتَّى آتِيَكَ ثُمَّ انْطَلَقَ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ حَتَّى تَوَارَى فَسَمِعْتُ صَوْتًا قَدِ ارْتَفَعَ فَتَخَوَّفْتُ أَنْ يَكُونَ قَدْ عَرَضَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَدْتُ أَنْ آتِيَهُ فَذَكَرْتُ قَوْلَهُ لِي لَا تَبْرَحْ حَتَّى آتِيَكَ فَلَمْ أَبْرَحْ حَتَّى أَتَانِي، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتًا تَخَوَّفْتُ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ: وَهَلْ سَمِعْتَهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ذَاكَ جِبْرِيلُ أَتَانِي فَقَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، فَقُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ ؛

٨٢٠ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو۔"

١٣٦٤ - ہم سے حسن بن ربیع نے حدیث بیان کی ان سے ابو الاحوص نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے ان سے زید بن وہب نے بیان کیا کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے پتھریلے علاقہ میں چل رہا تھا اسی دوران احد پہاڑ ہمارے سامنے آگیا آنحضور نے دریافت فرمایا ابوذر! میں نے عرض کی حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا، مجھے اس سے بالکل خوشی نہیں ہوئی کہ میرے پاس احد کے برابر سونا ہو اور اس پر دن اس طرح گزر جائیں کہ اس میں ایک دینار بھی باقی رہ جائے سوا اس تھوڑی سی رقم کے جو میں قرض کی ادائیگی کے لیے رکھ چھوڑوں بلکہ میں اسے اللہ کے بندوں میں اس طرح خرچ کروں اپنی دائیں طرف سے بائیں طرف سے اور پیچھے سے پھر آں حضورؐ چلتے رہے اس کے بعد فرمایا زیادہ جمع رکھنے والے ہی قیامت کے دن کم مایہ ہوں گے سوا اس شخص کے جو اس مال کو اس طرح دائیں طرف سے، بائیں طرف سے اور پیچھے سے خرچ کرے اور ایسے لوگ کم ہیں پھر مجھ سے فرمایا، یہیں ٹھہرے رہو، یہاں سے اس وقت تک نہ جانا جب تک میں واپس نہ آجاؤں پھر آں حضورؐ رات کی تاریکی میں چلے گئے اور نظروں سے اوجھل ہو گئے اس کے بعد میں نے آواز سنی جو بلند تھی، مجھے ڈر لگا کہ کہیں آں حضورؐ کو کوئی دشواری نہ پیش آگئی ہو، میں نے آں حضورؐ کی خدمت میں پہنچنے کا ارادہ کیا لیکن آپ کا ارشاد یاد آگیا کہ اپنی جگہ سے نہ ہٹنا، جب تک میں آ نہ جاؤں، چنانچہ جب تک آں حضورؐ تشریف نہیں لائے میں وہاں سے نہیں ہٹا، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ میں نے ایک آواز سنی تھی مجھے خطرہ بھی محسوس ہوا لیکن پھر آپ کا ارشاد یاد آیا، آں حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ تم نے سنا تھا؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ فرمایا کہ وہ جبرئیل علیہ السلام تھے۔ اور انہوں نے کہا کہ آپ کی امت کا جو شخص اس حال میں مر جائے کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو تو جنت میں جائے گا، میں نے پوچھا، خواہ اس نے زنا اور چوری بھی کی ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں زنا اور چوری ہی کیوں نہ کی ہو؛

بقیہ - کہ مقصد یہ ہے کہ اگر مسلمان گنہگار رہے تو گناہوں کی سزا کے بعد جنت میں جائے گا گویا کفار سے مقابلہ دکھانا مقصود ہے، کہ کافر کبھی جنت میں نہیں جا سکتا۔ اس کے برخلاف کلمہ گو ضرور جنت میں جائے گا، اور اگر وہ گنہگار ہے تو بھی جائے گا، اپنے گناہوں کی سزا پالینے کے بعد، بہر حال مسلمان آخر الامر جنت میں ضرور جائے گا۔ جب کہ منکر کبھی نہیں جا سکتا؛

۱۳۶۵ - حَدَّثَنِي . أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ، وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَّنِي أَنْ لَا تَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْئًا أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ .

۱۳۶۵ - مجھ سے احمد بن شبیب نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر بھی سونا ہو تو مجھے اس میں خوشی ہو گی کہ تین دن بھی مجھ پر اس حال میں نہ گزرنے پائیں کہ اس میں میرے پاس کچھ بھی باقی بچے، سوا اس معمولی رقم کے جو میں قرض کی ادائیگی کے لئے رکھ لوں۔

باب ۸۲۱ . الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: أَيَحْسَبُونَ أَنَّ مَا نُمِدُّهُمْ بِهِ مِنْ مَالٍ وَبَنِينَ . إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى مِنْ دُونِ ذَلِكَ هُمْ لَهَا عَامِلُونَ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ لَمْ يَعْمَلُوهَا لَا بُدَّ مِنْ أَنْ يَعْمَلُوهَا .

۸۲۱ - سرمایہ داری تو دل کی سرمایہ داری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد " ایحسبون أن ما نمدھم من مال وبنین" تا ارشاد خداوندی "من دون ذلك هم لها عاملون" ابن عیینہ نے کہا کہ مطلب یہ ہے کہ انہوں نے کیا نہیں، لیکن وہ ضرور کریں گے۔

۱۳۶۶ - حَدَّثَنَا . أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ .

۱۳۶۶ - ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابوبکر نے حدیث بیان کی ان سے حصین نے حدیث بیان کی ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرمایہ داری یہ نہیں ہے کہ سامان زیادہ ہوں، بلکہ سرمایہ داری یہ ہے کہ دل بے نیاز ہو۔

باب ۸۲۲ . فَضْلِ الْفَقْرِ

۸۲۲ - فقر کی فضیلت

۱۳۶۷ - حَدَّثَنَا . إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ جَالِسٍ، مَا رَأْيُكَ فِي هَذَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِ النَّاسِ، هَذَا وَاللَّهِ حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأْيُكَ فِي هَذَا؟ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ

۱۳۶۷ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے تو آں حضورؐ نے ایک دوسرے صاحب سے جو آپ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے، پوچھا کہ ان صاحب (گزرنے والے) کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ معزز لوگوں میں ہے۔ اور بخدا یہ اس قابل ہیں کہ اگر یہ پیغام نکاح بھیجیں تو ان سے نکاح کر دیا جائے اگر یہ سفارش کریں تو ان کی سفارش قبول کر لی جائے گی بیان کیا کہ آں حضورؐ اس پر خاموش ہو گئے اس کے بعد ایک دوسرے صاحب گزرے آں حضورؐ نے ان سے اس مرتبہ ان کے متعلق دریافت

هٰذَا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَا يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشَفَّعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسْمَعَ لِقَوْلِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا خَيْرٌ مِنْ مِلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هٰذَا۔

فرمایا کہ ان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ یہ صاحب مسلمانوں کے غریب طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں اور اس قابل ہیں کہ اگر نکاح کا پیغام بھیجیں تو ان کا نکاح نہ کیا جائے اگر سفارش کریں تو ان کی سفارش قبول نہ کی جائے اور اگر کچھ کہیں تو ان کی بات نہ سنی جائے آں حضورؐ نے اس کے بعد فرمایا، یہ شخص (غریب) اس کے (امیر) جیسے دنیا بھر کے انسانوں سے بہتر ہے۔

۱۳۶۸۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ عُدْنَا خَبَّابًا فَقَالَ، هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نُرِيْدُ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَضٰى لَمْ يَأْخُذْ مِنْ أَجْرِهِ مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ نَمِرَةً فَإِذَا غَطَّيْنَا رَأْسَهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلٰى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِنْ إِذْخِرٍ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا۔

۱۳۶۸۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابو وائل سے سنا کہا کہ ہم نے خباب رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی حاصل کرنے کے لئے ہجرت کی، چنانچہ ہمارا اجر اللہ کے ذمہ رہا۔ پس ہم سے کوئی تو گزر گیا اور اپنا (اجر) اس دنیا میں نہیں لیا۔ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ انہی میں سے تھے آپ جنگ احد کے موقع پر شہید ہوئے تھے اور ایک چادر چھوڑی تھی (اس چادر کا آپ کو کفن دیا گیا تھا) اس چادر سے ہم اگر آپ کا سر ڈھکتے تو آپ کے پاؤں کھل جاتے اور پاؤں ڈھکتے تو سر کھل جاتا تھا، چنانچہ آنحضورؐ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم ان کا سر ڈھک دیں اور پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دیں اور ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کی محنت دنیا میں بر آور ہوئی اور وہ اپنی کمائی سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

۱۳۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ زَرِيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ تَابَعَهُ أَيُّوْبُ وَعَوْفٌ، وَقَالَ صَخْرٌ وَحَمَّادُ بْنُ نَجِيْحٍ عَنْ أَبِيْ رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۱۳۶۹۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی ان سے مسلم بن زریر نے حدیث بیان کی ان سے ابو رجاء نے حدیث بیان کی اور ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں جھانکا تو اس میں رہنے والے اکثر غریب تھے اور میں نے دوزخ میں جھانکا تو اس میں رہنے والیاں اکثر عورتیں تھیں اس روایت کی متابعت ایوب اور عوف نے کی اور صخر اور حماد بن نجیح نے ابو رجاء کے واسطے سے بیان کیا اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے۔

۱۳۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، لَمْ يَأْكُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِوَانٍ حَتّٰى مَاتَ، وَمَا أَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتّٰى مَاتَ۔

۱۳۷۰۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن ابی عروبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی دستر خوان پر کھانا تناول نہیں فرمایا، یہاں تک کہ آپ کی وفات ہو گئی۔

۱۳۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ

۱۳۷۱۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے

حدثنا ابو اسامة حدثنا هشام عن ابيه عن عائشة رضي الله عنها قالت: لقد توفي النبي صلى الله عليه وسلم وما في رفي من شيء يأكله ذو كبد الا شطر شعير في رف لي فاكلت منه حتى طال علي فكلته ففني۔

باب ٨٢٣۔ كيف كان عيش النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه وتخليهم من الدنيا۔

١٣٧٢۔ حدثنا ابو نعيم بنحو من نصف هذا الحديث حدثنا عمر بن ذر حدثنا مجاهد ان اباهريرة كان يقول: الله الذي لا اله الا هو ان كنت لاعتمد بكبدي على الارض من الجوع، وان كنت لاشد الحجر على بطني من الجوع ولقد قعدت يوما على طريقهم الذي يخرجون منه فمر ابوبكر فسألته عن اية من كتاب الله ما سألته الا ليشبعني فمر ولم يفعل، ثم مر بي عمر فسألته عن اية من كتاب الله ما سألته الا ليشبعني فمر فلم يفعل ثم مر بي ابو القاسم صلى الله عليه وسلم فتبسم حين رأني وعرف ما في نفسي وما في وجهي، ثم قال: ابا هر، قلت لبيك يا رسول الله، قال الحق ومضى فتبعته فدخل فاستأذن فاذن لي فدخل فوجد لبنا في قدح فقال: من اين هذا اللبن؟ قالوا اهداه لك فلان او فلانة، قال: ابا هر، قلت لبيك يا رسول الله، قال الحق الى اهل الصفة فادعهم لي، قال: واهل الصفة اضياف الاسلام لا ياوون الى اهل ولا مال ولا على احد اذا اتته صدقة بعث بها اليهم ولم يتناول منها شيئا، واذا اتته هدية ارسل اليهم واصاب منها واشركهم فيها فساءني ذلك فقلت: وما هذا اللبن في اهل الصفة؟

حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو ہماری الماری میں کوئی ایسی چیز نہیں تھی جو کسی جاندار کے کھانے کے قابل ہوتی۔ سوا تھوڑے سے جو کے جو میری الماری میں تھے، میں اس میں سے کھاتی رہی، بہت دن ہو گئے تو میں نے انہیں تولا تو آخر وہ بھی ختم ہو گئے۔

۸۲۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی زندگی کیسے گزرتی تھی؟ اور ان سے دنیا کی علیحدگی کے متعلق روایات۔

۱۳۷۲۔ مجھ سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی اس حدیث کا آدھا حصہ۔ ان سے عمر بن ذر نے حدیث بیان کی ان سے مجاہد نے حدیث بیان کی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ "اللہ جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں میں بھوک کے سبب زمین پر اپنے پیٹ کے بل لیٹ جاتا تھا، میں بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھا کرتا تھا ایک دن میں راستہ پر بیٹھ گیا جس سے صحابہ نکلتے تھے ابو بکر رضی اللہ عنہ گزرے اور میں نے ان سے کتاب اللہ کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا، میرے پوچھنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ مجھے کچھ کھلا دیں وہ چلے گئے اور کچھ نہیں کیا، پھر عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے میں نے ان سے بھی قرآن مجید کی ایک آیت پوچھی اور پوچھنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ مجھے کھلا دیں وہ بھی گزر گئے اور کچھ نہیں کیا۔ اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گزرے اور آپ نے جب مجھے دیکھا تو مسکرائے اور آنحضور میرے دل کی بات سمجھ گئے اور میرے چہرے کو آپ نے تاڑ لیا پھر آپ نے فرمایا ابا ہر! میں نے عرض کی لبیک، یا رسول اللہ! فرمایا میرے ساتھ آجاؤ اور آپ چلنے لگے، میں آنحضور کے پیچھے ہو لیا، پھر آنحضور اندر تشریف لے گئے، پھر اجازت چاہی، مجھے اجازت ملی، پھر داخل ہوئے تو ایک پیالے میں دودھ ملا دریافت فرمایا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ کہا کہ فلاں یا فلانی نے آنحضور کے لئے ہدیہ بھیجا ہے آنحضور نے فرمایا، ابا ہر! میں نے عرض کی لبیک یا رسول اللہ! فرمایا کہ اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرے پاس بلا لاؤ کہا کہ اہل صفہ اسلام کے مہمان ہیں وہ نہ کسی کے گھر پناہ ڈھونڈتے، نہ کسی کے مال میں اور نہ کسی کے پاس، جب آنحضور کے پاس صدقہ آتا تو اسے آنحضور انہیں کے پاس بھیج دیتے اور خود اس میں سے کچھ نہ رکھتے البتہ جب آپ کے پاس ہدیہ آتا تو انہیں بلا بھیجتے اور خود بھی اس سے تناول فرماتے اور انہیں بھی شریک کرتے چنانچہ

كُنْتُ اَحَقَّ اَنَا اَنْ اُصِيْبَ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً اَتَقَوّٰى بِهَا فَاِذَا جَاءَ اَمَرَنِىْ فَكُنْتُ اَنَا اُعْطِيْهِمْ وَمَا عَسٰى اَنْ يَّبْلُغَنِىْ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ وَلَمْ يَكُنْ مِّنْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَطَاعَةِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدٌّ فَاَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَاَقْبَلُوْا فَاسْتَاْذَنُوْا فَاَذِنَ لَهُمْ وَاَخَذُوْا مَجَالِسَهُمْ مِّنَ الْبَيْتِ قَالَ يَا اَبَا هِرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خُذْ فَاَعْطِهِمْ قَالَ فَاَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ اُعْطِيْهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى ثُمَّ يَرُدُّ عَلَىَّ الْقَدَحَ وَاُعْطِيْهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى ثُمَّ يَرُدُّ عَلَىَّ الْقَدَحَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى ثُمَّ يَرُدُّ عَلَىَّ الْقَدَحَ حَتَّى انْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوِىَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ فَاَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهٗ عَلٰى يَدِهٖ فَنَظَرَ اِلَىَّ فَتَبَسَّمَ فَقَالَ اَبَا هِرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بَقِيْتُ اَنَا وَاَنْتَ قُلْتُ صَدَقْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اقْعُدْ فَاشْرَبْ فَقَعَدْتُّ فَشَرِبْتُ فَقَالَ اشْرَبْ فَشَرِبْتُ فَمَا زَالَ يَقُوْلُ اشْرَبْ حَتّٰى قُلْتُ لَا وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَجِدُ لَهٗ مَسْلَكًا قَالَ فَاَرِنِىْ فَاَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَسَمّٰى وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ ؛

مجھے یہ بات ناگوار گزری اور میں نے سوچا کہ یہ دودھ ہے ہی کتنا کہ سارے صفہ والوں میں تقسیم ہو جائے گا اس کا تو میں زیادہ حقدار تھا۔ اسے پی کر کچھ قوت حاصل کرتا، جب اہل صفہ آئیں گے تو آں حضورؐ مجھ سے ہی فرمائیں گے اور میں انہیں اسے دے دوں گا مجھے تو شاید اس میں سے کچھ نہیں ملے گا لیکن اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے سوا بھی کوئی اور چارہ کار نہیں تھا، چنانچہ میں ان کے پاس آیا اور آنحضورؐ کی دعوت پہنچائی، وہ آ گئے اور اجازت چاہی انہیں اجازت مل گئی پھر وہ گھر میں اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے آں حضورؐ نے فرمایا! اباہر! میں نے عرض کی لبیک یارسول اللہ! فرمایا لو اور ان سب حضرات کو دو، بیان کیا کہ میں نے پیالہ پکڑ لیا اور ایک ایک کو دینے لگا ایک شخص جب دودھ پی کر سیراب ہو جاتا تو مجھے واپس کر دیتا اور اس طرح تیسرا پی کر مجھے پیالہ واپس کر دیتا اس طرح میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا سب لوگ پی کر سیراب ہو چکے تھے۔ آنحضورؐ نے پیالہ پکڑا اور اپنے ہاتھ پر رکھ کر آپ نے میری طرف دیکھا اور مسکرا کر فرمایا اباہر! میں نے عرض کی لبیک یارسول اللہ! فرمایا اب میں اور تم باقی رہ گئے ہیں، میں نے عرض کی یارسول اللہ آپ نے سچ فرمایا، آں حضورؐ نے فرمایا بیٹھ جاؤ اور پیو۔ میں بیٹھ گیا اور میں نے دودھ پیا، اور آں حضورؐ برابر فرماتے رہے کہ اور پیو آخر مجھے کہنا پڑا، نہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، اب گنجائش نہیں ہے آں حضورؐ نے فرمایا۔ پھر مجھے دیدو میں نے پیالہ آں حضورؐ کو دے دیا آں حضورؐ نے اللہ کی حمد بیان کی اور بسم اللہ پڑھ کر بچا ہوا خود پی گئے ؛

۱۳۷۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُوْلُ اِنِّىْ لَاَوَّلُ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَرَاَيْتُنَا نَغْزُوْ وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ وَهٰذَا السَّمُرُ وَاِنَّ اَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهٗ خِلْطٌ ثُمَّ اَصْبَحَتْ بَنُوْ اَسَدٍ تُعَزِّرُنِىْ عَلَى الْاِسْلَامِ خِبْتُ اِذًا وَّضَلَّ سَعْيِىْ ؛

۱۳۷۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے سعد رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں سب سے پہلا عرب ہوں جس نے اللہ کے راستہ میں تیر چلائے ہم نے اس حال میں گزارا ہے کہ غزوہ کر رہے ہیں اور ہمارے پاس کھانے کی کوئی چیز، حبلہ کے پتوں اور اس ببول کے سوا، کھانے کے لئے نہیں تھی اور بکری کی مینگنیوں کی طرح براز کرتے تھے اب یہ بنو اسد کے لوگ میرے اسلام پر طعن کرنے لگے ہیں پھر تو میں بالکل نامراد رہا اور میرا سارا کیا اکارت گیا ؛

۱۳۷۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنِىْ جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ

۱۳۷۴۔ مجھ سے عثمان نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے ابراہیم نے ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ

قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِنْ طَعَامِ بُرٍّ ثَلَاثَ لَيَالٍ حَتَّى قُبِضَ۔

رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کو مدینہ آنے کے بعد کبھی تین دن تک متواتر گیہوں کھانے کے لئے نہیں ملا تھا یہاں تک کہ آپ حضورؐ کی وفات ہوگئی۔

۱۳۷۵۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ هُوَ الْأَزْرَقُ عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا أَكَلَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْلَتَيْنِ فِي يَوْمٍ إِلَّا إِحْدَاهُمَا تَمْرٌ

۱۳۷۵۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم بن عبدالرحمن نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق الازرق نے حدیث بیان کی ان سے مسعر بن کدام نے ان سے ہلال نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانہ نے اگر کبھی ایک دن میں دو مرتبہ کھانا کھایا تو لازماً اس میں ایک وقت کھجوریں تھیں۔

۱۳۷۶۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَدَمٍ وَحَشْوُهُ مِنْ لِيفٍ

۱۳۷۶۔ مجھ سے احمد بن رجاء نے حدیث بیان کی ان سے نضر نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی

۱۳۷۷۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَخَبَّازُهُ قَائِمٌ وَقَالَ كُلُوا فَمَا أَعْلَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَغِيفًا مُرَقَّقًا حَتَّى لَحِقَ بِاللهِ وَلَا رَأَى شَاةً سَمِيطًا بِعَيْنِهِ قَطُّ

۱۳۷۷۔ ہم سے ہدبہ بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے ہمام بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی کہ ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ کا باورچی وہیں موجود ہوتا آپ فرماتے کہ کھاؤ۔ میں نے کبھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتلی روٹی تناول فرماتے نہیں دیکھا، یہاں تک کہ آپ اللہ سے جا ملے اور نہ آں حضورؐ نے کبھی اپنی آنکھ سے بھنی ہوئی مسلم بکری دیکھی۔

۱۳۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَأْتِي عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَا نُوقِدُ فِيهِ نَارًا إِنَّمَا هُوَ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنْ نُؤْتَى بِاللُّحَيْمِ۔

۱۳۷۸۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی انہیں ان کے والد نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہمارے اوپر ایسا مہینہ بھی گزر جاتا تھا کہ چولہا نہیں جلتا تھا، صرف کھجور اور پانی ہوتا تھا۔ ہاں اگر کبھی گوشت آجاتا (تو چولہا جلتا تھا)۔

۱۳۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ ابْنَ أُخْتِي إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ أَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ وَمَا أُوقِدَتْ فِي أَبْيَاتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ فَقُلْتُ مَا كَانَ يُعِيشُكُمْ

۱۳۷۹۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے یزید بن رومان نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ نے عروہ سے کہا بیٹے! ہم دو مہینوں میں تین چاند دیکھ لیتے ہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی ازواج) کے گھروں میں چولہا نہیں جلتا تھا۔ میں نے پوچھا کہ پھر آپ لوگ زندہ کس چیز سے رہتی تھیں؟ فرمایا کہ صرف دو کالی چیزوں پر، کھجور اور

قَالَتِ الْاَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ اِلَّا اَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيْرَانٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ كَانَ لَهُمْ مَنَائِحُ وَكَانُوْا يَمْنَحُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَبْيَاتِهِمْ فَيَسْقِيْنَاهُ ؛

پانی! ہاں، آں حضورؐ کے کچھ انصاری، پڑوسی تھے ان کے یہاں دودھ دینے والے جانور ہوتے تھے ادھر وہ آں حضورؐ کے لئے دودھ بھیج دیتے تھے اور ہمیں پلا دیتے تھے ؛

۱۳۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْ اٰلَ مُحَمَّدٍ قُوْتًا ؛

۱۳۸۰۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے عمارہ نے ان سے ابوزرعہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی "اے اللہ آل محمد کو روزی دے کہ وہ زندہ رہ سکیں ؛

باب ۸۲۴۔ اَلْقَصْدِ وَالْمُدَاوَمَةِ عَلَى الْعَمَلِ ؛

۸۲۴۔ عمل پر مداومت اور میانہ روی ؛

۱۳۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَشْعَثَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوْقًا قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَيُّ الْعَمَلِ كَانَ اَحَبَّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتِ الدَّائِمُ قَالَ قُلْتُ فَاَيَّ حِيْنٍ كَانَ يَقُوْمُ؟ قَالَتْ كَانَ يَقُوْمُ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ ؛

۱۳۸۱۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انہیں ان کے والد نے خبر دی۔ انہیں شعبہ نے، ان سے اشعث نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے مسروق سے سنا کہا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کون سا عمل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پسند تھا؟ فرمایا کہ جس پر مداومت ہو سکے کہا کہ میں نے پوچھا آنحضورؐ کب تک نماز پڑھتے رہتے تھے؟ فرمایا کہ جب مرغ کی آواز سن لیتے اس وقت تک آپ نماز تہجد پڑھتے رہتے تھے ؛

۱۳۸۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ اَحَبُّ الْعَمَلِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَّذِيْ يَدُوْمُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ ؛

۱۳۸۲۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے، ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ پسندیدہ وہ عمل تھا جس پر اس کا عامل مداومت اختیار کرے۔

۱۳۸۳۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُّنَجِّيَ اَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهُ، قَالُوْا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاغْدُوْا وَرُوْحُوْا وَشَيْءٌ مِّنَ الدُّلْجَةِ وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوْا ؛

۱۳۸۳۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی ان سے سعید مقبری نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل نجات نہیں دے سکے گا، صحابہ نے عرض کی اور آپ کو بھی نہیں یا رسول اللہ! فرمایا اور مجھے بھی نہیں، سوا اس کے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت کے سایہ میں لے لے میانہ روی اختیار کرو اور بلند پروازی نہ کرو۔ اور صبح و شام اور رات کے کچھ حصہ میں عبادت کیا کرو) میانہ روی اختیار کرو۔ میانہ روی، منزل مقصود پر پہنچ جاؤ گے۔

۱۳۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

۱۳۸۴۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَاعْلَمُوا أَنْ لَنْ يُدْخِلَ أَحَدَكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَأَنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ أَدْوَمُهَا إِلَى اللّٰهِ وَإِنْ قَلَّ ۔

حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے ان سے ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میانہ روی اختیار کرو اور بلند پروازی نہ کرو اور عمل کرتے رہو، تم میں سے کسی کا عمل اسے جنت میں نہیں داخل کر سکے گا، میرے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جس پر مداومت اختیار کی جائے خواہ کم ہی کیوں نہ ہو۔

۱۳۸۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ؟ قَالَ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ، وَقَالَ اكْلَفُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ ۔

۱۳۸۵۔ مجھ سے محمد بن عرعرہ نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے سعد بن ابراہیم نے ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سا عمل اللہ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے؟ فرمایا کہ جس پر مداومت اختیار کی جائے، خواہ وہ کم ہی ہو، اور فرمایا انہیں کاموں کو اپنے سر لو جن کی تم میں طاقت ہو۔

۱۳۸۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ هَلْ كَانَ يَخُصُّ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ؟ قَالَتْ لَا، كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً، وَأَيُّكُمْ يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطِيعُ ۔

۱۳۸۶۔ مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے اور ان سے ابراہیم نے اور ان سے علقمہ نے بیان کیا کہ میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا، میں نے پوچھا ام المومنین، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کا کیا طریقہ تھا؟ کیا آپ نے کچھ خاص دن خاص کر لئے تھے؟ فرمایا کہ نہیں آں حضورؐ کے عمل میں مداومت ہوتی تھی اور تم میں کون ہے جو ان اعمال کی طاقت رکھتا ہے جن کی آں حضورؐ طاقت رکھتے تھے۔

۱۳۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا فَإِنَّهُ لَا يُدْخِلُ الْجَنَّةَ عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ قَالَ أَظُنُّهُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ ۔ وَقَالَ عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۸۷۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن زبرقان نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میانہ روی اختیار کرو اور بلند پروازی نہ کرو، اور تمہیں بشارت ہو کیونکہ کوئی بھی اپنے عمل کی وجہ سے جنت میں نہیں جائے گا، صحابہ نے عرض کی اور آپ بھی نہیں، یا رسول اللہ! فرمایا اور میں بھی نہیں۔ سوا اس کے کہ اللہ اپنی مغفرت و رحمت کے سایہ میں مجھے لے لے، بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ یہ روایت ابوالنضر کے واسطہ سے ہے ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے۔ اور عفان نے بیان کیا ان سے وہیب نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا انہوں نے ابوسلمہ

سَدِّدُوْا وَ اَبْشِرُوْا وَ قَالَ مُجَاهِدٌ، سَدَادًا سَدِيدًا صِدْقًا ،

رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (کہ آپ نے فرمایا) میانہ روی اختیار کرو اور تمہیں بشارت ہو، اور مجاہد نے بیان کیا کہ "سداداً سدیداً" صدق کے معنی میں ہے۔

۱۳۸۸۔ حَدَّثَنِیْ۔ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَیْحٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُهُ یَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی لَنَا یَوْمًا، الصَّلٰوةَ ثُمَّ رَقِیَ الْمِنْبَرَ فَاَشَارَ بِیَدِهٖ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ۔ قَدْ اُرِیْتُ الْاٰنَ مُنْذُ صَلَّیْتُ لَكُمُ الصَّلٰوةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَیْنِ فِیْ قُبُلِ هٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ اَرَ كَالْیَوْمِ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ فَلَمْ اَرَ كَالْیَوْمِ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ ،

۱۳۸۸۔ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن فلیح نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے ہلال بن علی نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، ہلال نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک دن نماز پڑھائی پھر منبر پر چڑھے اور اپنے ہاتھ سے مسجد کے قبلہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اس وقت جب میں نے تمہیں نماز پڑھائی تو مجھے جنت اور دوزخ دکھائی گئی اس کی شکلیں اس دیوار پر بنا دی گئی تھیں۔ آج سے پہلے اچھائی اور برائی اس شکل میں کبھی نہیں دیکھی آج سے پہلے اچھائی و برائی میں نے اس شکل میں کبھی نہیں دیکھی تھی۔

بَابُ ۸۲۵۔ اَلرَّجَاءِ مَعَ الْخَوْفِ۔ وَقَالَ سُفْیَانُ، مَا فِی الْقُرْاٰنِ اٰیَةٌ اَشَدُّ عَلَیَّ مِنْ لَسْتُمْ عَلٰی شَیْءٍ حَتّٰی تُقِیْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ،

۸۲۵۔ خوف کے ساتھ امید۔ سفیان نے فرمایا کہ قرآن کی کوئی آیت میرے لئے اس سے زیادہ سخت نہیں ہے "تم کسی چیز پر نہیں ہو جب تک تم تورات، انجیل اور جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے ان سب کو قائم نہ کرو۔"

۱۳۸۹۔ حَدَّثَنَا۔ قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو عَنْ، سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الرَّحْمَةَ یَوْمَ خَلَقَهَا مِائَةَ رَحْمَةٍ فَاَمْسَكَ عِنْدَهٗ تِسْعًا وَّتِسْعِیْنَ رَحْمَةً وَّاَرْسَلَ فِیْ خَلْقِهٖ كُلِّهِمْ رَحْمَةً وَّاحِدَةً فَلَوْ یَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِیْ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ یَیْاَسْ مِنَ الْجَنَّةِ وَلَوْ یَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِیْ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ یَاْمَنْ مِنَ النَّارِ ،

۱۳۸۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن ابی عمرو نے، ان سے سعید بن ابی مقبری نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کو جس دن پیدا کیا تو اس کے سو حصے کئے اور اپنے پاس ان میں ننانوے رکھے، اس کے بعد تمام مخلوق کے لئے صرف ایک حصہ رحمت کا بھیجا پس اگر کافر کو وہ تمام رحمتیں معلوم ہو جائیں جو اللہ کے پاس ہیں تو وہ جنت سے مایوس نہ ہو اور اگر مومن کو وہ تمام عذاب معلوم ہو جائیں جو اللہ کے پاس ہیں تو دوزخ سے بے خوف نہ ہو۔

بَابُ ۸۲۶۔ اَلصَّبْرِ عَنْ مَّحَارِمِ اللّٰهِ اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ

۸۲۶۔ اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بچنا "بلاشبہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو ان کا اجر بے حساب دیتا ہے۔"

وَقَالَ عُمَرُ: وَجَدْنَا خَيْرَ عَيْشِنَا بِالصَّبْرِ.

۱۳۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُنَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَسْأَلْهُ أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلَّا أَعْطَاهُ حَتَّى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُمْ حِينَ نَفِدَ كُلُّ شَيْءٍ أَنْفَقَ بِيَدِهِ: مَا يَكُنْ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ لَا أَدَّخِرْهُ عَنْكُمْ وَإِنَّهُ مَنْ يَسْتَعِفَّ يُعِفَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللَّهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ، وَلَنْ تُعْطَوْا عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ.

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَتَّى تَرِمَ أَوْ تَنْتَفِخَ قَدَمَاهُ فَيُقَالُ لَهُ، فَيَقُولُ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا.

بَابٌ ۸۲۷۔ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ، قَالَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ: مِنْ كُلِّ مَا ضَاقَ عَلَى النَّاسِ.

۱۳۹۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ.

بَابٌ ۸۲۸۔ مَا يُكْرَهُ مِنْ قِيلَ وَقَالَ

۱۳۹۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے سب سے عمدہ زندگی صبر میں پائی۔

۱۳۹۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا کہا کہ مجھے عطاء بن یزید نے خبر دی اور انہیں ابوسعید رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ چند انصاری صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا اور جس نے بھی آنحضورؐ سے مانگا آں حضورؐ نے اسے دیا، یہاں تک کہ جو مال آں حضورؐ کے پاس تھا وہ ختم ہوگیا تو آنحضورؐ نے اپنے ہاتھ سے دیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ جو بھی اچھی چیز میرے پاس ہوگی میں اسے تم سے بچا کے نہیں رکھ سکتا ہوں البتہ جو تم میں (سوال سے) بچتا رہے گا اللہ بھی اسے محفوظ رکھے گا اور جو صبر کرے گا اللہ بھی اسے صبر دے گا اور جو استغنا اختیار کرے گا اللہ بھی اسے استغنا دے گا۔ تمہیں صبر سے بڑھ کر اور اس سے زیادہ وسیع کوئی بھی بھلائی نہیں دی گئی۔

۱۳۹۱۔ ہم سے خلاد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے مسعر نے حدیث بیان کی ان سے زیاد بن علاقہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اتنی نماز پڑھتے تھے آپ کے قدموں میں ورم آجاتی یا کہا کہ آپ کے قدم پھول جاتے، آں حضورؐ سے عرض کی جاتی (کہ آپ کی خطائیں تو معاف ہیں) آں حضورؐ فرماتے کہ کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

۸۲۷۔ جو اللہ پر توکل کرے گا اللہ اس کے لئے کافی ہوگا

ربیع بن خثیم نے بیان کیا کہ مراد ہے کہ تمام انسانی مشکلات میں صبر کرے۔

۱۳۹۲۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے روح بن عبادہ نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے حصین بن عبداللہ سے سنا، کہا کہ میں سعید بن جبیر کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا آپ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے امت کے ستر ہزار (مراد کثرت ہے) بے حساب جنت میں جائیں گے یہ وہ لوگ ہوں گے جو جھاڑ پھونک نہیں کرتے اور اپنے رب ہی پر توکل کرتے ہیں۔

۸۲۸۔ قیل و قال ناپسندیدہ ہے

۱۳۹۳۔ ہم سے علی بن مسلم نے حدیث بیان کی ان سے ہشیم نے

اخبرنا غير واحد منهم مغيرة وفلان وثالث ايضا عن الشعبي عن وراد كاتب المغيرة بن شعبة ان معاوية كتب الى المغيرة ان اكتب الى بحديث سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال فكتب اليه المغيرة، اني سمعته يقول عند انصرافه من الصلاة: لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير ثلاث مرات، قال وكان ينهى عن قيل وقال، وكثرة السؤال، واضاعة المال، ومنع وهات، وعقوق الامهات، ووأد البنات. وعن هشيم اخبرنا عبد الملك بن عمير قال سمعت ورادا يحدث هذا الحديث عن المغيرة عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

نے حدیث بیان کی انہیں ایک سے زیادہ افراد نے خبر دی جن میں مغیرہ اور فلاں اور ایک تیسرے صاحب بھی ہیں انہیں شعبی نے انہیں مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب وراد نے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے مغیرہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ کوئی حدیث جو آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو وہ مجھے لکھ کے بھیجو، بیان کیا کہ پھر مغیرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں لکھا کہ میں نے آں حضور سے سنا ہے آپ نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ پڑھتے تھے "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ملک اسی کا ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے" تین مرتبہ۔ بیان کیا کہ آں حضور قیل وقال (بحث بازی) زیادہ سوال کرنے، مال ضائع کرنے اپنی چیز محفوظ رکھنے اور دوسروں کی مانگتے رہنے، ماؤں کی نافرمانی کرنے اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے سے منع کرتے تھے اور ہشیم سے روایت ہے انہیں عبد الملک بن عمیر نے خبر دی کہا کہ میں نے وراد سے سنا، وہ یہ حدیث مغیرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کرتے تھے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

باب ٨٢٩۔ حفظ اللسان ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيرا او ليصمت وقوله تعالى، ما يلفظ من قول الا لديه رقيب عتيد۔

٨٢٩۔ زبان کی حفاظت "اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ وہ اچھی بات کہے یا پھر چپ رہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد" انسان جو بات بھی زبان سے نکالتا ہے تو اس کے لکھنے (کے لئے) آمادہ وتیار ایک نگران رہتا ہے۔

١٣٩٤۔ حدثنا محمد بن ابي بكر المقدمي حدثنا عمر بن علي سمع ابا حازم عن سهل بن سعد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من يضمن لي ما بين لحييه وما بين رجليه اضمن له الجنة۔

١٣٩٤۔ ہم سے محمد بن ابوبکر مقدمی نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی انہوں نے ابوحازم سے سنا انہوں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے لئے جو شخص دونوں جبڑوں کے درمیان کی چیز (زبان) اور دونوں پاؤں کے درمیان کی چیز (شرمگاہ) کی ذمہ داری دیدے گا میں اس کے لئے جنت کی ذمہ داری دے دوں گا۔

١٣٩٥۔ حدثنا عبد العزيز بن عبد الله حدثنا ابراهيم بن سعد عن ابن شهاب عن ابي سلمة عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل

١٣٩٥۔ مجھ سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے اور جو کوئی اللہ اور

خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ۔

آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔

۱۳۹۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحِ الْخُزَاعِيِّ قَالَ سَمِعَ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ، الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ جَائِزَتُهٗ، قِيْلَ مَا جَائِزَتُهٗ قَالَ، يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَسْكُتْ۔

۱۳۹۶۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی ان سے ابوشریح خزاعی نے بیان کیا کہ میرے دونوں کانوں نے سنا ہے اور میرے دل نے محفوظ رکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا مہمانی تین دن کی ہے اور اس کا جائزہ۔ پوچھا گیا، اس کا جائزہ کیا ہے؟ فرمایا کہ ایک دن اور ایک رات اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے اپنے مہمان کی عزت کرنی چاہیئے اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ، اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ فِيْهَا يَزِلُّ بِهَا فِي النَّارِ اَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ الْمَشْرِقِ۔

۱۳۹۷۔ مجھ سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن حازم نے حدیث بیان کی ان سے یزید نے ان سے محمد بن ابراہیم نے ان سے عیسیٰ بن طلحہ تیمی نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضورؐ نے فرمایا بندہ ایک بات زبان سے نکالتا اور اس کے متعلق سوچتا نہیں (کہ کتنی غلط یا نازیبا ہے) جس کی وجہ سے وہ پھسل کے دوزخ میں چلا جاتا ہے، حالانکہ وہ اس سے اتنا دور تھا جتنا مشرق اور مغرب کے) درمیان (فاصلہ ہے)

۱۳۹۸۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ اَبَا النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ۔

۱۳۹۸۔ مجھ سے عبداللہ بن منیر نے حدیث بیان کی انہوں نے ابوالنضر سے سنا ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ یعنی ابن دینار نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے ابوصالح نے ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ اللہ کی خوشنودی کے لئے ایک بات زبان سے نکالتا ہے، اس کی کوئی اہمیت نہیں دیتا لیکن اسی کی وجہ سے اللہ اس کے درجے بلند کر دیتا ہے اور دوسرا ایک بندہ ایک ایسا کلمہ زبان سے نکالتا ہے جو اللہ کی ناراضگی کا باعث ہے اسے کوئی اہمیت نہیں دیتا لیکن اس کی وجہ سے جہنم میں چلا جاتا ہے۔

باب ۸۳۔ اَلْبُكَاءُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ۔

باب ۸۳۔ اللہ کی خشیت سے رونا۔

۱۳۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

۱۳۹۹۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبیداللہ نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے خبیب بن عبدالرحمٰن

عَنْ حَفْصِ ابْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ رَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ۔

نے حدیث بیان کی ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سات طرح کے لوگ وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں پناہ دے گا (ان میں ایک) وہ شخص ہے جس نے اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں میں آنسو جاری ہوگئے۔

باب ۸۳۱۔ اَلْخَوْفُ مِنَ اللهِ۔

۸۳۱۔ اللہ سے خوف۔

۱۴۰۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُسِيْءُ الظَّنَّ بِعَمَلِهِ فَقَالَ لِاَهْلِهِ اِذَا اَنَا مُتُّ فَخُذُوْنِيْ فَذَرُّوْنِيْ فِي الْبَحْرِ فِيْ يَوْمٍ صَائِفٍ فَفَعَلُوْا بِهِ فَجَمَعَهُ اللهُ ثُمَّ قَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى الَّذِيْ صَنَعْتَ؟ قَالَ مَا حَمَلَنِيْ اِلَّا مَخَافَتُكَ فَغَفَرَ لَهُ۔

۱۴۰۰۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے ربعی نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پچھلی امتوں کا ایک شخص جس کا گمان اپنے اعمال کے متعلق خراب تھا۔ اس نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے گرم دن میں اٹھا کر دریا میں ڈال دینا اس کے گھر والوں نے اس کے ساتھ ایسا کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے اسے جمع کیا اور اس سے پوچھا کہ جو تم نے کیا ہے اس کی وجہ کیا ہے؟ اس شخص نے کہا مجھے اس پر صرف تیرے خوف نے آمادہ کیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کر دی۔

۱۴۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ اَبِيْ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَجُلًا فِيْمَنْ كَانَ سَلَفَ اَوْ قَبْلَكُمْ آتَاهُ اللهُ مَالًا وَوَلَدًا يَعْنِيْ اَعْطَاهُ۔ قَالَ فَلَمَّا حُضِرَ قَالَ لِبَنِيْهِ اَيَّ اَبٍ كُنْتُ؟ قَالُوْا خَيْرَ اَبٍ، قَالَ فَاِنَّهُ لَمْ يَبْتَئِرْ عِنْدَ اللهِ خَيْرًا فَسَّرَهَا قَتَادَةُ لَمْ يَدَّخِرْ وَاِنْ يَقْدَمْ عَلَى اللهِ يُعَذِّبْهُ، فَانْظُرُوْا فَاِذَا مُتُّ فَاَحْرِقُوْنِيْ حَتّٰى اِذَا صِرْتُ فَحْمًا فَاسْحَقُوْنِيْ اَوْ قَالَ فَاسْهَكُوْنِيْ ثُمَّ اِذَا كَانَ رِيْحٌ عَاصِفٌ فَاَذْرُوْنِيْ فِيْهَا فَاَخَذَ مَوَاثِيْقَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ وَرَبِّيْ فَفَعَلُوْا فَقَالَ اللهُ كُنْ، فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ اَيْ عَبْدِيْ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا فَعَلْتَ؟ قَالَ مَخَافَتُكَ اَوْ فَرَقٌ مِنْكَ فَمَا تَلَافَاهُ اَنْ رَحِمَهُ اللهُ۔ فَحَدَّثْتُ اَبَا عُثْمَانَ فَقَالَ سَمِعْتُ سَلْمَانَ غَيْرَ اَنَّهُ زَادَ فَاَذْرُوْنِيْ فِي الْبَحْرِ اَوْ كَمَا حَدَّثَ، وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ

۱۴۰۱۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے معتمر نے حدیث بیان کی انہوں نے اپنے والد سے سنا ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے عقبہ بن عبد الغافر نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھلی امتوں کے ایک شخص کا ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مال و اولاد عطا فرمائی تھی، فرمایا کہ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے لڑکوں سے پوچھا باپ کی حیثیت سے میں نے کیسا اپنے آپ کو ثابت کیا؟ لڑکوں نے کہا کہ بہترین باپ! پھر اس شخص نے کہا کہ اس نے اللہ کے پاس کوئی نیکی نہیں جمع کی ہے۔ قتادہ نے (لم یبتئر) کی تفسیر "لم یدخر" (نہیں جمع کی ہے) سے کی ہے اور (اس نے یہ بھی کہا) کہ اسے اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کیا گیا تو اللہ تعالیٰ اسے عذاب دے گا (اس نے اپنے لڑکوں سے کہا کہ) دیکھو جب میں مر جاؤں تو میری لاش کو جلا دینا اور جب میں کوئلہ ہو جاؤں تو مجھے پیس دینا اور کسی تیز ہوا کے دن مجھے اس میں اڑا دینا، اس نے اپنے لڑکوں سے اس پر عہد لیا۔ چنانچہ لڑکوں نے اس کے ساتھ وہی معاملہ کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہو جا، چنانچہ وہ ایک مرد کی شکل میں کھڑا نظر آیا، پھر فرمایا کہ میرے بندے یہ جو تم نے کیا ہے اس پر تجھے کس چیز نے آمادہ کیا تھا؟ اس نے کہا کہ تیرے خوف نے اللہ تعالیٰ نے اس کا بدلہ یہ دیا کہ اس پر رحم فرمایا۔ میں نے یہ حدیث

سَمِعْتُ عُقْبَةَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

عثمان سے بیان کی تو انہوں نے بیان کیا کہ میں نے سلمان سے سنا ہے البتہ انہوں نے بیان کیا کہ "مجھے دریا میں بہا دینا" یا جیسا کہ انہوں نے حدیث بیان کی اور معاذ نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے انہوں نے عقبہ سے سنا انہوں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے :

باب ۸۳۲ - الْاِنْتِهَاءِ عَنِ الْمَعَاصِي :

۱۴۰۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِيْ وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰى قَوْمًا فَقَالَ رَاَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَاِنِّيْ اَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ فَاَطَاعَتْهُ طَائِفَةٌ فَادْلَجُوْا عَلٰى مَهْلِهِمْ فَنَجَوْا وَكَذَّبَتْهُ طَائِفَةٌ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاجْتَاحَهُمْ :

۸۳۲ - گناہوں سے باز رہنا :

۱۴۰۲ - ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی ان سے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ نے ان سے ابوبردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور جو کچھ اللہ نے میرے ساتھ بھیجا ہے اس کی مثال ایک ایسے شخص جیسی ہے جو کسی قوم کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے (تمہارے دشمن کا) لشکر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور میں کھلا ہوا ڈرانے والا ہوں پس نجات نجات! اس پر ایک جماعت نے بات مان لی اور اپنی سہولت کے لئے کسی محفوظ جگہ پر نکل گئے اور نجات پائی اور دوسری جماعت نے جھٹلایا اور لشکر نے صبح کے وقت اچانک انہیں آلیا اور تہ تیغ کر دیا :

۱۴۰۳ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا اَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِيْ تَقَعُ فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيْهَا فَجَعَلَ يَنْزِعُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهُ فَيَقْتَحِمْنَ فِيْهَا فَاَنَا اٰخُذُ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ تَقْتَحِمُوْنَ فِيْهَا

۱۴۰۳ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمن نے حدیث بیان کی انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آنحضور نے فرمایا کہ میری اور لوگوں کی مثال ایک ایسے شخص کی ہے جس نے آگ جلائی جب اس کے چاروں طرف روشنی ہو گئی تو پروانے اور کیڑے مکوڑے جو آگ پر گرتے ہیں اس پر گرنے لگے اور آگ جلانے والا انہیں اس میں سے نکالنے لگا لیکن وہ اس کے قابو میں نہیں آئے اور آگ میں گرتے ہی رہے اسی طرح میں تمہاری کمر کو پکڑ کر آگ سے تمہیں نکالتا ہوں اور تم ہو کہ اسی میں گرے جاتے ہو :

۱۴۰۴ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ ؛

۱۴۰۴ - ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی ان سے زکریا نے حدیث بیان کی ان سے عامر نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان وہ ہے جو مسلمانوں کو اپنی زبان اور ہاتھ سے تکلیف پہنچنے سے محفوظ رکھے اور مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں سے رک جائے جس سے اللہ نے منع کیا ہے :

باب ۸۳۳ - قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۳۳ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد "اگر تمہیں

لَوْتَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا ؕ

معلوم ہو جاتا جو مجھے معلوم ہے تو تم ہنستے کم اور زیادہ روتے ؛

۱۴۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، كَانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْتَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا ؛

۱۴۰۵۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے سعید بن مسیب نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہیں معلوم ہوتا وہ جو میں جانتا ہوں اور تم ہنستے کم اور روتے زیادہ ؛

۱۴۰۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْتَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا ؛

۱۴۰۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن انس نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہیں وہ معلوم ہوتا جو میں جانتا ہوں تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ ؛

بَابٌ ۸۳۴۔ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ ؛

۸۳۴۔ دوزخ کو خواہشات نفسانی سے ڈھک دیا گیا ہے

۱۴۰۷۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ ؛

۱۴۰۷۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابو الزناد نے ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دوزخ خواہشات نفسانی سے ڈھک دی گئی ہے اور جنت مشکلات اور دشواریوں سے ڈھکی ہوئی ہے؛

بَابٌ ۸۳۵۔ اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ ؛

۸۳۵۔ جنت تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ تم سے قریب ہے اور اسی طرح دوزخ بھی ہے ؛

۱۴۰۸۔ حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَالْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ ؛

۱۴۰۸۔ ہم سے موسیٰ بن مسعود نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے منصور و اعمش نے ان سے ابو وائل نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اور اسی طرح دوزخ بھی ؛

۱۴۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَصْدَقُ بَيْتٍ قَالَهُ الشَّاعِرُ، اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ ؛

۱۴۰۹۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الملک بن عمیر نے ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے سچا شعر جسے شاعر نے کہا ہے یہ ہے" ہاں اللہ کے سوا تمام چیزیں بے بنیاد ہیں ؛

بَابٌ ۸۳۶۔ لِيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْهُ وَلَا يَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ ؛

۸۳۶۔ اسے دیکھنا چاہیئے جو نیچے درجہ کا ہے اسے نہیں دیکھنا چاہیئے جس کا مرتبہ اس سے اونچا ہے ؛

۶۴۱۰۔ حَدَّثَنَا۔ إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ۔

۶۴۱۰۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کسی ایسے آدمی کو دیکھے جو مال اور شکل وصورت میں اس سے بڑھ کر ہے تو اس وقت کسی ... ایسے شخص کا دھیان کرنا چاہئے جو اس سے کم درجہ ہے۔

باب ۸۳۷۔ مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ أَوْ بِسَيِّئَةٍ۔

۸۳۷۔ جس طرح کسی نیکی یا برائی کا ارادہ کیا۔

۶۴۱۱۔ حَدَّثَنَا۔ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا جَعْدٌ أَبُو عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذَلِكَ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً۔

۶۴۱۱۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی ان سے جعد ابو عثمان نے حدیث بیان کی ان سے ابو رجاء عطاردی نے حدیث بیان کی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث قدسی میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے نیکیاں اور برائیاں مقدر کر دی ہیں اور پھر انہیں واضح کر دیا ہے پس جس نے نیکی کا ارادہ کیا لیکن اس پر عمل نہ کر سکا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ایک مکمل نیکی کا بدلہ لکھا ہے اور اگر اس نے ارادہ کے بعد اس پر عمل بھی کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے یہاں دس گنا سے لے کر سات سو گنے تک نیکیاں لکھی ہیں اور اس سے بڑھا کر! اور جس نے برائی کا ارادہ کیا پھر اس پر عمل نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے اپنے یہاں ایک نیکی لکھی ہے اور اگر اس نے ارادہ کے بعد اس پر عمل بھی کر لیا تو اپنے یہاں اس کے لئے ایک برائی لکھی ہے۔

باب ۸۳۸۔ مَا يُتَّقَى مِنْ مُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ۔

۸۳۸۔ گناہوں کو معمولی سمجھنے سے بچنا چاہیئے۔

۶۴۱۲۔ حَدَّثَنَا۔ أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ غَيْلَانَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّكُمْ لَتَعْمَلُونَ أَعْمَالًا هِيَ أَدَقُّ فِي أَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعَرِ، إِنْ كُنَّا نَعُدُّهَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُوبِقَاتِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي بِذَلِكَ الْمُهْلِكَاتِ۔

۶۴۱۲۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی ان سے مہدی نے حدیث بیان کی ان سے غیلان نے ان سے انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم لوگ بہت سے اعمال کرتے ہو اور وہ تمہاری نظروں میں بال سے بھی زیادہ معمولی ہوتے ہیں حالانکہ ہم انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں "موبقات" سمجھتے تھے ابوعبداللہ نے کہا کہ موبقات سے آپ نے "ہلاک کرنے والے" مراد لیا ہے۔

باب ۸۳۹۔ الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ وَمَا يُخَافُ مِنْهَا۔

۸۳۹۔ اعمال کا اعتبار خاتمہ سے ہوتا ہے اور اس سے ڈرتے رہنے کے متعلق روایات۔

۶۴۱۳۔ حَدَّثَنَا۔ عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۶۴۱۳۔ ہم سے علی بن عیاش نے حدیث بیان کی ان سے ابوغسان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابوحازم نے حدیث بیان کی اور ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِيْنَ وَكَانَ مِنْ اَعْظَمِ الْمُسْلِمِيْنَ غَنَاءً عَنْهُمْ فَقَالَ، مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا، فَتَبِعَهٗ رَجُلٌ فَلَمْ يَزَلْ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى جُرِحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَقَالَ بِذُبَابَةِ سَيْفِهٖ فَوَضَعَهٗ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ فَتَحَامَلَ عَلَيْهِ حَتّٰى خَرَجَ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ فِيْمَا يَرَى النَّاسُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنَّهٗ لَمِنْ اَهْلِ النَّارِ وَيَعْمَلُ فِيْمَا يَرَى النَّاسُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنَّهٗ لَمِنْ اَهْلِ النَّارِ وَيَعْمَلُ فِيْمَا يَرَى النَّاسُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِخَوَاتِيْمِهَا۔

وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو مشرکین سے جنگ میں مصروف تھا، یہ شخص مسلمانوں کے صاحب مال و دولت لوگوں میں سے تھا آں حضورؐ نے فرمایا کہ اگر کوئی چاہتا ہے کہ کسی جہنمی کو دیکھے تو وہ اس شخص کو دیکھ لے اس پر ایک صاحب اس شخص کے پیچھے ہو لئے وہ شخص مسلسل لڑتا رہا اور آخر زخمی ہو گیا پھر اس نے چاہا کہ جلدی مر جائے، چنانچہ اپنی تلوار کی دھار اپنے سینے کے درمیان رکھ کر اس پر اپنے ہاتھ کو ڈال دیا اور تلوار اس کے شانوں کو چیرتی ہوئی نکل گئی حضور اکرمؐ نے فرمایا، بندہ لوگوں کی نظر میں اہل جنت کے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ اہل جہنم میں سے ہوتا ہے ایک دوسرا بندہ لوگوں کی نظر میں اہل جہنم کے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے (کیونکہ آخری زندگی میں صالح ہو جاتا ہے) اور اعمال کا اعتبار تو خاتمہ سے ہوتا ہے۔

باب ۸۴۰۔ اَلْعُزْلَةُ رَاحَةٌ مِّنْ خُلَّاطِ السُّوْءِ۔

۸۴۰۔ گوشہ نشینی برے ساتھیوں سے نجات کا ذریعہ ہے۔

۱۴۱۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ. حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ، جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ، رَجُلٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَرَجُلٌ فِيْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهٗ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ، تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ وَالنُّعْمَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ اَوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ يُوْنُسُ وَابْنُ مُسَافِرٍ وَيَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۴۱۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھ سے عطاء بن یزید نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہا کہ سوال کیا گیا۔ یا رسول اللہ! اور محمد بن یوسف نے بیان کیا ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی ان سے عطاء بن یزید لیثی نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا یا رسول اللہ! کون شخص سب سے اچھا ہے؟ فرمایا کہ وہ شخص جس نے اپنی جان اور مال کے ذریعہ جہاد کیا اور وہ شخص جو کسی گھاٹی میں ٹھہرا ہوا اپنے رب کی عبادت کرتا ہے اور لوگوں سے ان کی برائیوں کی وجہ سے الگ تھلگ رہتا ہے اس روایت کی متابعت زبیدی، سلیمان بن کثیر اور نعمان نے زہری کے حوالہ سے کی اور معمر نے زہری کے حوالہ سے بیان کیا ان سے عطاء یا عبیداللہ نے ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ اور یونس وابن مسافر اور یحییٰ بن سعید نے ابن شہاب (زہری) کے حوالہ سے بیان کیا ان سے عطاء نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۱۴۱۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْمَاجِشُوْنُ

۱۴۱۵۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی ان سے ماجشون نے حدیث

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ صَعْصَعَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّہٗ سَمِعَہٗ یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ خَیْرُ مَالِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ الْغَنَمُ یَتْبَعُ بِھَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ یَفِرُّ بِدِیْنِہٖ مِنَ الْفِتَنِ۔

بیان کی ان سے عبد الرحمٰن بن ابی صعصعہ نے ان سے ان کے والد نے اور انہوں نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا دور آئے گا جب ایک مسلمان کا سب سے بہتر مال بھیڑیں ہونگی وہ انہیں لے کر پہاڑ کی چوٹیوں اور بارش کی جگہوں پر چلا جائے اس دن وہ اپنے دین کی حفاظت کیلئے فتنوں سے فرار اختیار کرے گا۔

بَابٌ ۸۴۱۔ رَفْعِ الْاَمَانَۃِ۔

۸۴۱۔ امانت کا اٹھ جانا۔

۱۴۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَیْحُ بْنُ سُلَیْمَانَ حَدَّثَنَا ھِلَالُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ضُیِّعَتِ الْاَمَانَۃُ فَانْتَظِرِ السَّاعَۃَ قَالَ کَیْفَ اِضَاعَتُھَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ اِذَا اُسْنِدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَیْرِ اَھْلِہٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَۃَ۔

۱۴۱۶۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی ان سے فلیح بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے ہلال بن علی نے حدیث بیان کی ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جب لوگوں سے) امانت اٹھ جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔ پوچھا یا رسول اللہ، امانت کس طرح اٹھ جائے گی فرمایا جب کام نا اہل لوگوں کے سپرد کر دیئے جائیں تو قیامت کا انتظار کرو۔

۱۴۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ زَیْدِ بْنِ وَھْبٍ حَدَّثَنَا حُذَیْفَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثَیْنِ رَاَیْتُ اَحَدَھُمَا وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ حَدَّثَنَا اَنَّ الْاَمَانَۃَ نَزَلَتْ فِیْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ السُّنَّۃِ، وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِھَا قَالَ یَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَۃَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَۃُ مِنْ قَلْبِہٖ فَیَظَلُّ اَثَرُھَا مِثْلَ اَثَرِ الْوَکْتِ ثُمَّ یَنَامُ النَّوْمَۃَ فَتُقْبَضُ فَیَبْقٰی اَثَرُھَا مِثْلَ الْمَجْلِ کَجَمْرٍ دَحْرَجْتَہٗ عَلٰی رِجْلِکَ فَنَفِطَ فَتَرَاہُ مُنْتَبِرًا وَلَیْسَ فِیْہِ شَیْءٌ فَیُصْبِحُ النَّاسُ یَتَبَایَعُوْنَ فَلَا یَکَادُ اَحَدٌ یُؤَدِّی الْاَمَانَۃَ، فَیُقَالُ اِنَّ فِیْ بَنِیْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِیْنًا وَیُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا اَعْقَلَہٗ وَمَا اَظْرَفَہٗ وَمَا اَجْلَدَہٗ وَمَا فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃِ خَرْدَلٍ مِنْ اِیْمَانٍ۔ وَلَقَدْ اَتٰی عَلَیَّ زَمَانٌ وَمَا اُبَالِیْ اَیَّکُمْ بَایَعْتُ لَئِنْ کَانَ مُسْلِمًا رَدَّہُ الْاِسْلَامُ وَاِنْ کَانَ نَصْرَانِیًّا رَدَّہٗ عَلَیَّ

۱۴۱۷۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی انہیں سفیان نے خبر دی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے زید بن وہب نے ان سے حذیفہ نے حدیث بیان کی کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثیں ارشاد فرمائیں، ایک تو دیکھ چکا ہوں اور دوسرے کا منتظر ہوں آں حضورؐ نے ہم سے فرمایا امانت لوگوں کے دلوں کی گہرائیوں میں اتار دی گئی پھر انہوں نے اسے قرآن سے جانا پھر سنت سے جانا اور آں حضورؐ نے ہم سے اس کے اٹھ جانے کے متعلق ارشاد فرمایا، فرمایا کہ آدمی ایک نیند سوئے گا اور وہ اسی میں امانت اس کے دل سے ختم ہو جائے گی اور اس کا اثر آبلہ کی طرح باقی رہ جائے گا جیسے آگ کی چنگاری تمہارے پاؤں میں پڑ جائے اور اس کی وجہ سے پاؤں پھول جائے تم اسے ابھرا ہوا دیکھو گے، حالانکہ اندر کوئی چیز نہیں ہوتی حال یہ ہو جائے گا کہ صبح اٹھ کر لوگ خرید و فروخت کریں گے اور کوئی شخص امانتدار نہیں ہوگا، کہا جائے گا کہ بنی فلاں میں ایک امانتدار شخص ہے کسی شخص کے متعلق کہا جائے گا کہ کتنا عقلمند ہے کتنا بلند حوصلہ ہے اور کتنا بہادر ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان (امانت) نہیں ہوگا میں نے ایک ایسا وقت بھی گزارا ہے کہ اس کی پرواہ نہیں کرتا تھا کہ کس سے خرید و فروخت کرتا ہوں اگر وہ مسلمان ہوتا تو اس کو اسلام (بے انصافی سے) اسے روکتا تھا

سَاعِيهِ، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أُبَايِعُ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا،

١٤١٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّمَا النَّاسُ كَالْإِبِلِ الْمِائَةِ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً؛

بَابُ ٨٤٢۔ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ،

١٤١٩۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، وَحَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَهُ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللهُ بِهِ وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللهُ بِهِ؛

بَابُ ٨٤٣۔ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ اللهِ؛

١٤٢٠۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا آخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ، هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ قُلْتُ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ حَقُّ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا. ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ

اور اگر وہ نصرانی ہوتا تو اس کا مددگار اسے روکتا تھا لیکن اب میں فلاں اور فلاں کے سوا کسی سے خرید و فروخت نہیں کرتا۔

۱۴۱۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا انہیں سالم بن عبداللہ نے خبر دی اور انہیں عبداللہ نے خبر دی اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آنحضورؐ نے فرمایا کہ لوگوں کی مثال اونٹ کی سی ہے۔ سو میں بھی ایک مشکل سے سواری کے قابل ملتا ہے۔

٨٤٢۔ ریا اور شہرت۔

۱۴۱۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے ان سے سلمہ بن کہیل نے حدیث بیان کی اور ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے سلمہ نے بیان کیا کہ میں نے جندب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور میں نے آپ کے سوا کسی کو یہ کہتے نہیں سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" چنانچہ میں ان کے قریب پہنچا تو میں نے سنا کہ وہ کہہ رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کسی کام کے نتیجہ میں) جو شہرت کا خواہش مند ہوگا اللہ تعالیٰ اسے مشہور کر دے گا اور جو دکھاوے کیلئے کام کرے گا اللہ بھی اس کی نمود و نمائش کرا دے گا۔

٨٤٣۔ جس نے اللہ کی راہ میں اپنے آپ کو لگا دیا۔

۱۴۲۰۔ ہم سے ہدبہ بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے انس بن مالک نے حدیث بیان کی اور ان سے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا، سوا کجاوہ کے آخری حصہ کے میرے اور آں حضورؐ کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں تھی آں حضورؐ نے فرمایا، معاذ! میں نے عرض کی، لبیک وسعدیک، یا رسول اللہ! پھر تھوڑی دیر آں حضورؐ چلتے رہے پھر فرمایا، یا معاذ! میں نے عرض کی لبیک وسعدیک یا رسول اللہ! پھر تھوڑی دیر چلتے رہے اس کے بعد فرمایا اے معاذ بن جبل! میں نے عرض کی لبیک وسعدیک، یا رسول اللہ! فرمایا، تمہیں معلوم ہے کہ اللہ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے! میں نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے فرمایا اللہ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ اللہ کی عبادت کریں اور اس کے

بْنُ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ هَلْ تَدْرِيْ مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ إِذَا فَعَلُوْهُ؟ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ أَلَّا يُعَذِّبَهُمْ

ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ پھر آں حضورؐ تھوڑی دیر چلتے رہے اور فرمایا اے معاذ بن جبل! میں نے عرض کی لبیک وسعدیک، یا رسول اللہ! فرمایا، تمہیں معلوم ہے کہ جب بندے یہ کرلیں تو ان کا اللہ پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے فرمایا کہ بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ دے۔

باب ۸۴۴۔ التَّوَاضُعُ۔

۸۴۴۔ تواضع۔

۱۴۲۱۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ، قَالَ وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ وَأَبُوْ خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ نَاقَةٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ، وَكَانَتْ لَا تُسْبَقُ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُوْدٍ لَهٗ فَسَبَقَهَا فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَقَالُوْا سُبِقَتِ الْعَضْبَاءُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَّا يَرْفَعَ شَيْئًا مِّنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهٗ،

۱۴۲۱۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے زہیر نے حدیث بیان کی ان سے حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی، بیان کیا کہ اور مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی انہیں فزاری نے اور ابوخالد احمر نے خبر دی انہیں حمید طویل نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی جس کا نام "عضبا" تھا (کوئی جانور دوڑ میں) اس سے آگے نہیں بڑھ پاتا تھا پھر ایک اعرابی اپنے اونٹ پر سوار ہو کر آیا اور وہ آں حضورؐ کی اونٹنی سے آگے بڑھ گیا مسلمانوں پر یہ معاملہ بڑا شاق گزرا اور کہنے لگے کہ عضباء پیچھے رہ گئی، آں حضورؐ نے اس پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ دستور ہے کہ جب دنیا میں کوئی چیز بلند ہوتی ہے تو اسے وہ پست کرتا ہے۔

۱۴۲۲۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِيْ شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ نَمِرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ قَالَ مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا آذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِيْ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى أُحِبَّهٗ فَإِذَا أَحْبَبْتُهٗ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهٖ وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِيْ يَمْشِيْ بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِيْ لَأُعْطِيَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِيْ لَأُعِيْذَنَّهٗ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهٗ تَرَدُّدِيْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهٗ،

۱۴۲۲۔ مجھ سے محمد بن عثمان نے حدیث بیان کی ان سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی ان سے شریک بن عبد اللہ بن ابی نمر نے حدیث بیان کی ان سے عطاء نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اسے میری طرف سے اعلان جنگ ہے اور میرا بندہ میری طرف سے فرض کی ہوئی ان چیزوں سے جو مجھے پسندیدہ ہیں، میرا قرب نہیں حاصل کر سکتا، اور میرا بندہ نوافل کے ذریعہ مجھ سے قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں، جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ کا طالب ہوتا ہے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں جو میں کام کرنا چاہتا ہوں اس میں مجھے پس وپیش نہیں ہوتا، جیسا کہ مجھے اس مومن کی جان کے بارے میں پس وپیش ہوتا ہے، جو موت کو پسند نہیں کرتا اور میں اس ناگواری کو پسند نہیں کرتا۔

باب ٨٤٥. قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ، وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ إِنَّ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ،

١٤٢٣. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ هٰكَذَا، وَيُشِيرُ بِإِصْبَعَيْهِ فَيَمُدُّهُمَا،

١٤٢٤. حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَأَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بُعِثْتُ وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ،

١٤٢٥. حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ يَعْنِي إِصْبَعَيْنِ. تَابَعَهُ إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ،

١٤٢٦. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ فَرَآهَا النَّاسُ آمَنُوا أَجْمَعُونَ فَذٰلِكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهِ وَلَا يَطْوِيَانِهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلَا يَطْعَمُهُ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يُلِيطُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِي

۸۴۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح ہیں (قریب ہیں)" اور قیامت کا معاملہ تو بس آنکھ جھپکنے کی طرح یا اس بھی جلدی، بلاشبہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

۱۴۲۳۔ ہم سے سعید بن مریم نے حدیث بیان کی ان سے ابو غسان نے حدیث بیان کی ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت اتنے قریب قریب ہیں بھیجے گئے ہیں اور آں حضورؐ نے اپنی دو انگلیوں کے اشارہ سے (اس قرب کو بتایا۔ پھران دونوں کو پھیلایا۔

۱۴۲۴۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی ان سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے ابو التیاح نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت ان دونوں (انگلیوں) کی طرح (قریب قریب) بھیجے گئے ہیں۔

۱۴۲۵۔ مجھ سے یحییٰ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں ابو بکر نے خبر دی، ابو حصین نے انہیں ابو صالح نے انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت ان دو کی طرح بھیجے گئے ہیں آپ کی مراد دو انگلیوں سے تھی اس روایت کی متابعت اسرائیل نے ابو حصین سے کی۔

۱۴۲۶۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہونے لگے۔ جب سورج مغرب سے طلوع ہو گا اور لوگ دیکھ لیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے، یہی وہ وقت ہو گا جب کسی کے لئے اس کا ایمان نفع بخش نہیں ہو گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو گا، یا جس نے ایمان کے بعد عمل خیر نہ کیا ہو پس قیامت آجائے گی اور دو آدمی کپڑا درمیان میں (خرید و فروخت کے لئے) پھیلائے ہوئے ہوں گے۔ ابھی خرید و فروخت مکمل بھی نہیں ہوئی ہو گی اور نہ انہوں نے اسے لپیٹا ہی ہو گا (کہ قیامت برپا ہو جائے گی)، اور قیامت اس حال میں قائم ہو

فِيْهِ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ اُكْلَتَهٗ اِلٰى فِيْهِ فَلَا يَطْعَمُهَا ؛

جائے گی کہ ایک شخص اپنی اونٹنی کا دودھ لیکر آرہا ہو گا اور اسے پی بھی نہیں پائے گا، قیامت اس حال میں قائم ہو جائیگی کہ ایک شخص اپنا حوض تیار کر رہا ہو گا اور اس کا پانی بھی نہ پی پائے گا، قیامت اس حال میں برپا ہو جائے گی کہ ایک شخص اپنا لقمہ اپنے اپنے منہ کی طرف اٹھائے گا اور اسے کھانے بھی نہ پائے گا ؛

باب ۸۴۷۔ مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ

۸۴۷ ۔ جو اللہ سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے ؛

۱۴۲۷ ۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ ۔ قَالَتْ عَائِشَةُ اَوْ بَعْضُ اَزْوَاجِهٖ اِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ ذَاكِ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهٖ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ فَاَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَعُقُوْبَتِهٖ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَهَ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ ۔ اِخْتَصَرَهٗ اَبُوْ دَاوٗدَ وَعَمْرٌو عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۱۴۲۷ ۔ ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے اور جو اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند نہیں کرتے ، اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور یا آں حضور کی بعض ازواج نے عرض کیا کہ مرنا تو ہم بھی نہیں پسند کرتے ؟ آں حضور نے فرمایا یہ بات نہیں ہے بلکہ جب مومن کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو اسے اللہ کی خوشنودی اور اس کے یہاں اس کی عزت کی خوشخبری دی جاتی ہے اس وقت مومن کو کوئی چیز اس سے زیادہ عزیز نہیں ہوتی جو اس کے آگے (اللہ سے ملاقات اور اس کی خوشنودی کا حصول) ہوتی ہے اس لئے اللہ سے ملاقات کا خواہش مند ہو جاتا ہے اور اللہ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جب کافر کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو اسے اللہ کے عذاب اور اس کی سزا کی بشارت دی جاتی ہے اس وقت کوئی چیز اس کے دل میں اس سے زیادہ ناگوار نہیں ہوتی جو اس کے آگے ہوتی ہے وہ اللہ سے جا ملنے کو ناپسند کرنے لگتا ہے پس اللہ بھی اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے اس روایت کو ابوداؤد اور عمر نے بواسطہ شعبہ اختصار کے ساتھ بیان کیا اور سعید نے بیان کیا ان سے قتادہ نے، ان سے زرارہ نے اور ان سے ...... عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم کے حوالے سے

۱۴۲۸ ۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ ؛

۱۴۲۸ ۔ مجھ سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے یزید نے ان سے ابو بردہ نے ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، جو شخص اللہ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے ؛

۱۴۲۹ ۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِيْ رِجَالٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ

۱۴۲۹ ۔ مجھ سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے انہیں سعید بن المسیب نے اور عروہ بن زبیر نے چند اہل علم حضرات کی موجودگی میں خبر دی کہ نبی کریم

عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ، فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى، قُلْتُ إِذًا لَا يَخْتَارُنَا وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ قَالَتْ فَكَانَتْ تِلْكَ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ اَللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى۔

صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آپ تندرست تھے فرمایا تھا کبھی کسی نبی کی اس وقت تک روح قبض نہیں کی جاتی جب تک جنت میں رہنے کی جگہ اسے دکھا نہیں جاتی تو پھر اسے اختیار دیا جاتا ہے۔ پھر جب آں حضورؐ بیمار ہوئے اور آں حضورؐ کا سر مبارک میری ران پر تھا تو آپ پر تھوڑی دیر کے لئے غشی طاری ہوگئی پھر جب آفاقہ ہوا تو آپ چھت کی طرف ٹکٹکی لگا کر دیکھنے لگے اور پھر فرمایا "اللّٰھم الرفیق الاعلٰی"۔ میں نے کہا کہ اب آں حضورؐ ہمیں ترجیح نہیں دے سکتے اور میں سمجھ گئی کہ وہی حدیث ہے جو آں حضورؐ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمائی تھی، بیان کیا کہ یہ آں حضورؐ کا آخری کلمہ تھا جو آپ نے اپنی زبان سے ادا فرمایا۔ یعنی یہ ارشاد کہ "اللّٰھم الرفیق الاعلٰی"۔

باب ۸۷۸۔ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ

۸۷۸۔ جانکنی

۱۴۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ أَبَا عَمْرٍو ذَكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ أَوْ عُلْبَةٌ فِيهَا مَاءٌ يَشُكُّ عُمَرُ فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَيَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى حَتَّى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ۔

۱۴۳۰۔ مجھ سے محمد بن عبید بن میمون نے حدیث بیان کی ان سے عیسیٰ بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن سعید نے بیان کیا، انہیں ابن ابی ملیکہ نے خبر دی انہیں عائشہ رضی عنہا کے مولا ابو عمرو ذکوان نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت آپ کے سامنے ایک بڑا برتن رکھا ہوا تھا جس میں پانی تھا، عمر کو شبہ تھا کہ برتن کے لئے لفظ رکوۃ کہا تھا یا علبۃ" آں حضورؐ اپنا ہاتھ اس برتن میں ڈالنے لگے اور پھر اس ہاتھ کو اپنے چہرہ پر ملتے اور فرماتے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، بلاشبہ موت میں تکلیف ہوتی ہے" پھر آپ اپنا ہاتھ اٹھا کر فرمانے لگے "فی الرفیق الاعلیٰ" یہاں تک کہ آپ کی روح قبض ہوگئی اور دست مبارک جھک گیا۔

۱۴۳۱۔ حَدَّثَنِي صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْأَعْرَابِ جُفَاةً يَأْتُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْأَلُونَهُ مَتَى السَّاعَةُ فَكَانَ يَنْظُرُ إِلَى أَصْغَرِهِمْ فَيَقُولُ إِنْ يَعِشْ هٰذَا لَا يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ. قَالَ هِشَامٌ يَعْنِي مَوْتَهُمْ۔

۱۴۳۱۔ مجھ سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انہیں عبدہ نے خبر دی انہیں ہشام نے، انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ چند بدوی جو ننگے پاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تھے اور آپ سے دریافت کرتے تھے کہ قیامت کب آئے گی۔ آں حضورؐ ان میں سب سے کم عمر کو دیکھ کر فرمانے لگے کہ اگر یہ زندہ رہا تو اس کے بڑھاپے سے پہلے تم پر تمہاری قیامت آجائے گی۔ ہشام نے کہا کہ آں حضورؐ کی مراد (تمہاری قیامت) سے ان کی موت تھی۔

۱۴۳۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ

۱۴۳۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان

بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ، مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ. قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ؟ قَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا إِلَى رَحْمَةِ اللهِ، وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ ؛

سے محمد بن عمرو بن حلحلہ نے، ان سے معبد بن کعب بن مالک نے، ان سے ابو قتادہ بن ربیع انصاریؓ نے آپ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے لوگ جنازہ لے کر گزرے تو آں حضورؐ نے فرمایا کہ "مستریح او مستراح منہ" اسے آرام مل گیا، یا اس سے آرام مل گیا! صحابہ نے عرض کی، یا رسول اللہ المستریح والمستراح منہ" کیا چیز ہے، آں حضورؐ نے فرمایا کہ بندہ مومن دنیا کی مشقتوں اور تکلیفوں سے اللہ کی رحمت میں نجات پا جاتا ہے اور فاجر بندہ سے اللہ کے بندے، شہر، درخت اور چوپائے نجات پاتے ہیں ؛

۱۴۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ ؛

۱۴۳۳۔ مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبدربہ بن سعید نے ان سے محمد بن عمر نے حدیث بیان کی حلحلہ بن کعب نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردہ مستریح "اور مستراح منہ" ایماندار آرام پا جاتا ہے۔ ؛

۱۴۳۴۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى مَعَهُ وَاحِدٌ يَتْبَعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ ؛

۱۴۳۴۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم نے حدیث بیان کی انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میت کے ساتھ تین چیزیں چلتی ہیں دو تو واپس آجاتی ہیں صرف ایک اس کے ساتھ رہ جاتی ہے اس کے ساتھ اس کے گھر والے اس کا مال اور اس کا عمل چلتا ہے اس کے گھر والے اور مال تو واپس آجاتے ہیں بس اس کا عمل اس کے ساتھ باقی رہ جاتا ہے ؛

۱۴۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ غُدْوَةً وَعَشِيًّا إِمَّا النَّارُ وَإِمَّا الْجَنَّةُ فَيُقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى تُبْعَثَ ؛

۱۴۳۵۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مرتا ہے تو صبح و شام اس کے رہنے کی جگہ اسے دکھائی جاتی ہے، خواہ دوزخ ہو یا جنت اور کہا جاتا ہے کہ یہ تمہارے رہنے کی جگہ ہے، یہاں تک کہ قیامت آجاتی ہے ؛

۱۴۳۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا ؛

۱۴۳۶۔ ہم سے علی بن جعد نے حدیث بیان کی انہیں شعبہ نے خبر دی انہیں اعمش نے انہیں مجاہد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مُردوں کو برا بھلا نہ کہو، کیونکہ جو کچھ انہوں نے آگے بھیجا تھا اس کے پاس وہ خود پہنچ چکے ہیں ؛

الحمد للہ کہ چھبیسواں ۲۶ پارہ پورا ہوا۔

ستائیسواں پارہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

باب ۸۴۹ نَفْخِ الصُّوْرِ۔ قَالَ مُجَاهِدٌ الصُّوْرُ كَهَيْئَةِ الْبُوْقِ۔ زَجْرَةٌ۔ صَيْحَةٌ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ۔ النَّاقُوْرُ۔ الصُّوْرُ۔ الرَّاجِفَةُ النَّفْخَةُ الْاُوْلٰى۔ وَالرَّادِفَةُ۔ النَّفْخَةُ الثَّانِيَةُ

۸۴۹۔ صور پھونکنے کے متعلق، مجاہد نے کہا کہ صور بوق کی طرح کی ایک چیز ہے "زجرۃ" ای صَیْحَۃٌ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "الناقور" سے مراد صور ہے "الراجفہ" سے نفخۂ اولی اور "الرادفۃ" سے نفخۂ ثانیہ مراد ہے۔

۱۴۳۷ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِیْ اصْطَفٰى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِيْنَ۔ فَقَالَ الْيَهُوْدِیُّ وَالَّذِیْ اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْعَالَمِيْنَ۔ قَالَ فَغَضِبَ الْمُسْلِمُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُوْدِیِّ فَذَهَبَ الْيَهُوْدِیُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ وَاَمْرِ الْمُسْلِمِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُخَيِّرُوْنِیْ عَلٰى مُوْسٰى فَاِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاَكُوْنُ فِیْ اَوَّلِ مَنْ يُّفِيْقُ فَاِذَا مُوْسٰى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِیْ اَكَانَ مُوْسٰى فِيْمَنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِیْ اَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى۔

۱۴۳۷۔ مجھ سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابوسلمہ ابن عبدالرحمٰن اور عبدالرحمٰن الاعرج نے، ان دونوں حضرات نے بیان کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دو افراد نے آپس میں گالی گلوچ کی، ایک مسلمان تھا اور دوسرا یہودی، مسلمان نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے محمدؐ کو تمام جہان میں منتخب و برگزیدہ بنایا، پھر یہودی نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے موسٰی کو تمام جہان میں منتخب و برگزیدہ بنایا۔ بیان کیا کہ مسلمان یہودی کی اس بات پر غصے ہو گیا اور اس کے منہ پر طمانچہ مارا۔ پھر یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آنحضورؐ سے اپنا اور مسلمان کا معاملہ بیان کیا آنحضورؐ نے اس پر فرمایا کہ موسٰی علیہ السّلام پر میری برتری کا دعوٰی نہ کرو کیونکہ قیامت کے دن تمام لوگ بے ہوش ہو جائیں گے اور میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جسے ہوش آئے گا اس وقت میں موسٰی علیہ السّلام کو دیکھوں گا کہ وہ عرش الٰہی کا کنارہ پکڑے ہوئے ہوں گے مجھے نہیں معلوم کہ موسٰی بھی ان لوگوں میں ہوں گے جو بے ہوش ہوئے تھے اور پھر مجھ سے پہلے ہی ہوش میں آ گئے تھے۔ یا ان میں سے تھے جنھیں اللہ تعالٰی نے اس بے ہوشی سے مستثنٰی کر دیا تھا۔

۱۴۳۸ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا

۱۴۳۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی

أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْعَقُ النَّاسُ حِينَ يَصْعَقُونَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ قَامَ فَإِذَا مُوسَى آخِذٌ بِالْعَرْشِ فَمَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ رَوَاهُ أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَاب ۸۵۰ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْأَرْضَ - رَوَاهُ نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۴۳۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْأَرْضَ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ۔

۱۴۴۰ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَكُونُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً يَتَكَفَّؤُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهِ كَمَا يَكْفَأُ أَحَدُكُمْ خُبْزَتَهُ فِي السَّفَرِ نُزُلًا لِأَهْلِ الْجَنَّةِ فَأَتَى رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَارَكَ الرَّحْمٰنُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ أَلَا أُخْبِرُكَ بِنُزُلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ بَلَى، قَالَ تَكُونُ الْأَرْضُ خُبْزَةً وَاحِدَةً كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا ثُمَّ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِإِدَامِهِمْ قَالَ إِدَامُهُمْ بَالَامٌ وَنُونٌ، قَالُوا وَمَا هٰذَا؟ قَالَ: ثَوْرٌ وَنُونٌ يَأْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا سَبْعُونَ أَلْفًا۔

۱۴۴۱ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُحْشَرُ

ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے ہوشی کے وقت تمام لوگ بیہوش ہو جائیں گے اور سب سے پہلے اٹھنے والا میں ہوں گا۔ اس وقت موسیٰؑ عرش الٰہی کو پکڑے ہوں گے اب مجھے نہیں معلوم کہ موسیٰ ان میں تھے جو بیہوش ہوئے تھے یا نہیں، اس کی روایت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی۔

۸۵۰۔ اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے لیگا اس کی روایت نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی۔

۱۴۳۹۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں زہری نے، ان سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے لیگا اور آسمان کو اپنے ہاتھ سے لپیٹ دیگا اور پھر فرمائیگا کہ میں ہوں بادشاہ، دنیا کے بادشاہ کہاں ہیں۔

۱۴۴۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے ان سے سعید بن ابی ہلال نے، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے عطا بن یسار نے اور ان سے ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن زمین ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی، جسے اللہ تعالیٰ اہل جنت کی میزبانی کے لیے اس طرح سمیٹ کر رکھ لیگا جس طرح تم سفر کے موقعہ پر اپنی روٹی سمیٹ کر رکھتے ہو، پھر ایک یہودی آیا اور بولا۔ ابوالقاسم تم پر رحمان برکت نازل کرے کیا میں تمھیں قیامت کے دن اہل جنت کے سب سے پہلے کھانے کی رحیں سے ان کی ضیافت کی جائے گی، خبر نہ دوں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ کیوں نہیں تو اس نے وہی کہا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، کہ زمین ایک روٹی ہو جائے گی پھر آنحضورؐ نے ہماری طرف دیکھا اور مسکرائے جس سے آپ کے آگے کے دانت دکھائی دینے لگے، پھر پوچھا میں تمھیں اس کے سالن کے متعلق خبر نہ دوں؟ کہا کہ ان کا سالن "بالام ونون" ہوں گے، صحابہ نے عرض کی یہ کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ بیل اور مچھلی جن کی کلیجی کے چھوٹے ٹکڑے کو ستر ہزار افراد کھا کر سیر ہو جائیں گے۔

۱۴۴۱۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے ابوحازم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضورؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن

النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ نَقِيٍّ قَالَ سَهْلٌ أَوْ غَيْرُهُ لَيْسَ فِيهَا مَعْلَمٌ لِأَحَدٍ۔

باب ۸۵۱ كَيْفَ الْحَشْرُ۔

۱۴۴۲ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثِ طَرَائِقَ رَاغِبِينَ رَاهِبِينَ، وَاثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ وَثَلَاثَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَأَرْبَعَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَعَشَرَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَيَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا وَتَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا۔

۱۴۴۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ قَالَ: أَلَيْسَ الَّذِي أَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلَى أَنْ يُمْشِيَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ قَتَادَةُ بَلَى وَعِزَّةِ رَبِّنَا۔

۱۴۴۴ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّكُمْ مُلَاقُو اللّٰهِ حُفَاةً عُرَاةً مُشَاةً غُرْلًا، قَالَ سُفْيَانُ هٰذَا مِمَّا نَعُدُّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۴۴۵ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

دن لوگ سفید و صاف ٹکیہ کی طرح ایک سفید چٹی زمین پر جمع کیے جائیں گے سہل یا ان کے سوائے بیان کیا کہ اس زمین پر کسی کا کوئی جھنڈا نہیں ہوگا۔

۸۵۱۔ حشر کس طرح ہوگا۔؟

۱۴۴۲۔ ہم سے معلیٰ بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاؤس نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگوں کا حشر تین طرح پر ہوگا (ایک اس طرح کہ) لوگ رغبت کرنے والے لیکن ڈرتے ہوئے ہوں گے دوسرا گروہ ان لوگوں کا ہوگا کہ ایک اونٹ پر دو آدمی ہوں گے کسی اونٹ پر تین ہوں گے، کسی پر چار ہوں گے اور کسی پر دس ہوں گے اور باقی لوگوں کو آگ جمع کرے گی (یہ حشر کی تیسری صورت ہوگی) جب وہ قیلولہ کریں گے تو آگ بھی اس وقت ان کے ساتھ رات کے وقت موجود ہوگی، جب وہ رات گزاریں گے تو آگ بھی ان کے ساتھ رات کے وقت موجود ہوگی، جب وہ صبح کریں گے تو آگ بھی ان کے ساتھ صبح کے وقت موجود ہوگی اور جب وہ شام کریں گے تو آگ بھی ان کے ساتھ موجود ہوگی؟

۱۴۴۳۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن محمد البغدادی نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے عرض کی، یا نبی اللہ کافروں کو ان کے چہرہ کے بل کس طرح جمع کیا جائے گا (قیامت کے دن) آنحضور نے فرمایا کیا وہ ذات جس نے دنیا میں دو پاؤں پر چلایا اس پر قادر نہیں ہے؟ کہ قیامت کے دن انھیں چہرے کے بل چلائے، قتادہ نے فرمایا ضرور ہے ہمارے رب کی عزت کی قسم!

۱۴۴۴۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ عمرو نے کہا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ تم اللہ سے (قیامت کے دن) ننگے پاؤں، ننگے بدن اور پیادہ پا ملاقات کرو گے۔ سفیان نے بیان کیا کہ یہ حدیث ان میں سے ہے جن کے متعلق ہم سمجھتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں۔

۱۴۴۵۔ ہم سے قتیبہ بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے سعید بن جبیر نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے

رضی اللہ عنہما قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب علی المنبر یقول: انکم ملاقوا اللہ حفاۃ عراۃ غرلا۔

بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ ممبر پر خطبہ دے رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ تم اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملوگے کہ ننگے پاؤں ننگے جسم اور غیر ختنہ شدہ ہوگے۔

۱۴۴۶ حدثنی محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبۃ عن المغیرۃ ابن النعمان عن سعید ابن جبیر عن ابن عباس قال قام فینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فقال: انکم محشورون حفاۃ عراۃ کما بدأنا اول خلق نعیدہ الآیۃ و ان اول الخلائق یکسی یوم القیامۃ ابراہیم وانہ سیجاء برجال من امتی فیؤخذ بہم ذات الشمال فاقول یا رب اصیحابی فیقول انک لا تدری ما احدثوا بعدک فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم الی قولہ الحکیم۔ قال فیقال انہم لم یزالوا مرتدین علی اعقابہم۔

۱۴۴۶۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ بن نعمان نے، ان سے سعید بن جبیر نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا تم لوگ قیامت کے دن اس حال میں جمع کیے جاؤ گے کہ ننگے پاؤں اور ننگے جسم ہوں گے جس طرح کہ ہم نے تخلیق کی ابتداء کی تھی اسی طرح لوٹا دیں گے الآیۃ۔ اور تمام مخلوقات میں سب سے پہلے جسے کپڑا پہنایا جائے گا وہ ابراہیم علیہ السلام ہوں گے اور میری امت کے بہت سے لائے جائیں گے جن کے اعمال نامے بائیں ہاتھ میں ہوں گے میں اس پر کہوں گا اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تمہیں معلوم نہیں کہ انھوں نے تیرے بعد کیا نئی چیزیں پیدا کر دی تھیں، اس وقت میں بھی وہی کہوں گا جو نیک بندے (عیسیٰ علیہ السلام) نے کہا کہ "جب میں ان میں موجود تھا اس وقت تک میں ان پر گواہ تھا" ارشاد "الحکیم" تک۔ بیان کیا کہ پھر کہا جائے گا کہ بعد میں وہ الٹے پاؤں لوٹ گئے تھے۔

۱۴۴۷ حدثنا قیس بن حفص حدثنا خالد بن الحارث حدثنا حاتم ابن ابی صغیرۃ عن عبد اللہ ابن ابی ملیکۃ قال حدثنی القاسم بن محمد بن ابی بکر ان عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحشرون حفاۃ عراۃ غرلا قالت عائشۃ فقلت یا رسول اللہ الرجال والنساء ینظر بعضہم الی بعض؟ فقال الامر اشد من ان یہمہم ذاک۔

۱۴۴۷۔ ہم سے قیس بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن الحارث نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن ابی صغیرہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن ابی ملیکہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے قاسم بن محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ننگے پاؤں، ننگے جسم بلا ختنہ کے اٹھائے جاؤ گے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اس پر میں نے پوچھا، یا رسول اللہ! تو کیا مرد عورتیں ایک دوسرے کو دیکھتی ہوں گی؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس وقت معاملہ اس سے کہیں زیادہ سخت ہوگا کہ انھیں اس کا خیال آئے۔

۱۴۴۸ حدثنی محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبۃ عن ابی اسحاق عن عمرو بن میمون عن عبد اللہ قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قبۃ فقال: اترضون ان تکونوا ربع اہل الجنۃ؟ قلنا نعم، قال اترضون ان تکونوا ثلث اہل الجنۃ؟ قلنا نعم، قال اترضون ان تکونوا شطر اہل الجنۃ؟ قلنا نعم، قال والذی نفس محمد بیدہ انی لارجو ان تکونوا نصف اہل الجنۃ و

۱۴۴۸۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے، ان سے عمرو بن میمون نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک خیمہ میں تھے آپ نے فرمایا کیا تم اس پر خوش ہوگے کہ تم لوگ اہل جنت کا ایک چوتھائی ہو گے ہم نے عرض کی کہ جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کیا تم اس پر راضی ہو کہ اہل جنت کا ایک تہائی رہو؟ ہم نے عرض کی کہ جی ہاں۔ آپ نے فرمایا، کیا تم اس پر راضی ہو کہ اہل جنت کے آدھا ہو؟ ہم نے کہا جی ہاں پھر آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد کی

ذٰلِكَ اَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا اِلَّا نَفْسٌ مُّسْلِمَةٌ وَمَا اَنْتُمْ فِيْ اَهْلِ الشِّرْكِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَحْمَرِ۔

۱۴۴۹ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَوَّلُ مَنْ يُّدْعٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ اٰدَمُ فَتَرَاءٰى ذُرِّيَّتُهٗ فَيُقَالُ هٰذَا اَبُوْكُمْ اٰدَمُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ فَيَقُوْلُ اَخْرِجْ بَعْثَ جَهَنَّمَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ كَمْ اُخْرِجُ؟ فَيَقُوْلُ اَخْرِجْ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا اُخِذَ مِنَّا مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ فَمَاذَا يَبْقٰى مِنَّا؟ قَالَ اِنَّ اُمَّتِيْ فِي الْاُمَمِ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ۔

بَابٌ ۸۵۲ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ۔ اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ

۱۴۵۰ حَدَّثَنِيْ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقُوْلُ اللّٰهُ يَا اٰدَمُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ، قَالَ يَقُوْلُ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ، قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ؟ قَالَ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ، فَذَاكَ حِيْنَ يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ، فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ، فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّنَا ذٰلِكَ الرَّجُلُ؟ قَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْ يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ اَلْفٌ وَّمِنْكُمْ رَجُلٌ، ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَطْمَعُ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ، قَالَ فَحَمِدْنَا اللّٰهَ وَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ

جان ہے مجھے امید ہے کہ تم لوگ (امت مسلمہ) اہل جنت کا آدھا ہو گے اور ایسا اس لیے ہوگا کہ جنت میں مسلمان روح کے سوا اور کوئی داخل نہ ہوگا اور تم لوگ اہل شرک کے درمیان اس طرح ہو جیسے سیاہ بیل کے جسم پر سفید بال ہوتے ہیں یا جیسے سرخ بیل کے جسم پر سیاہ بال ہوتے ہیں۔

۱۴۴۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ان کے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے ثور نے، ان سے ابوالغیث نے ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے آدم علیہ السلام کو پکارا جائے گا پھر ان کی نسل انہیں دیکھے گی تو کہا جائے گا کہ یہ تمہارے جد امجد آدم ہیں وہ کہیں گے کہ لبیک وسعدیک! اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اپنی نسل کے جہنمیوں کو نکال ڈالو۔ آدم عرض کریں گے۔ اے رب، کتنوں کو نکالوں اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہر سو میں سے ننانوے کو نکال ڈالو۔ صحابہ نے عرض کی، یا رسول اللہ جب ہم میں سو میں سے ننانوے نکال دیئے جائیں گے تو پھر باقی کیا رہ جائیں گے آنحضورؐ نے فرمایا کہ تمام امتوں میں سے میری امت اتنی ہی تعداد میں ہوگی جیسے سیاہ بیل کے جسم پر سفید بال ہوتے ہیں۔

۸۵۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بلاشبہ قیامت کا جھنجھوڑنا بڑا ہی سخت ہوگا" "ازفت الآزفة"، یعنی قیامت قریب آگئی۔

۱۴۵۰۔ مجھ سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا، اے آدم! آدم علیہ السلام عرض کریں گے حاضر ہوں تیرے حکم کی بجاآوری کے لیے۔ تمام بھلائیاں تیرے ہی ہاتھ میں ہیں۔ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جو لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے انہیں نکال دو، آدم پوچھیں گے جہنم میں ڈالے جانے والے لوگ کتنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہر ایک ہزار میں سے نو سو ننانوے یہی وہ وقت ہوگا جب بچے بوڑھے ہو جائیں گے۔ اور حاملہ عورت اپنا حمل گرا دے گی اور تم لوگوں کو نشہ کی حالت میں محسوس کرو گے حالانکہ وہ واقعی نشہ کی حالت میں نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہوگا۔ صحابہ کو یہ بات بہت سخت معلوم ہوئی تو عرض کی، یا رسول اللہ! پھر ہم میں وہ شخص کون ہوگا (جو ایک ہزار میں سے جنت کے لیے منتخب ہوگا) آنحضورؐ نے فرمایا کہ تمہیں خوشخبری ہو، ایک ہزار یاجوج ماجوج کی قوم سے ہوں گے اور تم میں سے وہ ایک ہوگا (جو جنت میں جائے گا) پھر آنحضورؐ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا ایک تہائی حصہ ہو گے، بیان کیا کہ ہم نے اس پر اللہ کی حمد بیان کی اور اس کی تکبیر کہی۔ پھر آنحضورؐ

إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، إِنَّ مَثَلَكُمْ فِي الْأُمَمِ كَمَثَلِ الشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ الرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الْحِمَارِ۔

نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ اہل جنت کا آدھا ہوگے تمھاری مثال دوسری امتوں کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے سیاہ بیل کے جسم پر سفید بالوں کی ہوتی ہے، یا وہ سفید داغ جو گدھے کے آگے کے پاؤں پر ہوتا ہے۔

باب ۸۵۳ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى. أَلَا يَظُنُّ أُولَئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ - قَالَ الْوُصُلَاتُ فِي الدُّنْيَا۔

۸۵۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "کیا خیال نہیں کرتے کہ یہ لوگ عظیم دن میں اٹھائے جائیں گے، اس دن جب تمام لوگ رب العالمین کے حضور میں کھڑے ہوں گے" ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وتقطعت بھم الاسباب کا مفہوم یہ ہے کہ دنیا میں جو حسن سلوک وہ ایک دوسرے سے کرتے تھے وہ ختم ہو جائیں گے۔

۱۴۵۱ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ يَقُومُ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ۔

۱۴۵۱۔ ہم سے اسماعیل بن ابان نے حدیث بیان کی ان سے عیسیٰ بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم یقوم الناس لرب العالمین کی تفسیر میں فرمایا کہ تم میں سے ہر کوئی اپنے پسینہ میں تر اور کھڑا ہوگا، کان کی لو تک۔

۱۴۵۲ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ يَبْلُغَ آذَانَهُمْ۔

۱۴۵۲۔ مجھ سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید نے، ان سے ابو الغیث نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن لوگ پسینہ میں شرابور ہو جائیں گے اور حالت یہ ہو جائے گی کہ تم میں سے ہر کسی کا پسینہ زمین پر ستر ہاتھ تک پھیل جائے گا اور منہ تک پہنچ کر کانوں کو چھونے لگے گا۔

باب ۸۵۴ الْقِصَاصِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهِيَ الْحَاقَّةُ لِأَنَّ فِيهَا الثَّوَابَ وَحَوَاقَّ الْأُمُورِ الْحَقَّةُ وَالْحَاقَّةُ وَاحِدٌ وَالْقَارِعَةُ وَالْغَاشِيَةُ وَالصَّاخَّةُ، وَالتَّغَابُنُ غَبْنُ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَهْلَ النَّارِ۔

۸۵۴۔ قیامت کے دن قصاص۔ اور اسی کے لیے الحاقۃ کہا گیا ہے، کیونکہ اس دن بدلہ دیا جائے گا، الحقۃ اور الحاقۃ، ہم معنی ہیں اسی طرح، القارعۃ، الغاشیہ اور الصاخۃ، بھی اور التغابن کا مفہوم یہ ہے کہ اہل جنت اہل دوزخ کو فراموش کردیں گے۔

۱۴۵۳ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ بِالدِّمَاءِ۔

۱۴۵۳۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق نے حدیث بیان کی اور انھوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے جس چیز کا فیصلہ لوگوں کے درمیان ہوگا وہ خون کے بدلہ کا ہوگا۔

۱۴۵۴ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مَظْلِمَةٌ

۱۴۵۴۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے سعید مقبری نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اپنے کسی بھائی پر ظلم کیے ہو تو اسے چاہیئے کہ اسے

لِأَخِيهِ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهَا فَإِنَّهُ لَيْسَ ثَمَّ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُؤْخَذَ لِأَخِيهِ مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ أَخِيهِ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ۔

(اس دنیا میں) معاف کرالے۔ اس لیے کہ آخرت میں دینار و درہم نہیں ہونگے۔ اس سے پہلے کہ معاف کرالے کہ اس کے بھائی کے لیے (جس طرح پر اس نے ظلم کیا ہوگا) اس کی نیکیوں میں سے لیا جائے گا اور اگر اس کے یہاں نیکیاں نہ ہوئیں تو اس کے مظلوم بھائی کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی۔

۱۴۵۵ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ فَيُحْبَسُونَ عَلَى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقْتَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا هُذِّبُوا وَنُقُّوا أُذِنَ لَهُمْ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَأَحَدُهُمْ أَهْدَى بِمَنْزِلِهِ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهِ كَانَ فِي الدُّنْيَا

۱۴۵۵۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی "ونزعنا ما فی صدورھم من غل" کے متعلق کہا کہ ہم سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے ابو المتوکل ناجی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومنین جہنم سے چھٹکارا پا جائیں گے، لیکن دوزخ و جنت کے درمیان ایک پل پر انھیں روک لیا جائے گا اور پھر ایک کے دوسرے پر ان مظالم کا بدلہ لیا جائے گا اور جب کانٹ چھانٹ کر لی جائے گی اور صفائی ہو جائے گی تب انھیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت ملے گی پس اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے، جنتیوں میں ہر کوئی جنت میں اپنے گھر کو دنیا کے اپنے گھر کے مقابلہ میں زیادہ بہتر طریقہ پر پہچان لے گا۔

بَابُ ۸۵۵ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ۔

۸۵۵۔ جس کے حساب میں کھود کرید کی گئی اس پر عذاب یقینی ہے۔

۱۴۵۶ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ الْأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ قَالَتْ قُلْتُ أَلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا قَالَ ذَلِكِ الْعَرْضُ۔

۱۴۵۶۔ ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس حساب میں کھود کرید کی گئی اس پر عذاب یقینی ہے۔ بیان کیا کہ اس پر میں نے پوچھا، کیا اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں ہے کہ "پھر عنقریب ان سے ہلکا حساب لیا جائے گا" (جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حساب نجات پانے والوں سے بھی ہوگا) آنحضورؐ نے فرمایا کہ اس سے مراد بس پیشی ہے۔

۱۴۵۷ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَتَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٍ وَأَيُّوبُ وَصَالِحُ بْنُ رُسْتُمَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۴۵۷۔ مجھ سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن الاسود نے، میں نے ابن ملیکہ سے سنا، کہا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، اسی طرح اور روایت کی متابعت ابن جریج، محمد بن سلیم، ایوب، اور صالح بن رستم نے ابن ملیکہ سے کی، انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۴۵۸ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ أَبِي صَغِيرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ

۱۴۵۸۔ مجھ سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، ان سے روح ... بن عبادہ نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن ابی صغیرہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن ابی ملیکہ نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم بن محمد نے حدیث بیان کی اور ان سے

مُحَمَّدٍ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا هَلَكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذَلِكَ الْعَرْضُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يُنَاقَشُ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا عُذِّبَ۔

۱۴۵۹ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ يُجَاءُ بِالْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَهُ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهُ قَدْ كُنْتَ سُئِلْتَ مَا هُوَ أَيْسَرُ مِنْ ذَلِكَ۔

۱۴۶۰ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي خَيْثَمَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَسَيُكَلِّمُهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ بَيْنَ اللَّهِ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ ثُمَّ يَنْظُرُ فَلَا يَرَى شَيْئًا قُدَّامَهُ ثُمَّ يَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَّقِيَ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ۔ قَالَ الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي عَمْرٌو عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا النَّارَ ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ ثَلَاثًا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ۔

عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص سے بھی قیامت کے دن حساب لیا جائے گا پس وہ ہلاک ہوا میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے خود نہیں فرمایا ہے کہ "پس جس کا نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو عنقریب اس سے ایک ہلکا حساب لیا جائے گا، اس پر آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہ تو صرف پیشی ہوگی، کہنے کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن جس سے بھی حساب میں کھود کرید کی گئی اس پہ عذاب یقینی ہے۔

۱۴۵۹۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن ہشام نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے انس رضی اللہ عنہ سنا اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، اور مجھ سے محمد بن معمر نے حدیث بیان کی، ان سے روح بن عبادہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قیامت کے دن کافر کو لایا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا کہ تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر زمین بھر تمہارے پاس سونا ہو تو کیا اس کو (اپنی نجات کے لیے) فدیہ دو گے؟ وہ کہے گا کہ ہاں، لیکن اس وقت اس سے کہا جائے گا کہ تم سے اس سے بہت معمولی چیز کا (دنیا میں) مطالبہ کیا گیا تھا اور تم نے اسے بھی پورا نہیں کیا یعنی ایمان و عمل صالح)

۱۴۶۰۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے خیثمہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں ہر ہر فرد سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس طرح کلام کرے گا کہ اللہ کے اور اس کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا۔ پھر وہ دیکھے گا تو اس کے آگے کوئی چیز نہیں نظر آئے گی، پھر وہ اپنے سامنے دیکھے گا اور اس کے سامنے آگ ہوگی پس تم میں جو شخص بھی آگ سے بچنے کی (اس دنیا میں عمل کرکے) استطاعت رکھتا ہے خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعہ (اسے راہ خدا میں خرچ کرکے ممکن ہو) اسے بچنے کا سامان کر لینا چاہیئے۔ اعمش نے بیان کیا کہ مجھ سے عمرو نے حدیث بیان کی ان سے خیثمہ نے، ان سے عدی بن حاتم نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جہنم سے بچو، پھر آپ نے چہرہ پھیر لیا۔ پھر فرمایا کہ جہنم سے بچو اور پھر اس کے بعد آپ نے چہرہ مبارک پھیر لیا۔ تین مرتبہ آپ نے ایسا کیا ہم نے اسی یہ خیال کیا کہ آپ جہنم کو دیکھ رہے ہیں۔ پھر فرمایا کہ جہنم سے بچو، خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعہ ہو سکے اور جسے یہ بھی نہ ملے تو اسے اچھی بات کے ذریعہ (جہنم سے بچنا چاہیئے)

باب ۸۵۶ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ

۶۴۶۱ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ وَحَدَّثَنِي أَسِيدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَأَخَذَ النَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْأُمَّةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْعَشَرَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ وَحْدَهُ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ قُلْتُ يَا جِبْرِيلُ هَؤُلَاءِ أُمَّتِي قَالَ لَا وَلَكِنِ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ قَالَ هَؤُلَاءِ أُمَّتُكَ وَهَؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا قُدَّامَهُمْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ، قُلْتُ وَلِمَ؟ قَالَ كَانُوا لَا يَكْتَوُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ، فَقَامَ إِلَيْهِ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ قَالَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ۔

۸۵۶۔ جنت میں ستر ہزار بلا حساب داخل ہوں گے۔

۶۴۶۱۔ ہم سے عمران بن میسرہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے حدیث بیان کی، اور مجھ سے اسید بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے بیان کیا کہ میں سعید بن جبیر کی خدمت میں موجود تھا، اس وقت آپ نے بیان کیا کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے سامنے امتیں پیش کی گئیں کسی نبی کے ساتھ پوری امت گذری، کسی نبی کے ساتھ چند افراد گذرے، کسی نبی کے ساتھ دس افراد گذرے، کسی نبی کے ساتھ پانچ افراد گذرے (جو ان پر ایمان لائے تھے) اور کوئی نبی تنہا گذرے (کہ کوئی ان پر ایمان نہیں لایا) پھر میں نے دیکھا تو انسانوں کو بہت بڑی جماعت دور سے نظر آئی، میں نے جبریل سے پوچھا، کیا یہ میری امت ہے؟ انھوں نے کہا کہ نہیں۔ بلکہ افق کی طرف دیکھو تو بہت بڑی جماعت کی دھندلی صورت دکھائی دے رہی تھی، فرمایا کہ یہ آپ کی امت ہے اور یہ ان کے آگے جو لوگ ہیں ان کی تعداد ستر ہزار ہے، نہ ان سے حساب لیا جائے گا اور نہ ان پر عذاب ہوگا، میں نے پوچھا ایسا کیوں ہوگا؟ انھوں نے کہا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ داغ نہیں لگواتے تھے۔ جھاڑ پھونک نہیں کرتے تھے۔ شگون نہیں لیتے تھے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے تھے۔ پھر آنحضور کی طرف عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ اٹھ کر بڑھے اور عرض کی کہ آنحضورؐ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان لوگوں میں کر دے آنحضورؐ نے دعا کی کہ اے اللہ انھیں بھی ان لوگوں میں کر دے اس کے بعد ایک دوسرے صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ میرے لیے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے کر دے، آنحضورؐ نے اس پر فرمایا کہ عکاشہ تم سے سبقت لے جا چکا ہے۔

۶۴۶۲ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا تُضِيءُ وُجُوهُهُمْ إِضَاءَةَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ: وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيُّ يَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ

۶۴۶۲۔ ہم سے معاذ بن اسد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی انھیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آنحضورؐ نے فرمایا کہ میری امت کی ایک جماعت (جنت میں) داخل ہوگی، جس کی تعداد ستر ہزار[1] ہوگی، ان کے چہرے اس طرح روشن ہوں گے جیسے چودھویں رات میں چاند روشن ہوتا ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس پر عکاشہ بن محصن اسدی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، اپنی چادر جو ان کے جسم پر تھی اٹھاتے ہوئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں سے کر دے، آنحضورؐ نے دعا کی اے اللہ انھیں بھی ان میں کر دے اس کے بعد ایک اور صاحب کھڑے ہوئے اور عرض

[1] ستر یا ستر ہزار کی تعداد عربی میں عموماً کثرت اور مبالغہ کے اظہار کے لیے استعمال کی جاتی ہے اور ان احادیث میں بھی اس معنی میں استعمال ہوئی ہے، حقیقی معنی مراد نہیں ہیں۔

ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ سَبَقَكَ عُكَّاشَةُ.

۱۴۶۳ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا أَوْ سَبْعُمِائَةِ أَلْفٍ شَكَّ فِي أَحَدِهِمَا مُتَمَاسِكِينَ آخِذٌ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ حَتَّى يَدْخُلَ أَوَّلُهُمْ وَآخِرُهُمُ الْجَنَّةَ وَوُجُوهُهُمْ عَلَى ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ.

۱۴۶۴ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُومُ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ يَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ خُلُودٌ.

۱۴۶۵ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُودٌ لَا مَوْتَ وَلِأَهْلِ النَّارِ يَا أَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ لَا مَوْتَ.

بَابُ ۸۵۷ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ زِيَادَةُ كَبِدِ حُوتٍ، عَدْنٌ، خُلْدٌ، عَدَنْتُ بِأَرْضٍ أَقَمْتُ وَمِنْهُ الْمَعْدِنُ - فِي مَعْدِنِ صِدْقٍ فِي مَنْبَتِ.

۱۴۶۶ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ

کی، یارسول اللہ! دعا کیجئے کہ اللہ مجھے بھی ان میں کر دے آنحضورؐ نے فرمایا کہ عکاشہ تم سے سبقت لے گئے۔

۱۴۶۳۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو غسان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں میری امت کے ستر ہزار یا ستر لاکھ (راوی کو ان میں سے کسی ایک تعداد کی تعیین میں شک تھا)۔ افراد اس طرح داخل ہوں گے کہ بعض بعض کو پکڑے ہوئے ہوگا۔ اور اس طرح ان میں کے اگلے پچھلے سب جنت میں داخل ہو جائیں گے اور ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے۔

۱۴۶۴۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے نافع نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب اہل جنت جنت میں اور اہل جہنم، جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو ایک آواز دینے والا ان کے درمیان میں کھڑا ہو کر پکارے گا۔ کہ اے اہل جہنم تمہیں موت نہیں آئے گی اور اے اہل جنت تمہیں بھی موت نہیں آئے گی۔ بلکہ یہیں رہنا ہوگا۔

۱۴۶۵۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اہل جنت سے کہا جائے گا کہ اے اہل جنت، ہمیشہ (یہیں) رہنا ہے تمہیں موت نہیں آئے گی اور اہل دوزخ سے کہا جائے گا کہ اے اہل دوزخ ہمیشہ یہیں رہنا ہے۔ تمہیں موت نہیں آئے گی۔

۸۵۷۔ جنت وجہنم کی صفت، اور ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے پہلے کھانا جسے اہل جنت کھائیں گے وہ مچھلی کی کلیجی کا چھوٹا ٹکڑا ہوگا "عدن"، یعنی خلد ہے، "عدنت بارض"، یعنی میں نے وہاں قیام کر لیا اسی سے معدن آتا ہے۔ "فی معدن لصدق"، یعنی "فی منبت صدق"۔

۱۴۶۶۔ ہم سے عثمان بن ہیثم نے حدیث بیان کی، ان سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے ابو رجاء نے، ان سے عمران نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو وہاں کے رہنے والے اکثر غریب لوگ تھے اور

أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ۔

میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا (شب معراج میں) تو وہاں کے اکثر رہنے والے عورتیں تھیں۔

۱۴۶۷ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينَ وَأَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ۔

۱۴۶۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، انھیں سلیمان تیمی نے خبر دی، انھیں ابو عثمان نے، انھیں اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو وہاں اکثر داخل ہونے والے محتاج اور محنت مزدوری کرنے والے لوگ تھے۔ اہل جہنم کے سوا جنھیں جہنم میں لے جانے کا حکم دیا گیا تھا۔ اور میں نے جہنم کے دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھا تو اس میں اکثر داخل ہونے والی عورتیں تھیں۔

۱۴۶۸ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ جِيءَ بِالْمَوْتِ حَتَّى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ يَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَزْدَادُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَحِهِمْ وَيَزْدَادُ أَهْلُ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ۔

۱۴۶۸۔ ہم سے معاذ بن اسد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی انھیں عمر بن محمد بن زید نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اہل جنت، جنت میں چلے جائیں گے اور اہل دوزخ، دوزخ میں چلے جائیں گے تو موت کو لایا جائے گا اور اسے جنت دوزخ کے درمیان رکھ کر ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر ایک آواز دینے والا آواز دے گا کہ اے اہل جنت، تمھیں موت نہیں آئے گی، اے اہل دوزخ تمھیں موت نہیں آئے گی۔ اس وقت جنتی اور زیادہ خوش ہو جائیں گے اور دوزخی اور زیادہ غمگین ہو جائیں گے۔

۱۴۶۹ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ يَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ، فَيَقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ أَنَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالُوا يَا رَبِّ وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَيَقُولُ أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا۔

۱۴۶۹۔ ہم سے معاذ بن اسد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں مالک بن انس نے خبر دی، انھیں زید بن اسلم نے انھیں عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا۔ اے اہل جنت، جنتی کہیں گے ہم حاضر ہیں اے ہمارے رب! تیری فرمانبرداری کے لیے۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا کیا اب تم لوگ خوش ہو؟ وہ کہیں گے اب بھی بھلا ہم خوش نہیں ہوں گے، اب تو تو نے ہمیں وہ سب کچھ دیا ہے جو اپنی مخلوق کے کسی فرد کو بھی نہیں دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کہے گا کہ میں تمھیں اس سے بھی بہتر چیز دوں گا، جنتی کہیں گے۔ اے رب، اس سے بہتر اور کیا چیز ہو گی، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اب میں تمھارے لیے اپنے رضوان و خوشنودی کو عام کر دوں گا اس کے بعد کبھی تم پر ناراض نہیں ہوں گا۔

۱۴۷۰ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: أُصِيبَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ

۱۴۷۰۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے بیان کیا، انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ حارثہ رضی اللہ عنہ بدر کی

فَجَاءَتْ أُمُّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ عَرَفْتَ مَنْزِلَةَ حَارِثَةَ مِنِّي فَإِنْ يَكُ فِي الْجَنَّةِ أَصْبِرْ وَأَحْتَسِبْ وَإِنْ تَكُنِ الْأُخْرَى تَرَى مَا أَصْنَعُ، فَقَالَ وَيْحَكِ أَوْ هَبِلْتِ أَوَجَنَّةٌ وَاحِدَةٌ هِيَ؟ إِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ وَإِنَّهُ لَفِي جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ۔

لڑائی میں شہید ہوئے وہ اس وقت نوعمر تھے تو ان کی والدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور عرض کی، یا رسول اللہ، آپ کو معلوم ہے کہ حارثہ سے مجھے کتنی محبت تھی اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کر لوں گی اور صبر پہ اجر کی امیدوار رہوں گی اور اگر کوئی اور بات ہے تو آپ دیکھیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں، آنحضورؐ نے فرمایا افسوس کیا پاگل ہو گئی ہو، جنتیں بہت سی ہیں اور وہ (حارثہ رضی اللہ عنہ) جنت الفردوس میں ہے۔

۱۴۷۱ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا الْفُضَيْلُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ مَسِيرَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ. وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِيعَ مِائَةَ عَامٍ مَا يَقْطَعُهَا۔

۱۴۷۱۔ ہم سے معاذ بن اسد نے حدیث بیان کی، انھیں فضل بن موسیٰ نے خبر دی، انھیں فضیل نے خبر دی، انھیں ابو حازم نے، انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کے دونوں شانوں کے درمیان تیز چلنے والے کے لیے تین دن کی مسافت کا فاصلہ ہوگا اور اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا، انھیں مغیرہ بن سلمہ نے خبر دی، اُن سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سوار سو سال تک چلنے کے بعد بھی اسے قطع نہیں کر سکے گا۔ ابو حازم نے بیان کیا کہ پھر میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش سے بیان کی تو انھوں نے کہا کہ مجھ سے ابو سعید نے حدیث بیان کی، ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں ایک درخت ہوگا جس کے سایہ میں عمدہ اور تیز رفتار گھوڑے پر سوار شخص سو سال تک چلتا رہے گا اور پھر بھی اسے قطع نہیں کر سکے گا۔

۱۴۷۲ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَوْ سَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ۔ لَا يَدْرِي أَبُو حَازِمٍ أَيُّهُمَا قَالَ مُتَمَاسِكُونَ آخِذٌ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَا يَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ وُجُوهُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ۔

۱۴۷۲۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت میں سے ستر ہزار یا ستر لاکھ افراد جنت میں جائیں گے ابو حازم کو یقین نہیں تھا کہ روایت میں کونسی عدد بیان ہوئی تھی (ستر ہزار یا ستر لاکھ) بیان کیا کہ (وہ جنت میں اس طرح داخل ہوں گے کہ) ایک دوسرے کو پکڑے ہوں گے، بعض بعض دوسروں کو تھامے ہوگا ان میں کا پہلا ابھی اندر داخل نہ ہونے پائے گا کہ آخری بھی داخل ہو جائے گا، ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے۔

۱۴۷۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ

۱۴۷۳۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اہل جنت (اپنے اوپر کے درجوں کے)۔

الْغُرَفَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ فِي السَّمَاءِ - قَالَ أَبِي فَحَدَّثْتُ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ فَقَالَ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يُحَدِّثُ وَيَزِيدُ فِيهِ كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الْغَارِبَ فِي الْأُفُقِ الشَّرْقِيِّ وَالْغَرْبِيِّ

بالاخانوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان میں ستاروں کو دیکھتے ہو۔ میرے والد نے بیان کیا کہ پھر میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش سے بیان کی تو انھوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ حدیث بیان کرتے تھے اور اس میں یہ اضافہ کرتے تھے کہ جیسے تم مشرق یا مغربی افق میں ڈوبتے ستاروں کو دیکھتے ہو۔

۱۴۷۴ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى لِأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ؟ فَيَقُولُ نَعَمْ، فَيَقُولُ أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ هَذَا وَأَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِي شَيْئًا فَأَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تُشْرِكَ بِي۔

۱۴۷۴۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عمران نے حدیث بیان کی، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اہلِ دوزخ کے سب سے کم عذاب پانے والے سے پوچھے گا۔ اگر تمھیں روئے زمین پر کوئی چیز میسر ہو تو کیا تم اس کا فدیہ (اس عذاب سے چھوٹنے کے لیے) دو گے؟ وہ کہے گا کہ ہاں۔ اللہ تعالیٰ کہے گا کہ میں نے تم سے اس سے بھی معمولی چیز کا اس وقت مطالبہ کیا تھا جب تم آدم کی پیٹھ میں تھے کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا لیکن تم اسی پر اصرار کرتے رہے کہ تم میرے ساتھ شریک ٹھہراؤ گے (اس لیے اب عذاب سے تمھیں دوچار ہونا ہی ہے)

۱۴۷۵ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ كَأَنَّهُمُ الثَّعَارِيرُ قُلْتُ مَا الثَّعَارِيرُ - قَالَ الضَّغَابِيسُ وَكَانَ قَدْ سَقَطَ فَمُهُ فَقُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ: أَبَا مُحَمَّدٍ سَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ بِالشَّفَاعَةِ مِنَ النَّارِ؟ قَالَ نَعَمْ۔

۱۴۷۵۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ لوگ دوزخ سے شفاعت کے ذریعہ اس طرح نکلیں گے گویا کہ ثعاریر ہوں گے۔ میں نے پوچھا ثعاریر کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس سے مراد ضغابیس ہے ان کے منہ جھڑ گئے ہوں گے۔ پھر میں نے عمرو بن دینار سے پوچھا ابو محمد! میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ جہنم سے شفاعت کی وجہ سے لوگ نکلیں گے، انھوں نے کہا کہ ہاں۔

۱۴۷۶ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بَعْدَ مَا مَسَّهُمْ مِنْهَا سَفْعٌ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيُسَمِّيهِمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَهَنَّمِيِّينَ۔

۱۴۷۶۔ ہم سے ہدبہ بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک جماعت جہنم سے اس کے بعد نکلے گی، جب آگ انھیں چھو چکی ہوگی، اور پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ ان لوگوں کو اہل جنت جہنمین کہیں گے۔

۱۴۷۷ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

۱۴۷۷۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو سعید

رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دخل اھل الجنۃ الجنۃ واھل النار النار یقول اللہ من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان فاخرجوہ فیخرجون قد امتحشوا وعادوا حمما فیلقون فی نھر الحیاۃ فینبتون کما تنبت الحبۃ فی حمیل السیل او قال حمیۃ السیل وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الم تروا انھا تنبت صفراء ملتویۃ۔

خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب اہل جنت، جنت میں اور اہل جہنم، جہنم میں داخل ہو چکیں گے، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جس کے دل میں رائی کے دانہ برابر بھی ایمان ہو تو اسے دوزخ سے نکال لو اس وقت ایسے لوگ نکالے جائیں گے اور وہ اس وقت جل کر کوئلے کی طرح ہو گئے ہوں گے اس کے بعد انھیں "نہر حیاۃ" (زندگی کے دریا) میں ڈالا جائے گا اس وقت وہ ترو تازہ ہو جائیں گے جس طرح سیلاب کے ساتھ آنے والے کوڑا کرکٹ کا دانہ اگ آتا ہے یا راوی نے "حمیۃ السیل" کہا (حمیل السیل کے بجائے) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اس دانہ سے زرد رنگ کا لپٹا لپٹایا پودہ اگتا ہے۔

۱۴۷۸ حدثنی محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبۃ قال سمعت ابا اسحاق قال سمعت النعمان سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اھون اھل النار عذابا یوم القیامۃ لرجل توضع فی اخمص قدمیہ جمرۃ یغلی منھا دماغہ۔

۱۴۷۸۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو اسحاق سے سنا، کہا کہ میں نے نعمان رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے بیان کیا کہ قیامت کے دن عذاب کے اعتبار سے سب سے کم وہ شخص ہو گا جس کے دونوں قدموں کے نیچے آگ کا انگارہ رکھا جائے گا اور اس کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہو گا۔

۱۴۷۹ حدثنا عبد اللہ بن رجاء حدثنا اسرائیل عن ابی اسحاق عن النعمان بن بشیر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اھون اھل النار عذابا یوم القیامۃ رجل علی اخمص قدمیہ جمرتان یغلی منھما دماغہ کما یغلی المرجل والقمقم۔

۱۴۷۹۔ ہم سے عبد اللہ بن رجاء نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے، ان سے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضورؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن دوزخیوں میں عذاب کے اعتبار سے سب سے کم عذاب پانے والا وہ شخص ہو گا جس کے دونوں پیروں کے نیچے دو انگارے رکھ دیئے جائیں گے جن کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہو گا جس طرح ہانڈی یا دیگ جوش کھاتی ہے۔

۱۴۸۰ حدثنا سلیمان بن حرب حدثنا شعبۃ عن عمرو عن خیثمۃ عن عدی بن حاتم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذکر النار فاشاح بوجھہ فتعوذ منھا ثم ذکر النار فاشاح بوجھہ فتعوذ منھا ثم قال اتقوا النار ولو بشق تمرۃ فمن لم یجد فبکلمۃ طیبۃ۔

۱۴۸۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے خیثمہ نے اور ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم کا ذکر کیا اور روئے مبارک پھیر لیا پھر اس سے پناہ مانگی اس کے بعد فرمایا کہ دوزخ سے بچو، خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعہ ہو سکے جسے یہ بھی نہ ملے اسے چاہیئے کہ اچھی بات کے ذریعہ (دوزخ سے اپنے کو بچائے)۔

۱۴۸۱ حدثنا ابراھیم بن حمزۃ حدثنا ابن ابی حازم والدراوردی عن یزید عن عبد اللہ بن

۱۴۸۱۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی حازم اور دراوردی نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے، ان سے عبد اللہ بن خباب نے

خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُجْعَلُ فِي ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ يَغْلِي مِنْهُ أُمُّ دِمَاغِهِ

۱۴۸۲ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُونَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا عَلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ الَّذِي خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّنَا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ وَيَقُولُ ائْتُوا نُوحًا أَوَّلَ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ الَّذِي اتَّخَذَهُ اللّٰهُ خَلِيلًا فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ ائْتُوا مُوسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللّٰهُ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ ائْتُوا عِيسَى فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فَيَأْتُونِي فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِي ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا ثُمَّ أُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ فَأَقَعُ سَاجِدًا مِثْلَهُ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ حَتَّى مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ وَكَانَ قَتَادَةُ يَقُولُ عِنْدَ هٰذَا أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ۔

اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضورؐ کے سامنے آپؐ کے چچا جناب ابو طالب کا ذکر کیا گیا تھا، آنحضورؐ نے فرمایا، ممکن ہے قیامت کے دن میری شفاعت ان کے کام آجائے اور انھیں جہنم میں ٹخنوں تک رکھا جائے جس سے ان کا بھیجا کھولتا رہے۔

۱۴۸۲ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو جمع کرے گا، اس وقت لوگ کہیں گے کہ اگر ہم اپنے رب کے حضور میں کسی کی شفاعت لے جائیں تو سودمند ہو سکتی ہے۔ ممکن ہے ہم اپنی اس حالت سے نجات پا جائیں چنانچہ لوگ آدم علیہ السّلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے آپ ہی وہ نہیں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور آپ کے اندر اپنی روح پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا تو انھوں نے آپ کو سجدہ کیا، آپ ہماری ہمارے رب کے حضور میں شفاعت کر دیں! وہ کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں، پھر وہ اپنی لغزش کا ذکر کریں گے اور کہیں گے کہ نوحؑ کے پاس جاؤ، وہ سب سے پہلے رسول ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے بھیجا، لوگ نوح علیہ السّلام کے پاس آئیں گے لیکن وہ بھی یہی جواب دیں گے میں اس قابل نہیں ہوں وہ اپنی لغزش کا ذکر کریں گے اور کہیں گے کہ ابراہیم علیہ السّلام کے پاس جاؤ جنھیں اللہ تعالیٰ نے خلیل بنایا تھا، لوگ ان کے پاس آئیں گے لیکن یہ بھی یہی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں اپنی لغزش کا ذکر کریں گے اور کہیں گے کہ موسیٰ علیہ السّلام کے پاس جاؤ جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا تھا، لوگ موسیٰ علیہ السّلام کے پاس آئیں گے لیکن یہ بھی یہی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں، اپنی لغزش کا ذکر کریں گے اور کہیں گے کہ عیسیٰؑ کے پاس جاؤ، لوگ عیسیٰ علیہ السّلام کے پاس جائیں گے لیکن یہ بھی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ کیونکہ ان کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے اس وقت میں اپنے رب سے اجازت (شفاعت کی) چاہوں گا اور سجدہ میں گر جاؤں گا، اللہ تعالیٰ جتنی دیر تک چاہے گا مجھے سجدہ میں رہنے دے گا۔ پھر کہا جائے گا کہ اپنا سر اٹھا لو، مانگو، دیا جائے گا۔ کہو سنا جائے گا، شفاعت کرو، شفاعت قبول کی جائے گی میں اپنے رب کی اس وقت حمد بیان کروں گا، ایسی حمد جو مجھے اللہ تعالیٰ سکھائے گا۔ پھر شفاعت کروں گا اور میرے لیے حد مقرر

کر دی جائے گی، اور میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا پھر میں آؤں گا اور اسی طرح سجدہ میں گر جاؤں گا تیسری یا چوتھی مرتبہ۔ اور اب (شفاعت کے قبول کیے جانے اور جہنم سے نکال کر جنت میں لے جانے کے بعد) جہنم میں صرف وہی باقی رہ جائیں گے جنھیں قرآن نے روکا (یعنی مشرکین، جن کے جہنم میں ہمیشہ رہنے کا ذکر قرآن مجید میں صراحت کے ساتھ ہے) قتادہ اس موقع پر کہا کرتے تھے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جن پر جہنم میں ہمیشگی ضروری ہو گئی ہے۔

۱۴۸۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُوْ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ ؛

۱۴۸۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے حسن بن ذکوان نے، ان سے ابو رجاء نے حدیث بیان کی، ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک جماعت جہنم سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی وجہ سے نکلے گی اور جنت میں داخل ہو گی جن کا نام "جہنمیین" رکھا جائے گا۔

۱۴۸۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ حَارِثَةَ أَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ هَلَكَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ أَصَابَهُ غَرْبُ سَهْمٍ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْتَ مَوْقِعَ حَارِثَةَ مِنْ قَلْبِيْ فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ لَمْ أَبْكِ وَإِلَّا سَوْفَ تَرٰى مَا أَصْنَعُ، فَقَالَ لَهَا. هَبِلْتِ أَجَنَّةٌ وَاحِدَةٌ هِيَ؟ إِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيْرَةٌ، وَإِنَّهُ فِي الْفِرْدَوْسِ الْأَعْلٰى وَقَالَ غَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا، وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ أَوْ مَوْضِعُ قَدَمٍ مِّنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا، وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِّنْ نِّسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَأَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيْحًا وَلَنَصِيْفُهَا يَعْنِي الْخِمَارَ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔

۱۴۸۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ حارثہ رضی اللہ عنہ کی والدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، حارثہ رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی میں ایک نامعلوم تیر لگ جانے کی وجہ سے شہید ہو گئے تھے۔ اور انہوں نے کہا، یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ حارثہ سے مجھے کتنا دلی تعلق تھا اگر وہ جنت میں ہے تو میں اس پر نہیں روؤں گی ورنہ آپ دیکھیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں آنحضورؐ نے ان سے فرمایا۔ بیوقوف ہوتی ہو، کیا کوئی جنت ایک ہی ہے جنتیں تو بہت سی ہیں اور حارثہ "الفردوس الاعلیٰ" (جنت کے اونچے درجے) میں ہے اور آنحضورؐ نے فرمایا کہ اللہ کے راستہ میں ایک صبح یا ایک شام دنیا و ما فیہا سے بڑھ کر ہے۔ اور جنت میں تمہاری ایک کمان کے برابر جگہ یا ایک قدم کے فاصلے کے برابر جگہ دنیا و ما فیہا سے بڑھ کر ہے اور اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت روئے زمین کی طرف جھانک کے دیکھ لے تو تمام فضا کو منور کر دے اور تمام فضا کو خوشبو سے بھر دے اور اس کا دوپٹہ دنیا و ما فیہا سے بڑھ کر ہے ؛

۱۴۸۵ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ لَوْ أَسَاءَ لِيَزْدَادَ شُكْرًا وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ

۱۴۸۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں جو بھی داخل ہو گا اسے اس کے جہنم کا ٹھکانا بھی دکھایا جائے گا کہ اگر نافرمانی کی ہوتی (تو وہاں اسے جگہ ملتی) تاکہ وہ اور زیادہ شکر کرے اور جو بھی جہنم میں داخل ہو گا اسے اس کا جنت کا

لَوْ اَحْسَنَ لِيَكُوْنَ عَلَيْهِ حَسْرَةً ۔

ٹھکانا بھی دکھایا جائے گا کہ اگر اچھے عمل کیے ہوتے تو وہاں جگہ ملتی تاکہ اس کے لیے حسرت وافسوس کا باعث ہو۔

۱۴۸۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ: لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَنْ لَا يَسْاَلُنِيْ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَحَدٌ اَوَّلُ مِنْكَ لِمَا رَاَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيْثِ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ قِبَلِ نَفْسِهٖ۔

۱۴۸۶ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے سعید بن ابی سعید المقبری نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ قیامت کے دن آپ کی شفاعت کی سعادت سب سے زیادہ کون حاصل کرے گا؟ آنحضور نے فرمایا کہ ابوہریرہ، میرا بھی خیال تھا کہ یہ حدیث تم سے پہلے اور کوئی مجھ سے نہیں پوچھے گا کیونکہ حدیث کے متعلق تمہاری بہت زیادہ دلچسپی میں دیکھا کرتا تھا۔ قیامت کے دن میری شفاعت کی سعادت سب سے زیادہ اسے حاصل ہوگی جس نے کلمہ لا الٰہ الا اللہ خلوص دل سے کہا ہوگا۔

۱۴۸۷ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنْهَا وَاٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا، رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ كَبْوًا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَاْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْاٰى فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ وَجَدْتُّهَا مَلْاٰى فَيَقُوْلُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَاِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ اَمْثَالِهَا اَوْ اِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشَرَةِ اَمْثَالِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ تَسْخَرُ مِنِّيْ اَوْ تَضْحَكُ مِنِّيْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ؟ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ وَكَانَ يُقَالُ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً ۔

۱۴۸۷ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے ان سے ابراہیم نے، ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں خوب جانتا ہوں کہ اہل جہنم میں سے کون سب سے آخر میں وہاں سے نکلے گا۔ اور اہل جنت میں کون سب سے آخر میں اس میں داخل ہوگا۔ ایک شخص جہنم سے اوپر کے منہ نکلے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا کہ جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ وہ جنت کے پاس آئے گا لیکن اسے ایسا معلوم ہوگا کہ جنت بھری ہوئی ہے چنانچہ وہ واپس آئے گا۔ اور عرض کرے گا۔ اے میرے رب میں نے جنت کو بھرا ہوا پایا۔ اللہ تعالیٰ پھر اس سے کہے گا کہ جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ وہ پھر آئے گا لیکن اسے ایسا معلوم ہوگا کہ جنت بھری ہوئی ہے وہ واپس لوٹے گا اور عرض کرے گا۔ اے رب میں نے جنت کو بھرا ہوا پایا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ تمہیں دنیا اور اس سے دس گنا دیا جاتا ہے یا اللہ تعالیٰ یہ فرمائے گا کہ تمہیں دنیا کے دس گنا دیا جاتا ہے وہ شخص کہے گا تو میرا مذاق بناتا ہے۔ تو تو شہنشاہ ہے میں نے دیکھا کہ اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیئے اور آپ کے آگے کے دانت ظاہر ہو گئے اور کہا جاتا ہے کہ وہ جنت کا سب سے کم تر درجہ ہے۔

۱۴۸۸ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَفَعْتَ اَبَا طَالِبٍ بِشَيْءٍ؟

۱۴۸۸ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک نے، ان سے عبداللہ بن الحارث بن نوفل نے اور ان سے عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، کیا آپ نے ابوطالب کو کوئی نفع پہنچایا؟

باب ۸۵۸ الصراط جسر جهنم۔

۱۴۸۹ حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري اخبرني سعيد وعطاء بن يزيد ان ابا هريرة اخبرهما عن النبي صلى الله عليه وسلم وحدثني محمود حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن الزهري عن عطاء بن يزيد الليثي عن ابي هريرة قال قال اناس: يا رسول الله هل نرى ربنا يوم القيامة؟ فقال: هل تضارون في الشمس ليس دونها سحاب! قالوا لا يا رسول الله قال هل تضارون في القمر ليلة البدر ليس دونه سحاب قالوا لا يا رسول الله قال فانكم ترونه يوم القيامة كذلك يجمع الله الناس فيقول من كان يعبد شيئا فليتبعه فيتبع من كان يعبد الشمس ويتبع من كان يعبد القمر ويتبع من كان يعبد الطواغيت وتبقى هذه الامة فيها منافقوها فياتيهم الله في غير الصورة التي يعرفون فيقول انا ربكم فيقولون نعوذ بالله منك هذا مكاننا حتى ياتينا ربنا، فاذا اتانا ربنا عرفناه فياتيهم الله في الصورة التي يعرفون فيقول انا ربكم فيقولون انت ربنا فيتبعونه ويضرب جسر جهنم، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاكون اول من يجيز ودعاء الرسل يومئذ... اللهم سلم سلم، وبه كلاليب مثل شوك السعدان اما رأيتم شوك السعدان؟ قالوا بلى يا رسول الله، قال فانها مثل شوك السعدان غير انها لا يعلم قدر عظمها الا الله فتخطف الناس باعمالهم منهم الموبق بعمله ومنهم المخردل ثم ينجو حتى اذا فرغ الله من

۸۵۸۔ صراط، جہنم کا پل ہے۔

۱۴۸۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سعید اور عطاء بن یزید نے خبر دی اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں عطاء بن یزید لیثی نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کچھ لوگوں نے عرض کی، یارسول اللہ، کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھ سکیں گے۔ آنحضورؐ نے فرمایا، کیا سورج کے دیکھنے میں تمھیں کوئی دشواری ہوتی ہے جب کہ اس پر کوئی بادل نہ ہو۔ صحابہ نے عرض کی نہیں! یارسول اللہ۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا۔ کیا جب کوئی بادل نہ ہو تو تمھیں چودھویں رات میں چاند دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی ہے؟ صحابہ نے عرض کی نہیں یارسول اللہ۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر تم اللہ تعالیٰ کو اس طرح قیامت کے دن دیکھوگے، اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع کرے گا اور کہے گا کہ تم میں جو شخص جس چیز کی عبادت کرتا تھا وہ اس کے پیچھے جائے، چنانچہ جو لوگ سورج کی پرستش کرتے تھے وہ اس کے پیچھے جائیں گے جو چاند کی پرستش کرتے تھے وہ اس کے پیچھے جائیں گے۔ جو بتوں کی پرستش کرتے تھے وہ ان کے پیچھے جائیں گے اور آخر میں یہ امت باقی رہ جائے گی اس میں منافقین کی جماعت بھی ہوگی، اس وقت اللہ تعالیٰ ان کے پاس اس صورت میں آئے گا جسے وہ پہچانتے نہ ہوں گے۔ اور اللہ کہے گا میں تمھارا رب ہوں، لوگ کہیں گے تجھ سے اللہ کی پناہ، ہم یہیں ہیں، اور ہمارا رب ہمارے پاس آئے گا جب ہمارا رب ہمارے پاس آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے پاس اس صورت میں آئے گا جسے وہ پہچان لیں گے اور فرمائے گا کہ میں تمھارا رب ہوں، لوگ کہیں گے کہ تو ہمارا رب ہے اور پھر اس کے پیچھے چلیں گے اور جہنم کا پل بنا دیا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جو اس پل کو پار کرے گا۔ اور اس دن رسولوں کی دعا یہ ہوگی کہ اے اللہ سلامتی رکھ، سلامتی رکھ، اور وہاں سعدان کے کانٹوں کی طرح کانٹے ہوں گے، تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں، صحابہ نے عرض کیا، کیوں نہیں، یارسول اللہ۔ آنحضورؐ نے فرمایا۔ کہ پھر وہ سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے۔ البتہ اس کی لمبائی چوڑائی

القضاء بين عباده وأراد أن يخرج من النار من أراد أن يخرج ممن كان يشهد أن لا إله إلا الله أمر الملائكة أن يخرجوهم فيعرفونهم بعلامة آثار السجود وحرم الله على النار تأكل من ابن آدم أثر السجود فيخرجونهم قد امتحشوا فيصب عليهم ماء يقال له ماء الحياة فينبتون نبات الحبة في حميل السيل ويبقى رجل مقبل بوجهه على النار فيقول يا رب قد قشبني ريحها وأحرقني ذكاؤها فاصرف وجهي عن النار فلا يزال يدعو الله فيقول لعلك إن أعطيتك أن تسألني غيره فيقول لا وعزتك لا أسألك غيره فيصرف وجهه عن النار فيقول بعد ذلك يا رب قربني إلى باب الجنة فيقول أليس قد زعمت أن لا تسألني غيره؟ ويلك ابن آدم ما أغدرك فلا يزال يدعو فيقول لعلي إن أعطيتك ذلك تسألني غيره فيقول لا وعزتك لا أسألك غيره، فيعطي الله من عهود ومواثيق أن لا يسأله غيره فيقربه إلى باب الجنة فإذا رأى ما فيها سكت ما شاء الله أن يسكت، ثم يقول رب أدخلني الجنة ثم يقول أوليس قد زعمت أن لا تسألني غيره؟ ويلك يا ابن آدم ما أغدرك، فيقول يا رب لا تجعلني أشقى خلقك فلا يزال يدعو حتى يضحك، فإذا ضحك منه أذن له بالدخول فيها فإذا دخل فيها قيل تمن من كذا فيتمنى، ثم يقال له تمن من كذا فيتمنى حتى تنقطع به الأماني فيقول له هذا لك ومثله معه قال أبو هريرة و ذلك الرجل آخر أهل الجنة دخولا قال و

اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق اچک لیں گے اور اس طرح ان میں سے بعض تو اپنے عمل کی وجہ سے ہلاک ہو جائیں گے اور بعض کا عمل رائی کے دانے کے برابر ہوگا۔ پھر وہ نجات پا جائے گا۔ آخر جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ سے فارغ ہو جائے گا اور جہنم سے انھیں نکالنا چاہے گا جنھیں نکالنے کی انھیں مشیت ہوگی۔ یعنی وہ جنھوں نے کلمہ لا الہ الا اللہ کی گواہی دی ہوگی اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ وہ ایسے افراد کو جہنم سے نکال لیں، فرشتے انھیں سجدے کے نشانات سے پہچان لیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آگ پر حرام قرار دیا ہے کہ ابن آدم کے جسم میں سجدہ کے نشان کی جگہوں کو کھائے، چنانچہ فرشتے ان لوگوں کو نکالیں گے۔ یہ جل کر کوئلے ہو چکے ہوں گے پھر ان پر پانی چھڑکا جائے گا جسے "ماء الحیاۃ" (زندگی کا پانی) کہتے ہیں اس وقت وہ تروتازہ ہو جائیں گے، جیسے سیلاب کے ساتھ بہہ کر آنے والی آلائشوں میں سے دانے کا کوپل نکل آتا ہے ایک شخص ایسا باقی رہ جائے گا جس کا چہرہ جہنم کی طرف ہوگا اور وہ کہے گا اے میرے رب اس کی لپٹ نے مجھے جھلسا دیا ہے اور اس کی تیزی نے مجھے جلا ڈالا ہے میرا چہرہ آگ کی طرف سے کسی دوسری طرف کر دے وہ اسی طرح اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے گا آخر اللہ تعالیٰ فرمائیگا اگر میں تمہارا یہ مطالبہ پورا کر دوں تو پھر تم دوسری چیز مانگنا شروع کر دوگے وہ شخص عرض کرے گا نہیں تیری عزت کی قسم، میں اس کے سوا اور کوئی چیز نہیں مانگوں گا چنانچہ اس کا چہرہ جہنم کی طرف سے دوسری طرف پھیر دیا جائے گا۔ اب اس کے بعد وہ کہے گا اے میرے رب! مجھے جنت کے دروازے کے قریب کر دیجئے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم نے ابھی یقین نہیں دلایا تھا کہ اس کے سوا اور کوئی چیز نہیں مانگے گا۔ افسوس، ابن آدم، تو کتنی وعدہ خلافی کرتا رہتا ہے پھر وہ برابر اس طرح دعا کرتا رہے گا اور آخر اللہ تعالیٰ کہے گا کہ اگر میں تمہاری یہ دعا قبول کر لوں تو تم پھر اس کے علاوہ اور چیز مانگوگے۔ وہ شخص کہے گا کہ نہیں تیری عزت کی قسم میں اس کے سوا اور کوئی چیز تجھ سے نہیں مانگوں گا اور وہ اللہ سے عہد و میثاق کرے گا کہ اس کے سوا اب کوئی اور چیز نہیں مانگے گا چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے جنت کے دروازے سے قریب کر دے گا۔ جب وہ جنت کے اندر کی نعمتوں کو دیکھے گا تو جتنی دیر تک اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ شخص بھی خاموش رہے گا پھر کہے گا، میرے رب! مجھے جنت میں داخل کر دے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم نے یقین نہیں دلایا تھا کہ اس کے سوا تم کوئی چیز نہیں مانگوگے،

اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ جَالِسٌ مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا يُغَيِّرُ عَلَيْهِ شَيْئًا مِنْ حَدِيْثِهِ حَتّٰى اِنْتَهٰى اِلٰى قَوْلِهِ هٰذَا لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ، قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا لَكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ حَفِظْتُ مِثْلَهُ مَعَهُ۔

افسوس، ابن آدم تم کتنے عہد شکن ہو، وہ شخص عرض کرے گا اے میرے رب! مجھے اپنی مخلوق کا سب سے بدبخت فرد نہ بنا وہ برابر دعا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہنس دے گا جب اللہ ہنس دیگا تو اُسے جنت میں بھی داخل ہونے کی اجازت مل جائے گی۔ جب وہ اندر چلا جائے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ فلاں چیز کی خواہش کرو۔ چنانچہ وہ اس کی خواہش کریگا اس کے بعد پھر کہا جائے گا کہ فلاں چیز کی خواہش کرو چنانچہ وہ پھر اس کی خواہش کرے گا۔ یہاں تک کہ اس کی خواہشات ختم ہو جائیں گی اور اس کے بعد اس سے کہا جائے گا کہ تمھاری یہ ساری خواہشات پوری کی جاتی ہیں اور اتنی ہی مزید نعمتیں دی جاتی ہیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ شخص جنت میں سب سے آخری داخل ہونے والا ہوگا۔ بیان کیا کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بھی اس وقت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور انھوں نے آپ کی حدیث میں کسی طرح کی تصحیح و تبدیلی نہیں کی لیکن جب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث کے اس ٹکڑے تک پہنچے کہ "تمھاری یہ ساری خواہشات پوری کی جاتی ہیں اور اتنی ہی مزید نعمتیں دی جاتی ہیں،" تو ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ آنحضورؐ نے فرمایا کہ "تمھاری یہ ساری خواہشات پوری کی جاتی ہیں اس سے دس گنا مزید نعمتیں دی جاتی ہیں" ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے اتنی ہی مزید یاد ہے۔

باب ۸۵۹ فِي الْحَوْضِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى. اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ: وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ زَيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ۔

۸۵۹۔ حوض پر، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "بلاشبہ ہم نے آپ کو کوثر دیا،" اور عبد اللہ بن زید نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "صبر کرو، یہاں تک کہ مجھ سے حوض پر ملوگے"۔

۱۴۹۰ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ: وَحَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَلَيُرْفَعَنَّ رِجَالٌ مِنْكُمْ ثُمَّ لَيُخْتَلَجُنَّ دُوْنِيْ فَاَقُوْلُ يَارَبِّ اَصْحَابِيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ - تَابَعَهُ عَاصِمٌ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ: وَقَالَ حُصَيْنٌ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۴۹۰۔ مجھ سے یحییٰ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے شقیق نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں تم سے پہلے سے ہی حوض پر موجود ہوں گا اور مجھ سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ نے، انھوں نے ابو وائل سے سنا اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حوض پر تم سے پہلے ہی موجود ہوں گا۔ اور تم میں سے کچھ لوگ میرے سامنے لائے جائیں گے پھر انھیں میرے سامنے سے ہٹا دیا جائے گا تو میں کہوں گا کہ اے میرے رب! یہ میرے ساتھی ہیں۔ لیکن مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے کہ انھوں نے آپ کے بعد کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں اس روایت کی متابعت عاصم نے ابو وائل کے واسطہ سے کی اور حصین نے ابو وائل کے واسطے سے کی ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۱۴۹۱ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ

۱۴۹۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَمَامَكُمْ حَوْضٌ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَاَذْرُحَ۔

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمھارے سامنے ہی حوض ہے (اتنے ہی فاصلہ پر جتنا) جرباء اور اذرح کے درمیان ہے۔

۱۴۹۲ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ وَعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اَلْكَوْثَرُ: الْخَيْرُ الْكَثِيْرُ الَّذِيْ اَعْطَاهُ اللهُ اِيَّاهُ، قَالَ اَبُوْ بِشْرٍ: قُلْتُ لِسَعِيْدٍ اِنَّ اُنَاسًا يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيْدٌ: النَّهَرُ الَّذِيْ فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِيْ اَعْطَاهُ اللهُ اِيَّاهُ۔

۱۴۹۲ - مجھ سے عمرو بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی انھیں ابوبشر عطاء بن سائب نے خبر دی، انھیں سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ "الکوثر" سے مراد بہت زیادہ بھلائی (خیر کثیر) ہے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضورؐ کو دی ہے۔ ابوبشر نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن جبیر سے کہا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ "کوثر" جنّت میں ایک حوض ہے تو انھوں نے کہا کہ جو نہر جنت میں ہے وہ بھی اس خیر (بھلائی) کا ایک حصہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضورؐ کو دی ہے۔

۱۴۹۳ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِيْ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ مَاؤُهُ اَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيْحُهُ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيْزَانُهُ كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا فَلَا يَظْمَاُ اَبَدًا۔

۱۴۹۳ - ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے نافع بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا، ان سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض ایک مہینے کی مسافت پر پھیلا ہوگا اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور اس کی خوشبو مشک سے زیادہ اچھی ہوگی، اور اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کی طرح ہوں گے جو شخص اس میں سے ایک مرتبہ پی لے گا پھر کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔

۱۴۹۴ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ قَدْرَ حَوْضِيْ كَمَا بَيْنَ اَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْيَمَنِ وَاِنَّ فِيْهِ مِنَ الْاَبَارِيْقِ كَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ۔

۱۴۹۴ - ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے حوض کی لمبائی اتنی ہوگی جتنی ایلہ اور یمن کے شہر صنعاء کے درمیان کی مسافت ہے اور وہاں اتنی بڑی تعداد میں پیالے ہوں گے جتنے آسمان کے ستاروں کی تعداد ہے۔

۱۴۹۵ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا اَسِيْرُ فِي الْجَنَّةِ اِذَا اَنَا بِنَهَرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ قُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ اَعْطَاكَ رَبُّكَ فَاِذَا طِيْنُهُ اَوْ طِيْبُهُ مِسْكٌ اَذْفَرُ شَكَّ هُدْبَةُ۔

۱۴۹۵ - ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، اور ان سے ہدبہ بن خالد نے حدیث بیان کی اور ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ میں جنت میں چل رہا تھا کہ میں ایک نہر پر پہنچا اس کے دونوں کناروں پر کھوکھلے موتیوں کے گنبد بنے ہوئے تھے میں نے پوچھا، جبریل یہ کیا ہے انھوں نے کہا کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو دیا ہے میں نے دیکھا کہ اسکی مٹی یا اسکی خوشبو مشک جیسی تھی ہدبہ کو شک تھا (کہ مٹی کہا تھا یا خوشبو)۔

۱۴۹۶ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِي الْحَوْضَ حَتَّى عَرَفْتُهُمُ اخْتُلِجُوا دُونِي فَأَقُولُ أَصْحَابِي فَيَقُولُ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ۔

۱۴۹۶۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے ساتھی حوض پر میرے سامنے لائے جائیں گے اور میں انھیں پہچان لوں گا پھر وہ میرے سامنے سے ہٹا دیئے جائیں گے۔ میں اس پر کہوں گا کہ یہ تو میرے ساتھی تھے لیکن مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انھوں نے آپ کے بعد کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔

۱۴۹۷ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ، وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا، لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي، ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَسَمِعَنِي النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ فَقَالَ: هٰكَذَا سَمِعْتَ مِنْ سَهْلٍ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ، فَقَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَزِيدُ فِيهَا فَأَقُولُ: إِنَّهُمْ مِنِّي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ .. فَأَقُولُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِي ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سُحْقًا بُعْدًا، يُقَالُ سَحِيقٌ بَعِيدٌ ۔ وَأَسْحَقَهُ أَبْعَدَهُ، وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ الْحَبَطِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرِدُ عَلَيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِي، فَيُحَلَّؤُونَ عَنِ الْحَوْضِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي، فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا عِلْمَ لَكَ بِمَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ، إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرَى۔

۱۴۹۷۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن مطرف نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے حدیث بیان کی، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں حوض پر تم سے پہلے موجود ہوں گا جو شخص بھی میری طرف سے گذرے گا وہ اس کا پانی پیئے گا۔ اور جو اس کا پانی پیئے گا وہ پھر کبھی پیاسا نہیں ہوگا اور وہاں ایسے لوگ آئیں گے جنھیں میں پہچانوں گا اور وہ نہیں پہچانیں گے لیکن پھر انھیں میرے سامنے سے ہٹا دیا جائے گا ابو حازم نے بیان کیا کہ یہ حدیث مجھ سے نعمان بن ابی عیاش نے سنی، اور کہا کہ کیا یونہی آپ نے سہل رضی اللہ عنہ سے سنا تھا۔ اور میں نے کہا کہ ہاں۔ انھوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اسی طرح سنی تھی اور وہ اس حدیث میں اضافہ کے ساتھ بیان کرتے تھے (یعنی یہ کہ آنحضور فرمائیں گے کہ) میں کہوں گا کہ یہ تو مجھ میں سے ہیں۔ (آنحضور) سے کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انھوں نے آپ کے بعد کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔ اس پر میں کہوں گا کہ دور ہو وہ شخص، دور ہو جس نے میرے بعد تبدیلی کر لی تھی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ "سحقا" یعنی بعد ہے، بولتے ہیں سحیق، یعنی بعید، اسحقہ یعنی ابعدہ احمد بن شبیب بن سعید الحبطی نے بیان کیا ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سعید بن مسیب نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ آپ حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن میرے صحابہ میں سے ایک جماعت پر پیش کی جائے گی پھر وہ حوض سے دور کر دیئے جائیں گے، میں عرض کروں گا، اے میرے رب یہ تو میرے صحابہ تھے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تمھیں معلوم نہیں کہ انھوں نے تمھارے بعد کیا نئی چیز ایجاد کر لی تھیں۔ یہ لوگ الٹے قدموں واپس لوٹ گئے تھے۔

۱۴۹۸ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ

۱۴۹۸۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث

قَالَ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرِدُ عَلَى الْحَوْضِ رِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِي فَيُحَلَّؤُوْنَ عَنْهُ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اَصْحَابِي فَيَقُوْلُ اِنَّكَ لَا عِلْمَ لَكَ بِمَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ اِنَّهُمْ ارْتَدُّوْا عَلَى اَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرٰى وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُجْلَوْنَ وَقَالَ عُقَيْلٌ فَيُحَلَّؤُوْنَ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

۱۴۹۹ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ فُلَيْحٍ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنِي هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَا اَنَا قَائِمٌ اِذَا زُمْرَةٌ حَتّٰى اِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَيْنِي وَبَيْنِهِمْ فَقَالَ هَلُمَّ. فَقُلْتُ اَيْنَ؟ قَالَ اِلَى النَّارِ وَاللهِ، قُلْتُ وَمَا شَاْنُهُمْ؟ قَالَ اِنَّهُمُ ارْتَدُّوْا بَعْدَكَ عَلٰى اَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرٰى، ثُمَّ اِذَا زُمْرَةٌ حَتّٰى اِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَيْنِي وَبَيْنِهِمْ فَقَالَ هَلُمَّ، قُلْتُ اَيْنَ؟ قَالَ اِلَى النَّارِ وَاللهِ قُلْتُ مَا شَاْنُهُمْ؟ قَالَ اِنَّهُمُ ارْتَدُّوْا بَعْدَكَ عَلٰى اَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرٰى، فَلَا اُرَاهُ يَخْلُصُ مِنْهُمْ اِلَّا مِثْلُ هَمَلِ النَّعَمِ۔

۱۵۰۰ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ خُبَيْبٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي عَلٰى حَوْضِي۔

۱۵۰۱ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنِي اَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

بیان کی، کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں ابن المسیب نے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حوض پر میرے صحابہ کی ایک جماعت لائی جائے گی پھر انھیں اس سے دور کر دیا جائے گا، میں عرض کروں گا میرے رب! یہ تو میرے صحابہ ہیں! اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تمھیں معلوم نہیں کہ انھوں نے تیرے بعد کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔ یہ الٹے پاؤں (اسلام سے) واپس لوٹ گئے تھے اور شعیب نے بیان کیا ان سے زہری نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ۔۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے "فیجلون" (بجائے فیحلؤن عنہ) کے بیان کرتے تھے اور عقیل نے "فیحلؤن" بیان کرتے تھے اور زبیدی نے بیان کیا ان سے زہری نے، ان سے محمد بن علی نے، ان سے عبید اللہ بن رافع نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

۱۴۹۹۔ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ہلال نے حدیث بیان کی، ان سے عطا بن یسار نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں (حوض پر) کھڑا ہوں گا کہ ایک جماعت سامنے آئے گی اور جب میں انھیں پہچان لوں گا تو ایک شخص میرے اور ان کے درمیان میں سے نکلے گا اور کہے گا کہ ادھر آؤ! اور میں کہوں گا کہ ادھر آؤ؟ وہ کہے گا کہ یہ لوگ آپ کے بعد الٹے پاؤں واپس لوٹ گئے تھے پھر ایک اور گروہ میرے سامنے آئے گا اور جب میں انھیں بھی پہچان لوں گا تو ایک شخص میرے اور ان کے درمیان سے نکلے گا اور ان سے کہے گا کہ ادھر آؤ۔ میں پوچھوں گا کہ کدھر؟ وہ کہے گا کہ جہنم کی طرف، بخدا۔ میں پوچھوں گا کہ ان کے احوال کیا ہے؟ کہے گا کہ یہ لوگ آپ کے بعد الٹے پاؤں واپس لوٹ گئے تھے۔ میں نہیں سمجھتا کہ ان میں سے ایک معمولی تعداد کے سوا باقی نجات پا سکیں گے۔

۱۵۰۰۔ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے خبیب نے، ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے گھر اور ممبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ اور میرا ممبر میرے حوض پر ہے۔

۱۵۰۱۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں ان کے والد نے خبر دی، انھیں شعبہ نے، ان سے عبد الملک نے بیان کیا۔ انھوں نے جندب رضی اللہ عنہ سے سنا،

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ۔

کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضورؐ نے فرمایا کہ میں حوض پر تم سے پہلے سے موجود رہوں گا۔

۱۵۰۲ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ، وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي وَاللّٰهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ، وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللّٰهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا۔

۱۵۰۲- ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے، حدیث بیان کی، ان سے یزید نے، ان سے ابوالخیر نے اور ان سے عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور شہداء احد کے لیے اس طرح نماز پڑھی جس طرح میت پر نماز پڑھی جاتی ہے پھر آپ ممبر پر تشریف لائے اور فرمایا میں تم سے آگے جاؤں گا اور تم پر گواہ رہوں گا اور میں، واللہ اپنے حوض کی طرف اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں، اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں (یا فرمایا کہ) زمین کی کنجیاں دی گئی ہیں۔ واللہ تمہارے بارے میں اس سے نہیں ڈرتا کہ تم میرے بعد شرک کروگے، البتہ اس سے ڈرتا ہوں کہ تم دنیا کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کروگے۔

۱۵۰۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْحَوْضَ فَقَالَ: كَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَصَنْعَاءَ۔ وَزَادَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَارِثَةَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ حَوْضُهُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ، فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ أَلَمْ تَسْمَعْهُ قَالَ الْأَوَانِي! قَالَ لَا، قَالَ الْمُسْتَوْرِدُ تُرَى فِيهِ الْآنِيَةُ مِثْلَ الْكَوَاكِبِ۔

۱۵۰۳- ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے حرمی بن عمارہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے معبد بن خالد نے حدیث بیان کی، انھوں نے حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضورؐ نے حوض کا ذکر کیا اور فرمایا کہ (وہ اتنا بڑا ہوگا) جتنی مدینہ اور صنعاء کے درمیان مسافت ہے اور ابن ابی عدی نے یہ اضافہ کیا، شعبہ کے واسطہ سے۔ ان سے معبد بن خالد نے اور ان سے حارثہ رضی اللہ عنہ نے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا یہ ارشاد سنا کہ آپ کا حوض اتنا لمبا ہوگا جتنی صنعاء اور مدینہ کے درمیان مسافت ہے اس پر مستورد نے کہا کہ کیا آپ نے الاوانی کی روایت نہیں سنی؟ انھوں نے کہا کہ نہیں۔ مستورد نے کہا کہ "اس میں برتن (پینے کے) اس طرح نظر آئیں گے جس طرح آسمان میں ستارے نظر آتے ہیں۔

۱۵۰۴ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي عَلَى الْحَوْضِ حَتَّى أَنْظُرَ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ وَسَيُؤْخَذُ نَاسٌ دُونِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ مِنِّي وَمِنْ أُمَّتِي، فَيُقَالُ هَلْ شَعَرْتَ مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ! وَاللّٰهِ مَا بَرِحُوا يَرْجِعُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ۔ وَكَانَ ابْنُ

۱۵۰۴- ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے نافع بن عمر نے کہا کہ مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے حدیث بیان کی ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حوض پر موجود رہوں گا اور دیکھوں گا کہ تم میں سے کون کون میرے پاس آتا ہے پھر کچھ لوگوں کو مجھ سے الگ کردیا جائے گا، میں عرض کروں گا کہ اے میرے رب یہ تو میرے ہی آدمی ہیں اور میری امت کے لوگ ہیں مجھ سے کہا جائے گا کہ تمہیں معلوم بھی ہے انھوں نے تمہارے بعد کیا کام کیے تھے۔ واللہ یہ مسلسل الٹے پاؤں لوٹتے رہتے تھے

أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ نَرْجِعَ عَلَى أَعْقَابِنَا أَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِينِنَا. أَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُونَ تَرْجِعُونَ عَلَى الْعَقِبِ.

باب ۸۶۰ فِي الْقَدَرِ

۱۵۰۵ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَنْبَأَنِي سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ قَالَ: إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ مَلَكًا فَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعٍ بِرِزْقِهِ وَأَجَلِهِ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ فَوَاللَّهِ إِنَّ أَحَدَكُمْ أَوِ الرَّجُلَ يَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا غَيْرُ بَاعٍ أَوْ ذِرَاعٍ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذِرَاعٍ أَوْ ذِرَاعَيْنِ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا قَالَ آدَمُ إِلَّا ذِرَاعٌ.

۱۵۰۶ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَكَّلَ اللَّهُ بِالرَّحِمِ مَلَكًا فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ نُطْفَةٌ أَيْ رَبِّ عَلَقَةٌ أَيْ رَبِّ مُضْغَةٌ فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَقْضِيَ خَلْقَهَا قَالَ أَيْ رَبِّ ذَكَرٌ أَمْ أُنْثَى أَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ فَمَا الرِّزْقُ فَمَا الْأَجَلُ فَيُكْتَبُ كَذَلِكَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ.

باب ۸۶۱ جَفَّ الْقَلَمُ عَلَى عِلْمِ اللَّهِ وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَى عِلْمٍ. وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ

(دین اسلام سے) ابن ابی ملیکہ کہا کرتے تھے کہ اے اللہ! ہم تیری پناہ اس سے مانگتے ہیں کہ الٹے پاؤں لوٹ جائیں گے یا اپنے دین کے بارے میں فتنہ میں ڈال دیئے جائیں، "اعقابکم تنکصون" ترجعون علی العقب۔

۸۶۰۔ تقدیر کے سلسلہ میں۔

۱۵۰۵۔ ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھیں سلیمان اعمش نے خبر دی، کہا کہ میں نے زید بن وہب سے سنا، ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث ارشاد فرمائی اور آپ صادق و مصدوق ہیں، فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص پہلے اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک ابتدائی حالت میں رکھا جاتا ہے اور پھر اتنے ہی عرصہ میں "علقہ" (بستہ خون) بنتا ہے۔ پھر اتنے ہی عرصہ میں "مضغہ" (گوشت کا لوتھڑا) پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے اور اس کے بارے میں (ماں کے پیٹ ہی میں) چار باتوں کو فیصلہ کیا جاتا ہے اس کی روزی کا، اس کی موت کا، اس کا کہ وہ بدبخت ہے یا نیک بخت، پس، اللہ، تم میں سے ایک شخص جو دوزخ والوں کے سے کام کرتا رہتا ہے اور جب اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک بالشت یا ایک ہاتھ کا فاصلہ باقی رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر اس پہ غالب آتی ہے اور وہ جنت والوں کے سے کام کرتا رہتا ہے اور جب اس کے اور جنت کے درمیان ایک دو ہاتھ کا ہی فاصلہ باقی رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر اس پر غالب آتی ہے اور وہ دوزخ والوں کے کام کرنے لگتا ہے اور دوزخ میں جاتا ہے آدم نے "الا ذراع"، بیان کیا۔

۱۵۰۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے عبیداللہ بن ابی بکر بن انس نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے رحم پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا ہے اور وہ کہتا رہتا ہے کہ اے رب! اب نطفہ ہے، اے رب! اب "علقہ" ہے۔ اے رب اب مضغہ ہے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کی پیدائش کا فیصلہ کرے تو وہ پوچھتا ہے اے رب! لڑکا یا لڑکی؟ بدبخت یا نیک بخت، اس کی روزی کیا ہوگی؟ اس کی موت کب ہوگی؟ چنانچہ اسی طرح ساری تفصیلات اسی وقت لکھ لی جاتی ہیں جب وہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے۔

۸۶۱۔ اللہ کے علم (تقدیر) کے مطابق قلم خشک ہو گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "واضلہ اللہ علی علم"، اور ابوہریرہ

قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَهَا سَابِقُونَ . سَبَقَتْ لَهُمُ السَّعَادَةُ .

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ، جو کچھ تمہارے ساتھ ہونے والا ہے اس پر قلم خشک ہو چکا ہے (یعنی وہ لکھا جا چکا ہے) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے لہا سابقون کی تفسیر میں فرمایا کہ نیک بختی پہلے ہی ان کے مقدر میں لکھی جا چکی ہے۔

۱۵۰۷ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الرِّشْكُ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ يُحَدِّثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُعْرَفُ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ فَلِمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ ؟ قَالَ كُلٌّ يَعْمَلُ لِمَا خُلِقَ لَهُ أَوْ بِمَا يُيَسَّرُ لَهُ .

۱۵۰۷۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید رشک نے بیان کیا، انھوں نے مطرف بن عبد اللہ بن شخیر سے سنا، وہ عمران بن حصین کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے انھوں نے کہا کہ ایک صاحب نے عرض کی، یا رسول اللہ کیا جنت کے لوگ جہنم کے لوگوں سے ممتاز ہوں گے! آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہاں، انھوں نے کہا کہ پھر عمل کرنے والے عمل کیوں کریں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہر شخص وہی عمل کرتا ہے جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے یا جس کے لیے اسے سہولت دی گئی ہے۔

بَابٌ ۸۶۲ اَللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ .

۸۶۲۔ اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ کیا عمل کرتے۔

۱۵۰۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ .

۱۵۰۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بشر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے متعلق سوال کیا گیا، تو آپ نے فرمایا کہ اللہ کو خوب معلوم ہے کہ وہ (بڑے ہو کر) کیا عمل کرتے۔

۱۵۰۹ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ وَأَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ .

۱۵۰۹۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، کہا کہ مجھے عطاء بن یزید نے خبر دی، انھوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے متعلق اور یہی پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ خوب جانتا ہے۔ کہ وہ کیا کرتے۔

۱۵۱۰ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ كَمَا تُنْتِجُونَ الْبَهِيمَةَ هَلْ تَجِدُونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ حَتَّى تَكُونُوا أَنْتُمْ تَجْدَعُونَهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَرَأَيْتَ مَنْ يَمُوتُ وَهُوَ صَغِيرٌ ؟ قَالَ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ .

۱۵۱۰۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الرزاق نے خبر دی انھیں معمر نے خبر دی، انھیں ہمام نے اور ان سے ابو ہریرہؓ نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بچہ ایسا نہیں جو فطرت پر نہ پیدا ہوتا ہو لیکن اس کے والدین اسے یہودی یا نصرانی بنا دیتے ہیں جیسا کہ تمہارے جانوروں کے بچے پیدا ہوتے ہیں کیا ان میں کوئی کن کٹا پیدا ہوتا ہے؟ وہ تو تم ہی اس کا کان کاٹ دیتے ہو، صحابہ نے عرض کی پھر یا رسول اللہ اس بچہ کے متعلق کیا خیال ہے جو بچپن ہی میں مر گیا ہو؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ (بڑا ہو کر) کیا عمل کرتا

باب ۸۶۳ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا۔

۸۶۳- اور اللہ کا حکم متعین تقدیر کے مطابق ہے۔

۱۵۱۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْاَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا وَلْتَنْكِحْ فَاِنَّ لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا۔

۱۵۱۱- ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابوالزناد نے، انھیں اعرج نے، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی عورت اپنی کسی (دینی) بہن کی طلاق کا مطالبہ (شوہر سے) نہ کرے کہ اس کے گھر کو اپنے ہی لیے مخصوص کرے بلکہ اسے نکاح (دوسری عورت کی موجودگی میں) بھی کر لینا چاہئے کیونکہ اسے وہی ملے گا جو اس کے مقدر میں ہوگا۔

۱۵۱۲ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهٗ رَسُوْلُ اِحْدٰى بَنَاتِهٖ وَعِنْدَهٗ سَعْدٌ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذٌ اَنَّ ابْنَهَا يَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ فَبَعَثَ اِلَيْهَا لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلِلّٰهِ مَا اَعْطٰى، كُلٌّ بِاَجَلٍ فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ۔

۱۵۱۲- ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے، ان سے ابوعثمان نے اور ان سے اسامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا کہ آنحضور کی صاحبزادیوں میں سے ایک کا پیغامبر آیا، آنحضور کی خدمت میں سعد، ابی ابن کعب اور معاذ رضی اللہ عنہم موجود تھے، پیغامبر نے آکر کہا کہ ان کا بچہ .... نزع کی حالت میں ہے، انھوں نے کہلا بھیجا کہ اللہ ہی کا وہ ہے جو وہ لیتا ہے اس لیے وہ صبر کریں اور اللہ سے اجر کی امید رکھیں۔

۱۵۱۳ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَيْرِيْزٍ الْجُمَحِيُّ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُصِيْبُ سَبْيًا وَنُحِبُّ الْمَالَ كَيْفَ تَرٰى فِي الْعَزْلِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَ اِنَّكُمْ تَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ. لَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ لَيْسَتْ نَسَمَةٌ كَتَبَ اللّٰهُ اَنْ تَخْرُجَ اِلَّا هِيَ خَارِجَةٌ

۱۵۱۳- ہم سے حبان بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں زہری نے کہا کہ مجھے عبد اللہ بن محیریز الجمحی نے خبر دی، انھیں ابوسعید خدری نے خبر دی، کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ قبیلۂ انصار کے ایک صاحب آئے اور عرض کی یا رسول اللہ ہم کنیزوں سے ہم بستری کرتے ہیں اور ان سے محبت رکھتے ہیں، آپ کا عزل کے بارے میں کیا خیال ہے آنحضور نے فرمایا، اچھا تم ایسا کرتے ہو، تمھارے لیے ضروری نہیں ہے کہ تم ایسا نہ کرو، کیونکہ جس روح کی بھی پیدائش اللہ تعالیٰ نے لکھ دی ہے وہ ضرور پیدا ہو کر رہے گی۔

۱۵۱۴ حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَا تَرَكَ فِيْهَا شَيْئًا اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا ذَكَرَهٗ عَلِمَهٗ وَجَهِلَهٗ مَنْ جَهِلَهٗ اِنْ كُنْتُ لَاَرَى الشَّيْءَ قَدْ نَسِيْتُ فَاَعْرِفُ مَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ اِذَا غَابَ عَنْهُ فَرَاٰهُ فَعَرَفَهٗ۔

۱۵۱۴- ہم سے موسیٰ بن مسعود نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں ایک خطبہ دیا اور قیامت تک کی کوئی قدر بھی اعتبار سے اہم چیز ایسی نہیں چھوڑی جس کا تذکرہ نہ کیا ہو۔ جسے یاد رکھنا تھا اسے یاد رکھا اور جسے بھولنا تھا وہ بھول گیا جب میں ان میں کی کوئی چیز دیکھتا ہوں جسے میں بھول چکا ہوں تو اس طرح اسے پہچان لیتا ہوں جس طرح وہ شخص جس کی کوئی چیز گم ہوگئی ہو کہ جب وہ اسے دیکھتا ہے تو پہچان لیتا ہے۔

۱۵۱۵ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ

۱۵۱۵- ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحمزہ نے، ان سے اعمش نے

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عُودٌ يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ وَقَالَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَلَا نَتَّكِلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ لَا اِعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى الْآيَةَ۔

ان سے سعد بن عبیدہ نے، ان سے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے آنحضورؐ کے پاس ایک لکڑی تھی جس سے آپ زمین کو کرید رہے تھے اور آپ نے (اسی دوران میں) پایا کہ ہم میں سے ہر شخص کا جہنم کا یا جنت کا ٹھکانا لکھا جا چکا ہے ایک مسلمان نے اس پر عرض کی پھر یا رسول اللہ! پھر کیوں نہ ہم اس پر تکیہ کر لیں آنحضورؐ نے فرمایا کہ نہیں۔ عمل کرو کیونکہ ہر شخص کو اپنی تقدیر کے مطابق عمل کی سہولت پاتا ہے پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی "فاما من اعطی واتقی،، الآیہ

باب ۸۶۴ اَلْعَمَلُ بِالْخَوَاتِيمِ۔

۸۶۴۔ عمل خاتمہ پر موقوف ہے۔

۱۵۱۶ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهُ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ هٰذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ وَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَأَثْبَتَتْهُ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ الَّذِي تَحَدَّثْتَ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَدْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَكَادَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ يَرْتَابُ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ إِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ أَلَمَ الْجِرَاحِ فَأَهْوٰى بِيَدِهِ إِلٰى كِنَانَتِهِ فَانْتَزَعَ مِنْهَا سَهْمًا فَانْتَحَرَ بِهَا فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَدَّقَ اللّٰهُ حَدِيثَكَ قَدِ انْتَحَرَ فُلَانٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بِلَالُ قُمْ فَأَذِّنْ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَإِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا...

۱۵۱۶۔ ہم سے حبان بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سعید بن مسیب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے ساتھ خیبر کی لڑائی میں موجود تھے، آنحضورؐ نے ایک شخص کے متعلق، جو آپ کے ساتھ تھا اور اسلام کا دعویدار تھا فرمایا کہ یہ جہنمی ہے۔ جب جنگ ہونے لگی تو اس شخص نے بہت جم کے لڑائی میں حصہ لیا اور بہت زیادہ زخمی ہو گیا۔ پھر بھی وہ ثابت قدم رہا۔ آنحضورؐ کے ایک صحابی نے آکر عرض کی، یا رسول اللہ اس شخص کے متعلق آپ کو معلوم ہے جس کے متعلق ابھی آپ نے فرمایا تھا کہ وہ جہنمی ہے۔ وہ تو اللہ کے راستہ میں بہت جم کر لڑا ہے اور بہت زیادہ زخمی ہو گیا آنحضورؐ نے اب بھی یہی فرمایا کہ وہ جہنمی ہے۔ ممکن تھا کہ بعض مسلمان شبہ میں مبتلا ہو جاتے۔ لیکن اس فرض میں اس شخص نے زخموں کی تاب نہ لا کر اپنا ترکش کھولا اور اس سے ایک تیر نکال کر اپنے آپ کو ذبح کر لیا۔ پھر بہت سے مسلمان حضور اکرم کی خدمت میں دوڑے ہوئے پہنچے اور عرض کی، یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی بات سچی کر دکھائی۔ اس شخص نے اپنی گردن کاٹ کر اپنی جان خود ہی ختم کر ڈالی، آنحضورؐ نے اس موقعہ پر فرمایا کہ اے بلال! اٹھو اور لوگوں میں اعلان کر دو کہ جنت میں صرف مومن ہی داخل ہوگا اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اس دین کی تائید دار (بے دین) شخص سے بھی کراتا ہے۔

۱۵۱۷ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَعْظَمِ الْمُسْلِمِينَ غَنَاءً عَنِ الْمُسْلِمِينَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى

۱۵۱۷۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوغسان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے حدیث بیان کی اور ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص جو مسلمانوں کی طرف سے بڑی شدت کے ساتھ لڑائی

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هٰذَا، فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ حَتَّى جُرِحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَجَعَلَ ذُبَابَةَ سَيْفِهِ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ حَتَّى خَرَجَ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْرِعًا فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ قُلْتَ لِفُلَانٍ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَيْهِ وَكَانَ مِنْ أَعْظَمِنَا غَنَاءً عَنِ الْمُسْلِمِينَ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَا يَمُوتُ عَلَى ذٰلِكَ فَلَمَّا جُرِحَ اسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ: إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ۔

٭ ٭ ٭

باب ۸۶۵ إِلْقَاءُ النَّذْرِ الْعَبْدَ إِلَى الْقَدَرِ۔

۱۵۱۸ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ: إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ۔

۱۵۱۹ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْتِ ابْنَ آدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ لَمْ يَكُنْ قَدْ قَدَّرْتُهُ وَلٰكِنْ يُلْقِيهِ النَّذْرُ وَقَدْ قَدَّرْتُهُ لَهُ أَسْتَخْرِجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ۔

باب ۸۶۶ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ۔

۱۵۲۰ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ

میں حصہ لے رہا تھا اور اس غزوہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھے آنحضورؐ نے دیکھا اور فرمایا کہ جو کسی جہنمی شخص کو دیکھنا چاہتا ہو وہ اس شخص کو دیکھے چنانچہ وہ شخص جب اسی طرح لڑنے میں مصروف تھا اور مشرکین کو اپنی بہادری کی وجہ سے سخت دشواریوں میں مبتلا کر رہا تھا، تو ایک مسلمان اس کے پیچھے پیچھے چلا آخر وہ شخص زخمی ہو گیا اور جلدی سے مرجانا چاہا، اس لیے اس نے اپنی تلوار کی دھار اپنے سینے پر لگا لی اور اپنے آپ کو اس پر گرا لیا جس کی وجہ سے) تلوار اس کے شانوں کو پار کرتی ہوئی نکل گئی، اس کے بعد (پیچھا کرنے والا) شخص آنحضورؐ کی خدمت میں جلدی سے حاضر ہوا اور عرض کی، میں گواہی دیتا ہوں کہ آنحضورؐ اللہ کے رسول ہیں، آنحضورؐ نے فرمایا بات کیا ہے؟ ان صاحب نے کہا کہ آپ نے فلاں شخص کے متعلق فرمایا تھا کہ جو کسی جہنمی کو دیکھنا چاہتا ہے وہ اس شخص کو دیکھے۔ حالانکہ وہ شخص مسلمانوں کی طرف سے بڑی بہادری کے ساتھ لڑ رہا تھا۔ میں سمجھا کہ وہ اس حالت میں نہیں مرے گا لیکن جب وہ زخمی ہو گیا تو جلدی سے مرجانے کی خواہش میں اس نے خودکشی کر لی۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ بندہ دوزخیوں جیسے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے (اسی طرح دوسرا بندہ) جنتیوں کے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ دوزخی ہوتا ہے بلاشبہ عمل کا دار و مدار خاتمہ پر ہے۔

۸۶۵ - بندہ نذر کو تقدیر کے حوالہ کر دے۔

۱۵۱۸ - ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے عبداللہ بن مرہ نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر ماننے سے منع کیا تھا اور فرمایا تھا کہ نذر کسی چیز کو نہیں لوٹاتی صرف اس کے ذریعہ بخیل کا مال نکالا جاتا ہے۔

۱۵۱۹ - ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں ہمام بن منبہ نے، انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نذر (منت) انسان کو کوئی چیز نہیں دیتی جو میں نے (اللہ تعالیٰ) اس کی تقدیر میں نہ لکھی ہو۔ بلکہ وہ تقدیر دیتی ہے جو میں نے اس کے لیے مقرر کر دی ہے البتہ اس کے ذریعہ میں بخیل کا مال نکلوا لیتا ہوں۔

۸۶۶ - طاقت و قوت صرف اللہ ہی کو ہے

۱۵۲۰ - مجھ سے ابو الحسن محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے

أَخْبَرَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَجَعَلْنَا لَا نَصْعَدُ شَرَفًا وَلَا نَعْلُو شَرَفًا وَلَا نَهْبِطُ فِي وَادٍ إِلَّا رَفَعْنَا أَصْوَاتَنَا بِالتَّكْبِيرِ، قَالَ فَدَنَا مِنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّمَا تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا، ثُمَّ قَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَةً هِيَ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔

خبر دی، انھیں خالد حذاء نے خبر دی، انھیں ابو عثمان نہدی نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے اور جب بھی ہم کسی بلندی پر چڑھتے یا کسی نشیبی علاقہ میں اترتے تو تکبیر بلند آواز سے کہتے۔ بیان کیا کہ پھر آنحضورؐ ہمارے قریب گئے اور فرمایا۔ اے لوگو! اپنے آپ پر رحم کرو، کیونکہ تم کسی بہرے یا غیر موجود کو نہیں پکارتے بلکہ تم اس ذات کو پکارتے ہو، جو بہت زیادہ سننے والا بڑا دیکھنے والا ہے۔ پھر فرمایا عبداللہ بن قیس (ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کیا میں تمھیں ایک کلمہ نہ سکھادوں جو جنت کے خزانوں میں سے ہے (وہ کلمہ یہ ہے) لا حول ولا قوۃ الا باللہ (طاقت وقوت اللہ کے سوا اور کسی کے پاس نہیں)۔

باب ۸۶۷ الْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللَّهُ عَاصِمٌ مَانِعٌ - قَالَ مُجَاهِدٌ: سَدًّا عَنِ الْحَقِّ يَتَرَدَّدُونَ فِي الضَّلَالَةِ: دَسَّاهَا: أَغْوَاهَا۔

۸۶۷۔ معصوم وہ ہے جسے اللہ محفوظ رکھے ”عاصم“ بمعنی مانع .... مجاہد نے کہا کہ ”سدا عن الحق“ کا مفہوم ہے کہ وہ گمراہی میں سرگرداں پھرتے رہیں گے ”دساھا“، اغواھا۔

۱۵۲۱ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا اسْتُخْلِفَ خَلِيفَةٌ إِلَّا لَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْخَيْرِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللَّهُ۔

۱۵۲۱۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے ابو سلمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بھی کوئی شخص کسی معاملہ پر مقرر کیا جاتا ہے تو اس کے اندر دو طاقتیں کام کرتی ہیں، ایک طاقت اسے بھلائی کا حکم دیتی ہے اور اس پر ابھارتی ہے اور دوسری طاقت برائی کا اسے حکم دیتی ہے اور اس پر اسے ابھارتی ہے اور معصوم وہ ہے جسے اللہ محفوظ رکھے۔

باب ۸۶۸ وَحَرَامٌ عَلَى قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ، أَنَّهُ لَنْ يُؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ إِلَّا مَنْ قَدْ آمَنَ - وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا. وَقَالَ مَنْصُورُ بْنُ النُّعْمَانِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: وَحِرْمٌ بِالْحَبَشِيَّةِ: وَجَبَ۔

۸۶۸۔ اور اس بستی پر ہم نے حرام کر دیا ہے جسے ہم نے ہلاک کرنے کا ارادہ کر لیا بلاشبہ وہ لوٹ نہیں سکیں گے اور یہ کہ وہ بدکردار کے سوا اور کسی کو نہیں جنیں گے اور منصور بن نعمان نے عکرمہ کے واسطے سے بیان کیا اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کہ حبشی زبان میں ”حرم“ جب کے معنی میں ہے۔

۱۵۲۲ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۲۲۔ مجھ سے محمود بن غیلان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں ابن طاؤس نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے خیال میں ”لمم“ (معمولی گناہ) سے سب سے زیادہ مشابہ

اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ عَلَی ابْنِ اٰدَمَ حَظَّہٗ مِنَ الزِّنَا اَدْرَکَ ذٰلِکَ لَا مُحَالَۃَ فَزِنَا الْعَیْنِ النَّظَرُ، وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰی وَتَشْتَھِیْ، وَالْفَرْجُ یُصَدِّقُ ذٰلِکَ وَیُکَذِّبُہٗ۔ وَقَالَ شَبَابَۃُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

باب ۸۶۹ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْیَا الَّتِیْٓ اَرَیْنٰکَ اِلَّا فِتْنَۃً لِّلنَّاسِ۔

۱۵۲۳ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْیَا الَّتِیْٓ اَرَیْنٰکَ اِلَّا فِتْنَۃً لِّلنَّاسِ قَالَ ھِیَ رُؤْیَا عَیْنٍ اُرِیَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِہٖ اِلٰی بَیْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ وَالشَّجَرَۃَ الْمَلْعُوْنَۃَ فِی الْقُرْاٰنِ قَالَ ھِیَ شَجَرَۃُ الزَّقُّوْمِ۔

باب ۸۷۰ تَحَاجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ۔

۱۵۲۴ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَفِظْنَاہُ مِنْ عَمْرٍو عَنْ طَاؤُسٍ سَمِعْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ، احْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰی فَقَالَ لَہٗ مُوْسٰی یَا اٰدَمُ اَنْتَ اَبُوْنَا خَیَّبْتَنَا وَاَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّۃِ قَالَ لَہٗ اٰدَمُ یَا مُوْسٰی اصْطَفَاکَ اللّٰہُ بِکَلَامِہٖ وَخَطَّ لَکَ بِیَدِہٖ اَتَلُوْمُنِیْ عَلٰی اَمْرٍ قَدَّرَہُ اللّٰہُ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَنِیْ بِاَرْبَعِیْنَ سَنَۃً، فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی ثَلَاثًا۔ قَالَ سُفْیَانُ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جو انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کی کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے زنا کا کوئی نہ کوئی حصہ لکھ دیا ہے جس سے لامحالہ گذرنا ہے پس آنکھ کا زنا، دیکھنا (غیر محرم کو) ہے زبان کی زنا گفتگو ہے، دل کی زنا خواہش اور شہوت ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق کر دیتی ہے یا اسے جھٹلا دیتی ہے اور شبابہ نے بیان کیا، ان سے ورقاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاؤس نے ان سے ان کے والد نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

۸۶۹۔ اور وہ خواب جو ہم نے تمھیں دکھایا ہے اسے ہم نے صرف لوگوں کے لیے آزمائش بنایا ہے۔

۱۵۲۳۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے "آیت" اور وہ خواب جو ہم نے تمھیں دکھایا ہے اسے ہم نے صرف لوگوں کے لیے آزمائش بنایا ہے" کے متعلق فرمایا کہ اس سے مراد آنکھ کا دیکھنا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس رات دکھایا گیا تھا جب آپ کو بیت المقدس تک رات کو لے جایا گیا تھا کہا کہ قرآن مجید میں "الشجرۃ الملعونۃ" سے مراد "زقوم" کا درخت ہے۔

۸۷۰۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آدم و موسیٰ علیہما السلام نے مباحثہ کیا۔

۱۵۲۴۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم نے عمرو سے یہ حدیث یاد کی، ان سے طاؤس نے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ آدم اور موسیٰ علیہما السلام نے مباحثہ کیا، موسیٰ علیہ السلام نے آدم علیہ السلام سے کہا آدم، آپ ہمارے جدامجد ہیں آپ ہی نے ہمیں محروم کیا اور جنت سے نکالا، آدم علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا، موسیٰ۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ہم کلامی کے لیے منتخب کیا اور اپنے ہاتھ سے آپ کے لیے لکھا کیا آپ مجھے ایک ایسی بات پر ملامت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کرنے سے چالیس سال پہلے میری تقدیر میں لکھ دیا تھا۔ چنانچہ آدم علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کو قائل کر لیا۔ آدم علیہ السلام نے موسیٰ ؑ کو قائل کر لیا، تین مرتبہ (آنحضورؐ نے یہ جملہ فرمایا) سفیان نے بیان کیا،

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

باب ۸۷۱ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَى اللهُ۔

۱۵۲۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ اكْتُبْ إِلَيَّ مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَلْفَ الصَّلَاةِ، فَأَمْلَى عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَلْفَ الصَّلَاةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدَةُ أَنَّ وَرَّادًا أَخْبَرَهُ بِهَذَا ثُمَّ وَفَدْتُ بَعْدُ إِلَى مُعَاوِيَةَ فَسَمِعْتُهُ يَأْمُرُ النَّاسَ بِذَلِكَ الْقَوْلِ۔

باب ۸۷۲ مَنْ تَعَوَّذَ بِاللهِ مِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ، وَقَوْلِهِ تَعَالَى قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

۱۵۲۶ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ۔

باب ۸۷۳ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ۔

۱۵۲۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَثِيرًا مِمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ۔

۱۵۲۸ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ وَبِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ

ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے، اسی طرح۔

۸۷۱۔ جسے اللہ دے اسے کوئی روکنے والا نہیں۔

۱۵۲۵۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی ان سے فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ بن ابی لبابہ نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ بن شعبہ کے مولا وراد نے حدیث بیان کی کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو لکھا۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ دعا لکھ کر بھیجو جو تم نے آنحضورؐ کو نماز کے بعد کرتے سنی ہے چنانچہ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے لکھوایا۔ انھوں نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آنحضورؐ نماز کے بعد یہ دعا کرتے تھے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ جو تو دینا چاہے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روکنا چاہے کوئی اسے دینے والا نہیں۔ اس میں کسی کوشش کرنے والے کی کوشش کامیاب نہیں ہوئی، ابن جریج نے بیان کیا انھیں عبدہ نے خبر دی۔ اس کو وراد نے خبر دی، پھر اس نے کہا کہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے یہاں گیا، میں نے دیکھا کہ آپ لوگوں کو اس دعا کا حکم دے رہے تھے۔

۸۷۲۔ بدبختی کے گڑھے اور برائی کے خاتمہ سے پناہ مانگنے
اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ، کہہ دیجئے اس صبح کی روشنی کے رب کی پناہ مانگتا ہوں بد تر مخلوقات سے۔

۱۵۲۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سمی نے، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ سے پناہ مانگا کرو آزمائش کی مشقت، بدبختی کی پستی، برے خاتمے اور دشمن کے ہنسنے سے۔

۸۷۳۔ وہ انسان اور اس کے دل کے درمیان میں حائل ہے۔

۱۵۲۷۔ ہم سے ابوالحسن محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی، انھیں سالم نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اکثر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قسم کھایا کرتے تھے کہ نہیں، دلوں کو پھیرنے والے کی قسم۔

۱۵۲۸۔ ہم سے علی بن حفص اور بشر بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سالم نے،

سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَيَّادٍ: خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا قَالَ الدُّخُّ قَالَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ ائْذَنْ لِي فَأَضْرِبْ عُنُقَهُ قَالَ دَعْهُ إِنْ يَكُنْ هُوَ فَلَا تُطِيقُهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ۔

اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد سے فرمایا کہ میں نے تیرے لیے ایک بات دل میں چھپا رکھی ہے (بتاؤ وہ کیا ہے) اس نے کہا کہ "دھواں" آنحضورؐ نے فرمایا، بدبخت، اپنی حیثیت سے آگے نہ بڑھ۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، آپ مجھے اجازت دیں تو میں اس کی گردن مار دوں، آنحضورؐ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو۔ اگر یہ وہی (دجال) ہوا تو تم اس پر قابو نہیں پا سکتے اور اگر یہ وہ نہ ہوا تو اسے قتل کرنے میں تمہارے لیے کوئی بھلائی نہیں۔

باب ۸۷۴ قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا: قَضَى. قَالَ مُجَاهِدٌ: بِفَاتِنِينَ بِمُضِلِّينَ، إِلَّا مَنْ كَتَبَ اللّٰهُ أَنَّهُ يَصْلَى الْجَحِيمَ. قَدَّرَ فَهَدَى. قَدَّرَ الشَّقَاءَ وَالسَّعَادَةَ، وَهَدَى الْأَنْعَامَ لِمَرَاتِعِهَا۔

۸۷۴۔ آپ کہہ دیجئے کہ ہمیں صرف وہی پہنچ سکتا ہے جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دیا ہے "کتب" یعنی قضی۔ بفاتنین اور عفلین "(الا من هو صال الجحيم کا مفہوم ہے کہ) سوا اس کے جس کے لیے اللہ نے لکھ دیا ہے کہ اسے جہنم کا ایندھن بننا ہے۔ "قدر فهدى" یعنی بدبختی اور خوش بختی مقدر کی، اور جانوروں کو ان کی چراگاہوں تک پہنچایا۔

۱۵۲۹ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونِ فَقَالَ: كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ فَجَعَلَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَكُونُ فِي بَلَدٍ يَكُونُ فِيهِ وَيَمْكُثُ فِيهِ لَا يَخْرُجُ مِنَ الْبَلَدِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ۔

۱۵۲۹۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے حدیث بیان کی، ان کو نضر نے خبر دی، ان سے داؤد بن ابی الفرات نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن بریدہ نے، ان سے یحییٰ بن یعمر نے اور ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے متعلق پوچھا تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہ عذاب تھا اور اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا اسے بھیجتا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے تو مومنوں کے لیے رحمت بنا دیا، کوئی بھی بندہ اگر کسی ایسے شہر میں ہے جس میں طاعون کی وبا پھوٹی ہوئی ہے اور وہ اس میں ٹھہرا رہتا ہے اور اس شہر سے نکلتا نہیں، صبر کیے ہوئے ہے اور اس پر اجر کا امیدوار ہے اور یقین رکھتا ہے کہ اس تک صرف وہی چیز پہنچ سکتی جو اللہ تعالیٰ نے اس کی تقدیر میں لکھ دی ہے تو اسے شہید کے برابر ثواب ملے گا۔

باب ۸۷۵ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللّٰهُ لَوْ أَنَّ اللّٰهَ هَدَانِي لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ۔

۸۷۵۔ اور ہم ہدایت پانے والے نہیں تھے اگر اللہ نے ہمیں ہدایت نہ کی ہوتی، اگر اللہ نے مجھے ہدایت کی ہوتی تو میں متقیوں میں ہوتا

۱۵۳۰ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ هُوَ ابْنُ حَازِمٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ وَهُوَ يَقُولُ: وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا

۱۵۳۰۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، انہیں جریر نے خبر دی، یہ جریر بن حازم ہیں، انہیں ابو اسحاق نے، انہیں البراء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے غزوہ خندق کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہمارے ساتھ مٹی منتقل کر رہے تھے اور یہ کہتے جاتے تھے واللہ اگر

وَلَا صُمْنَا وَلَا صَلَّيْنَا۔ فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا۔ وَالْمُشْرِكُونَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا۔ إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا۔

اللہ نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے، نہ روزہ رکھتے اور نہ نماز پڑھتے پس ہم پر سکینت نازل فرما اور جب مڈبھیڑ ہو تو ہمیں ثابت قدم رکھ، اور مشرکین نے ہم پر زیادتی کی ہے جو وہ کسی فتنہ کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم انکار کرتے ہیں

كِتَابُ الْأَيْمَانِ وَالنُّذُورِ

قسموں اور نذروں کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

باب ۸۷۶ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى۔ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُمُ الْأَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ۔

۸۷۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اللہ تعالیٰ لغو قسموں پر تم سے مواخذہ نہیں کرے گا۔ البتہ ان قسموں پر کرے گا جنھیں تم قصد کر کے کھاؤ۔ پس اس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے اس اوسط کھانے کے مطابق جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا اُن کو کپڑا پہنانا یا ایک غلام کی آزادی، پس جو شخص یہ چیزیں نہ پائے تو اس کے لیے تین دن کے روزے رکھنا ہے یہ تمھاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی نشانیوں کو کھول کر بیان کرتا ہے شاید کہ تم شکر کرو۔

۱۵۳۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ يَكُنْ يَحْنَثُ فِي يَمِينٍ قَطُّ حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ كَفَّارَةَ الْيَمِينِ، وَقَالَ لَا أَحْلِفُ عَلٰى يَمِينٍ فَرَأَيْتُ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي۔

۱۵۳۱۔ ہم سے ابوالحسن محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں ہشام بن عروہ نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کبھی اپنی قسم نہیں توڑتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کے کفارہ کے احکام نازل کیے اس وقت آپ نے کہا کہ اب اگر میں کوئی قسم کھاؤں گا اور اس کے سوا کوئی اور چیز بھلائی کی ہو گی تو میں وہی کام کروں گا جس میں بھلائی ہو گی اور اپنی قسم کا کفارہ دے دوں گا۔

۱۵۳۲ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُوتِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُوتِيتَهَا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ۔

۱۵۳۲۔ ہم سے ابوالنعمان محمد بن فضل نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عبدالرحمٰن بن سمرہ کبھی کسی حکومت کے عہدہ کا مطالبہ نہ کرنا کیونکہ اگر تمھیں یہ مانگنے کے بعد ملے گا۔ تو اس کی ساری ذمہ داری تم پر ہو گی اور اگر وہ عہدہ تمھیں بغیر مانگے مل گیا تو اس میں تمھاری مدد کی جائے گی اور جب تم کوئی قسم کھا لو اور اس کے سوا کسی اور چیز میں بھلائی دیکھو تو اپنی قسم کا کفارہ دے دو اور وہ کام کرو جو بھلائی کا ہو۔

۱۵۳۳ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَهْطٍ مِنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ اَسْتَحْمِلُهٗ فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَحْمِلُكُمْ، وَمَا عِنْدِيْ مَا اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ۔ قَالَ ثُمَّ لَبِثْنَا مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ نَلْبَثَ ثُمَّ اُتِيَ بِثَلَاثِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرٰى فَحَمَلَنَا عَلَيْهَا فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا اَوْ قَالَ بَعْضُنَا وَاللّٰهِ لَا يُبَارَكُ لَنَا اَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهٗ فَحَلَفَ اَنْ لَا يَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلَنَا فَارْجِعُوْا بِنَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُذَكِّرُهٗ فَاَتَيْنَاهُ فَقَالَ مَا اَنَا حَمَلْتُكُمْ بَلِ اللّٰهُ حَمَلَكُمْ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَا اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَاَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِيْنِيْ وَاَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ اَوْ اَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّرْتُ عَنْ يَمِيْنِيْ۔

۱۵۳۳۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے غیلان بن جریر نے، ان سے ابوہریرہ نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں اشعری قبیلہ کی ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے سواری مانگی آنحضورؐ نے فرمایا کہ واللہ، میں تمھارے لیے سواری کا انتظام نہیں کر سکتا، اور نہ میرے پاس کوئی سواری کے قابل جانور ہے۔ بیان کیا پھر جتنے دنوں اللہ نے چاہا ہم یونہی ٹھہرے رہے، اس کے بعد تین اچھی قسم کی اونٹنیاں لائی گئیں۔ اور آنحضورؐ نے انھیں ہمیں سواری کے لیے عنایت فرمایا۔ جب ہم روانہ ہوئے تو ہم نے کہا یا ہم میں سے بعض نے کہا۔ واللہ ہمیں اس میں برکت نہیں حاصل ہوگی۔ ہم آنحضورؐ کی خدمت میں سواری مانگنے آئے تھے تو آپ نے قسم کھائی تھی کہ آپ ہمارے لیے سواری کا انتظام نہیں کر سکتے اور اب آپ نے ہمیں سواری عنایت فرمائی ہے ہمیں آنحضورؐ کے پاس جانا چاہیئے اور آپ کو قسم یاد دلانی چاہیئے۔ چنانچہ ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ میں نے تمھاری سواری کا انتظام نہیں کیا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے یہ انتظام کیا ہے۔ اور ہاں واللہ کوئی بھی اگر قسم کھاؤں گا اور اس کے سوا کسی اور چیز میں بھلائی دیکھوں گا تو اپنی قسم کا کفارہ دے دوں گا اور وہی کروں گا جس میں بھلائی ہوگی یا (آنحضورؐ نے فرمایا کہ) وہی کروں گا جس میں بھلائی ہوگی اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کردونگا۔

۱۵۳۴ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَاَنْ يَّلِجَّ اَحَدُكُمْ بِيَمِيْنِهٖ فِيْ اَهْلِهٖ اٰثَمُ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ اَنْ يُّعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِي افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

۱۵۳۴۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالرزاق نے خبردی، انھیں معمر نے خبردی، ان سے ہمام بن منبہ نے بیان کیا کہ یہ وہ حدیث ہے جو ہم سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم آخری امت ہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ واللہ (بعض اوقات) اپنے گھر والوں کے معاملہ میں تمہارا اپنی قسموں پر اصرار کرتے رہنا اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ گناہ کی بات ہوتی ہے کہ (قسم توڑ دے اور) اس کا وہ کفارہ ادا کردے جو اللہ نے اس پر فرض کیا ہے۔

۱۵۳۵ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَلَجَّ فِيْ اَهْلِهٖ بِيَمِيْنٍ فَهُوَ اَعْظَمُ اِثْمًا لِيَبَرَّ يَعْنِي الْكَفَّارَةَ۔

۱۵۳۵۔ مجھ سے اسحاق یعنی ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ شخص جو اپنے گھر والوں کے معاملہ میں قسم پر اصرار کرتا رہتا ہے وہ اس سے بڑا گناہ کرتا ہے کہ اس قسم کا کفارہ ادا کردے۔

باب ۸۷۷ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَايْمُ اللّٰهِ۔

۸۷۷۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد وایم اللہ (اللہ کی قسم)

۱۵۳۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمْرَتِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمْرَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمْرَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ، وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هٰذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ۔

۱۵۳۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم بھیجی اور اس کا امیر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بنایا۔ بعض لوگوں نے ان کے امیر بنائے جانے پر نکتہ چینی کی تو آنحضورؐ کھڑے ہوئے اور فرمایا اگر تم لوگ اس کے امیر بنائے جانے پر نکتہ چینی کرتے ہو تو تم اس سے پہلے اس کے والد کے امیر بنائے جانے پر بھی تنقید کر چکے ہو، اور خدا کی قسم (وایم اللہ) زید رضی اللہ عنہ امیر بنائے جانے کے قابل تھے اور مجھے سب لوگوں سے زیادہ عزیز تھے اور یہ (اسامہ رضی اللہ عنہ) ان کے بعد مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔

باب ۸۷۸ كَيْفَ كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ وَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَاللّٰهِ إِذًا يُقَالُ: وَاللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَتَاللّٰهِ۔

۸۷۸۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قسم کس طرح کھاتے تھے اور سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے" اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کہا نہیں۔ واللہ۔ اس لیے واللہ باللہ اور تاللہ کی قسم کھائی جا سکتی ہے۔

۱۵۳۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ۔

۱۵۳۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے اور ان سے سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم بس اتنی تھی کہ نہیں۔ دلوں کو پھیرنے والے کی قسم۔

۱۵۳۸ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

۱۵۳۸۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے، ان سے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو پھر اس کے بعد کوئی قیصر نہیں پیدا ہوگا اور جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں پیدا ہوگا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم ان کے خزانے اللہ کے رستے میں خرچ کرو گے۔

۱۵۳۹ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ

۱۵۳۹۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں سعید بن مسیّب نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِذَا ہَلَكَ كِسْرٰی فَلَا كِسْرٰی بَعْدَہٗ وَإِذَا ہَلَكَ قَیْصَرُ فَلَا قَیْصَرَ بَعْدَہٗ۔ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوْزُہُمَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔

نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسریٰ (بادشاہ ایران) ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ پیدا نہیں ہوگا اور جب قیصر (بادشاہ روم) ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں پیدا ہوگا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم ان کے خزانے اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے۔

۱۵۴۰۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ ہِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِیْہِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنَّہٗ قَالَ یَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰہِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَیْتُمْ كَثِیْرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِیْلًا۔

۱۵۴۰۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبدہ نے خبر دی، انھیں ہشام بن عروہ نے، انھیں ان کے والد نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے امت محمد، واللہ اگر تم وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو زیادہ روتے اور کم ہنستے۔

۱۵۴۱۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ وَہْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِیْ حَیْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِیْ أَبُوْ عَقِیْلٍ زُہْرَةُ بْنُ سَعِیْدٍ أَنَّہٗ سَمِعَ جَدَّہٗ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ ہِشَامٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہُوَ آخِذٌ بِیَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَیَّ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ إِلَّا مِنْ نَفْسِیْ: فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ حَتّٰی أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَیْكَ مِنْ نَفْسِكَ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ فَإِنَّہُ الْآنَ وَاللّٰہِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْآنَ یَا عُمَرُ۔

۱۵۴۱۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے حیاۃ نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے ابو عقیل زہرہ بن سعید نے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے دادا عبد اللہ بن ہشام سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ مجھے ہر چیز سے زیادہ عزیز ہیں، سوا میری اپنی جان کے۔ آنحضورؐ نے فرمایا نہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے (ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا) جب تک میں تمھیں تمھاری اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز نہ ہو جاؤں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی پھر واللہ اب آپ مجھے میری اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں آنحضورؐ نے فرمایا۔ ہاں، عمر اب بات ہوئی۔

۱۵۴۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ أَبِیْ ہُرَیْرَةَ وَزَیْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّہُمَا أَخْبَرَاہُ أَنَّ رَجُلَیْنِ اخْتَصَمَا إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُہُمَا: اقْضِ بَیْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰہِ وَقَالَ الْآخَرُ وَہُوَ أَفْقَہُہُمَا أَجَلْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاقْضِ بَیْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰہِ وَأْذَنْ لِیْ أَنْ أَتَكَلَّمَ، قَالَ: تَكَلَّمْ، قَالَ إِنَّ ابْنِیْ كَانَ عَسِیْفًا عَلٰی ہٰذَا، قَالَ مَالِكٌ: وَالْعَسِیْفُ: الْأَجِیْرُ۔ زَنٰی بِامْرَأَتِہٖ فَأَخْبَرُوْنِیْ أَنَّ عَلَی ابْنِی الرَّجْمَ ... فَافْتَدَیْتُ مِنْہُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَجَارِیَةٍ لِیْ۔ ثُمَّ إِنِّیْ

۱۵۴۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے، انھیں ابو ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ دو آدمیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں اپنا جھگڑا پیش کیا۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ ہمارے درمیان آپ کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیں، دوسرے نے جو زیادہ سمجھدار تھا کہا کہ ٹھیک ہے یا رسول اللہ! ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیجئے اور مجھے اجازت دیجئے کہ اس معاملہ میں کچھ عرض کروں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ کرو۔ ان صاحب نے کہا کہ میرا لڑکا اس شخص کے یہاں "عسیف" تھا۔ عسیف اجیر کو کہتے ہیں۔ اور اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا انھوں نے مجھ سے کہا کہ اب میرے لڑکے کو سنگسار کیا جائے گا۔ اس لیے (اس سے

سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ مَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ أَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً وَغَرَّبَهُ عَامًا وَأَمَرَ أُنَيْسًا الْأَسْلَمِيَّ أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةَ الْآخَرِ فَإِنِ اعْتَرَفَتْ رَجَمَهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا

نجات دلانے کے لیے) میں نے سو بکریوں اور ایک کنیز کا انھیں فدیہ دیا پھر میں نے اہل علم سے اس سلسلے میں دریافت کیا تو انھوں نے بتایا کہ میرے لڑکے کی سزا یہ ہے کہ اسے سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لیے شہر بدر کر دیا جائے گا۔ سنگساری کی سزا صرف اس عورت کو ہوگی۔ اس پر آنحضورؐ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تمھارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق کروں گا تمھاری بکریاں اور تمھاری کنیز تمھیں واپس ہوگی اور پھر آپ نے اس کے لڑکے کو سو کوڑے مروائے اور ایک سال کے لیے شہر بدر کر دیا۔ پھر آپ نے انیس اسلمی سے فرمایا کہ مدعی کی بیوی کو لائے اور اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اسے سنگسار کر دے اس عورت نے زنا کا اقرار کر لیا اور سنگسار کر دی گئی۔

۱۵۴۳ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرًا مِنْ تَمِيمٍ وَعَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَغَطَفَانَ وَأَسَدٍ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالُوا نَعَمْ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ خَيْرٌ مِنْهُمْ۔

۱۵۴۳۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے وہب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابی یعقوب نے، ان سے عبدالرحمن بن ابی بکرہ نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمھارا کیا خیال ہے۔ قبائل اسلم، غفار، مزینہ اور جھینہ قبائل تمیم، عامر بن صعصعہ غطفان اور اسد سے جو ناکام و نامراد ہو گئے ہیں سے بہتر ہیں، صحابہ نے عرض کی، جی ہاں! آنحضورؐ نے اس پر پھر فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ (پہلے جن قبائل کا ذکر ہوا) ان (تمیم وغیرہ) سے بہتر ہے۔

۱۵۴۴ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ عَامِلًا فَجَاءَهُ الْعَامِلُ حِينَ فَرَغَ مِنْ عَمَلِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا أُهْدِيَ لِي فَقَالَ لَهُ أَفَلَا قَعَدْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ فَنَظَرْتَ أَيُهْدَى لَكَ أَمْ لَا ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةً بَعْدَ الصَّلَاةِ فَتَشَهَّدَ وَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ الْعَامِلِ نَسْتَعْمِلُهُ فَيَأْتِينَا فَيَقُولُ هٰذَا مِنْ عَمَلِكُمْ وَهٰذَا أُهْدِيَ لِي أَفَلَا قَعَدَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَنَظَرَ

۱۵۴۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی انھیں زہری نے کہا کہ مجھے عروہ نے خبر دی، انھیں ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عامل مقرر کیا۔ عامل اپنے کام پورے کر کے آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ، یہ آپ کا ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر کیوں نہ تم اپنے ماں باپ کے گھر ہی بیٹھے رہے اور پھر دیکھا ہوتا کہ تمھیں کوئی ہدیہ دیتا ہے یا نہیں۔ اس کے بعد آپ خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے، رات کی نماز کے بعد، اور کلمہ شہادت اور اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق ثنا کے بعد فرمایا۔ امابعد ایسے عامل کو کیا ہو گیا ہے کہ ہم اسے عامل بناتے ہیں۔ (جزیہ اور دوسرے ٹیکس وصول کرنے کے لیے) اور وہ پھر ہمارے پاس آ کر کہتا ہے کہ یہ تو آپ کا ٹیکس ہے اور یہ مجھے ہدیہ

هَلْ يُهْدٰى لَهٗ اَمْ لَا، وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا يَغُلُّ اَحَدُكُمْ مِّنْهَا شَيْئًا اِلَّا جَآءَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهٗ عَلٰى عُنُقِهٖ اِنْ كَانَ بَعِيْرًا جَآءَ لَهٗ رُغَآءٌ، وَاِنْ كَانَتْ بَقَرَةً جَآءَ بِهَا لَهَا خُوَارٌ، وَاِنْ كَانَتْ شَاةً جَآءَ بِهَا تَيْعَرُ فَقَدْ بَلَّغْتُ. فَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ ثُمَّ رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ حَتّٰى اِنَّا لَنَنْظُرُ اِلٰى عُفْرَةِ اِبْطَيْهِ. قَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ وَقَدْ سَمِعَ ذٰلِكَ مَعِيْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلُوْهُ.

کیا گیا ہے۔ پھر کیوں نہیں وہ اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھا اور دیکھا کہ اسے ہدیہ کیا جاتا ہے یا نہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی بھی اس مال میں سے کچھ خیانت کریگا تو قیامت کے دن اُسے اپنی گردن پر اٹھائے آئے گا۔ اگر اونٹ کی اس نے خیانت کی ہو گی تو اس حال میں لے کر آئے گا کہ اونٹ کی آواز نکل رہی ہوگی، اگر گائے کی خیانت کی ہوگی تو اس حال میں اسے لے کر جائے گا کہ گائے کی آواز آرہی ہوگی۔ اگر بکری کی خیانت کی ہوگی تو اس حال میں آئے گا کہ بکری کی آواز آرہی ہوگی۔ بس میں نے تم تک پہنچا دیا۔ ابوحمید نے بیان کیا کہ پھر آنحضورؐ نے اپنا ہاتھ اتنی اوپر اٹھا دیا کہ ہم آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھنے لگے ابوحمید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے ساتھ یہ حدیث زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بھی آنحضورؐ سے سنی تھی۔ تم لوگ ان سے بھی پوچھ لو۔

۱۵۴۵ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ هُوَ ابْنُ يُوْسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَّلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا.

۱۵۴۵۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی۔ یہ ابن یوسف ہیں۔ انھیں معمر نے انھیں ہمام نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم بھی وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم زیادہ روتے اور کم ہنستے۔

۱۵۴۶ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُوْرِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ اِلَيْهِ - وَهُوَ يَقُوْلُ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ قُلْتُ مَا شَاْنِيْ اَيُرٰى فِيَّ شَيْءٌ مَا شَاْنِيْ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ فَمَا اسْتَطَعْتُ اَنْ اَسْكُتَ وَتَغَشَّانِيْ مَا شَآءَ اللّٰهُ فَقُلْتُ مَنْ هُمْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاَكْثَرُوْنَ اَمْوَالًا اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا

۱۵۴۶۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے معرور نے، ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں آنحضورؐ تک پہنچا تو آپ کعبہ کے سایہ میں بیٹھے ہوئے فرما رہے تھے کعبہ کے رب کی قسم وہی سب سے زیادہ نامراد ہیں۔ کعبہ کے رب کی قسم وہی سب سے زیادہ نامراد ہیں۔ میں نے کہا میری حالت کیسی ہے؟ کیا مجھے کوئی بات نظر آتی ہے؟ میری حالت کیسی ہے؟ پھر میں آنحضورؐ کے پاس بیٹھ گیا اور آنحضورؐ کہے جا رہے تھے، میں آپ کو خاموش نہیں کر سکتا تھا۔ اور اللہ کی مشیت کے مطابق مجھ پر عجیب کیفیت طاری ہو گئی۔ پھر میں نے عرض کی، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہ لوگ ہیں جن کے پاس مال زیادہ ہے لیکن اس سے وہ مستثنیٰ ہیں جنھوں نے اس میں سے اس اسطرح خرچ کیا ہوگا۔

۱۵۴۷ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

۱۵۴۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن اعرج نے، اور ان

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ سُلَيْمَانُ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِيْنَ اِمْرَأَةً كُلُّهُنَّ تَأْتِيْ بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ جَمِيْعًا فَلَمْ يَحْمِلْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَأَةٌ وَّاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ، وَاَيْمُ الَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا اَجْمَعُوْنَ۔

سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلیمان علیہ السلام نے ایک روز کہا، کہ آج میں رات میں اپنی نوّے بیویوں کے پاس جاؤں گا اور ہر ایک کے یہاں ایک گھوڑ اسوار بچہ پیدا ہوگا۔ جو اللہ کے راستہ میں جہاد کرے گا۔ اس پر ان کے مصاحب نے کہا کہ انشاء اللہ، لیکن سلیمان علیہ السلام نے انشاء اللہ نہیں کہا۔ چنانچہ وہ اپنی تمام بیویوں کے پاس گئے لیکن ایک عورت کے سوا کسی کو حمل نہیں ہوا اور اس سے بھی ناتمام بچہ پیدا ہوا۔ اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے اگر انھوں نے انشاء اللہ کہہ دیا ہوتا تو (تمام بیویوں کے ہاں بچے پیدا ہوتے) اور سب گھوڑ سوار اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے ہوتے۔

۱۵۴۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ: اُهْدِيَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَقَةٌ مِّنْ حَرِيْرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَدَاوَلُوْنَهَا بَيْنَهُمْ وَيَعْجَبُوْنَ مِنْ حُسْنِهَا وَلِيْنِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْهَا قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَمَنَادِيْلُ سَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنْهَا۔ لَمْ يَقُلْ شُعْبَةُ وَاِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ۔

۱۵۴۸۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاحوص نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے، ان سے براء بن عازبؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ریشم کا ایک ٹکڑا ہدیہ کے طور پر آیا تو لوگ یکے بعد دیگرے اپنے ہاتھوں میں لینے لگے اور اس کی خوبصورتی اور ملائمیت پر حیرت کرنے لگے۔ آنحضورؐ نے اس پر فرمایا کہ تمھیں اس پر حیرت ہے؟ صحابہ نے عرض کی جی ہاں، یا رسول اللہ! آنحضورؐ نے فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے سعد رضی اللہ عنہ کے رومال جنت میں اس سے اچھے ہیں شعبہ اور اسرائیل نے ابو اسحاق کے واسطے سے "اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے"، کا ذکر نہیں کیا۔

۱۵۴۹ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ ابْنِ رَبِيْعَةَ قَالَتْ۔ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كَانَ مِمَّا عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَهْلُ اَخْبَاءٍ اَوْ خِبَاءٍ اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ يَذِلُّوْا مِنْ اَهْلِ اَخْبَائِكَ اَوْ خِبَائِكَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاَيْضًا وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِّسِّيْكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ اَنْ اُطْعِمَ مِنَ الَّذِيْ لَهٗ قَالَ لَا اِلَّا بِالْمَعْرُوْفِ۔

۱۵۴۹۔ ہم سے یحیٰی بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ نے کہا یا رسول اللہ روئے زمین پر کوئی ایسا گھرانہ نہیں تھا جس کی ذلت کی میں اتنی خواہشمند ہوتی جتنی کہ آپ کے گھرانہ کی ذلت کی تھی یحییٰ کو شک تھا کہ اہل اخباء حدیث میں ہے یا اہل خباء۔ یا پھر اب میرا حال یہ ہے کہ روئے زمین کے کسی گھرانہ کی عزت کی میں اتنی خواہشمند نہیں ہوں جتنی آپ کے گھرانہ کی عزت کی ہوں آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہاں اس میں ابھی اور اضافہ ہوگا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ ہند نے کہا۔ یا رسول اللہ! ابو سفیان بخیل آدمی ہیں کیا مجھ پر کوئی گناہ ہوگا اگر میں ان کے مال میں سے (ان کی اجازت کے بغیر ان کے بال بچوں کو) کھلاؤں، آنحضورؐ نے فرمایا کہ نہیں، لیکن یہ دستور کے

مطابق ہونا چاہئیے۔

۱۵۵۰۔ حدثني احمد بن عثمان حدثنا شريح بن مسلمة حدثنا إبراهيم عن أبيه عن أبي إسحاق سمعت عمرو بن ميمون قال حدثني عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم مضيف ظهره إلى قبة من أدم يماني إذ قال لأصحابه أترضون أن تكونوا ربع أهل الجنة؟ قالوا بلى، قال أفلم ترضوا أن تكونوا ثلث أهل الجنة قالوا بلى، قال فوالذي نفس محمد بيده إني لأرجوا أن تكونوا نصف أهل الجنة۔

۱۵۵۰۔ مجھ سے احمد بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے شریح بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے ابو اسحاق نے، انھوں نے عمرو بن میمون سے سنا، کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب یمنی چمڑے کے خیمہ سے پشت لگائے ہوئے بیٹھے تھے تو آپ نے اپنے صحابہ سے فرمایا کیا تم اس پر خوش ہو کہ تم اہل جنت کے ایک چوتھائی رہو؟ انھوں نے عرض کی کیوں نہیں۔ آنحضورؐ نے پھر فرمایا کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم اہل جنت کے ایک تہائی رہو؟ صحابہ نے عرض کی کیوں نہیں۔ آنحضورؐ نے اس پر فرمایا پس اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ جنت میں آدھی تعداد تمھاری ہوگی۔

۱۵۵۱۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن عبد الرحمن بن عبد الله بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي سعيد أن رجلا سمع رجلا يقرأ قل هو الله أحد يرددها فلما أصبح جاء إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له وكان الرجل يتقالها۔ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم، والذي نفسي بيده إنها لتعدل ثلث القرآن۔

۱۵۵۱۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبدالرحمن نے ان سے ان کے والد نے، اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے سنا کہ ایک دوسرے صاحب سورۂ قل ھو اللہ بار بار پڑھتے ہیں جب صبح ہوئی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آنحضورؐ سے اس کا ذکر کیا، وہ صاحب اس صورت کو کم سمجھتے تھے لیکن آنحضورؐ نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ قرآن مجید کے ایک تہائی حصہ کے برابر ہے۔

۱۵۵۲۔ حدثني إسحاق أخبرنا حبان حدثنا همام حدثنا قتادة حدثنا أنس بن مالك رضي الله عنه أنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول أتموا الركوع والسجود فوالذي نفسي بيده إني لأراكم من بعد ظهري إذا ما ركعتم وإذا ما سجدتم۔

۱۵۵۲۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں حبان نے خبر دی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ رکوع اور سجدہ کو پوری طرح ادا کرو۔ جب تم رکوع کرتے ہو اور جب سجدہ کرتے ہو تو میں تمھیں اپنی پیٹھ کی طرف سے دیکھتا ہوں۔

۱۵۵۳۔ حدثنا إسحاق حدثنا وهب بن جرير أخبرنا شعبة عن هشام بن زيد عن أنس بن مالك أن امرأة من الأنصار أتت النبي صلى الله عليه وسلم: والذي نفسي بيده

۱۵۵۳۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں ہشام بن زید نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ایک انصاری خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، ان کے ساتھ ان کے بچے بھی تھے۔ آنحضورؐ

إِنَّكُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ۔

نے ان سے کہا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم لوگ بھی مجھے تمام لوگوں میں سب سے زیادہ عزیز ہو۔ یہ الفاظ آنحضورؐ نے تین مرتبہ فرمائے۔

باب ۸۷۹ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ۔

۸۷۹۔ اپنے باپ دادوں کی قسم نہ کھاؤ۔

۱۵۵۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَسِيرُ فِي رَكْبٍ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَقَالَ: أَلَا إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ، مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ أَوْ لِيَصْمُتْ۔

۱۵۵۴۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے نافع نے، ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو وہ سواروں کی ایک جماعت کے ساتھ چل رہے تھے اور اپنے باپ کی قسم کھا رہے تھے آنحضورؐ نے فرمایا آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں باپ دادوں کی قسم کھانے سے منع کیا ہے جسے قسم کھانی ہی ہے اُسے چاہیئے کہ اللہ کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہے۔

۱۵۵۵ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ سَالِمٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا۔ قَالَ مُجَاهِدٌ: أَوْ أَثَارَةٍ مِنْ عِلْمٍ يَأْثُرُ عِلْمًا تَابَعَهُ عُقَيْلٌ وَالزُّبَيْدِيُّ وَإِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ۔

۱۵۵۵۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے سالم نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں باپ دادوں کی قسم کھانے سے منع کیا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا واللہ پھر میں نے ان کی آنحضورؐ سے ممانعت سننے کے بعد کبھی قسم نہیں کھائی، نہ یاد کی حالت میں نہ بھول کی حالت میں اس روایت کی متابعت عقیل، زبیدی اور اسحاق کلبی نے زہری کے واسطہ سے کی اور ابن عیینہ اور معمر نے زہری کے واسطہ سے بیان کیا ان سے سالم نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے سنا۔

۱۵۵۶ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ۔

۱۵۵۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبد العزیز بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے باپ دادوں کی قسم نہ کھاؤ۔

۱۵۵۷ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ هَذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ وَبَيْنَ الْأَشْعَرِيِّينَ وُدٌّ وَإِخَاءٌ، فَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فِيهِ لَحْمُ دَجَاجٍ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ

۱۵۵۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابو قلابہ نے اور قاسم تیمی نے اور ان سے زہدم نے بیان کیا کہ ان قبائل جرم اور اشعر کے درمیان محبت اور اخوت تھی ہم ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھے تو آپ کے لیے کھانا لایا گیا اس میں مرغی بھی تھی۔ ان کے پاس بنی تیم اللہ کا ایک سرخ

بَنِيْ تَيْمِ اللّٰهِ اَحْمَرُ كَاَنَّهٗ مِنَ الْمَوَالِيْ فَدَعَاهُ اِلَى الطَّعَامِ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُهٗ يَاْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهٗ وَحَلَفْتُ اَنْ لَّا اٰكُلَهٗ، فَقَالَ قُمْ فَلَاُحَدِّثَنَّكَ عَنْ ذَاكَ اِنِّيْ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَفَرٍ مِّنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ نَسْتَحْمِلُهٗ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِيْ مَا اَحْمِلُكُمْ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ اِبِلٍ فَسَاَلَ عَنَّا فَقَالَ اَيْنَ النَّفَرُ الْاَشْعَرِيُّوْنَ فَاَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرٰى فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا مَا صَنَعْنَا؟ حَلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْمِلُنَا وَمَا عِنْدَهٗ مَا يَحْمِلُنَا، ثُمَّ حَمَلَنَا تَغَفَّلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنَهٗ وَاللّٰهِ لَا نُفْلِحُ اَبَدًا فَرَجَعْنَا اِلَيْهِ فَقُلْنَا لَهٗ اِنَّا اَتَيْنَاكَ لِتَحْمِلَنَا فَحَلَفْتَ اَنْ لَّا تَحْمِلَنَا وَمَا عِنْدَكَ مَا تَحْمِلُنَا فَقَالَ: اِنِّيْ لَسْتُ اَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَمَلَكُمْ وَاللّٰهِ لَا اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَاَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَّتَحَلَّلْتُهَا۔

رنگ کا شخص بھی موجود تھا غالباً وہ موالی میں سے تھا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اسے کھانے پر بلایا تو اس نے کہا کہ میں نے مرغی کو گندگی کھاتے دیکھا تو مجھے گھن آئی اور پھر میں نے قسم کھالی کہ اب اس کا گوشت نہیں کھاؤں گا۔ ابوموسیٰ نے فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ تو میں تمہیں اس کے متعلق ایک حدیث سناؤں گا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قبیلہ اشعر کے چند افراد کے ساتھ آیا۔ اور ہم نے آنحضورؐ سے سواری کا جانور مانگا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ واللہ، میں تمہیں سواری نہیں دے سکتا اور نہ میرے پاس ایسا کوئی جانور ہے جو تمہیں سواری کے لیے دے سکوں، پھر آنحضورؐ کے پاس کچھ مال غنیمت کے اونٹ آئے تو آنحضورؐ نے ہمارے متعلق پوچھا اور فرمایا کہ اشعری جماعت کہاں ہے؟ پھر آپ نے ہمیں پانچ عمدہ قسم کے اونٹ دیئے جانے کا حکم دیا۔ جب ہم لے کر چلے تو ہم نے کہا کہ یہ ہم نے کیا کیا۔ آنحضورؐ نے قسم کھائی تھی، کہ آپ ہمیں سواری نہیں دے سکتے اور نہ آپ کے پاس سواری کے لیے کوئی چیز ہے اور پھر آپ نے ہمیں سواری کے جانور عطا کیے۔ آنحضورؐ اپنی قسم بھول گئے ہیں۔ واللہ ہم کبھی (اس طرح سواری لے کر) کامیاب نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ ہم آنحضورؐ کے پاس آئے اور آپ سے عرض کی کہ ہم جب آپ کے پاس سواری کے لیے آئے تھے تو آپ نے قسم کھائی تھی کہ آپ ہمارے لیے سواری کا انتظام نہیں کر سکیں گے اور نہ آپ کے پاس کوئی ایسی چیز ہے جسے ہمیں سواری کے لیے دے سکیں آنحضورؐ نے اس پر فرمایا کہ میں نے تمہیں سواری نہیں دی ہے یہ تو اللہ ہے جس نے یہ انتظام کر دیا ہے، واللہ میں جب بھی کوئی قسم کھاتا ہوں اور پھر دوسری چیز اس سے بہتر ہوتی ہے تو میں وہی کرتا ہوں جس میں بہتری ہوتی ہے اور قسم توڑ دیتا ہوں۔

باب ۸۸۰ لَا يُحْلَفُ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى وَلَا بِالطَّوَاغِيْتِ

۸۸۰۔ لات وعزیٰ اور بتوں کی قسم نہ کھاؤ۔

۱۵۵۸ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِيْ حَلِفِهٖ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ۔

۱۵۵۸۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں حمید بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قسم کھائی اور کہا کہ "لات وعزیٰ کی قسم"، تو اسے کلمہ لا الٰہ الا اللہ کہہ لینا چاہیئے اور جو شخص اپنے ساتھی سے کہے کہ آؤ جوا کھیلیں تو اسے چاہیئے کہ (اس کے کفارہ میں) صدقہ کرے۔

باب ۸۸۱ مَنْ حَلَفَ عَلَى الشَّيْءِ وَاِنْ لَّمْ يُحَلَّفْ۔

۸۸۱۔ کسی نے اس وقت قسم کھائی جب اس سے قسم کھلائی نہیں گئی تھی۔

۱۵۵۹ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ

۱۵۵۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ وَّكَانَ يَلْبَسُهُ فَيَجْعَلُ فَصَّهُ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ فَصَنَعَ النَّاسُ، ثُمَّ إِنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ أَلْبَسُ هٰذَا الْخَاتَمَ وَأَجْعَلُ فَصَّهُ مِنْ دَاخِلٍ فَرَمٰى بِهِ، ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا۔ فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ۔

سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور آنحضورؐ اسے پہنتے تھے، اس کا نگینہ ہتھیلی کے حصے کے اندر رکھتے۔ پھر لوگوں نے بھی ایسی انگوٹھیاں بنوالیں۔ اس کے بعد ایک دن آنحضورؐ ممبر پہ بیٹھے اور اپنی انگوٹھی اتاری اور فرمایا کہ میں اسے پہنتا تھا اور اس کا نگینہ اندر رکھتا تھا، اس نے بعد آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا کہ واللہ، اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا چنانچہ دوسرے لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

باب ۸۸۲ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى مِلَّةِ الْإِسْلَامِ۔ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَلَمْ يَنْسُبْهُ إِلَى الْكُفْرِ۔

۸۸۲۔ جس نے مذہب اسلام کے سوا کسی اور مذہب کی قسم کھائی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے لات و عزیٰ کی قسم کھائی ہو اسے کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھنا چاہیے آنحضورؐ نے اس قسم کی نسبت کفر کی طرف نہیں کی۔

۱۵۶۰ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ مِلَّةِ الْإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ، وَمَنْ رَمٰى مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ۔

۱۵۶۰۔ ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابوقلابہ نے ان سے ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اسلام کے سوا کسی اور مذہب کی قسم کھائی تو وہ ویسا ہی ہے جیسا کہ اس نے کہا، فرمایا کہ جس نے کسی چیز سے اپنی خود جان لے لی۔ اسے جہنم کی آگ میں عذاب ہوگا اور کسی مومن پر لعنت اس کے قتل جیسا ہے اور جس نے کسی مومن پہ کفر کی تہمت لگائی۔ وہ (بھی) اس کے قتل جیسی ہے۔

باب ۸۸۳ لَا يَقُوْلُ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ وَهَلْ يَقُوْلُ أَنَا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ۔ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ ثَلَاثَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيْلَ أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَّبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ مَلَكًا فَأَتَى الْأَبْرَصَ فَقَالَ تَقَطَّعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فَلَا بَلَاغَ لِي إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ۔

۸۸۳۔ یہ نہ کہے کہ جو اللہ چاہے اور تم چاہو اور کیا یہ کہہ سکتا ہے کہ میں اللہ کی مدد سے اور اس کے بعد تمہاری مدد سے (زندہ وغیرہ) ہوں اور عمرو بن عاصم نے بیان کیا، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن ابی عمرہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے تین آدمیوں کو اللہ تعالیٰ نے آزمانا چاہا اور ان کے پاس فرشتہ کو بھیجا پہلے فرشتہ کوڑھی کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ میرے تمام وسائل واسباب ختم ہو گئے، اب میری اللہ تعالیٰ اور اس کے بعد تمہارے سوا اور کوئی پناہ گاہ نہیں ہے۔ پھر آپ نے پوری حدیث بیان کی۔

باب ۸۸۴ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَأَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ

۸۸۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ پوری پختگی کے ساتھ انھوں نے اللہ

جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ: فَوَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَتُحَدِّثَنِّيْ بِالَّذِيْ اَخْطَأْتُ فِي الرُّؤْيَا، قَالَ لَا تُقْسِمْ۔

کی قسمیں کھائیں'' ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا، واللہ، یا رسول اللہ خواب کے سلسلے میں جو میں نے غلطی کی ہے وہ مجھے بتلا دیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ قسم نہ کھاؤ۔

۱۵۶۱ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ۔

۱۵۶۱۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث نے، ان سے معاویہ بن سوید بن مقرن نے، ان سے براء رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے اور مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث نے، ان سے معاویہ بن سوید بن مقرن نے، ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قسم کو پوری کرنے کا حکم دیا تھا۔

۱۵۶۲ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ سَمِعْتُ اَبَا عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ اُسَامَةَ اَنَّ ابْنَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِ وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَسَعْدٌ وَاُبَيٌّ اَنَّ ابْنِيْ قَدِ احْتُضِرَ فَاشْهَدْنَا فَاَرْسَلَ يَقْرَأُ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ: اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَمَا اَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَتَحْتَسِبْ: فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهٗ فَلَمَّا قَعَدَ رُفِعَ اِلَيْهِ فَاَقْعَدَهٗ فِيْ حِجْرِهٖ وَنَفْسُ الصَّبِيِّ تَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ مَا هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ هٰذِهٖ رَحْمَةٌ يَضَعُهَا اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِ مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ۔

۱۵۶۲۔ ہم سے حفص بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھیں عاصم احول نے خبر دی انھوں نے ابوسفیان سے سنا، وہ اسامہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی نے آنحضورؐ کو کہلا بھیجا۔ اس وقت آنحضورؐ کے ساتھ اسامہ بن زید سعد اور ابی رضی اللہ عنہم تھے، کہ میرا لڑکا جاں کنی کے عالم میں ہے اس لیے آنحضور تشریف لائیں، آنحضورؐ نے انھیں سلام کہلوایا اور فرمایا کہ اللہ ہی کا وہ سب ہے جو وہ لیتا اور جو وہ دیتا ہے اور ہر چیز اس کے یہاں متعین ہے اس لیے صبر کرو اور اس پر اجر کی امید رکھو، پھر صاحبزادی نے دوبارہ قسم دے کر بلا بھیجا تو آنحضورؐ ان کے یہاں جانے کے لیے اٹھے اور ہم بھی آنحضورؐ کے ساتھ اٹھے جب آپ ان کے یہاں پہنچ کر بیٹھے تو بچے کو آپ کے پاس لایا گیا، آنحضورؐ نے اسے اپنی گود میں لے لیا بچے کی سانس اکھڑ رہی تھی، اسے دیکھ کر آنحضورؐ کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اس پر سعد رضی اللہ عنہ بولے، یارسول اللہ یہ کیا ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہ وہ رحم وشفقت ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے اس کے دل میں رکھتا ہے جس کے دل میں رکھنا چاہتا ہے اور اللہ خود بھی رحم اپنے رحم کرنے والے بندوں پر ہی کرتا ہے۔

۱۵۶۳ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَمُوْتُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثَلَاثَةٌ مِّنَ

۱۵۶۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابن المسیب نے، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کسی مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں اور اسے جہنم میں جانا ہو تو آگ صرف قسم پوری کرنے

اَوْ لَدٍ تَمَسُّهُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ۔

۱۵۶۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِيْ غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ وَاَهْلِ النَّارِ كُلُّ جَوَّاظٍ عُتُلٍّ مُسْتَكْبِرٍ۔

باب ۸۸۵ اِذَا قَالَ اَشْهَدُ بِاللّٰهِ اَوْ شَهِدْتُ بِاللّٰهِ۔

۱۵۶۵ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِيْءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهٗ شَهَادَتَهٗ، قَالَ اِبْرَاهِيْمُ وَكَانَ اَصْحَابُنَا يَنْهَوْنَا وَنَحْنُ غِلْمَانٌ اَنْ نَحْلِفَ بِالشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ۔

باب ۸۸۶ عَهْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۱۵۶۶ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ كَاذِبَةٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ اَوْ قَالَ اَخِيْهِ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَهٗ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ قَالَ سُلَيْمَانُ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَمَرَّ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ: مَا يُحَدِّثُكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ؟ قَالُوْا لَهٗ فَقَالَ الْاَشْعَثُ نَزَلَتْ فِيَّ وَفِيْ صَاحِبٍ لِّيْ فِيْ بِئْرٍ كَانَتْ بَيْنَنَا۔

کے لیے اسے چھوتی ہے۔

۱۵۶۴۔ ہم سے محمد بن المثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے معبد بن الخالد نے، انھوں نے حارثہ بن وہب سے سنا، کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آنحضورؐ نے فرمایا کہ کیا میں تمھارے لیے اہل جنت کی نشاندہی نہ کردوں؟ ہر کمزور جسے لوگ بھی کمزور سمجھتے ہوں (لیکن اللہ کے یہاں اس کا مرتبہ ایسا ہو کہ) اگر اللہ کی کسی بات پر قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کردے اور اہل دوزخ ہر وہ شخص ہے جو مغرور ہو، سرکش ومتکبر ہو۔

۸۸۵۔ جب کسی نے کہا کہ اللہ کی گواہی دیتا ہوں یا میں نے اللہ کی گواہی دی۔

۱۵۶۵۔ ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے ان سے ابراہیم نے ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون لوگ اچھے ہیں آنحضورؐ نے فرمایا کہ میرا زمانہ، پھر وہ لوگ جو اس سے قریب ہوں گے پھر وہ لوگ جو اس سے قریب ہوں گے اس کے بعد ایک ایسی قوم پیدا ہوگی جس کی گواہی قسم سے پہلے زبان پر آجایا کرے گی اور قسم گواہی سے پہلے (یعنی بات بات پر قسم کھائیں گے) ابراہیم نے کہا کہ ہمارے اساتذہ جب ہم کم عمر تھے تو ہمیں قسم کھانے سے منع کیا کرتے تھے کہ ہم گواہی اور عہد میں قسم کھائیں۔

۸۸۶۔ اللہ عز وجل کا عہد

۱۵۶۶۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان ومنصور نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جھوٹی قسم اس مقصد سے کھائی کہ کسی مسلمان کا مال اس کے ذریعہ ناجائز طریقہ پر حاصل کرے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہوگا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق نازل کی، (قرآن مجید میں کہ) "بلاشبہ وہ لوگ جو اللہ کے عہد کے ذریعہ خریدتے ہیں" الآیہ۔ سلیمان نے اپنی حدیث میں بیان کیا کہ پھر اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ وہاں سے گذرے اور پوچھا کہ عبداللہ تم سے کیا بیان کررہے تھے ہم نے ان سے حدیث بیان کی، تو اشعث رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ آیت دوسرے اور میرے ایک ساتھی کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ ایک کنویں کے سلسلے میں جو ہمارے درمیان مشترک تھا۔

باب ۸۸۷ الحَلْفُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَصِفَاتِهِ وَكَلِمَاتِهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ - وَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اِصْرِفْ وَجْهِيْ عَنِ النَّارِ لَا وَعِزَّتِكَ لَا اَسْئَلُكَ غَيْرَهَا - وَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ وَ عَشَرَةُ اَمْثَالِهِ وَقَالَ اَيُّوْبُ: وَعِزَّتِكَ لَا غِنٰى بِيْ عَنْ بَرَكَتِكَ

۸۸۷ - اللہ تعالیٰ کی عزت، اس کی صفات اور اس کے کلمات کی قسم، اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے (اے اللہ!) "میں تیری عزت کی پناہ مانگتا ہوں" اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کیا کہ ایک شخص جنت اور دوزخ کے درمیان باقی رہ جائے گا۔ اور عرض کرے گا، اے میرے رب، میرا چہرہ دوزخ سے دوسری طرف پھیر دے، ہرگز نہیں، تیری عزت کی قسم! میں کچھ اور تجھ سے نہیں مانگوں گا، ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ "تیرے لیے یہ ہے اور اس کے دس گنا" ایوب نے بیان کیا کہ "اور تیری عزت کی قسم! تیری برکت سے میں بے نیاز نہیں ہو سکتا"

۱۵۶۷ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ حَتّٰى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيْهَا قَدَمَهٗ، فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَ يُزْوٰى بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ -

۱۵۶۷ - ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جہنم مسلسل کہتی رہے گی کہ کیا اور کچھ ہے؟ آخر اللہ رب العزت اپنا قدم اس پر رکھ دے گا تو وہ کہہ اٹھے گی بس بس، تیری عزت کی قسم! اور اس کا بعض حصہ بعض کو کھانے لگے گا۔ اس کی روایت شعبہ نے قتادہ کے واسطے سے کی۔

باب ۸۸۸ قَوْلِ الرَّجُلِ لَعَمْرُ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَعَمْرُكَ: لَعَيْشُكَ -

۸۸۸ - کوئی شخص کہے کہ "لعمر اللہ" ابن عباس رضی اللہ عنہ نے "لعمرك" ، لعيشك کہا۔

۱۵۶۸ حَدَّثَنَا الْاُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ لَهَا اَهْلُ الْاِفْكِ مَا قَالُوْا فَبَرَّاَهَا اللّٰهُ وَكُلٌّ حَدَّثَنِيْ طَائِفَةً مِّنَ الْحَدِيْثِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ، فَقَامَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، لَعَمْرُ اللّٰهِ لَنَقْتُلَنَّهٗ -

۱۵۶۸ - ہم سے اویسی نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، ح، اور ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن عمر نمیری نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے زہری سے سنا، کہا کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبداللہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے متعلق سنا۔ کہ جب تہمت لگانے والوں نے ان پر تہمت لگائی تھی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے بری قرار دیا تھا۔ اور ہر شخص نے مجھ سے پوری حدیث کا کوئی ایک حصہ ہی بیان کیا۔ پھر آنحضور کھڑے ہوئے اور عبداللہ بن ابی کے بارے میں مدد چاہی۔ پھر اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ خدا کی قسم (لعمر اللہ) ہم اسے قتل کر دیں گے۔

باب ۸۸۹ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْ أَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۞

۸۸۹ ۔ اللہ تعالیٰ تمہاری لغو قسموں کے بارے میں تم سے مواخذہ نہیں کرے گا بلکہ ان قسموں کے بارے میں کرے گا جن کا تمہارے دلوں نے ارادہ کیا ہوگا اور اللہ بڑا ہی مغفرت کرنے والا نہایت بُردبار ہے

۱۵۶۹ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ قَالَ، قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِيْ قَوْلِهِ لَا وَاللّٰهِ وَبَلٰى وَاللّٰهِ ۞

۱۵۶۹ ۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے خبر دی انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آیت "اللہ تعالیٰ تم سے لغو قسموں کے بارے میں مواخذہ نہیں کرے گا" بیان کیا کہ ام المومنین نے کہا کہ یہ "لا واللہ، بلیٰ، واللہ" (تکیہ کلام کے طور پر بے ساختہ جو قسمیں زبان سے نکل جاتی ہیں) کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

باب ۸۹۰ إِذَا حَنِثَ نَاسِيًا فِي الْأَيْمَانِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَا أَخْطَأْتُمْ بِهِ وَقَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ ۞

۸۹۰ ۔ جب بھول کر کوئی شخص قسم کے خلاف کرے! اور اللہ عزوجل کا ارشاد کہ "تم پر اس کے بارے کوئی گناہ نہیں ہے جو غلطی سے تم سے سرزد ہو جائے" اور کہا کہ "جو میں بھول گیا ہوں اس پر مجھ سے مواخذہ نہ کر"۔

۱۵۷۰ ۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا زُرَارَةُ بْنُ أَوْفٰى عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِيْ عَمَّا وَسْوَسَتْ أَوْ حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهِ أَوْ تَكَلَّمْ ۞

۱۵۷۰ ۔ ہم سے خلاد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے زرارہ بن اوفیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کی ان غلطیوں سے درگذر کیا ہے جن کا صرف دل میں وسوسہ گذرے یا دل ہی ان کے کرنے کی خواہش ہو بشرطیکہ اس کے مطابق عمل نہ کیا ہو، اور بات کی ہو۔

۱۵۷۱ ۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَوْ مُحَمَّدٌ عَنْهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ عِيْسَى بْنُ طَلْحَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ إِذْ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: كُنْتُ أَحْسِبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَذَا وَكَذَا قَبْلَ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنْتُ أَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا لِهٰؤُلَاءِ الثَّلَاثِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ لَهُنَّ كُلِّهِنَّ يَوْمَئِذٍ فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ ۞

۱۵۷۱ ۔ ہم سے عثمان بن الہیثم نے حدیث بیان کی۔۔۔۔ یا ہم سے محمد نے عثمان بن الہیثم کے واسطے سے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے کہا کہ میں نے ابن شہاب سے سُنا، کہا کہ مجھ سے عیسیٰ بن طلحہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (حجۃ الوداع میں) قربانی کے دن خطبہ فرما رہے تھے کہ ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! میں فلاں فلاں ارکان کو فلاں فلاں ارکان سے پہلے خیال کرتا تھا (اس لیے اسی طرح ان کی ادائیگی کر لی ہے) اس کے بعد دوسرے صاحب کھڑے ہوئے اور کہا، یا رسول اللہ میں فلاں فلاں ارکان کے متعلق یونہی خیال کرتا تھا ان کا اشارہ ان تین ارکان حج (حلق، رمی اور نحر) کی طرف تھا، آنحضورؐ نے فرمایا، یونہی کر لو کوئی حرج نہیں (ان میں سے کسی بات میں کوئی حرج نہیں) چنانچہ اس دن آپؐ سے جس مسئلہ میں بھی پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ کر لو کوئی حرج نہیں۔

۱۵۷۲ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ

۱۵۷۲ ۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبکر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن رفیع نے، ان سے عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رجل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم زرت قبل ان ارمی قال لا حرج قال آخر حلقت قبل ان اذبح قال لا حرج قال آخر ذبحت قبل ان ارمی قال لا حرج ۔

نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں نے رمی کرنے سے پہلے طواف زیارت کر لیا؟ آنحضورؐ نے فرمایا کوئی حرج نہیں، دوسرے صاحب نے کہا کہ میں نے قربانی ذبح کرنے سے پہلے سر منڈا لیا؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں تیسرے نے کہا کہ میں نے رمی کرنے سے پہلے ہی ذبح کر لیا، آنحضورؐ نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

۱۵۷۳ ۔ حدثنی اسحاق بن منصور حدثنا ابو اسامة حدثنا عبید اللہ بن عمر عن سعید بن ابی سعید عن ابی ہریرة ان رجلا دخل المسجد یصلی و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ناحیة المسجد فجاء فسلم علیہ فقال لہ ارجع فصل فانک لم تصل ۔ فرجع فصلی ثم سلم فقال وعلیک ارجع فصل فانک لم تصل، قال فی الثالثة فاعلمنی، قال اذا قمت الی الصلوة فاسبغ الوضوء ثم استقبل القبلة فکبر و اقرأ ما تیسر معک من القرآن ثم ارکع حتی تطمئن راکعا ثم ارفع راسک حتی تعتدل قائما ثم اسجد حتی تطمئن ساجدا ثم ارفع حتی تستوی وتطمئن جالسا ثم اسجد حتی تطمئن ساجدا ثم ارفع حتی تستوی قائما ثم افعل ذلک فی صلاتک کلها

۱۵۷۳ ۔ مجھ سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کے لیے آئے۔ آنحضورؐ مسجد کے ایک کنارے تشریف رکھتے تھے پھر وہ صاحب آئے اور سلام کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ جاؤ پھر نماز پڑھو اس لیے کہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے وہ صاحب واپس گئے اور پھر نماز پڑھ کر آئے اور سلام کیا آپؐ نے اس مرتبہ بھی ان سے فرمایا کہ واپس جاؤ اور نماز پڑھو، کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے آخر تیسری مرتبہ میں ان صاحب نے عرض کیا کہ پھر مجھے نماز کا طریقہ سکھا دیجئے آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہوا کرو تو پہلے پوری طرح وضو کر لیا کرو، پھر قبلہ رو ہو کر تکبیر کہو اور جو کچھ قرآن مجید تمہیں یاد ہے اور تم آسانی سے پڑھ سکتے ہو اسے پڑھا کرو، پھر رکوع کرو اور سکون کے ساتھ رکوع کر چکو تو اپنا سر اٹھاؤ اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر سجدہ کرو، جب سجدہ کی حالت میں اچھی طرح ہو جاؤ تو سجدے سے سر اٹھاؤ اور خوب سیدھے ہو جاؤ اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ، پھر دوسرا سجدہ کرو اور جب اطمینان سے سجدہ کر لو تو سر اٹھاؤ یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ، یہ عمل تم اپنی پوری نماز کی (ہر ہر رکعت) میں کرو۔

۱۵۷۴ ۔ حدثنا فروة بن ابی المغراء حدثنا علی بن مسہر عن ہشام بن عروة عن ابیہ عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت ہزم المشرکون یوم احد ہزیمة تعرف فیہم فصرخ ابلیس ای عباد اللہ اخراکم فرجعت اولاہم فاجتلدت ہی واخراہم فنظر حذیفة بن الیمان فاذا ہو بابیہ فقال ابی ابی، قالت فواللہ ما انحجزوا حتی قتلوہ، فقال حذیفة غفر اللہ لکم قال عروة فواللہ ما زالت فی حذیفة

۱۵۷۴ ۔ ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب احد کی لڑائی میں مشرکین شکست کھا گئے اور اپنی شکست کا احساس انہیں بھی ہو گیا تو ابلیس نے چیخ کر کہا (مسلمانوں سے) کہ اے اللہ کے بندو! پیچھے دشمن ہے چنانچہ آگے کے لوگ پیچھے کی طرف پل پڑے اور پیچھے والے (مسلمانوں ہی سے) لڑ پڑے اسی حالت میں حذیفہ بن الیمان رضؓ نے دیکھا کہ لوگ ان کے والد کو (جو مسلمان تھے) مار رہے ہیں تو انہوں نے مسلمانوں سے کہا کہ یہ تو میرے والد ہیں، میرے والد۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ واللہ لوگ باز نہیں آئے اور آخر انہیں قتل ہی کر ڈالا۔ حذیفہ رضؓ نے کہا۔ اللہ تمہاری مغفرت کرے۔ عروہ نے بیان کیا کہ حذیفہ رضؓ کو اپنے والد کی اس طرح شہادت کا

مِنْهَا بَقِيَّةٌ حَتَّى يَلْقَى اللهَ ؕ

آخر وقت تک صدمہ رہا، یہاں تک کہ وہ اللہ سے جا ملے ۔

۱۵۷۵ - حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَوْفٌ عَنْ خِلَاسٍ وَمُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ نَاسِيًا وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللهُ وَسَقَاهُ ؕ

۱۵۷۵ - مجھ سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے خلاس اور محمد نے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے روزہ رکھا ہوا اور بھول کر کھایا ہو تو اسے اپنا روزہ پورا کر لینا چاہیے کیونکہ اسے اللہ نے کھلایا پلایا ہے ۔

۱۵۷۶ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ فَمَضَى فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ انْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيمَهُ فَكَبَّرَ وَسَجَدَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَسَلَّمَ ؕ

۱۵۷۶ - ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے ان سے اعرج نے اور ان سے عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی اور پہلی دو رکعتوں کے بعد بیٹھنے (قعدہ اولیٰ) سے پہلے ہی اٹھ گئے اور نماز پوری کر لی جب نماز پڑھ چکے تو لوگوں نے آپ کے سلام کا انتظار کیا۔ پھر آپ نے تکبیر کہی اور سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ کیا پھر سجدہ سے سر اٹھایا اور دوبارہ تکبیر کہہ کر سجدہ کیا، پھر سجدہ سے سر اٹھایا اور سلام پھیرا ۔

۱۵۷۷ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ صَلَاةَ الظُّهْرِ فَزَادَ أَوْ نَقَصَ مِنْهَا قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ؟ قَالَ وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَاتَانِ السَّجْدَتَانِ لِمَنْ لَا يَدْرِي زَادَ فِي صَلَاتِهِ أَمْ نَقَصَ فَيَتَحَرَّى الصَّوَابَ وَيُتِمُّ مَا بَقِيَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ ؕ

۱۵۷۷ - مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبدالعزیز بن عبدالصمد سے سنا، ان سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں ظہر کی نماز پڑھائی اور نماز میں کوئی چیز کم یا زیادہ کر دی۔ منصور نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں ابراہیم کو شبہ ہوا تھا یا علقمہ کو۔ بیان کیا کہ پھر آنحضورؐ سے کہا گیا کہ یا رسول اللہ! نماز میں کچھ کمی کر دی گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ آپؐ نے دریافت فرمایا کیا بات ہے؟ لوگوں نے کہا کہ آپؐ نے اس طرح نماز پڑھائی ہے۔ بیان کیا کہ پھر آنحضورؐ نے ان کے ساتھ دو سجدے (سہو کے) کیے اور فرمایا، یہ دو سجدے اس شخص کے لیے ہیں جسے یقین نہ ہو کہ اس نے اپنی نماز میں اضافہ کر دیا ہے یا کمی کی ہے اسے چاہیے کہ صحیح بات تک پہنچنے کے لیے ذہن پر زور ڈالے اور جو باقی رہ گیا ہو اسے پورا کرے پھر دو سجدے (سہو کے) کرے ۔

۱۵۷۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ

۱۵۷۸ - ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی، انھیں سعید بن جبیر نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انھوں نے بیان کیا، کہ ہم سے ابی بن

أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ أَمْرِيْ عُسْرًا ۔ قَالَ كَانَتِ الْأُوْلٰى مِنْ مُوْسٰى نِسْيَانًا ۔ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ كَتَبَ إِلَيَّ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَكَانَ عِنْدَهُمْ ضَيْفٌ لَهُمْ فَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يَذْبَحُوْا قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ لِيَأْكُلَ ضَيْفُهُمْ، فَذَبَحُوْا قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيْدَ الذَّبْحَ، فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِيْ عَنَاقٌ جَذَعٌ عَنَاقُ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَكَانَ ابْنُ عَوْنٍ يَقِفُ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ عَنْ حَدِيْثِ الشَّعْبِيِّ وَيُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ بِمِثْلِ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَيَقِفُ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ وَيَقُوْلُ لَا أَدْرِيْ أَبَلَغَتِ الرُّخْصَةُ غَيْرَهُ أَمْ لَا ۔ رَوَاهُ أَيُّوْبُ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

کعب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آیت "لا تواخذنی بما نسیت ولا ترھقنی من امری عسرا" کے متعلق کہ پہلی مرتبہ اعتراض موسیٰ علیہ السلام سے بھول کر ہوا تھا۔ ابو عبد اللہ (امام بخاری) نے کہا کہ محمد بن بشار نے مجھے لکھا کہ ہم سے معاذ بن معاذ نے حدیث بیان کی ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، ان سے شعبی نے بیان کیا کہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ ان کے یہاں کچھ ان کے مہمان ٹھہرے ہوئے تھے تو انھوں نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ ان کے واپس آنے سے پہلے جانور ذبح کر لیں تاکہ ان کے مہمان کھائیں۔ چنانچہ انھوں نے نماز سے پہلے جانور ذبح کر لیا پھر آنحضور سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے حکم دیا کہ دوبارہ ذبح کریں براء رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے پاس ایک سال سے زیادہ کی دودھ والی بکری ہے جو دو بکریوں کے گوشت سے بڑھ کر ہے ابن عون شعبی کی حدیث کے اس مقام پر ٹھہر جاتے تھے اور محمد بن سیرین کے واسطے سے اسی حدیث کی طرح حدیث بیان کرتے تھے اور اس مقام پر رُک کر کہتے تھے کہ مجھے معلوم نہیں یہ رخصت دوسرے لوگوں کے لیے بھی ہے یا صرف براء رضی اللہ عنہ کے ساتھ مخصوص ہے اس کی روایت ایوب نے ابن سیرین کے واسطے سے کی، ان سے انس نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا۔

۱۵۷۹ ۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ عِيْدٍ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ذَبَحَ فَلْيُبَدِّلْ مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ ۔

۱۵۷۹ ۔ ہم سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسود بن قیس نے کہا کہ میں نے جندب رضی اللہ عنہ سے سُنا انھوں نے بیان کیا کہ میں اس وقت موجود تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا۔ خطبہ میں فرمایا کہ جس نے ذبح کر لیا ہو اُسے چاہیئے کہ اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کرے اور جس نے ابھی ذبح نہ کیا ہو اُسے چاہیئے کہ اللہ کا نام لے کر جانور ذبح کرے۔

بَابُ ۸۹۱ الْيَمِيْنِ الْغَمُوْسِ وَلَا تَتَّخِذُوْا أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا السُّوْءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۔ دَخَلًا مَكْرًا وَخِيَانَةً ۔

۸۹۱ ۔ یمین غموس۔ اور اپنی قسموں کو آپس میں خیانت کی بنیاد نہ بناؤ کہ تمھارے قدم ثابت ہونے کے بعد اکھڑ جائیں اور پھر تمھیں ناگوار چیز کا مزہ اس لیے چکھنا پڑے کہ تم نے اللہ کے راستے میں رکاوٹ ڈالی اور تمھیں بہت بڑا عذاب ہوگا۔ دخلا سے مراد مکر و خیانت ہے

۱۵۸۰ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا فِرَاسٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۵۸۰ ۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں نضر نے خبر دی انھیں شعبہ نے خبر دی، ان سے فراس نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے شعبی سے سُنا انھوں نے عبد اللہ بن عمرو سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبیرہ گناہ

وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ ؏

میں، اللہ کے ساتھ شرک، والدین کی نافرمانی، کسی کی جان لینا، یمین غموس (قصداً جھوٹی قسم کھانا) شامل ہیں۔

باب ۸۹۲ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَقَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ وَقَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا اِنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ؏

۸۹۲ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد، بلاشبہ جن لوگوں نے اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے میں تھوڑی پونجی (دنیاوی منفعت) خریدی ہے یہی وہ لوگ ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا اور اللہ ان سے بات بھی نہیں کرے گا اور نہ قیامت کے دن ان کی طرف نظر کرے گا اور نہ انھیں پاک کرے گا اور انھیں دردناک عذاب ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد، اور اللہ کو اپنی قسموں کے لیے ڈھال نہ بناؤ اور تقویٰ اختیار کرو اور لوگوں کے درمیان صلح کراؤ اور اللہ بڑا سننے والا جاننے والا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔ اور اللہ کے عہد کے بدلے میں تھوڑی پونجی نہ خریدو، بلاشبہ جو چیز اللہ کے پاس ہے وہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو اور اللہ کے عہد کو پورا کرو جب تم عہد کرتے ہو اور موکد کر لینے کے بعد اپنی قسموں کو نہ توڑو، خصوصاً جب کہ تم نے اللہ تعالیٰ کو اپنے اوپر کفیل بنا لیا ہے۔

۱۵۸۱ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنِ صَبْرٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ فَدَخَلَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ مَا حَدَّثَكُمْ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالُوْا كَذَا وَكَذَا قَالَ فِيَّ اُنْزِلَتْ كَانَتْ لِيْ بِئْرٌ فِيْ اَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِيْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَيِّنَتُكَ اَوْ يَمِيْنُهٗ قُلْتُ اِذًا يَحْلِفُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنِ صَبْرٍ وَهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ؏

۱۵۸۱ ۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابووائل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جھوٹی قسم اس ارادے سے کھائی کہ اس کے ذریعہ کسی مسلمان کا مال ناجائز طریقہ سے حاصل کرے گا تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس پر غضبناک ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق وحی کے ذریعہ کی کہ "بلاشبہ وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے معمولی پونجی خریدتے ہیں۔ آخر آیت تک۔ اس کے بعد اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ آئے اور پوچھا کہ ابوعبدالرحمٰن نے تم لوگوں سے کیا حدیث بیان کی ہے؟ لوگوں نے کہا اس اس مضمون کی، انھوں نے فرمایا کہ یہ آیت میرے ہی بارے میں نازل ہوئی تھی، میرے ایک چچا زاد بھائی کی زمین میں میرا ایک کنواں تھا (اس کے جھگڑے میں ہم آنحضور کے پاس حاضر ہوئے) تو آنحضور نے فرمایا کہ تم اپنے گواہ لاؤ ورنہ فریق مخالف کی قسم پر فیصلہ ہوگا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ پھر تو یہ قسم کھا لیگا (جھوٹی)۔ آنحضور نے فرمایا کہ جس نے جھوٹی قسم بدنیتی کے ساتھ اس لیے کھائی کہ اس کے ذریعہ کسی مسلمان کا مال ہڑپ کر جائے تو قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہوگا۔

باب ۸۹۲ اَلْيَمِيْنِ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَفِي الْمَعْصِيَةِ وَفِي الْغَضَبِ ؛

۸۹۲ ۔ اس چیز کی قسم کھانا جس کا مالک نہ ہو اور گناہ کے لیے یا غصہ کی حالت میں قسم کھانا ۔

۱۵۸۲ ۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ : اَرْسَلَنِيْ اَصْحَابِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُهُ الْحُمْلَانَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَحْمِلُكُمْ عَلٰى شَيْءٍ وَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ ، فَلَمَّا اَتَيْتُهُ قَالَ انْطَلِقْ اِلٰى اَصْحَابِكَ فَقُلْ اِنَّ اللّٰهَ اَوْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ ؛

۱۵۸۲ ۔ مجھ سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے بریدنے، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے ساتھیوں نے مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواری کے جانور مانگنے کے لیے بھیجا تو آنحضور نے فرمایا کہ واللہ میں تمہارے لیے کوئی سواری کا جانور مہیا نہیں کر سکتا ۔ جب میں آپ کے سامنے آیا تھا تو آپ غصہ میں تھے جب دوبارہ آیا تو آپ نے فرمایا کہ اپنے ساتھیوں کے پاس جاؤ اور کہو کہ اللہ تعالیٰ نے یا (یہ کہا کہ) رسول اللہ نے تمہارے لیے سواری کا انتظام کر دیا ہے ۔

۱۵۸۳ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ الْاَيْلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ لَهَا اَهْلُ الْاِفْكِ مَا قَالُوْا فَبَرَّاَهَا اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا كُلٌّ حَدَّثَنِيْ طَائِفَةً مِّنَ الْحَدِيْثِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اِنَّ الَّذِيْنَ جَاءُوْا بِالْاِفْكِ الْعَشْرَ الْاٰيٰتِ كُلَّهَا فِيْ بَرَاءَتِيْ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحٍ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَاللّٰهِ لَا اُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحٍ شَيْئًا اَبَدًا بَعْدَ الَّذِيْ قَالَ لِعَائِشَةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْا اُولِي الْقُرْبٰى الْاٰيَةَ ، قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ بَلٰى وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لِيْ فَرَجَعَ اِلٰى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِيْ كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَنْزِعُهَا عَنْهُ اَبَدًا ؛

۱۵۸۳ ۔ ہم سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے ح اور ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عمر نمیری نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن یزید ایلی نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے زہری سے سنا، کہا کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن المسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے سنا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے متعلق جب آپ پر تہمت لگانے والوں نے تہمت لگائی تھی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس تہمت سے بری قرار دیا تھا، ان سب حضرات نے مجھ سے حدیث کا کوئی ایک حصہ بیان کیا (اس حدیث میں ہے کہ) پھر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی کہ "بلا شبہ جنھوں نے جھوٹی تہمت لگائی ہے (دس آیتوں تک) جو سب کی سب میری برأت کے لیے نازل ہوئی تھیں ۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو مسطح رضہ کے ساتھ قرابت کی وجہ سے ان کا خرچ برداشت کرتے تھے کہا کہ واللہ اب کبھی مسطح پر کوئی چیز اپنی خرچ نہیں کروں گا اس کے بعد کہ اس نے عائشہ رضہ پر اس طرح کی جھوٹی تہمت لگائی ہے ، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ولا یاتل اولوا الفضل والسعۃ ان یوتوا اولی القربیٰ الخ ابو بکر رضہ نے اس پر کہا کیوں نہیں واللہ میں تو یہی پسند کرتا ہوں کہ اللہ میری مغفرت کر دے چنانچہ آپ نے پھر وہ خرچ مسطح کو دینا شروع کر دیا جو اس سے پہلے انھیں دیا کرتے تھے اور کہا کہ واللہ میں اب اسے کبھی نہیں روکوں گا ۔

۱۵۸۴ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ

۱۵۸۴ ۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان

حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ فَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا ثُمَّ قَالَ وَاللهِ إِنْ شَاءَ اللهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا ۔

کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم نے حدیث بیان کی، ان سے زہدم نے بیان کیا کہ ہم ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو انھوں نے بیان کیا کہ میں قبیلہ اشعر کے چند ساتھیوں کے ساتھ آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا، جب میں آپ کے پاس آیا تو آپ غصہ تھے پھر ہم نے آپؐ سے سواری کا جانور مانگا تو آپؐ نے قسم کھالی کہ آپؐ ہمارے لیے اس کا انتظام نہیں کر سکتے، اس کے بعد فرمایا واللہ، اللہ نے چاہا تو میں کبھی اگر قسم کھا لوں گا اور اس کے سوا دوسری چیز میں بھلائی دیکھوں گا تو وہی کروں گا جس میں بھلائی ہوگی اور قسم توڑ دوں گا۔

باب ۸۹۳ إِذَا قَالَ وَاللهِ لَا أَتَكَلَّمُ الْيَوْمَ فَصَلَّى أَوْ قَرَأَ أَوْ سَبَّحَ أَوْ كَبَّرَ أَوْ حَمِدَ أَوْ هَلَّلَ فَهُوَ عَلَى نِيَّتِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الْكَلَامِ أَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ ۔ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ وَقَالَ مُجَاهِدٌ كَلِمَةُ التَّقْوٰى لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ ۔

۸۹۳ - جب کسی نے کہا کہ واللہ میں آج کلام نہیں کروں گا، پھر اس نے نماز پڑھی، قرآن مجید کی تلاوت کی تسبیح کی، حمد یا لا الٰہ الا اللہ کہا تو اس کا حکم اس کی نیت کے مطابق ہوگا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل کلام چار ہیں، سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر۔ اور ابوسفیان نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کو لکھا تھا۔ آجاؤ اس کلمہ کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے۔ مجاہد نے کہا کہ کلمۃ التقویٰ لا الٰہ الا اللہ ہے۔

۱۵۸۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللهِ ۔

۱۵۸۵ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں سعید بن المسیب نے خبر دی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ جب جناب ابوطالب کی موت کا وقت قریب ہوا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے اور کہا کہ آپ کہہ دیجئے کہ لا الٰہ الا اللہ تو میں اللہ کے دربار میں آپ کی طرف سے گفتگو کر لوں گا۔

۱۵۸۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ ۔

۱۵۸۶ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے عمارہ بن قعقاع نے روایت بیان کی، ان سے ابوزرعہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کلمے جو زبان پر ہلکے ہیں لیکن ترازو پر آخرت میں بھاری ہیں اور اللہ رحمان کے یہاں پسندیدہ ہیں، وہ کلمے یہ ہیں سبحان اللہ وبحمدہ، سبحان اللہ العظیم۔

۱۵۸۷ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

۱۵۸۷ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے

لہ یعنی اگرچہ یہ بھی کلام کے حکم میں آتے ہیں لیکن بول چال میں ان چیزوں پر کلام کا اطلاق نہیں ہوتا۔ اس لیے اگر قسم کھاتے وقت ان کو بھی شامل رکھنے کی نیت کی ہوگی تو ان کے کرنے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی ورنہ نہیں۔ (یہ حاشیہ صفحہ گزشتہ کا ہے)

عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً وَقُلْتُ أُخْرَى مَنْ مَاتَ يَجْعَلُ لِلَّهِ نِدًّا أُدْخِلَ النَّارَ وَقُلْتُ أُخْرَى مَنْ مَاتَ لَا يَجْعَلُ لِلَّهِ نِدًّا أُدْخِلَ الْجَنَّةَ ۔

حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے شفیق نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور میں نے (اس پر قیاس کرتے ہوئے) دوسرا کلمہ کہا کہ آنحضورؐ نے فرمایا کہ جو شخص اس حال میں مرجائے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہوگا تو وہ جہنم میں جائے گا۔ وہ جس نے دوسری بات کہی کہ جو شخص اس حال میں مرجائے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہوگا وہ جنت میں جائے گا۔

باب ۸۹۴ مَنْ حَلَفَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى أَهْلِهِ شَهْرًا وَكَانَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ۔

۸۹۴۔ جس نے قسم کھائی کہ اپنی بیوی کے یہاں ایک مہینہ تک نہیں جائے گا اور مہینہ انتیس دن کا ہوا۔

۱۵۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ آلَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ وَكَانَتِ انْفَكَّتْ رِجْلُهُ فَأَقَامَ فِي مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ آلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ۔

۱۵۸۸۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کے ساتھ ایلاء کیا کہ ان کے یہاں ایک مہینے تک نہیں جائیں گے اور آنحضورؐ کے پاؤں میں موچ آگئی تھی، چنانچہ آنحضورؐ اپنے بالاخانہ میں انتیس دن تک قیام پذیر رہے۔ پھر وہاں سے اترے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! آپ نے ایلاء ایک مہینے کے لیے کیا تھا؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہ مہینہ انتیس دن کا ہے۔

باب ۸۹۵ إِنْ حَلَفَ أَنْ لَا يَشْرَبَ نَبِيذًا فَشَرِبَ طِلَاءً أَوْ سَكَرًا أَوْ عَصِيرًا لَمْ يَحْنَثْ فِي قَوْلِ بَعْضِ النَّاسِ وَلَيْسَتْ هَذِهِ بِأَنْبِذَةٍ عِنْدَهُ ۔

۸۹۵۔ اگر قسم کھائی کہ نبیذ (کھجور کا میٹھا پانی) نہیں پیے گا پھر اس نے انگور کا پکا ہوا پانی یا کوئی نشہ اور شراب یا انگور سے نچوڑا ہوا پانی پیا تو بعض کے قول کے مطابق اس کی قسم نہیں ٹوٹے گی، کیونکہ یہ چیزیں ان کے نزدیک نبیذ نہیں ہیں۔

۱۵۸۹۔ حَدَّثَنِي عَلِيٌّ سَمِعَ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ أَبِي حَازِمٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَسَ فَدَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْسِهِ فَكَانَتِ الْعَرُوسُ خَادِمَهُمْ فَقَالَ سَهْلٌ لِلْقَوْمِ هَلْ تَدْرُونَ مَا سَقَتْهُ؟ قَالَ أَنْقَعَتْ لَهُ تَمْرًا فِي تَوْرٍ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَيْهِ فَسَقَتْهُ إِيَّاهُ ۔

۱۵۸۹۔ مجھ سے علی نے حدیث بیان کی، انہوں نے عبد العزیز بن ابی حازم سے سنا، انھیں ان کے والد نے خبر دی، انھیں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ابو اسید رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا اور آنحضورؐ کو اپنی شادی کے موقع پر بلایا۔ اُن کی بیوی ہی ان کی ضیافت کا انتظام کر رہی تھیں پھر سہل رضؓ نے لوگوں سے پوچھا تمھیں معلوم ہے، میں نے آنحضورؐ کو کیا پلایا تھا؟ پھر کہا کہ رات میں آنحضورؐ کے لیے میں نے کھجور ایک بڑے پیالہ میں بھگو دی اور صبح کے وقت اس کا پانی آنحضورؐ کو پلایا۔

۱۵۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ سَوْدَةَ رضؓ

۱۵۹۰۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی انھیں عبد اللہ نے خبر دی انھیں اسمٰعیل بن ابی خالد نے خبر دی، انھیں شعبی نے، انھیں عکرمہ نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت سودہ رضؓ

زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَاتَتْ لَنَا شَاةٌ فَدَبَغْنَا مَسْكَهَا ثُمَّ مَا زِلْنَا نَنْبِذُ فِيهِ حَتَّى صَارَتْ شَنًّا۔

نے بیان کیا کہ ان کی ایک بکری مرگئی تھی تو اس کے چمڑے کو ہم نے دباغت دیا پھر ہم اس میں نبیذ بناتے رہے یہاں تک کہ وہ پرانی ہو گئی۔

بَابُ ۸۹۶ إِذَا حَلَفَ أَنْ لَا يَأْتَدِمَ فَأَكَلَ تَمْرًا بِخُبْزٍ وَمَا يَكُونُ مِنَ الْأُدْمِ

۸۹۶ - کسی نے قسم کھائی کہ سالن نہیں کھائے گا، پھر اس نے روٹی کھجور کے ساتھ کھائی یا کسی اور سالن کے طور پر استعمال ہو سکنے والی چیز کھائی

۱۵۹۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ مَأْدُومٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى لَحِقَ بِاللهِ. وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِعَائِشَةَ بِهٰذَا۔

۱۵۹۱ - ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن عابس نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کبھی متواتر تین دن تک سالن کے ساتھ گیہوں کی روٹی نہیں کھا سکے یہاں تک کہ آنحضورؐ اللہ سے جا ملے اور ابن کثیر نے بیان کیا انھیں سفیان نے خبر دی ان سے عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہی حدیث بیان کی۔

۱۵۹۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبْتُ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا فَانْطَلَقُوا وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتِ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ حَتَّى دَخَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۹۲ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ ابو طلحہ رضؓ نے اپنی بیوی ام سلیم رضؓ سے کہا کہ میں سن کر آرہا ہوں کہ آنحضورؐ کی آواز (فاقوں کی وجہ سے) کمزور پڑ گئی ہے اور میں نے آواز سے فاقہ کا اندازہ بھی لگا لیا ہے کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ انھوں نے کہا ہاں ہے چنانچہ انھوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں اور ایک اوڑھنی لے کر روٹی کو اس کے ایک حصہ میں لپیٹ دیا اور اسے آنحضورؐ کی خدمت میں بھجوایا، میں لے کر گیا تو میں نے دیکھا کہ آنحضورؐ مسجد میں تشریف رکھتے ہیں اور آپؐ کے ساتھ کچھ لوگ ہیں۔ میں ان کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا تو آنحضورؐ نے پوچھا کیا تمہیں ابو طلحہ نے بھیجا ہے میں نے عرض کی جی ہاں، پھر آنحضورؐ نے ان لوگوں سے کہا جو ساتھ تھے کہ اٹھو اور چلو، میں ان کے آگے آگے چل رہا تھا آخر میں ابو طلحہ رضؓ کے پاس پہنچا اور آپ کو اطلاع دی، ابو طلحہ رضؓ نے کہا ام سلیم رضؓ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں اور ہمارے پاس تو کوئی ایسا کھانا نہیں ہے جو سب کو پیش کیا جا سکے؟ انھوں نے کہا اللہ اور رسولؐ کو زیادہ علم ہے پھر ابو طلحہ رضؓ باہر نکلے اور آپؐ سے ملے۔ اس کے بعد آنحضورؐ گھر کی طرف بڑھے اور اندر آ گئے آنحضورؐ نے فرمایا ام سلیم رضؓ جو کچھ تمہارے پاس ہے میرے پاس لے آؤ۔ وہ یہی روٹیاں لائیں بیان کیا کہ پھر آنحضورؐ کے حکم سے ان روٹیوں کو چورا کر دیا گیا۔ اور ام سلیم رضؓ نے اپنی ایک (گھی کی) کپی کو نچوڑا اور اس میں ملا دیا

هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَأَتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ قَالَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ الْخُبْزِ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا۔

باب ۸۹۷ النِّيَّةِ فِي الْأَيْمَانِ۔

۱۵۹۳ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ۔

باب ۸۹۸ إِذَا أَهْدَى مَالَهُ وَجْهِ النَّذْرِ وَالتَّوْبَةِ

۱۵۹۴ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ۔

باب ۸۹۹ إِذَا حَرَّمَ طَعَامَهُ وَقَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبْتَغِي مَرْضَاتَ

اس کے بعد آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا دعا پڑھی اور فرمایا کہ:

دس افراد کو اندر بلاؤ۔ انھیں اندر بلایا گیا اور اس طرح سب لوگوں نے کھایا اور شکم سیر ہو گئے۔

حاضرین کی تعداد ستر یا اسی افراد پر مشتمل تھی۔

۸۹۷ ۔ قسموں میں نیت

۱۵۹۳ ۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا، کہا کہ مجھ سے محمد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھوں نے علقمہ بن وقاص لیثی سے سُنا، کہا کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سُنا انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ بلا شبہ عمل کا دارومدار نیت پر ہے اور انسان کو وہی ملے گا جس کی وہ نیت کرے گا۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہو گی تو واقعی وہ انھیں کے لیے ہو گی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے کے لیے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہو گی تو اس کی ہجرت اللہ کے لیے ہو گی جس کے لیے اس نے ہجرت کی۔

۸۹۸ ۔ جب اپنا مال نذر یا توبہ کے طور پر صدقہ کرے

۱۵۹۴ ۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انھیں یونس نے خبر دی انھیں ابن شہاب نے انھیں عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی، جب کعب نابینا ہو گئے تھے تو ان کی اولاد میں ایک لڑکے آنے جانے میں ان کے ساتھ رہتے تھے انھوں نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے ان کے واقعہ اور آیت وعلی الثلاثۃ الذین خلفوا کے سلسلہ میں سُنا، انھوں نے اپنی حدیث کے آخر میں کہا کہ میں نے آنحضور کے سامنے یہ پیش کش کی کہ اپنی توبہ کی خوشی میں میں اپنا مال اللہ اور اس کے رسول کے راستہ میں صدقہ کر دوں، آنحضور نے اس پر فرمایا کہ اپنا کچھ مال اپنے پاس ہی رکھو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔

۸۹۹ ۔ جب کوئی اپنا کھانا اپنے اوپر حرام کرے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اے نبی! آپ کیوں وہ چیز حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ

أَزْوَاجِكَ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ. قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ وَقَوْلِهِ لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ.

کے لیے حلال کی ہے، آپ اپنی بیویوں کی خوشی چاہتے ہیں اور اللہ بڑا ہی مغفرت کرنے والا بہت رحم کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اپنی قسموں کا کھولنا مقرر کر دیا ہے اور یہ ارشاد کہ حرام نہ کرو ان پاکیزہ چیزوں کو جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کی ہیں۔

۱۵۹۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ زَعَمَ عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رض تَزْعُمُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ أَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ؟ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ. إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللّٰهِ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ. وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا. لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا وَقَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامٍ. وَلَنْ أَعُودَ لَهُ وَقَدْ حَلَفْتُ فَلَا تُخْبِرِي بِذٰلِكَ أَحَدًا.

۱۵۹۵۔ ہم سے حسن بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے بیان کیا کہ عطاء کہتے تھے کہ انھوں نے عبید بن عمیر سے سنا، انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ کہتی تھیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (ام المؤمنین) زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں رکتے تھے اور شہد (کا مشروب) پیتے تھے پھر میں نے اور (ام المومنین) حفصہؓ نے عہد کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس بھی آنحضورؐ آئیں تو وہ کہے کہ آنحضورؐ کے منہ سے مغافیر کی بو آتی ہے آپؐ نے مغافیر تو نہیں کھائی ہے؟ چنانچہ آنحضورؐ جب ایک کے ہاں آئے تو انھوں نے یہی بات آپؐ سے پوچھی، آنحضورؐ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میں نے شہد پیا ہے زینب بنت جحش کے یہاں اور اب کبھی نہیں پیوں گا (کیونکہ آپؐ کو یقین ہو گیا کہ واقعی اس میں سے مغافیر کی بو آتی ہوگی) اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ "اے نبی! آپؐ ایسی چیز کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپؐ کے لیے حلال کی ہے" "ان تتوبا الی اللہ" میں عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما کی طرف اشارہ ہے اور "اذ اسر النبی الی بعض ازواجہ" اشارہ آپؐ کے اس ارشاد کی طرف ہے کہ نہیں میں نے شہد پیا ہے اور مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے ہشام کے واسطہ سے بیان کیا کہ آنحضورؐ نے فرمایا تھا کہ اب کبھی میں شہد نہیں پیوں گا میں نے قسم کھالی ہے، تم اس کی کسی کو خبر نہ کرنا۔

بَابٌ الْوَفَاءِ بِالنَّذْرِ. وَقَوْلِهِ يُوفُونَ بِالنَّذْرِ.

۹۰۰۔ نذر پوری کرنا، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "جو نذر پوری کرتے ہیں"۔

۱۵۹۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَوَلَمْ يُنْهَوْا عَنِ النَّذْرِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ النَّذْرَ لَا يُقَدِّمُ شَيْئًا وَلَا يُؤَخِّرُ وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِالنَّذْرِ مِنَ الْبَخِيلِ.

۱۵۹۶۔ ہم سے یحییٰ بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن الحارث نے حدیث بیان کی انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ نے فرمایا لوگوں کو نذر سے منع نہیں کیا گیا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نذر کسی چیز کو نہ آگے کر سکتی ہے نہ پیچھے، البتہ اس کے ذریعہ بخیل کا مال نکالا جا سکتا ہے۔

۱۵۹۷۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ

۱۵۹۷۔ ہم سے خلاد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے انھیں عبد اللہ بن مرہ نے خبر دی اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر سے منع فرمایا تھا اور فرمایا

النَّذْرِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَلٰكِنَّهُ يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ ۔

۱۵۹۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْتِي ابْنَ آدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ لَمْ يَكُنْ قُدِّرَ لَهٗ وَلٰكِنْ يُلْقِيْهِ النَّذْرُ إِلَى الْقَدَرِ قَدْ قُدِّرَ فَيَسْتَخْرِجُ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ فَيُؤْتِي عَلَيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ يُؤْتِي عَلَيْهِ مِنْ قَبْلُ ۔

باب ۹۰۱ إِثْمِ مَنْ لَا يَفِي بِالنَّذْرِ ۔

۱۵۹۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ حَدَّثَنَا زَهْدَمُ بْنُ مُضَرِّبٍ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ لَا أَدْرِي ذَكَرَ ثِنْتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا بَعْدَ قَرْنِهٖ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ يَنْذِرُوْنَ وَلَا يَفُوْنَ وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ ۔

باب ۹۰۲ النَّذْرِ فِي الطَّاعَةِ وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُمْ مِنْ نَذْرٍ فَإِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ أَنْصَارٍ ۔

۱۶۰۰ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهٗ فَلَا يَعْصِهٖ ۔

باب ۹۰۳ إِذَا نَذَرَ أَوْ حَلَفَ أَنْ لَا يُكَلِّمَ إِنْسَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَسْلَمَ ۔

تھا کہ وہ کسی چیز کو واپس نہیں کر سکتی۔ البتہ اس کے ذریعہ بخیل کا مال نکالا جا سکتا ہے۔

۱۵۹۸ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رض نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نذر انسان کو کوئی ایسی چیز نہیں دیتی جو اس کے مقدر نہ ہو، البتہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ بخیل سے اس کا مال نکالتا ہے اور اس طرح وہ چیزیں کر دیتا ہے جس کی اس سے پہلے اس کی توقع نہیں کی جا سکتی تھی۔

۹۰۱ - اس شخص کا گناہ جو نذر پوری نہ کرے

۱۵۹۹ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے ابوجمرہ نے حدیث بیان کی، ان سے زہدم بن مضرب نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عمران بن حصین سے سنا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ آں حضور نے فرمایا تم میں سب سے بہتر میرا زمانہ ہے، اس کے بعد ان کا جو اس کے قریب ہوں گے، اس کے بعد وہ جو اس کے قریب ہوں گے۔ عمران نے بیان کیا کہ مجھے یاد نہیں آنحضور نے اپنے زمانہ کے بعد دو کا ذکر کیا تھا یا تین کا۔ (فرمایا کہ) پھر ایک ایسی قوم آئے گی جو نذر مانے گی اور اسے پوری نہیں کرے گی، خیانت کرے گی اور ان پر اعتماد نہیں رہے گا وہ گواہی دینے کے لیے تیار رہیں گے جب کہ ان سے گواہی کے لیے کہا نہیں جائے گا اور ان میں مٹاپا عام ہو جائے گا۔

۹۰۲ - اللہ کی اطاعت کے لئے نذر اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو یا جو نذر بھی مانتے ہو تو بلاشبہ اللہ جانتا ہے اور ظالموں کے مددگار نہیں ہیں۔

۱۶۰۰ - ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے طلحہ بن عبدالملک نے، ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس کی نذر مانی ہو کہ اللہ کی اطاعت کرے گا تو اسے اطاعت کرنی چاہیے لیکن جس نے اللہ کی معصیت کی نذر مانی ہو اسے معصیت نہ کرنی چاہیئے۔

۹۰۳ - جب کسی نے جاہلیت میں (اسلام لانے سے پہلے) کسی شخص سے بات نہ کرنے کی نذر مانی ہو یا قسم کھائی ہو پھر اسلام لایا ہو؟

۱۶۰۱ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُو الْحَسَنِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ اَوْفِ بِنَذْرِكَ ؞

۱۶۰۱ ۔ ہم سے ابوالحسن محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں عبیداللہ بن عمر نے خبر دی، انھیں نافع نے انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں نے جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کروں گا؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کرو۔

باب ۹۰۴ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ نَذْرٌ وَاَمَرَ ابْنُ عُمَرَ امْرَاَةً جَعَلَتْ اُمُّهَا عَلٰى نَفْسِهَا صَلَاةً بِقُبَاءٍ فَقَالَ صَلِّيْ عَنْهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ ؞

۹۰۴ ۔ جو مر گیا اور اس پر کوئی نذر باقی رہ گئی ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے جس کی ماں نے قبا میں نماز پڑھنے کی نذر مانی تھی کہا کہ اس کی طرف سے تم پڑھ لو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی یہی فرمایا

۱۶۰۲ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ الْاَنْصَارِيَّ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهِ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ فَاَفْتَاهُ اَنْ يَقْضِيَهُ عَنْهَا فَكَانَتْ سُنَّةً بَعْدُ ؞

۱۶۰۲ ۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا انھیں عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی انھیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک نذر کے بارے میں پوچھا جو ان کی والدہ کے ذمہ باقی تھی اور ان کی وفات نذر پوری کرنے سے پہلے ہو گئی تھی آنحضورؐ نے انھیں فتویٰ اس کا دیا کہ نذر وہ اپنی ماں کی طرف سے پوری کر دیں چنانچہ بعد میں یہی طریقہ قائم ہوا۔

۱۶۰۳ ۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَتٰى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ اِنَّ اُخْتِيْ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ وَاِنَّهَا مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ اَكُنْتَ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضِ اللّٰهَ فَهُوَ اَحَقُّ بِالْقَضَاءِ ؞

۱۶۰۳ ۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبشر نے کہا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کی تھی میری بہن نے نذر مانی تھی کہ حج کریں گی لیکن اب ان کا انتقال ہو چکا ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اگر ان پر کوئی قرض ہوتا تو کیا تم اسے پورا کرتے؟ انھوں نے کہا جی ہاں۔ آنحضورؐ نے فرمایا پھر اللہ کا قرض بھی پورا کرو کیونکہ وہ اس کا زیادہ مستحق ہے کہ اس کا قرض بھی پورا کیا جائے۔

باب ۹۰۵ النَّذْرِ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَفِيْ مَعْصِيَةٍ ؞

۹۰۵ ۔ ایسی چیز کی نذر جو اس کی ملکیت میں نہیں ہے اور معصیت کی۔

۱۶۰۴ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَذَرَ اَنْ يُطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِهِ ؞

۱۶۰۴ ۔ ہم سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے طلحہ بن عبدالملک نے ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کی اطاعت کی نذر مانی ہو اسے چاہیے کہ نافرمانی نہ کرے۔

۱۶۰۵ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

۱۶۰۵ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ

إِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيبِ هٰذَا نَفْسَهُ وَرَآهُ يَمْشِي بَيْنَ ابْنَيْهِ وَقَالَ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ رض ؛

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز ہے کہ یہ شخص اپنی جان کو عذاب میں ڈالے آنحضورؐ نے اسے دیکھا کہ وہ اپنے دو بیٹوں کے درمیان چل رہا تھا اور فرازی نے بیان کیا، ان سے حمید نے، ان سے ثابت نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے

۱۶۰۶ - حَدَّثَنَا أَبُوعَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِزِمَامٍ أَوْ غَيْرِهِ فَقَطَعَهُ ؛

۱۶۰۶ - ہم سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے ان سے سلیمان احول نے، ان سے طاؤس نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ کعبہ کا طواف لگام یا اس کے سوا کسی اور چیز کے ذریعہ کر رہا تھا تو آنحضورؐ نے اسے کاٹ دیا۔

۱۶۰۷ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ يَقُودُ إِنْسَانًا بِخِزَامَةٍ فِي أَنْفِهِ فَقَطَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَقُودَهُ بِيَدِهِ ؛

۱۶۰۷ - ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی انھیں ہشام نے خبر دی انھیں ابن جریج نے خبر دی اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گذرے تو ایک شخص کعبہ کا طواف اس طرح کر رہا تھا کہ دوسرا شخص اس کی ناک میں رسی باندھ کر اس کے آگے سے اس کی راہنمائی کر رہا تھا آپؐ نے وہ رسی اپنے ہاتھ سے کاٹ دی، پھر حکم دیا کہ ہاتھ سے اس کی رہنمائی کرے (غالباً وہ شخص نابینا یا بوڑھا ہوگا)

۱۶۰۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا أَبُو إِسْرَائِيلَ نَذَرَ أَنْ يَقُومَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُومَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۱۶۰۸ - ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص کھڑا دیکھا آپؐ نے اس کے متعلق پوچھا تو لوگوں نے بتایا کہ یہ ابو اسرائیل ہیں انھوں نے نذر مانی ہے کہ کھڑے رہیں گے بیٹھیں گے نہیں، نہ کسی چیز کا سایہ لیں گے اور نہ بات چیت کریں گے اور روزہ رکھیں گے، آپؐ نے فرمایا کہ ان سے کہو کہ بات کریں، سایہ کے نیچے بیٹھیں اٹھیں اور اپنا روزہ پورا کرلیں عبدالوہاب نے بیان کیا کہ ہم سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

باب ۹۰۶ مَنْ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ أَيَّامًا فَوَافَقَ النَّحْرَ وَالْفِطْرَ ؛

۹۰۶ - جس نے کچھ مخصوص دنوں میں روزہ رکھنے کی نذر مانی ہو پھر اتفاق سے وہ بقرعید یا عید کا دن نکلے

۱۶۰۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ أَبِي حُرَّةَ الْأَسْلَمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ نَذَرَ أَنْ لَا يَأْتِيَ

۱۶۰۹ - ہم سے محمد بن ابی بکر المقدمی نے حدیث بیان کی ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکیم بن ابی حرہ اسلمی نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، ان سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے نذر مانی ہو کہ کچھ مخصوص دنوں

عليه يوم الا صام فوافق يوم اضحى او فطر
فقال لقد كان لكم في رسول الله اسوة
حسنة لم يكن يصوم يوم الاضحى والفطر
ولا يرى صيامهما ۔

۱۶۱۰ ـ حدثنا عبد الله ابن مسلمة حدثنا
يزيد بن زريع عن يونس عن زياد بن جبير
قال كنت مع ابن عمر فسأله رجل فقال نذرت
ان اصوم كل يوم ثلاثاء او اربعاء ما عشت
فوافقت هذا اليوم يوم النحر فقال امر
الله بوفاء النذر ونهينا ان نصوم يوم النحر
فاعاد عليه فقال مثله لا يزيد عليه ۔

باب ۹۰۷ هل يدخل في الايمان والنذور
الارض والغنم والزروع والامتعة و
قال ابن عمر قال عمر للنبي صلى الله عليه وسلم
اصبت ارضا لم اصب مالا قط انفس منه قال
ان شئت حبست اصلها وتصدقت بها وقال ابو طلحة
للنبي صلى الله عليه وسلم احب اموالي الي بيرحاء لحائط

۱۶۱۱ ـ حدثنا اسمعيل قال حدثني مالك
عن ثور بن زيد الديلي عن ابي الغيث مولى ابن مطيع
عن ابي هريرة قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه
وسلم يوم خيبر فلم نغنم ذهبا ولا فضة الا الاموال
والثياب والمتاع فاهدى رجل من بني الضبيب
يقال له رفاعة بن زيد لرسول الله صلى الله عليه وسلم
غلاما يقال له مدعم فوجه رسول الله صلى الله عليه
الى وادي القرى اذا كان بوادي القرى بينما مدعم
يحط رحلا لرسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سهم عائر
فقتله فقال الناس هنيئا له الجنة فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم كلا والذي نفسي بيده ان الشملة التي اخذها
يوم خيبر من المغانم لم تصبها المقاسم لتشتعل عليه نارا ۔

میں روزے رکھے گا، پھر اتفاق سے انھیں دنوں میں بقرعید یا عید الفطر کے دن پڑ گئے ہوں؟ ابن عمر رضؓ نے فرمایا کہ تمھارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین اسوہ ہے، آنحضور بقرعید اور عید الفطر کے دن روزہ نہیں رکھتے تھے اور نہ ان دنوں میں روزے کو درست سمجھتے تھے۔

۱۶۱۰ - ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے زیاد بن جبیر نے بیان کیا کہ میں ابن عمر رضؓ کے ساتھ تھا ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ میں نے نذر مانی ہے کہ ہر منگل یا بدھ کے دن روزہ رکھوں گا اتفاق سے اسی دن کو بقرعید پڑ گئی ہے؟ ابن عمر رضؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے نذر پوری کرنے کا حکم دیا ہے اور ہمیں عید کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت کی گئی ہے اس شخص نے دوبارہ اپنا سوال دہرایا تو آپ نے پھر اس سے صرف اتنی ہی بات کہی اس پر کوئی زیادتی نہیں کی۔

۹۰۷ - کیا قسموں اور نذروں میں زمین، بکریاں، کھیتی اور سامان بھی آتے ہیں؟ عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مجھے ایسی زمین مل گئی ہے کہ کبھی اس سے عمدہ مال نہیں ملا تھا؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اگر چاہو تو اصل زمین اپنے پاس رکھو اور اس کی پیداوار صدقہ کر دو۔ ابو طلحہ رضؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی، بیرحاء مجھے اپنے تمام اموال میں سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ یہ مسجد نبوی کے سامنے ایک باغ تھا۔

۱۶۱۱ - ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید دیلی نے، ان سے ابن مطیع کے مولا ابو الغیث نے ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی لڑائی کے لیے نکلے۔ اس لڑائی میں ہمیں سونا چاندی غنیمت میں نہیں ملا تھا بلکہ دوسرے اموال، کپڑے اور سامان ملا تھا، پھر بنی ضبیب کے ایک شخص رفاعہ بن زید نامی نے آں حضورؐ کو ایک غلام ہدیہ میں دیا۔ غلام کا نام مدعم تھا۔ پھر آنحضور وادی القریٰ کی طرف متوجہ ہوئے اور جب آپ وادی القریٰ میں پہنچ گئے تو مدعم کو جب کہ وہ آپؐ کا کجاوہ درست کر رہا تھا ایک انجان تیر آ کر لگا اور اس کی موت کا سبب بنا۔ لوگوں نے کہا کہ جنت اسے مبارک ہو لیکن آپؐ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ شملہ جو اس نے تقسیم سے پہلے خیبر کے مال غنیمت میں سے چرا لیا تھا وہ اس پر آگ کا انگارہ بن کر بھڑک رہی ہے جب لوگوں نے یہ بات سنی تو ایک صاحب چپل کا ایک تسمہ یا دو تسمے لے کر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپؐ نے

فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ النَّاسُ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ أَوْ شِرَاكَيْنِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شِرَاكٌ مِنْ نَارٍ أَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ

فرمایا کہ یہ آگ کا تسمہ ہے یا دو تسمے آگ کے ہیں۔

***

بَابٌ ۹۰۸ كَفَّارَاتِ الْأَيْمَانِ

۹۰۸۔ قسموں کے کفارے

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ وَمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ نَزَلَتْ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَطَاءٍ وَعِكْرِمَةَ مَا كَانَ فِي الْقُرْآنِ أَوْ، أَوْ فَصَاحِبُهُ بِالْخِيَارِ وَقَدْ خَيَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَعْبًا فِي الْفِدْيَةِ

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "پس اس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے" اور یہ کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ پھر روزے یا صدقہ یا قربانی کا فدیہ دینا ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عطاء و عکرمہ سے منقول ہے کہ قرآن مجید میں جہاں 'او' (یعنی یا) کا لفظ آتا ہے تو اس میں اختیار بتانا مقصود ہوتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب رضی اللہ عنہ کو فدیہ کے معاملہ میں اختیار دیا تھا۔

۱۶۱۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ أَتَيْتُهُ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ادْنُ فَدَنَوْتُ فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ. وَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَوْنٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَالنُّسُكُ شَاةٌ وَالْمَسَاكِينُ سِتَّةٌ

۱۶۱۲۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے، ان سے مجاہد نے، ان سے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے، ان سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ قریب ہو جاؤ میں قریب ہوا تو آپ نے پوچھا کیا تمہارے کیڑے تکلیف دے رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! آنحضورؐ نے فرمایا پھر روزے، صدقہ یا قربانی کا فدیہ دے دو اور مجھے ابن عون نے خبر دی، ان سے ایوب نے بیان کیا کہ روزے تین دن کے ہوں گے اور قربانی ایک بکری کی اور کھانے کے لیے چھ مسکین ہوں گے۔

بَابٌ ۹۰۹ قَوْلُهُ تَعَالَى قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ وَاللّٰهُ مَوْلَاكُمْ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ مَتَى تَجِبُ الْكَفَّارَةُ عَلَى الْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ

۹۰۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اللہ نے تمہاری قسموں کو کھولنا مقدر کیا ہے اور اللہ تمہارا مولا ہے اور وہ بڑا جاننے والا، بڑا حکمت والا ہے" اور مالدار اور محتاج پر کفارہ کب واجب ہوتا ہے۔

۱۶۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ فِيهِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ قَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ قَالَ تَسْتَطِيعُ تُعْتِقُ رَقَبَةً؟ قَالَ لَا قَالَ:

۱۶۱۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ میں نے ان کی زبان سے سنا وہ حمید بن عبدالرحمن کے واسطہ سے بیان کرتے تھے ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، میں تو تباہ ہو گیا، آنحضورؐ نے دریافت فرمایا کیا بات ہے؟ عرض کی کہ میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے ہم بستری کر لی ہے آنحضورؐ نے

فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ لَا، قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟ قَالَ لَا. قَالَ: اِجْلِسْ فَجَلَسَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ، قَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ، قَالَ أَعَلٰى أَفْقَرَ مِنَّا؟ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ: أَطْعِمْهُ عِيَالَكَ ؛

دریافت فرمایا کیا تم ایک غلام آزاد کر سکتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ نہیں، آنحضورؐ نے پوچھا، کیا دو مہینے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟ انھوں نے عرض کی کہ نہیں آنحضورؐ نے پوچھا کیا ساٹھ مسکینوں کو تم کھانا کھلا سکتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ نہیں اس پر آپؐ نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ وہ صاحب بیٹھ گئے پھر آپؐ کے پاس "عرق" لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں (عرق ایک بڑا پیمانہ ہے) آپؐ نے فرمایا کہ اسے پورا صدقہ کر دو انھوں نے پوچھا، کیا اپنے سے زیادہ محتاج پر (صدقہ کر دوں) ؟ (یعنی مجھ سے زیادہ کوئی ضرورت مند ہے ہی نہیں) اس پر آپؐ ہنس دیئے اور آپ کے سامنے کے دانت دکھائی دینے لگے اور پھر آپؐ نے فرمایا کہ اپنے بچوں ہی کو کھلا دینا۔

باب ۹۱۰ مَنْ أَعَانَ الْمُعْسِرَ فِي الْكَفَّارَةِ

۹۱۰ ۔ جس نے کفارہ کی ادائیگی کے لیے کسی تنگ دست کی مدد کی۔

۱۶۱۴ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ، فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ وَقَعْتُ بِأَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ تَجِدُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ لَا، قَالَ فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟ قَالَ لَا، قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِعَرَقٍ ۔ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ اذْهَبْ بِهٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ، قَالَ عَلٰى أَحْوَجَ مِنَّا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ ؛

۱۶۱۴ ۔ ہم سے محمد بن محبوب نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی میں تو تباہ ہو گیا! آپؐ نے پوچھا کیا بات ہے؟ انھوں نے کہا کہ رمضان میں اپنی بیوی سے صحبت کر لی ہے۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کوئی غلام ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ نہیں، دریافت فرمایا متواتر دو مہینے روزے رکھ سکتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ نہیں، بیان کیا کہ پھر ایک انصاری صحابی "عرق" لے کر حاضر ہوئے عرق ایک پیمانہ ہے اس میں کھجوریں تھیں آنحضورؐ نے فرمایا کہ اسے لے جاؤ اور صدقہ کر دو۔ انھوں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا اپنے سے زیادہ ضرورت مند پر صدقہ کر دوں؟ اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ان دونوں میدانوں کے درمیان کوئی گھرانہ ہم سے زیادہ ضرورت مند نہیں ہے، پھر آپؐ نے فرمایا کہ جاؤ اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دو۔

باب ۹۱۱ يُعْطِي فِي الْكَفَّارَةِ عَشَرَةَ مَسَاكِينَ قَرِيبًا كَانَ أَوْ بَعِيدًا ؛

۹۱۱ ۔ کفارہ میں دس مسکینوں کو کھانا دیا جائے خواہ وہ قریب کے ہوں یا دور کے۔

۱۶۱۵ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلَكْتُ قَالَ: وَمَا شَأْنُكَ؟ قَالَ وَقَعْتُ

۱۶۱۵ ۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے حمید نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی میں تو تباہ ہو گیا! آپؐ نے فرمایا کیا

عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ، هَلْ تَجِدُ مَا تُعْتِقُ رَقَبَةً، قَالَ لَا، قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ لَا، قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟ قَالَ لَا أَجِدُ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ أَعَلَى أَفْقَرَ مِنَّا؟ بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَفْقَرُ مِنَّا ثُمَّ قَالَ خُذْهُ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ.

بات ہے؟ کہا کہ میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے صحبت کر لی ہے آنحضورؐ نے فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی غلام ہے جسے آزاد کر سکو؟ انھوں نے کہا کہ نہیں دریافت فرمایا، کیا متواتر دو مہینے تم روزے رکھ سکتے ہو؟ کہا کہ نہیں، دریافت فرمایا، کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض کیا کہ اس کے لیے بھی میرے پاس نہیں ہے۔ اس کے بعد آنحضورؐ کے پاس ایک عرق (ٹوکرا) لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا اسے لے لو اور صدقہ کر دو، اس نے پوچھا کیا اپنے سے زیادہ محتاج پر؟ ان دونوں میدانوں کے درمیان ہم سے زیادہ کوئی محتاج نہیں ہے۔ آخر آنحضورؐ نے فرمایا کہ اسے لے جاؤ اور اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

بَابٌ ٩١٢ صَاعِ الْمَدِينَةِ وَمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَرَكَتِهِ وَمَا تَوَارَثَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذٰلِكَ قَرْنًا بَعْدَ قَرْنٍ.

۹۱۲ - مدینہ منورہ کا صاع (ایک پیمانہ) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مد (ایک پیمانہ) اور اس میں برکت۔ اور جو بعد میں بھی اہل مدینہ کو نسلاً بعد نسلٍ حاصل رہی۔

١٦١٦ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنَا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ الصَّاعُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدًّا وَثُلُثًا بِمُدِّكُمُ الْيَوْمَ فَزِيدَ فِيهِ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ.

۱۶۱۶ - ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم بن مالک مزنی نے حدیث بیان کی، ان سے جعید بن عبد الرحمٰن نے حدیث بیان کی ان سے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک صاع تمہارے زمانہ کے مد سے ایک مد اور تہائی کے برابر ہوتا تھا بعد میں عمر بن عبد العزیز کے زمانہ میں اس میں زیادتی کی گئی۔

١٦١٧ - حَدَّثَنَا مُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيدِ الْجَارُودِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ وَهُوَ سَلْمٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي زَكَاةَ رَمَضَانَ بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُدِّ الْأَوَّلِ وَفِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو قُتَيْبَةَ قَالَ لَنَا مَالِكٌ مُدُّنَا أَعْظَمُ مِنْ مُدِّكُمْ وَلَا نَرَى الْفَضْلَ إِلَّا فِي مُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لِي مَالِكٌ لَوْ جَاءَكُمْ أَمِيرٌ فَضَرَبَ مُدًّا أَصْغَرَ مِنْ مُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تُعْطُونَ؟ قُلْتُ كُنَّا نُعْطِي بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفَلَا تَرَى أَنَّ الْأَمْرَ إِنَّمَا يَعُودُ إِلَى مُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۶۱۷ - ہم سے منذر بن الولید الجارودی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ رمضان کی زکوٰۃ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے مُد کے حساب سے دیتے تھے اور قسم کا کفارہ بھی آنحضورؐ کے مُد سے دیتے تھے ابو قتیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے مالک نے بیان کیا کہ ہمارا مُد تمہارے مُد سے بڑا ہے اور ہمارے نزدیک ترجیح صرف آنحضورؐ ہی کے مُد کو ہے اور مجھ سے مالک نے بیان کیا کہ اگر ایسا کوئی حاکم آیا جو آنحضورؐ کے مُد سے چھوٹا مُد مقرر کر دے تو تم کس کے حساب سے (صدقہ وغیرہ) نکالو گے؟ میں نے عرض کی کہ ایسی صورت میں ہم آنحضورؐ ہی کے مُد کے حساب سے نکالا کریں گے۔ انھوں نے فرمایا کہ کیا تم دیکھتے نہیں کہ معاملہ ہمیشہ آنحضورؐ ہی کے مُد کی طرف لوٹتا ہے۔

١٦١٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ

۱۶۱۸ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ

مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مِكْيَالِهِمْ وَصَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ ۔

سنے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! ان کے کیل (پیمانے) میں ان کے صاع اور مُد میں برکت فرما۔

باب ۹۱۳ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: أَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ وَأَيُّ الرِّقَابِ أَزْكٰى ۔

۹۱۳ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور ایک غلام کی آزادی" اور کس طرح کے غلام کی آزادی زیادہ بہتر ہے۔

۱۶۱۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِيْ غَسَّانَ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً أَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ حَتّٰى فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ ۔

۱۶۱۹ - ہم سے محمد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے داؤد بن رشید نے حدیث بیان کی، ان سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو غسان محمد بن مطرف نے، ان سے زید بن اسلم نے ان سے علی بن حسین نے ان سے سعید بن مرجانہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ایک ایک عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کا ایک ایک عضو جہنم سے آزاد کرے گا یہاں تک کہ غلام کی شرمگاہ کے بدلے آزاد کرنے والے کی شرمگاہ۔

باب ۹۱۴ عِتْقُ الْمُدَبَّرِ وَأُمِّ الْوَلَدِ وَالْمُكَاتَبِ فِي الْكَفَّارَةِ وَعِتْقِ وَلَدِ الزِّنَا ۔ وَقَالَ طَاؤُسٌ يُجْزِئُ الْمُدَبَّرُ وَأُمُّ الْوَلَدِ ۔

۹۱۴ - کفارہ میں مدبر، ام الولد اور مکاتب[1] کی آزادی اور ولد الزنا کی آزادی اور طاؤس نے کہا کہ مدبر اور ام الولد بھی کافی ہے۔

۱۶۲۰ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ رض أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوْكًا لَهُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيْهِ مِنِّيْ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ أَوَّلَ ۔

۱۶۲۰ - ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، انھیں حماد بن زید نے خبر دی، انھیں عمرو نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ انصار کے ایک صاحب نے اپنے غلام کو مدبر بنا لیا اور ان کے پاس اس غلام کے سوا اور کوئی مال نہیں تھا جب اس کی اطلاع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ نے دریافت فرمایا کہ مجھ سے اس غلام کو کون خریدتا ہے نعیم بن نحام رضی اللہ عنہ نے آٹھ سو درہم میں آنحضورؐ سے خرید لیا۔ میں نے جابر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ وہ ایک قبطی غلام تھا اور پہلے ہی سال مر گیا۔

باب ۹۱۵ إِذَا أَعْتَقَ فِي الْكَفَّارَةِ لِمَنْ يَكُوْنُ وَلَاؤُهُ ۔

۹۱۵ - جب کفارہ میں غلام آزاد کرے گا تو اس کی ولاء کسے حاصل ہوگی؟

۱۶۲۱ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

۱۶۲۱ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے

[1] یہاں غلام کی ایسی تین قسمیں بیان ہوئی ہیں جو کسی غلام کو مکمل غلام کے زمرے سے نکالتی ہیں۔ مدبر اس غلام کو کہتے ہیں جس کے مالک نے یہ کہہ دیا ہو کہ میری موت کے بعد غلام آزاد ہے۔ ام الولد: وہ کنیز ہے جس کے پیٹ سے مالک کا کوئی بچہ ہو ایسی کنیز۔ مالک کی موت کے بعد شریعت کی نظر میں خود بخود آزاد ہے۔ مکاتب: وہ غلام ہے جس نے اپنے مالک سے کسی مقررہ مدت میں ایک خاص رقم کی ادائیگی کا معاہدہ کیا ہو کہ اس مدت میں اگر وہ رقم ادا کر دیگا تو آزاد ہو جائے گا۔ ان تمام صورتوں میں غلام مکمل غلام نہیں ہے اور نہ اسے آزاد ہی کہا جا سکتا ہے۔ مصنف نے بحث یہ کی ہے کہ کیا اس صورت میں بھی کفارہ میں ان کی آزادی ایک غلام کی آزادی کے حکم میں آتی ہے؟

شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَاشْتَرَطُوا عَلَيْهَا الْوَلَاءَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيهَا إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ.

باب ۹۱۶ الْاِسْتِثْنَاءِ فِي الْأَيْمَانِ

۱۶۲۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ وَاللهِ لَا أَحْمِلُكُمْ مَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ ثُمَّ لَبِثْنَا مَا شَاءَ اللهُ فَأُتِيَ بِإِبِلٍ فَأَمَرَ لَنَا بِثَلَاثَةِ ذَوْدٍ فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ لَا يُبَارِكُ اللهُ لَنَا أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا فَحَمَلَنَا فَقَالَ أَبُو مُوسَى فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ بَلِ اللهُ حَمَلَكُمْ إِنِّي وَاللهِ إِنْ شَاءَ اللهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ.

۱۶۲۳ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَقَالَ إِلَّا كَفَّرْتُ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ أَوْ أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّرْتُ.

۱۶۲۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى تِسْعِينَ امْرَأَةً كُلٌّ تَلِدُ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ

حدیث بیان کی، ان سے حکم نے ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ انھوں نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنے کا ارادہ کیا (آزاد کرنے کے لیے) تو ان کے پہلے مالکوں نے اپنے لیے ولاء کی شرط لگائی، میں نے اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا خرید لو ولاء تو اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرتا ہے۔

۹۱۶ - قسم میں استثناء

۱۶۲۲ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے غیلان بن جریر نے، ان سے ابوبردہ بن ابی موسیٰ نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قبیلہ اشعر کے چند افراد کے ساتھ حاضر ہوا اور آپ سے سواری کے لیے جانور مانگے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ واللہ میں تمھیں سواری کے جانور نہیں دے سکتا۔ پھر جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا ہم ٹھہرے رہے اور جب کچھ اونٹ آئے تو تین اونٹ ہمیں دیئے جانے کا حکم دیا۔ جب ہم انھیں لے کر چلے تو ہم میں سے بعض نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ہمیں اللہ اس میں برکت نہیں دے گا ہم آنحضورؐ کے پاس جانور سواری کے لیے مانگنے آئے تھے تو آپؐ نے قسم کھائی تھی کہ میں سواری کے جانور نہیں دے سکتا اور اب آپ نے عنایت فرمائے ہیں ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر ہم آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ سے اس کا ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ میں نے تمھارے لیے جانور کا انتظام نہیں کیا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے واللہ، اگر اللہ نے چاہا تو جب بھی میں قسم کھالوں گا اور پھر اس کے سوا کسی اور چیز میں اچھائی ہوگی تو میں اپنی قسم کا کفارہ دیدوں گا۔ اور وہی کام کروں گا جس میں اچھائی ہوگی۔

۱۶۲۳ - ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی انھوں نے (اس روایت میں یہ ترتیب اسی طرح) بیان کی کہ میں قسم کا کفارہ ادا کردوں گا اور وہ کام کروں گا جس میں اچھائی ہوگی (یا اس طرح آنحضورؐ نے فرمایا کہ) میں کام وہ کروں گا جس میں اچھائی ہوگی اور کفارہ ادا کردوں گا۔

۱۶۲۴ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن حجیر نے، ان سے طاؤس نے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ سلیمان علیہ السلام نے کہا تھا کہ آج رات میں اپنی نوّے بیویوں کے پاس جاؤں گا اور ہر بیوی ایک بچہ جنے گی جو اللہ

فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي الْمَلَكَ قُلْ إِنْشَاءَ اللّٰهُ فَنَسِيَ فَطَافَ بِهِنَّ فَلَمْ تَأْتِ امْرَأَةٌ مِّنْهُنَّ بِوَلَدٍ إِلَّا وَاحِدَةٌ بِشِقِّ غُلَامٍ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ يَرْوِيْهِ قَالَ: لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ دَرَكًا فِيْ حَاجَتِهِ وَقَالَ مَرَّةً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوِ اسْتَثْنٰى وَحَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ مِثْلَ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض ؛

بَابُ ۹۱۷ الْكَفَّارَةِ قَبْلَ الْحِنْثِ وَبَعْدَهُ ؛

۱۶۲۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَيُّوْبَ عَنِ الْقَاسِمِ التَّمِيْمِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِيْ مُوْسٰى وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ إِخَاءٌ وَّمَعْرُوْفٌ قَالَ فَقُدِّمَ طَعَامٌ قَالَ وَقُدِّمَ فِيْ طَعَامِهِ لَحْمُ دَجَاجٍ قَالَ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ تَيْمِ اللّٰهِ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مَوْلًى قَالَ فَلَمْ يَدْنُ فَقَالَ لَهُ أَبُوْ مُوْسٰى ادْنُ فَإِنِّيْ قَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ قَالَ إِنِّيْ رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا قَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَّا أَطْعَمَهُ أَبَدًا؛ فَقَالَ ادْنُ أُخْبِرْكَ عَنْ ذٰلِكَ أَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَهْطٍ مِّنَ الْأَشْعَرِيِّيْنَ نَسْتَحْمِلُهُ وَهُوَ يَقْسِمُ نَعَمًا مِّنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ قَالَ أَيُّوْبُ أَحْسِبُهُ قَالَ وَهُوَ غَضْبَانُ قَالَ وَاللّٰهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِيْ مَا أَحْمِلُكُمْ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ إِبِلٍ فَقِيْلَ أَيْنَ هٰؤُلَاءِ الْأَشْعَرِيُّوْنَ؟ فَأَتَيْنَا فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرٰى قَالَ فَانْدَفَعْنَا فَقُلْتُ لِأَصْحَابِيْ أَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لَّا يَحْمِلَنَا

کے راستے میں جہاد کرے گا۔ ان سے ان کے مصاحب نے کہا، سفیان نے بیان کیا کہ مراد فرشتہ ہے کہیے انشاء اللہ۔ لیکن آپؑ بھول گئے اور پھر تمام بیویوں کے پاس گئے لیکن ایک بیوی کے سوا جس کے یہاں ناتمام بچہ ہوا تھا کسی بیوی کے یہاں بھی بچہ نہیں ہوا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر انھوں نے انشاء اللہ کہہ دیا ہوتا تو ان کی قسم رائیگاں نہ جاتی اور اپنی ضرورت کو پالیتے اور ایک مرتبہ انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ اگر انھوں نے استثناء کر دیا ہوتا اور ہم سے ابوالزناد نے اعرج کے واسطہ سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

۹۱۷ - کفارہ قسم توڑنے سے پہلے اور اس کے بعد

۱۶۲۵ - ہم سے علی بن حجر نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے قاسم تیمی نے حدیث بیان کی ان سے زہدم جرمی نے بیان کیا کہ ہم ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس تھے اور ہمارے قبیلہ جرم میں بھائی چارگی اور باہمی حسن معاملہ کی روایت تھی، بیان کیا کہ پھر کھانا لایا گیا اور کھانے میں مرغی کا گوشت بھی تھا بیان کیا کہ حاضرین میں بنی تیم اللہ کا ایک شخص سرخ رنگ کا بھی تھا جیسے مولا ہو۔ بیان کیا کہ وہ شخص کھانے پر نہیں آیا تو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ شریک ہو جاؤ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا گوشت کھاتے دیکھا ہے اس شخص نے کہا کہ میں نے اسے گندگی کھاتے دیکھا تھا جب سے اس سے گھن آنے لگی اور اسی وقت میں نے قسم کھالی کہ کبھی اس کا گوشت نہیں کھاؤں گا۔ ابوموسیٰ نے فرمایا، قریب آجاؤ میں تمھیں اس کے متعلق بھی بتاؤں گا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں اشعریوں کی ایک جماعت کے ساتھ آئے اور میں نے آنحضورؐ سے سواری کا جانور مانگا۔ آنحضورؐ اس وقت صدقہ کے اونٹوں میں سے اونٹ تقسیم کر رہے تھے۔ ایوب نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آنحضورؐ اس وقت غصہ تھے آنحضورؐ نے فرمایا کہ واللہ، میں تمھیں سواری کے جانور نہیں دے سکتا اور نہ میرے پاس کوئی ایسی چیز ہے جو سواری کے لیے میں تمھیں دے سکوں بیان کیا کہ پھر ہم واپس آگئے پھر آنحضورؐ کے پاس غنیمت کے اونٹ آئے تو پوچھا گیا کہ اشعریوں کی جماعت کہاں ہے ہم حاضر ہوئے تو آنحضورؐ نے ہمیں پانچ عمدہ اونٹ دیئے جانے کا حکم دیا۔ بیان کیا کہ ہم وہاں سے روانہ ہوئے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ہم پہلے آنحضورؐ کے

ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَيْنَا فَحَمَلَنَا نَسِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنَهُ وَاللّٰهِ لَئِنْ تَغَفَّلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنَهُ لَا نُفْلِحُ اَبَدًا اِرْجِعُوْا بِنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْنُذَكِّرْهُ يَمِيْنَهُ فَرَجَعْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَيْنَاكَ نَسْتَحْمِلُكَ فَحَلَفْتَ اَنْ لَا تَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلْتَنَا فَظَنَنَّا اَوْ فَعَرَفْنَا اَنَّكَ نَسِيْتَ يَمِيْنَكَ قَالَ انْطَلِقُوْا فَاِنَّمَا حَمَلَكُمُ اللّٰهُ اِنِّي وَاللّٰهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَاَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَّتَحَلَّلْتُهَا تَابَعَهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ بْنِ عَاصِمٍ الْكُلَيْبِيِّ ؕ

پاس سواری کے لیے آئے تھے تو آپ نے قسم کھائی تھی کہ سواری کا انتظام نہیں کر سکتے پھر ہمیں بلا بھیجا اور سواری کے جانور عنایت فرمائے آنحضورؐ اپنی قسم بھول گئے ہوں گے، واللہ اگر ہم نے آپؐ کو آپ کی قسم کے بارے میں غفلت میں رکھا تو ہم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے، چلو ہم سب آنحضورؐ کے پاس واپس چلیں اور آپؐ کو آپ کی قسم یاد دلائیں، چنانچہ ہم واپس آئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! ہم پہلے آئے تھے اور آپؐ سے سواری کے جانور کا مطالبہ کیا تھا تو آپ نے قسم کھائی تھی کہ آپؐ اس کا انتظام نہیں کر سکتے ہم نے سمجھا کہ آپؐ اپنی قسم بھول گئے ہوں گے، آنحضورؐ نے فرمایا کہ جاؤ تمہیں اللہ تعالیٰ نے سواری دی ہے۔ واللہ اگر اللہ نے چاہا تو میں جب بھی کوئی قسم کھا لوں گا اور پھر دوسری چیز کو اس کے مقابل بہتر سمجھوں گا تو وہی کروں گا جو بہتر ہوگا اور اپنی قسم توڑ دوں گا۔ اس روایت کی متابعت حماد بن زید نے ایوب کے واسطہ سے کی، ان سے ابو قلابہ اور قاسم بن عاصم کلیبی نے

۱۶۲۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ التَّمِيْمِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ بِهٰذَا ؕ

۱۶۲۶۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابو قلابہ اور قاسم تیمی نے اور ان سے زہدم نے یہی حدیث بیان کی۔

۱۶۲۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ زَهْدَمٍ بِهٰذَا ؕ

۱۶۲۷۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے قاسم نے اور ان سے زہدم نے یہی حدیث (بیان کی)۔

۱۶۲۸۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ فَارِسٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْاَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّكَ اِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا وَاِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ مَسْاَلَةٍ وُكِلْتَ اِلَيْهَا وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَاْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَّكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ تَابَعَهُ اَشْهَلُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ وَتَابَعَهُ يُوْنُسُ وَسِمَاكُ بْنُ عَطِيَّةَ وَسِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ وَحُمَيْدٌ وَقَتَادَةُ وَمَنْصُوْرٌ وَهِشَامٌ وَالرَّبِيْعُ ؕ

۱۶۲۸۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عمر بن فارس نے حدیث بیان کی، انہیں ابن عون نے خبر دی انہیں حسن نے، ان سے عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبھی حکومت کا عہدہ نہ طلب کرنا کیونکہ اگر بلا مانگے تمہیں مل جائے گا تو اس میں تمہاری مدد کی جائے گی لیکن اگر مانگنے پر ملا تو سارا بار تمہیں پر ڈال دیا جائے گا۔ اور اگر تم کوئی قسم کھا لو اور اس کے سوا کوئی اور بات بہتر نظر آئے تو وہی کرو جو بہتر ہو، اور قسم کا کفارہ ادا کردو۔ اس روایت کی متابعت اشہل نے ابن عون کے واسطہ سے کی، اور اس کی متابعت یونس، سماک بن عطیہ، سماک بن حرب، حمید، قتادہ، منصور، ہشام اور ربیع نے کی۔

تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر

دارالاشاعت کی مطبوعہ مستند کتب

تفاسیر و علوم قرانی

تفسیر عثمانی بطرز تفسیر مع عنوانات جدید کتابت ۲ جلد		علامہ شبیر احمد عثمانی، اضافہ عنوانات جناب محمد ولی رازی
تفسیر مظہری اردو	۱۲ جلدیں	قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی
قصص القرآن	۴ حصے در ۲ جلد کامل	مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی
تاریخ ارض القرآن		علامہ سید سلیمان ندوی
قرآن اور ماحولیات		انجینئر شفیع حیدر دانش
قرآن سائنس اور تہذیب و تمدن		ڈاکٹر حقانی میاں قادری
لغات القرآن		مولانا عبد الرشید نعمانی
قاموس القرآن		قاضی زین العابدین
قاموس الفاظ القرآن الکریم	(عربی انگریزی)	ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی
ملک البیان فی مناقب القرآن	(عربی انگریزی)	حبان پبلشرس
اعمال قرآنی		مولانا اشرف علی تھانوی
قرآن کی باتیں		مولانا احمد سعید صاحب

حدیث

تفہیم البخاری مع ترجمہ و شرح اردو	۳ جلد	مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دیوبند
تفہیم المسلم . . .	۳ جلد	مولانا زکریا اقبال، فاضل دار العلوم کراچی
جامع ترمذی . . .	۲ جلد	مولانا فضل احمد صاحب
سنن ابوداؤد شریف . .	۳ جلد	مولانا سرور احمد صاحب، مولانا خورشید عالم قاسمی صاحب فاضل دیوبند
سنن نسائی . . .	۳ جلد	مولانا فضل احمد صاحب
معارف الحدیث ترجمہ و شرح	۳ جلد، ۷ حصے کامل	مولانا محمد منظور نعمانی صاحب
مشکوٰۃ شریف مترجم مع عنوانات	۳ جلد	مولانا عابد الرحمن کاندھلوی / مولانا عبداللہ جاوید
ریاض الصالحین مترجم	۲ جلد	مولانا خلیل الرحمن نعمانی مظاہری
الادب المفرد کامل مع ترجمہ و شرح		از امام بخاری
مظاہر حق جدید شرح مشکوٰۃ شریف	۵ جلد کامل اعلیٰ	مولانا عبداللہ جاوید غازی پوری فاضل دیوبند
تقریر بخاری شریف	۳ حصص کامل	حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب
تجرید بخاری شریف	ایک جلد	علامہ حسین بن مبارک زبیدی
تنظیم الاشتات	شرح مشکوٰۃ اردو	مولانا ابو الحسن صاحب
شرح اربعین نووی	ترجمہ و شرح	مولانا مفتی عاشق الہی البرنی

ناشر: دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی ۱، پاکستان، فون و فیکس (۰۲۱) ۳۶۳۱۸۶۱
اور مستند اسلامی و علمی کتب کا مرکز
قرآن پاک
دیگر اداروں کی کتب دستیاب ہیں۔ بیرون ملک بھیجنے کا انتظام ہے۔ فہرست کتب مفت ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں۔